سننِ نسائی و سننِ ابنِ ماجہ
کی مُنتخب احادیث کا مجموعہ

نجات کا راستہ

تالیف

الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری

مفتی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

ناشر

اکبر بُک سیلرز لاہور

سنن نسائی و سنن ابن ماجہ
کی منتخب احادیث کا مجموعہ

نجات کا راستہ

تالیف

الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

Scanned with CamScanner

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	....	نجات کا راستہ
مصنف	....	مفتی غلام حسن قادری (حزب الاحناف لاہور)
پروف ریڈنگ	....	الحاج قاری محمد اصغر علی نورانی جامعہ امیر حمزہ لاہور
صفحات	....	416
تعداد	....	1100
کمپوزنگ	....	فرخ علی
ناشر	....	اکبر بک سیلرز لاہور
قیمت	....	250 روپے

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور

ترتیب

☆ پیش لفظ ____ ٢٠
☆ امام نسائی ____ ٢٢
☆ سنن نسائی ____ ٣٠

سنن نسائی کی منتخب احادیث

كِتَابُ الطَّهَارَةِ (پاکیزگی کا بیان) ____ ٤٧
☆ شریعت کا ہر حکم علت کے ساتھ جڑا ہوا ہے ____ ٤٧
☆ مسواک کی اہمیت وفضیلت ____ ٤٨
☆ فطرت کے کام ____ ٤٩
☆ داڑھی مبارک کے بارے میں دیگر روایات وفتاویٰ ____ ٥٠
☆ کسریٰ ایران کے ایلچی دربارِ رسالت میں ____ ٥١
☆ فرشتوں کی تسبیح ____ ٥٢
☆ داڑھی کی مقدار کے بارے میں ائمہ اربعہ کا فتویٰ ____ ٥٢
☆ ایک مٹھی سے زائد داڑھی کاٹ سکتے ہیں ____ ٥٣
☆ قضائے حاجت کے لئے آبادی سے دور جانا اور اس بارے میں رخصت ____ ٥٤
☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیکر شرم وحیا ____ ٥٥
☆ حضور علیہ السلام اپنی امت کے لئے باپ کی مانند ہیں ____ ٥٦
☆ اعرابی کو مسجد میں پیشاب کرنے سے کیوں نہ روکا گیا ____ ٥٧
☆ تمام محدثین قیاس کو ماننے والے تھے ____ ٥٨
☆ ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ ____ ٥٩

Scanned with CamScanner

☆ علم نبوت کی وسعتیں ۶۱

☆ حضرت عائشہ صدیقہ نے مسئلہ پوچھنے کے لئے سائل کو حضرت علی نے پاس بھیجا ۶۲

☆ میں بوڑھا ہو گیا ہوں' کیا اس عمر میں حضور علیہ السلام پہ جھوٹ بولوں گا؟ ۶۳

☆ ایمان دل میں آیا تو ناپسندیدہ ترین' پسندیدہ ترین نظر آنے لگا ۶۴

☆ ایک کام میں دونوں پہلو جائز ہوں تو یہ اللہ کی نعمت ہے جس پر شکر ادا کیا جائے ۶۵

☆ پیارے نبی علیہ السلام کا اپنے پیارے صحابہ کرام سے ایک پیارا انداز ۶۷

کِتَابُ الْمِیَاہِ (پانیوں کا بیان) ۶۸

☆ عصمتِ انبیاء کرام علیہم السلام ۶۹

☆ حضور علیہ السلام کی صحبت کی برکت ۷۰

کِتَابُ الْحَیْضِ وَالْاِسْتِحَاضَۃِ حیض واستحاضہ (کے خون) کا بیان ۷۱

☆ ڈرو اس سے جو وقت ہے آنے والا ۷۲

☆ ایک نومسلمہ عورت کا بیان ۷۳

☆ ایک غیر مسلمہ عورت کا کردار اور ہم ۷۴

کِتَابُ الْغُسْلِ وَالتَّیَمُّمِ (غسل اور تیمم کا بیان) ۷۵

☆ حضور علیہ السلام کی پانچ خصوصیات ۷۵

کِتَابُ الصَّلٰوۃِ (نماز کا بیان) ۷۶

☆ بیعت جہاد و بیعت اسلام کے علاوہ بیعت کا ثبوت ۷۷

☆ گانے باجے کی حرمت ۷۹

☆ گانے باجے کے بارے میں احادیث ۸۰

☆ اعضاء جسمانی کی بدکاری ۸۱

☆ گانا سننے کی سزا ۸۱

☆ مسئلہ قوالی ۸۲

☆ بے پردگی کا گناہ ۸۳

☆ نابینا سے پردے کا حکم ۸۵

☆ محبوبہ محبوب رب العالمین کا عمل مبارک ۸۶

کِتَابُ الْمَوَاقِیْتِ (اوقات نماز کا بیان) ۸۸

☆ حق نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے ۸۸

☆ علم غیب عطائی پہ احادیث مبارکہ ۸۹

☆ حضور علیہ السلام تا قیامت ہر شے کو دیکھتے ہیں ۹۱

☆ کل کی خبر اور دل کی بات ۹۳

کِتَابُ الْاَذَانِ (اذان کا بیان) ۹۴

☆ اذان میں نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ انگوٹھے چومنا ۹۵

☆ حضور علیہ السلام کی قیادت میں داخلۂ جنت ۹۷

☆ حضور علیہ السلام کا نام چومنے والا کبھی اندھا نہ ہوگا ۹۷

☆ صرف ناخن ہی کیوں چومے جاتے ہیں؟ ۹۸

☆ تقبیل ابہامین کی روایت کی فنی حیثیت ۹۹

☆ آدم علیہ السلام کو تو نور نظر آیا تھا تو انہوں نے آنکھوں کو چوما تم کیوں

☆ چومتے ہو؟ ۱۰۰

☆ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا ۱۰۲

کِتَابُ الْمَسَاجِدِ (مسجدوں کا بیان) ۱۰۲

☆ مرزائیوں کے ایک سوال کا جواب ۱۰۳

☆ حدیث لَا تُشَدُّوا الرِّحَالُ...... کا مطلب ۱۰۳

کِتَابُ الْقِبْلَۃِ (قبلہ کا بیان) ۱۰۵

کِتَابُ الْاِمَامَۃِ (امامت کا بیان) ۱۰۶

☆ خبریں وہ دیں کہ جن کی کسی کو خبر نہ تھی ۱۰۸

کِتَابُ الْاِفْتِتَاحِ (نماز شروع کرنے کے بیان میں) ۱۰۹

☆ مسئلہ رفع یدین ۱۰۹

☆ حدیث (1) ۱۰۹

Scanned with CamScanner

☆ حدیث (2) — ۱۰۹

☆ حدیث (3) — ۱۱۰

☆ حدیث (4) — ۱۱۱

☆ رفع یدین کے مسئلہ پر امام اوزاعی اور امام ابوحنیفہ کا مناظرہ — ۱۱۱

☆ نماز میں قرأت کا آغاز کہاں سے ہو؟ — ۱۱۲

☆ قرأت خلف الامام کا مسئلہ — ۱۱۳

☆ امام کے پیچھے آمین کہنے کا مسئلہ — ۱۱۵

☆ دعا آہستہ ہونی چاہیے — ۱۱۶

☆ نماز کے بعد باآواز بلند ذکر کرنے کا مسئلہ — ۱۱۸

☆ قرآن مجید کی تلاوت کے متعلق احادیث — ۱۲۰

کِتَابُ التَّطْبِیْق (رکوع میں دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان رکھنا) — ۱۲۱

☆ منگتے ہیں، کرم ان کا سدا مانگ رہے ہیں — ۱۲۲

کِتَابُ السَّھْو (نماز میں بھول جانے کا بیان) — ۱۲۳

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر حدیث بیان کرنا — ۱۲۴

کِتَابُ الْجُمُعَةِ (جمعۃ المبارک کا بیان) — ۱۲۵

کِتَابُ تَقْصِیْرِ الصَّلٰوةِ فِی السَّفَرِ (سفر میں نماز قصر کرنے کا بیان) — ۱۲۶

☆ میرے ماں باپ آپ پہ قربان — ۱۲۷

کِتَابُ الْکُسُوْفِ (سورج و چاند) گہن کا بیان — ۱۲۸

☆ نماز کے دوران جنت و دوزخ کو ملاحظہ فرمانا — ۱۲۹

کِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ (بارش طلب کرنے کا بیان) — ۱۳۰

کِتَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ (نماز خوف کا بیان) — ۱۳۱

کِتَابُ صَلٰوةِ الْعِیْدَیْنِ (نماز عیدین کا بیان) — ۱۳۲

☆ حضور علیہ السلام کا خطبہ اور اس میں بدعت کے لفظ کی وضاحت — ۱۳۳

☆ کام نیا ہے لیکن بدعت نہیں — ۱۳۳

کِتَابُ قِیَامِ اللَّیْلِ وَتَطَوُّعِ النَّهَارِ (دن اور رات کے نوافل کا بیان) — ۱۳۵

☆ وہ نبیوں میں نبی ایسے...... — ۱۳۶

کِتَابُ الْجَنَائِزِ (بیماری، موت اور تجہیز و تکفین کا بیان) — ۱۳۷

☆ موت و حیات کے بارے میں نکتۂ قرآنی — ۱۳۷

☆ مومن و کافر کی موت کا حال — ۱۳۸

☆ میت پہ رونا کیسا ہے؟ — ۱۳۹

☆ حضور علیہ السلام کی دعا سے عورت کی عمر بہت طویل ہوگئی — ۱۴۰

☆ ہر مردہ بولتا ہے نیک ہو یا بد — ۱۴۱

☆ سر کٹانے کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے — ۱۴۲

☆ مالِ غنیمت میں معمولی چوری کی قباحت — ۱۴۳

☆ قرآن والے قبر میں بھی آگے آگے — ۱۴۴

☆ جس کا بچہ فوت ہو جائے اس کی فضیلت — ۱۴۵

کِتَابُ الصِّیَامِ (روزوں کا بیان) — ۱۴۶

☆ پڑھ کر کلمہ مسلماں ہوگیا — ۱۴۶

کِتَابُ الزَّکٰوةِ (زکوٰۃ کا بیان) — ۱۴۷

☆ میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتا ہوں — ۱۴۸

☆ وہ زباں ہے جس کا بیاں نہیں — ۱۴۹

☆ بہترین صدقہ کون سا ہے؟ — ۱۵۰

کِتَابُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ (ارکان حج کا بیان) — ۱۵۲

☆ حضور پاک کے فرمان کے مقابلہ میں کسی کی بات نہ مانی جائے گی — ۱۵۲

☆ حضور علیہ السلام کی رنگت رات کو بھی خالص چاندی کی طرح چمکتی تھی — ۱۵۳

کِتَابُ الْجِهَادِ (جہاد کا بیان) — ۱۵۵

☆ بہترین اور بدترین شخص کون ہے؟ — ۱۵۵

☆ ایمان، جہاد اور ہجرت کا ثواب — ۱۵۶

Scanned with CamScanner

كِتَابُ النِّكَاحِ (نکاح کا بیان) ـــــ ۱۵۷
☆ ولیمے کے کھانے میں برکت ـــــ ۱۵۹
☆ مہاجرین وانصار صحابہ کرام کی ایک دوسرے پہ فدا کاری ـــــ ۱۶۰
كِتَابُ عِشْرَةِ النِّسَاءِ (بیویوں کے ساتھ سلوک کا بیان) ـــــ ۱۶۰
☆ خاوند کے لئے آداب وہدایات ـــــ ۱۶۱
☆ بیوی کے لئے آداب وہدایات ـــــ ۱۶۲
☆ نکاح و جماع کے آداب ـــــ ۱۶۳
كِتَابُ الطَّلَاقِ (طلاق کا بیان) ـــــ ۱۶۴
كِتَابُ الْخَيْلِ وَالسَّبْقِ وَالرَّمْيِ (گھوڑوں کا' گھڑ دوڑ کا اور تیر اندازی کا بیان) ۱۶۵
كِتَابُ الْاِحْبَاسِ (راہ خدا میں مال وقف کرنے کا بیان) ـــــ ۱۶۷
كِتَابُ الْوَصَايَا (وصیتوں کا بیان) ـــــ ۱۶۸
☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت ـــــ ۱۶۸
☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے قرضے کا معاملہ ـــــ ۱۶۹
كِتَابُ النُّحْلِ (عطیہ کے بیان میں) ـــــ ۱۷۰
كِتَابُ الْهِبَةِ (ہبہ کا بیان) ـــــ ۱۷۱
كِتَابُ الرُّقْبٰى وَالْعُمْرٰى (رقبیٰ اور عمریٰ کا بیان) ـــــ ۱۷۲
☆ عمریٰ کی اقسام ـــــ ۱۷۳
كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ (قسموں اور نذروں کا بیان) ـــــ ۱۷۴
كِتَابُ الْمُزَارَعَةِ (زمین کو بٹائی پر دینے کا بیان) ـــــ ۱۷۶
☆ زمین کو کرائے پہ لین دین کرنے میں تحریر لکھنے کا طریقہ ـــــ ۱۷۷
☆ تاجر کے آداب ـــــ ۱۷۸
كِتَابُ الْمُحَارَبَةِ (لڑائی کا بیان) ـــــ ۱۷۹
☆ نابینا صحابی کی غیرت ایمانی ـــــ ۱۸۰
☆ یہودیوں نے حضور علیہ السلام کے ہاتھ اور پاؤں چومے ـــــ ۱۸۱

☆ حضور کی آنکھیں اور کان لعل کرامت ـــــ ۱۸۲
☆ ایک حدیث کے سات مطالب ـــــ ۱۸۳
كِتَابُ قِسْمِ الْفَيْءِ (مال فئی کی تقسیم کا بیان) ـــــ ۱۸۴
☆ ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ـــــ ۱۸۵
كِتَابُ الْبَيْعَةِ (بیعت کا بیان) ـــــ ۱۸۶
☆ مشکل کام کے لئے آنے والے کو آسان کام بتا دیا ـــــ ۱۸۷
كِتَابُ الْعَقِيْقَةِ (عقیقہ کا بیان) ـــــ ۱۸۸
كِتَابُ الْفَرْعِ وَالْعَتِيْرَةِ (فرع اور عتیرہ کا بیان) ـــــ ۱۸۹
☆ علم نبوت کی تو حد ہی نہیں ـــــ ۱۹۰
كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ (شکار اور ذبیحوں کا بیان) ـــــ ۱۹۱
كِتَابُ الضَّحَايَا (قربانیوں کا بیان) ـــــ ۱۹۲
☆ میرا ہاتھ اور انگلیاں حضور علیہ السلام کے ہاتھ اور انگلیوں کی طرح نہیں ـــــ ۱۹۲
☆ اختیاراتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ـــــ ۱۹۴
كِتَابُ الْبُيُوْعِ (خرید وفروخت کا بیان) ـــــ ۱۹۵
☆ حدیث شریف میں قاعدہ کلیہ فقہیہ ـــــ ۱۹۵
☆ فقہی مسائل ـــــ ۱۹۶
كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْقَوَدِ وَالدِّيَاتِ (قسم قصاص اور دیتوں کا بیان) ـــــ ۱۹۸
☆ اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کے لئے حضور علیہ السلام کی غیرت ـــــ ۱۹۹
كِتَابُ قَطْعِ السَّارِقِ (چور کا ہاتھ کاٹنے کا بیان) ـــــ ۲۰۰
☆ ملزم کو مار کر جرم تسلیم کرانا منع ہے ـــــ ۲۰۰
كِتَابُ الْاِيْمَانِ وَشَرَائِعِهِ (ایمان اور اس کے ارکان کا بیان) ـــــ ۲۰۱
☆ اصطلاحی ایمان ـــــ ۲۰۲
☆ تین صفات سے ایمان کی حلاوت نصیب ہو جاتی ہے ـــــ ۲۰۳
☆ اہل ایمان لوگوں کو دوزخ سے نکالیں گے ـــــ ۲۰۴

Scanned with CamScanner

كِتَابُ الزِّيْنَةِ (آرائش وزیبائش کا بیان) ____ ۲۰۴

☆ نعمت کا اظہار کیا جائے، یہی حکم خدا و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ____ ۲۰۵

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی کڑھائی والا جبہ زیب تن فرمایا ____ ۲۰۶

☆ ضروری وضاحت ____ ۲۰۷

☆ مسک سے بہتر پسینہ ____ ۲۰۸

☆ دولت کے آنے پہ آنسو بہانا ____ ۲۰۸

كِتَابُ آدَابِ الْقُضَاةِ (قاضیوں کے آداب کا بیان) ____ ۲۰۹

☆ نور کے منبروں پہ بیٹھنے والے سات اشخاص ____ ۲۱۰

☆ درست فیصلہ کرنے والے کو دوہرا ثواب ____ ۲۱۱

كِتَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ (اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کا باب) ____ ۲۱۲

☆ کن کن چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی جائے ____ ۲۱۴

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ (شراب اور دیگر پی جانیوالی چیزوں کا بیان) ____ ۲۱۴

☆ شراب تمام برائیوں کی جڑ (ام الخبائث) ہے ____ ۲۱۴

☆ صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت ایمانی ____ ۲۱۵

☆ صحابۂ کرام علیہم الرضوان کا تقویٰ ____ ۲۱۶

سنن ابن ماجہ کی منتخب احادیث

☆ امام ابن ماجہ کے حالاتِ زندگی ____ ۲۲۰

☆ سنن ابن ماجہ ____ ۲۲۶

كِتَابُ السُّنَّةِ (سنت رسول ﷺ کا بیان) ____ ۲۳۵

☆ غیبی خبر، جو سو فیصد درست ہوئی ____ ۲۳۶

☆ حضور علیہ السلام کا حرام فرمایا ہوا...... ____ ۲۳۷

☆ جو چیز دین میں نہیں اس کو دین سمجھنا "مردود" ہے ____ ۲۳۸

☆ حدیث پہ عمل نہ کرنیوالے بھتیجے سے صحابی نے ہمیشہ کیلئے بول چال بند کر دیا ____ ۲۳۹

☆ حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے؟ ____ ۲۴۰

☆ حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت ابن مسعود کی حالت غیر ہوگئی ____ ۲۴۱

☆ آپ کی شان ہے کیا شانِ رسول عربی ____ ۲۴۲

☆ ایک جامع ترین نصیحت ____ ۲۴۳

☆ ایک عظیم الشان سند والی حدیث ____ ۲۴۴

☆ طاقتور مومن کمزور مومن سے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر ہے ____ ۲۴۵

اَبْوَابُ فَضَائِلِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ (حضور ﷺ کے صحابہ کرام کے فضائل کا بیان) ____

☆ میں اور میرا سارا مال حضور ہی کا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) ____ ۲۴۶

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خصوصی چار فضائل ____ ۲۴۷

☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان کے ساتھ حضرت اُمّ کلثوم کا نکاح کیا ____ ۲۴۷

☆ جس کا میں مولا اس کا علی مولا ____ ۲۴۸

☆ حضور علیہ السلام کی دعا کی برکت سے حضرت علی المرتضیٰ کو نہ سردی لگتی نہ گرمی ۲۴۹

☆ زمین پہ چلتا پھرتا شہید ____ ۲۵۰

☆ نورِ عین مصطفیٰ شاہِ حسن ____ ۲۵۰

☆ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں ____ ۲۵۱

☆ رسول اللہ کا بلال بہترین بلال ہے ____ ۲۵۲

☆ دیدار خداوندی ____ ۲۵۳

☆ حضرت جابر کے والد حضرت عبداللہ سے اللہ تعالیٰ کی ملاقات ____ ۲۵۳

☆ قاتل ومقتول دونوں جنت میں ____ ۲۵۴

☆ شانِ خدا بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ____ ۲۵۵

☆ کہاں ہیں جبارین ومتکبرین؟ ____ ۲۵۶

☆ قرآن والے ہی اللہ والے ہیں ____ ۲۵۷

☆ ایک حدیث کے لئے مدینہ سے دمشق تک کا سفر ____ ۲۵۸

☆ دین کی بات (حدیث) دوسروں تک پہنچانے والے کو حضور علیہ السلام کی دعا ۲۵۹

Scanned with CamScanner

☆ خیر والے اور شر والے لوگ ۔۔۔ ۲۶۰
☆ سات قسم کی نیکیاں موت کے بعد بھی کام آئیں گی ۔۔۔ ۲۶۰
☆ علم کے بارے میں حضور علیہ السلام کی دو دعائیں ۔۔۔ ۲۶۱
☆ اہل علم کے لئے حضور علیہ السلام کا فرمان ۔۔۔ ۲۶۲
اَبْوَابُ الطَّھَارَۃِ وَسُنَنِھَا (طہارت اور اسکی سنتوں کا بیان) ۔۔۔ ۲۶۳
☆ شرم وحیائے عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ ۔۔۔ ۲۶۴
☆ گناہ ختم کرنے اور نیکیاں بڑھانے والا کام ۔۔۔ ۲۶۵
☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی "لاجوابی" ۔۔۔ ۲۶۶
☆ تیرے خُلق کو رب نے عظیم کہا ۔۔۔ ۲۶۶
اَبْوَابُ التَّیَمُّم (تیمم کا بیان) ۔۔۔ ۲۶۷
☆ محبوبۂ محبوبِ رب العالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) ۔۔۔ ۲۶۹
☆ لعاب دہن میں کستوری سے بڑھ کر خوشبو ۔۔۔ ۲۶۹
کِتَابُ الصَّلٰوۃِ (نماز کا بیان) ۔۔۔ ۲۷۰
☆ نمازوں کے اوقات کا مسئلہ پوچھنے والے کو دو دن انتظار کرایا گیا ۔۔۔ ۲۷۰
اَبْوَابُ الْاَذَانِ وَالسُّنَّۃِ فِیْھَا (اذان اور اس میں سنت کا بیان) ۔۔۔ ۲۷۲
☆ گناہ معاف، شفاعت حلال ۔۔۔ ۲۷۳
اَبْوَابُ الْمَسَاجِدِ وَالْجَمَاعَاتِ (مسجدوں اور نماز باجماعت کا بیان) ۔۔۔ ۲۷۳
☆ ستر ہزار فرشتوں کی دعائے مغفرت ۔۔۔ ۲۷۴
☆ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر ومباہات فرماتا ہے ۔۔۔ ۲۷۵
اَبْوَابُ اِقَامَۃِ الصَّلٰوَاتِ وَالسُّنَّۃِ فِیْھَا (نمازوں کو قائم کرنا اور ان میں سنتوں کا بیان) ۲۷۶
☆ نماز میں امام کے پیچھے قرأت کا مسئلہ ۔۔۔ ۲۷۷
☆ دو کاموں کو عادت بنانے سے جنت میں داخلہ ۔۔۔ ۲۷۸
☆ تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ۔۔۔ ۲۷۹
☆ لوگوں پہ یہ زمانہ آ چکا ۔۔۔ ۲۷۹

☆ فرشتے خدا کے سامنے کس طرح صفیں بناتے ہیں ۔۔۔ ۲۸۰
☆ قبلہ بنتا ہے اس طرف ہی ریاض ۔۔۔ ۲۸۱
☆ ہماری نماز اور حضور علیہ السلام کی نماز ۔۔۔ ۲۸۲
☆ ملتا ہے کیا نماز میں سجدے میں جا کے دیکھ ۔۔۔ ۲۸۳
☆ ایک حدیث کے معاوضہ میں مسجد بھر سونا ۔۔۔ ۲۸۵
☆ نماز مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)، اللہ اکبر ۔۔۔ ۲۸۶
☆ جن کو سوئے آسمان پھیلا کے جل تھل بھر دیئے ۔۔۔ ۲۸۶
☆ تیری خُلق کو رب نے جمیل کیا ۔۔۔ ۲۸۸
☆ قرآن عمدہ آواز سے پڑھو اور رو رو کر پڑھو ۔۔۔ ۲۸۸
☆ سو جانے پر بھی صدقہ کا ثواب ۔۔۔ ۲۸۹
☆ کسی کام میں وسعت ملنے پہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے ۔۔۔ ۲۹۰
☆ حضور علیہ السلام کے وسیلے سے دعا کرنا ۔۔۔ ۲۹۱
☆ گناہ ہو جائے تو اس کو معاف کروانے کا طریقہ ۔۔۔ ۲۹۲
☆ جیسے میری سرکار ہیں ویسا نہیں کوئی ۔۔۔ ۲۹۳
☆ اُستن حنانہ از ہجر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ ۲۹۴
☆ ملتا ہے کیا نماز میں سجدے میں جا کے دیکھ ۔۔۔ ۲۹۵
اَبْوَابُ مَا جَآءَ فِی الْجَنَائِزِ (بیماری، موت اور تجہیز وتکفین کا بیان) ۔۔۔ ۲۹۶
☆ زندوں کا مرنے والے کے ذریعے فوت شدہ کو سلام بھیجنا ۔۔۔ ۲۹۶
☆ مجھے یاد ہے سب ذرا ذرا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو ۔۔۔ ۲۹۸
☆ مردہ کی وجہ سے زندہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے ۔۔۔ ۲۹۹
☆ جنازہ تب ہے جب حاضر ہو نہ کہ غائبانہ ۔۔۔ ۳۰۰
☆ حضور علیہ السلام کی دعا میں اتنا اثر ہے کہ فوت شدہ کی آواز سنوا سکتے ہیں ۔۔۔ ۳۰۰
☆ یہودیوں کی مخالفت کرنے کا حکم ۔۔۔ ۳۰۱
اَبْوَابُ مَا جَآءَ فِی الصِّیَامِ (روزوں کے ابواب) ۔۔۔ ۳۰۲

☆ ہائے میں اس دن روزہ نہ رکھتا اور حضور علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھالیتا ـــــ ۳۰۳

☆ ہڈیوں کا تسبیح پڑھنا اور فرشتوں کا استغفار کرنا ـــــ ۳۰۵

اَبْوَابُ الزَّکٰوۃِ (زکوٰۃ کا بیان) ـــــ ۳۰۵

اَبْوَابُ النِّکَاحِ (نکاح کا بیان) ـــــ ۳۰۷

☆ اگر حضور کا حکم ہے تو سر آنکھوں پہ ـــــ ۳۰۷

☆ اسامہ اگر لڑکی ہوتا...... ـــــ ۳۰۸

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا استدلال ـــــ ۳۱۰

☆ ایک ہی وقت میں دی گئیں تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں ـــــ ۳۱۰

☆ یزید بن رکانہ والی حدیث میں تین طلاق کا ذکر نہیں بلکہ ایک طلاق بائن کا ہے ۳۱۱

اَبْوَابُ الْکَفَّارَاتِ (کفاروں کا بیان) ـــــ ۳۱۲

☆ حضور علیہ السلام نے اپنے چچا کی قسم کو ٹوٹنے سے بچالیا ـــــ ۳۱۲

اَبْوَابُ التِّجَارَاتِ (تجارتوں کا بیان) ـــــ ۳۱۳

☆ اونٹ بھی واپس کر دیا اور رقم بھی دے دی ـــــ ۳۱۵

☆ صبح کا وقت بابرکت ہوتا ہے ـــــ ۳۱۶

☆ سود خور کا حال ـــــ ۳۱۷

☆ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے ـــــ ۳۱۸

☆ غریبوں کا والی غلاموں کا مولیٰ ـــــ ۳۱۸

☆ آپ ہیں رحمت غفار رسولِ عربی ـــــ ۳۱۹

☆ بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے ـــــ ۳۲۰

بَابُ الْاَحْکَامِ (فیصلوں کا بیان) ـــــ ۳۲۱

☆ دعائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ـــــ ۳۲۲

اَبْوَابُ الشَّہَادَاتِ (گواہیوں کا بیان) ـــــ ۳۲۳

اَبْوَابُ الْہِبَاتِ (ھبہ وغیرہ کا بیان) ـــــ ۳۲۴

اَبْوَابُ الصَّدَقَاتِ (صدقات کا بیان) ـــــ ۳۲۵

☆ آتا ہے غریبوں سے انہیں پیار کچھ ایسا ـــــ ۳۲۶

☆ کرو مہربانی تم اہل زمیں پر ـــــ ۳۲۷

☆ گالیاں دیتا ہے کوئی تو دعا دیتے ہیں ـــــ ۳۲۷

☆ قرض دینے کا ثواب صدقہ دینے سے زیادہ ہے، کیوں؟ ـــــ ۳۲۸

☆ مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ حضور تشریف لے آئے ہیں تو برکت ضرور ہوگی: ـــــ ۳۲۹

اَبْوَابُ الرُّهُوْنِ (رہن کا بیان) ـــــ ۳۳۰

اَبْوَابُ الشُّفْعَةِ (شفعہ کا بیان) ـــــ ۳۳۱

اَبْوَابُ اللُّقْطَةِ (گری پڑی یعنی گمشدہ چیز کے بیان میں) ـــــ ۳۳۲

☆ جو اللہ پہ بھروسہ کرے.......... ـــــ ۳۳۳

☆ اللہ جس کو چاہے بغیر حساب کے رزق عطا فرمائے ـــــ ۳۳۳

اَبْوَابُ الْعِتْقِ (غلاموں کی آزادی کا بیان) ـــــ ۳۳۴

اَبْوَابُ الْحُدُوْدِ (شرعی سزاؤں کا بیان) ـــــ ۳۳۵

☆ چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف ـــــ ۳۳۶

☆ چور کے لئے سزا کے بعد حضور علیہ السلام کی دعا ـــــ ۳۳۷

☆ گانا گانے کی اجازت مانگنے پہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی ـــــ ۳۳۸

اَبْوَابُ الدِّيَاتِ (دیتوں کا بیان) ـــــ ۳۳۹

اَبْوَابُ الْوَصَايَا (وصیتوں کا بیان) ـــــ ۳۴۰

☆ وصیت کرنے میں عدل اور ظلم کی جزا و سزا ـــــ ۳۴۰

اَبْوَابُ الْفَرَائِضِ (وراثت کے حصوں کا بیان) ـــــ ۳۴۱

☆ علم الفرائض کا نصف علم ہونا ـــــ ۳۴۱

☆ علم الفرائض سب سے پہلے بھلایا جائے گا ـــــ ۳۴۳

اَبْوَابُ الْجِهَادِ (جہاد کا بیان) ـــــ ۳۴۳

☆ گرد و غبار کستوری بن جائے گا ـــــ ۳۴۵

☆ حضور علیہ السلام نے جیسے فرمایا بیسوں سال بعد ویسا ہی ہوا ـــــ ۳۴۶

Scanned with CamScanner

☆ ایسا شہید جس کی روح اللہ تعالیٰ خود اپنے دست قدرت سے قبض فرماتا ہے ۳۴۶

☆ شہید ستر افراد کی شفاعت کرے گا ۳۴۷

اَبْوَابُ الْمَنَاسِكِ (مناسک حج کا بیان) ۳۴۸

☆ حاجی کون ہے اور حج کیا ہے؟ ۳۴۹

☆ یادِ مصطفیٰ ایسی بس گئی ہے سینے میں (صلی اللہ علیہ وسلم) ۳۴۹

☆ یہ مقام آہ و بکا ہے ۳۵۰

☆ حج تمتع کے بارے میں حضرت عمر کا ایک اجتہاد ۳۵۱

☆ قبولیت دعائے سرکار اور شیطان کی چیخ و پکار ۳۵۲

☆ جن کو امت کا غم ہی ستاتا رہا ۳۵۴

☆ مکہ معظمہ کی سرزمین افضل ترین ۳۵۵

☆ اے مدینہ تیرا جواب نہیں ۳۵۵

اَبْوَابُ الْاَضَاحِیِّ (قربانیوں کا بیان) ۳۵۶

اَبْوَابُ الذَّبَائِحِ (ذبیحوں کا بیان) ۳۵۷

اَبْوَابُ الصَّیْدِ (شکار کا بیان) ۳۵۸

☆ شان سرکار سے آگہی چاہیے ۳۵۹

☆ جانور بھی اگر کسی نبی کا گستاخ ہے تو اس کو زندہ نہ چھوڑا جائے ۳۵۹

☆ ایک حدیث میں آدھا علم ۳۶۰

اَبْوَابُ الْاَطْعِمَةِ (کھانوں کا بیان) ۳۶۱

☆ پیکر نور کی تنویر کے صدقے جاؤں ۳۶۱

☆ بسم اللہ شریف کی برکت ۳۶۳

☆ کیا میں تم گنواروں کی وجہ سے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دوں ۳۶۳

☆ کھانا کھا کر دعا کرنے سے گزشتہ گناہوں کی معافی ۳۶۴

☆ غریبوں کا والی غلاموں کا مولیٰ۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۳۶۵

☆ ہائے میں نے ایسا کیوں کیا؟ ۳۶۶

☆ اہل دنیا اور اہل جنت کے کھانوں کا سردار کھانا کون سا ہے؟ ۳۶۶

☆ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی ۳۶۷

☆ اللہ کی نعمتوں کی قدر اللہ کے محبوب سے پوچھو ۳۶۸

☆ پہلا میوہ اور امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی بابرکت دعا ۳۶۹

☆ جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی: حضور آپ کی امت فالودہ کھائیگی ۳۷۰

☆ فاقہ کشی و میانہ روی و بسیار خوری ۳۷۱

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کے گھر سے کھانا نہ کھایا' کیوں؟ ۳۷۲

اَبْوَابُ الْاَشْرِبَةِ (پی جانیوالی چیزوں کا بیان) ۳۷۳

☆ جہاں حضور کا دھن اقدس لگا صحابیہ نے مشک کا وہ حصہ کاٹ کر بطور تبرک رکھ لیا ۳۷۴

☆ جس کو یہ آگ جلائے وہ امر ہوتا ہے ۳۷۵

اَبْوَابُ الطِّبِّ (طب کے بیان میں) ۳۷۶

☆ ملتا ہے کیا نماز میں سجدے میں جا کے دیکھ ۳۷۷

☆ خبریں وہ دیں کہ جن کی کسی کو خبر نہ تھی ۳۷۸

☆ حضور پاک نے مکھی کے پروں میں بیماری و شفا کے جراثیم دیکھ لیے ۳۷۹

☆ حضور علیہ السلام کے غسالے کی برکت سے آسیب کا اثر ختم ہو گیا ۳۸۰

☆ دست اقدس سے گورنر کے وسوسوں کا علاج ہو گیا ۳۸۱

کِتَابُ اللِّبَاسِ (لباس کا بیان) ۳۸۲

اَبْوَابُ الْاَدَبِ (ادب و آداب کا بیان) ۳۸۳

☆ یہ شان ہے خدمتگاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا ۳۸۴

☆ مزاح کے ایک واقعہ پہ حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام ایک سال تک ہنستے رہے ۳۸۵

☆ اچھے اشعار حضور علیہ السلام کو پسند تھے ۳۸۶

اَبْوَابُ الذِّکْرِ (ذکر و اذکار کا بیان) ۳۸۷

اَبْوَابُ الدُّعَاءِ (دعاؤں کا بیان) ۳۸۸

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کے جلوے ۳۸۹

☆ تین دعائیں ہر حال میں قبول ہوتی ہیں ۳۹۰

Scanned with CamScanner

اَبْوَابُ تَعْبِیْرِ الرُّؤْیَاءِ (خوابوں کی تعبیر کا بیان) ______ ۳۹۱

اَبْوَابُ الْفِتَنِ (فتنوں کا بیان) ______ ۳۹۲

☆ مرد مومن کی حرمت کعبہ سے کہیں زیادہ ہے ______ ۳۹۲

☆ پانچ گناہوں کی دنیا میں ہی پانچ سزائیں ______ ۳۹۴

☆ بندے کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے ______ ۳۹۵

☆ معراج کی رات ایک قبر سے خوشبو آ رہی تھی ______ ۳۹۵

☆ قیامت کی نشانیاں ______ ۳۹۷

اَبْوَابُ الزُّھْدِ (دنیا سے بے رغبتی کا بیان) ______ ۳۹۸

☆ جنت کے بادشاہ ______ ۳۹۸

☆ حکمت کی بات سن کر چھپا لینے والے کی مثال ______ ۳۹۹

☆ حضور علیہ السلام کے آنسوؤں سے قبر کی مٹی گیلی ہو گئی ______ ۴۰۰

☆ دکھاوے کی نماز پڑھنے والا ______ ۴۰۱

☆ ایک آیت پہ عمل کرنا تمام لوگوں کو کافی ہو جائے ______ ۴۰۲

☆ اس امت کی مثال چار آدمیوں کی سی ہے ______ ۴۰۳

☆ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں صحابہ کرام کی قلبی کیفیت ______ ۴۰۳

☆ توبہ کرنے کی اہمیت ______ ۴۰۴

☆ تیری شان جل جلالہ ______ ۴۰۶

☆ افضل مومن اور بڑا عقلمند کون ہے؟ ______ ۴۰۷

☆ حضرت عثمان غنی اور موت کی یاد ______ ۴۰۸

☆ قبر کے حالات اور آخرت کے مناظر ______ ۴۰۹

☆ کیا ہی ذوق افزاء شفاعت ہے تمہاری واہ واہ ______ ۴۱۰

☆ دوزخ کا حال ______ ۴۱۱

☆ جنت کا حال ______ ۴۱۱

☆ جنت کی بہاریں ______ ۴۱۲

☆ جنت و دوزخ کا دُعا کرنا ______ ۴۱۴

سنن ابن ماجہ

کی منتخب احادیث

Scanned with CamScanner

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین کہ اس مجموعہ کے ساتھ ہی صحاح ستہ کی منتخب احادیث کا سلسلہ تمام ہوا۔ بخاری، مسلم، ترمذی اور ابوداؤد کی طرح اس مجموعہ کی دونوں کتب کی منتخب احادیث کی نمبرنگ بھی مجموعہ صحاح ستہ مطبوعہ دارالسلام کے مطابق ہے۔ قارئین کرام کو میرے مجموعہ ہائے منتخب احادیث پڑھ کر یہ اندازہ ہو گیا ہوگا کہ جس وسیع پیمانے پہ میں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ کرم سے منتخب احادیث کے مجموعے ترتیب دیئے ہیں اس طرز پہ اس سے پہلے کام نہیں ہوا اور یہ سب میرے اساتذہ کرام کی محنت کا نتیجہ ہے جن سے میں نے دورۂ حدیث، مشکوٰۃ شریف اور حدیث کی دیگر کتب پڑھیں اور زمانہ طالبعلمی کا میرا ذوق ہے کہ میں اس طرز پہ حدیث شریف کی تعلیمات آپ حضرات تک پہنچاؤں۔ صرف اس لئے تا کہ جو لوگ حدیث کی بڑی کتب خریدنے سے اور پھر ان کو اٹھا کر پڑھنے سے گھبراتے ہیں، وہ کم از کم صحاح ستہ اور مشکوٰۃ شریف و موطا امام مالک کی احادیث کو خلاصے کے طور پر آسانی سے پڑھ سکیں۔ کوشش یہی کی گئی ہے کہ جن احادیث کی نشاندہی سابقہ مجموعوں میں کی گئی ہے ان کا ذکر اس مجموعہ میں نہ ہو تا کہ تکرار سے بچا جا سکے تاہم بعض اہم مسائل والی احادیث کا ذکر بالتکرار کر بھی دیا گیا ہے تا کہ مسئلہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے اور بعض معنون احادیث کا ذکر عنوان بدل کر کیا گیا ہے تا کہ ایک ہی حدیث سے کئی طرح کے موضوع سامنے آ جائیں۔ فقہی مسائل والی احادیث کی بہ نسبت فضائل والی احادیث زیادہ لکھی گئی ہیں، صرف اپنے ذوق کے پیش نظر۔ تو پھر اب

آؤ مل کر احمد مختار کی باتیں کریں
لشکر اسلام کے سردار کی باتیں کریں

ظلمتوں میں پیکرِ انوار کی باتیں کریں
حرفِ لا کے شارح اسرار کی باتیں کریں

جذبۂ عشق و محبت کی تسلی کے لئے
ہم مدینے کے در و دیوار کی باتیں کریں

مانگتے ہیں بھیک شاہانِ زمانہ بھی جہاں
آج ہم اُس کوچہ و بازار کی باتیں کریں

جس پہ قربان ہیں جہانِ حسن کی رعنائیاں
خامۂ فطرت کے اس شہکار کی باتیں کریں

دید سے ملتا ہے جس کے دیدہ و دل کو سرور
گنبدِ خضریٰ کے اس مینار کی باتیں کریں

بیٹھتے ہیں دم بخود جس میں فصیحان زمن
ہاں اسی دربارِ گوہر بار کی باتیں کریں

ذکر چھیڑیں رحمت کونین کے اخلاق کا
شافع محشر، شہِ ابرار کی باتیں کریں

جس نے انساں کو دیا درسِ اخوت اے ”حسن“
کیوں نہ ہم اس صاحب کردار کی باتیں کریں

انشاء اللہ اس کے بعد موطا امام مالک کی منتخب احادیث بھی اسی طرح جمع کرنے کا پروگرام ذہن میں ہے کیونکہ مجھے موطا امام مالک چند مرتبہ پڑھانے کا موقع ملا ہے تو اس کی کافی احادیث کے حوالہ جات میں نے محفوظ کر لئے ہیں۔ ویسے بھی یہ کتاب پہلے ابن ماجہ کی جگہ صحاح ستہ میں شامل تھی اس لیے دل چاہ رہا ہے کہ اس کی منتخب احادیث بھی منظر عام پہ آ جائیں۔

طویل احادیث کو بتمامہ لکھنے سے گریز کیا گیا ہے تا کہ کتاب کا حجم زیادہ نہ ہو جائے اور ضروری سمجھا تو صرف ایک دو لائنوں میں حوالہ لکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ کتاب الفتن کی طویل احادیث اور اشراط الساعۃ کی احادیث میں سے چند احادیث جو مختصر تھیں، ان کا حوالہ لکھ دیا گیا ہے۔ تو آیئے پہلے امام نسائی اور ان کی سنن کے بارے میں پڑھتے ہیں اور پھر سنن نسائی کی منتخب احادیث کے سلسلہ کا آغاز کرتے ہیں۔

؎ خزاں کے دن ہوئے تو کچھ نہ تھا جز خار، گلشن میں
بتاتا باغباں رو رو کے یہ غنچہ تھا، یہ گل تھا

امام نسائی

ائمۂ صحاح ستہ میں امام ابوعبدالرحمان نسائی اہم حیثیت رکھتے ہیں چنانچہ حافظ ابوعلی نیشاپوری کہتے ہیں: میں نے اپنے وطن اور بیرون وطن میں صرف چار ائمہ حدیث دیکھتے ہیں۔ نیشاپور میں محمد بن اسحاق اور ابراہیم بن ابی طالب۔ مصر میں نسائی اور اہواز میں عبدان۔ ان کے علاوہ ابوالحسین بن المظفر نے بیان کیا کہ مصر میں ہمارے تمام مشائخ امام نسائی کے تقدم اور ان کی امامت کا اعتراف کرتے تھے اور حافظ علی بن عمر کہتے ہیں: امام نسائی علم حدیث میں اپنے تمام ہمعصروں پر فائق تھے۔[1]

حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر فرماتے ہیں: امام نسائی نقد رجال میں انتہائی محتاط' معتمد اور اپنے تمام معاصرین پر مقدم تھے۔ نیز فرماتے ہیں: فن رجال میں ماہرین کی ایک جماعت نے امام نسائی کو امام مسلم بن حجاج پر بھی ترجیح دی ہے اور دارقطنی وغیرہ نے ان کو فن اسماء رجال اور دیگر علوم حدیث میں امام الائمہ ابوبکر بن خزیمہ صاحب الصحیح سے بھی افضل گردانا ہے۔[2] اور حافظ شمس الدین ذہبی لکھتے ہیں کہ امام نسائی حدیث' علل حدیث اور اسماء رجال کے علوم میں مسلم' ترمذی اور ابوداؤد سے زیادہ ماہر ہیں اور اس میدان میں وہ ابوزرعہ اور بخاری سے کسی طرح پیچھے نہیں ہیں۔[3] الغرض

1 ...... حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ' تہذیب التہذیب ج۱' ص ۳۷ تا ۳۸

2 ...... ایضاً...... ہدی الساری' ج۱' ص۲۲

3 ...... محدث محمد بن اسماعیل' توضیح الافکار' جلد۱' ص ۲۲۰

امام نسائی ماہرین علوم حدیث کی نظر میں ہمیشہ قابل احترام اور شائقین حدیث میں ہمیشہ مقبول رہے۔ اسی لگن میں زندہ رہے اور اسی راہ میں فوت ہوئے۔

ولادت وسلسلہ نسب

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان بن دینار نسائی ۲۱۵ھ میں خراسان کے ایک مشہور شہر نسا میں پیدا ہوئے[1]۔ امام نسائی کے سال ولادت میں مورخین کا اختلاف ہے لیکن اس باب میں قول فیصل امام نسائی کے قول کو قرار دینا چاہیے اور وہ فرماتے ہیں: اشبہ بالحق یہی ہے کہ میرا سال پیدائش ۲۱۵ھ ہے۔ حافظ ذہبی اور حافظ عسقلانی کا بھی یہی مختار ہے[2] لیکن شاہ عبدالعزیز نے آپ کا سال ولادت ۲۱۴ھ بیان کیا ہے۔

ابتدائی حالات

ابتدائی تعلیم کے بعد پندرہ سال کی عمر میں امام نسائی نے علم حدیث کی تحصیل شروع کی۔ سب سے پہلے وہ قتیبہ بن سعید بلخی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی خدمت میں ایک سال دو ماہ رہ کر علم حدیث حاصل کیا[3]۔ بعدازاں دوسرے اساتذۂ حدیث کی طرف رجوع کیا۔

احادیث کے لئے سفر

امام نسائی نے دوردراز شہروں میں جا کر علم حدیث کا اکتساب کیا اور احادیث کی طلب اور روایت کی خاطر متعدد سفر اختیار کیے۔ جن شہروں میں جا کر آپ نے علم حدیث حاصل کیا۔ ان میں حجاز' عراق' شام' خراسان اور مصر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ کا مولد اور وطن خراسان ہے لیکن بعد میں آپ نے مصر میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔

1 ...... امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ تذکرۃ الحفاظ' ج۲' ص ۶۹۸

2 ...... حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب' جلد۱' ص ۳۸

3 ...... امام ابوعبداللہ ذہبی متوفی ۷۴۸ھ' تذکرہ الحفاظ' جلد۲' ص ۶۹۸

اساتذہ و مشائخ

امام نسائی نے اپنے وقت کے نادر اور یگانہ روزگار مشائخ سے سماع حدیث کا شرف حاصل کیا جن میں ان حضرات کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ قتیبہ بن سعید' اسحاق بن راہویہ' ہشام بن عمار' عیسیٰ بن زغبہ' محمد بن نصر مروزی' ابوکریب' سوید بن نصر' محمود بن غیلان' محمد بن بشار' علی بن حجر' ابوداؤد سلیمان بن اشعث اور ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری۔[1]

تلامذہ

امام نسائی کے تلامذہ کا سلسلہ بھی بہت وسیع ہے۔ متعدد شہروں سے کثیر تعداد میں طلبہ آ کر آپ سے اکتساب فیض کیا کرتے تھے۔ چند تلامذہ کے اسماء یہ ہیں۔ عبدالکریم بن احمد نسائی' ابوبکر احمد بن اسحاق ابن السنی' ابوعلی الحسن بن الخضر الاسیوطی' الحسن بن رشیق العسکری' حافظ ابوالقاسم اندلسی' علی بن ابوجعفر طحاوی' ابوبکر بن حداد فقیہ' ابوجعفر عقیلی' ابوعلی بن ہارون' حافظ ابوعلی نیشاپوری' ابوالقاسم طبرانی وغیرہم۔[2]

شخصیت اور عام حالات زندگی

امام نسائی ملیح رنگ کے نہایت خوبصورت شخص تھے۔ بے حد توانا اور جسیم تھے۔ ان کے بدن پر عموماً خون کی سرخی دوڑتی رہتی تھی۔ ان کا دسترخوان انواع واقسام کے لذیذ کھانوں سے پر رہتا تھا۔ عام طور پر مرغ وغیرہ بھنوا کر کھایا کرتے تھے۔ بعض روایات میں ہے کہ کھانے کے بعد نبیذ پیا کرتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ خوش وضع اور خوش پوشاک تھے اور انتہائی قیمتی اور عمدہ لباس زیب تن کیا کرتے تھے۔ آپ کی چار بیویاں تھیں اور کنیزوں کی ایک بڑی تعداد آپ کے ساتھ رہتی تھی۔[3]

---

1 ...... امام ابوعبداللہ ذہبی متوفی ۷۴۸ھ' تذکرۃ الحفاظ' ج ۲' ص ۶۹۸

2 ...... شہاب الدین ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۱' ص ۲۷

3 ...... الذہبی م ۷۴۸ھ' التذکرۃ' ج ۲' ص ۶۹۸ تا ۶۹۹

عبادت وریاضت

امام نسائی بے حد عبادت گزار اور شب بیدار تھے۔ ایک دن روزہ دار ایک دن افطار صوم داؤدی طریقہ کو اپنایا ہوا تھا۔ طبیعت اور مزاج میں حد درجہ استغناء تھا۔ اس لیے حکام کی مجلس سے ہمیشہ احتراز کرتے تھے۔

امام نسائی عقائد میں بھی راسخ اور متصلب تھے۔ جس زمانہ میں معتزلہ کے عقیدۂ خلق قرآن کا چرچا تھا۔ ان دنوں محمد بن اعین نے ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک سے کہا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ جو شخص آیہ کریمہ انني انا الله لا اله الا انا فاعبدني کو مخلوق مانے' وہ کافر ہے۔ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: یہ حق ہے۔ امام نسائی نے جب یہ روایت سنی تو کہا: میرا بھی یہی مذہب ہے۔[1]

عبادات میں امام نسائی کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ حافظ محمد بن مظفر اپنے مشائخ سے روایت کرتے ہیں: امام نسائی دن کے وقت میں امیر مصر کے ساتھ جہاد کرتے اور رات ساری عبادت میں گزار دیتے تھے۔ طبعاً فیاض تھے اور مسلمان قیدیوں کو فدیہ دے کر چھڑایا کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی اسوہ رسول کو اپنانے اور اخلاق صالحین کے تخلق میں گزاری یہاں تک کہ دمشق میں خوارج کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا۔[2]

تشیع کی بحث

امام نسائی اخیر عمر میں مصر سے دمشق تشریف لے گئے۔ وہاں کے لوگ امیر معاویہ کی شان اور فضیلت میں انتہائی غالی اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے حق میں انتہائی متعصب تھے بلکہ دمشق میں اس وقت اکثریت ہی ان لوگوں کی تھی جو حضرت علی کے بارے میں علی الاعلان بدگوئی کیا کرتے تھے۔ امام نسائی نے جب

---

1 ...... الذہبی م ۷۴۸ھ' التذکرۃ' ج ۲' ص ۷۰۰

2 ...... امام ابوعبداللہ ذہبی متوفی ۷۴۸ھ' تذکرۃ الحفاظ' جلد ۲' ص ۷۰۰

وہاں بدعقیدگی کی یہ فضا دیکھی تو اصلاح عقائد کی غرض سے حضرت علی کے مناقب پر مشتمل کتاب الخصائص تصنیف فرمائی۔ اس کتاب کی تصنیف سے ان کا مقصد حضرت علی کے فضائل اور مناقب کا احصاء کرنا تھا۔ اس لیے اس میں بعض ایسی روایات بھی آ گئی ہیں جو روایت اور درایت کے اصول پر صحیح نہیں ہیں۔

خصائص کی تصنیف کے بعد امام نسائی نے دمشق کی جامع مسجد میں لوگوں کے سامنے اس کو پڑھ کر سنایا۔ چونکہ یہ کتاب وہاں کے لوگوں کے نظریات کیخلاف تھی اس لیے اس کتاب کو سن کر وہاں کے لوگ مشتعل ہو گئے۔ مجمع سے کسی شخص نے کہا ہمیں آپ کوئی ایسی روایت سنائیں جس سے حضرت معاویہ کی حضرت علی پر برتری ظاہر ہو۔ آپ نے جواب میں فرمایا: کیا معاویہ کے لئے علی کے مساوی ہونا کافی نہیں ہے جو تم برتری کا سوال کر رہے ہو۔ کسی نے کہا: آپ حضرت معاویہ کے فضائل بھی بیان کریں۔ آپ نے جواب میں فرمایا: مجھے معاویہ کے بارے میں لا اشبع اللہ بطنہ کے سوا اور کوئی حدیث نہیں ملی۔ اس بات کا سننا تھا کہ وہ لوگ آگ بگولہ ہو گئے اور تمام آداب کو بالائے طاق رکھ کر انہوں نے آپ کو زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ اس حادثہ میں آپ کو شدید ضربات پہنچیں۔ بعض اشقیاء نے آپ کے جسم کے نازک حصوں پر بھی لاٹھیاں ماریں جس کی وجہ سے آپ بہت نڈھال اور بے حال ہو گئے۔[1]

یہ ہے وہ قضیہ جس کی بنا پر بعض لوگوں نے آپ کو رفض کی طرف منسوب کر دیا حالانکہ اس الزام سے آپ کا دور کا علاقہ بھی نہیں تھا۔ بعض لوگوں نے اس باب میں بن خلکان کی اس عبارت سے دھوکا کھایا ہے۔ وکان یتشیع[2] (وہ تشیع کرتے تھے) علامہ ابن خلکان نے امام نسائی کے لئے تشیع کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور تشیع اور رفض

۱ ......ایضاً......ص ۶۹۹ تا ۷۰۰

۲ ......قاضی شمس الدین، احمد بن محمد المعروف بابن خلکان متوفی ۶۸۱ھ وفیات الاعیان، جلد ۱، ص ۳۵

میں بہت فرق ہے اس کی تحقیق کے لئے علامہ ابن حجر کا یہ کلام ملاحظہ فرمایئے:

فالتشیع فی عرف المتقدمین هو اعتقاد تفضیل علی علی عثمان وان کان علیا مصیبا فی حروبه وان مخالفه مخطی مع تقدیم الشیخین وتفضیلهما الی ان قال واما التشیع فی عرف المتاخرین فهو الرفض المحض.

(شہاب الدین ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب، جلد ۱، ص ۹۷)

متقدمین کی اصطلاح میں حضرت علی کو حضرت عثمان پر فضیلت دینے کو تشیع کہتے ہیں جبکہ حضرت علی کو تمام جنگوں میں حق پر اور ان کے مخالف کو خطا کار مانا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت علی پر شیخین کے تقدم اور ان کی فضیلت کو بھی مانا جائے اور متاخرین کی اصطلاح میں تشیع محض رفض کو کہتے ہیں۔

نیز علامہ عسقلانی اسی موضوع پر بحث کرتے ہوئے مقدمہ فتح الباری میں لکھتے ہیں:

والتشیع محبة علی وتقدیمه علی الصحابة فمن قدمه علی ابی بکر و عمر فهو غال فی تشیعه و یطلق علیه رافضی ولا فشیعی، فان انضاف الی ذالك السب اوالتصریح بالبغض فغال فی الرفض. (هدی الساری، ج ۲، ص ۳۱)

حضرت علی کی محبت اور انہیں صحابہ سے افضل جاننے کو تشیع کہتے ہیں پس جو شخص انہیں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے بھی افضل جانے وہ غالی شیعہ ہے جس کو رافضی کہتے ہیں ورنہ وہ شیعی ہے اور اگر وہ شیخین کو سب وشتم بھی کرے یا ان سے بغض ظاہر کرے تو وہ غالی رافضی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص حضرت علی کو شیخین سے افضل جانے وہ رافضی اور جو (ان) کو حضرت عثمان سے افضل جانے وہ شیعہ ہے لیکن امام نسائی کی تصانیف سے یہ کہیں

ثابت نہیں ہوتا کہ وہ حضرت علی کو شیخین یا حضرت عثمان پر فضیلت دیتے ہوں۔ انہوں نے اپنی کتاب السنن میں بیعت حضرت ابوبکر کے وقت حضرت عمر کا یہ فرمان روایت کیا ہے: الستم تعلمون ان رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قدامر ابابكر ان يصلي بالناس فايكم تطيب نفسه ان يتقدم ابابكر قالوا نعوذ بالله ان نتقدم ابابكر (امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ' سنن نسائی ج۱ص۹۷) (حضرت عمر نے سقیفہ بنو ساعدہ میں مہاجرین اور انصار کے اجتماع سے خطاب کر کے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو امامت کرانے کا حکم دیا؟ پھر تم میں سے کون ابوبکر پر مقدم ہونا چاہتا ہے۔ ان سب نے بیک زبان ہو کر کہا ہم ابوبکر پر مقدم ہونے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں) امام نسائی کی اس روایت کے ہوتے ہوئے ان کی طرف تشیع کی نسبت کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔ خصوصاً جبکہ انہوں نے باقی صحابہ کے فضائل بھی تصنیف کیے ہیں۔ چنانچہ ان کے شاگرد محمد بن موسیٰ مامونی فرماتے ہیں:

سمعت قد ماينكرون على ابى عبدالرحمان كتاب الخصائص لعلى رضى الله عنه وتركه تصنيف فضائل الشيخين فذكرت له ذالك فقال دخلت دمشق والمنحرف عن علي بها كثير فصنفت كتاب الخصائص رجوت ان يهديهم الله ثم انه صنف بعد ذالك الصحابة.

(ابوعبدالرحمان شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ' تذکرۃ الحفاظ ج۲' ص۶۹۹)

مجھے معلوم ہے کہ بعض لوگ حضرت علی کے فضائل لکھنے اور فضائل شیخین پر کچھ نہ لکھنے کی وجہ سے امام ابوعبدالرحمان نسائی کا انکار کرتے ہیں تو میں نے اس مسئلہ پر امام نسائی سے گفتگو کی تو انہوں نے فرمایا: جب میں دمشق گیا تو وہاں اکثر لوگوں کو حضرت علی سے منحرف پایا۔ پس میں نے خصائص

علی اس توقع سے تصنیف کیے کہ وہ لوگ راہ راست پر آ جائیں۔ مامونی کہتے ہیں اس کے بعد انہوں نے باقی صحابہ کے فضائل بھی تصنیف کیے۔

اس اقتباس سے ثابت ہوا کہ امام نسائی حسب مراتب تمام صحابہ کے فضائل کے معتقد تھے۔ البتہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں حضرت علی سے محبت میں شدت کی وجہ سے ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ان کا تشیع کی طرف میلان تھا۔ اسی وجہ سے ابن کثیر نے لکھا ہے وقد قيل عنه انه كان ينسب الى شيء هو التشيع (کہا گیا ہے کہ وہ کچھ تشیع کی طرف مائل تھے)

تصانیف

امام نسائی نے کثرت مشاغل کے باوجود متعدد کتب تصنیف کی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) السنن الکبریٰ (۲) المجتبیٰ (۳) خصائص علی (۴) مسند علی (۵) مسند مالک (۶) مسند منصور (۷) فضائل الصحابۃ (۸) کتاب التمییز (۹) کتاب المدلسین (۱۰) کتاب الضعفاء (۱۱) کتاب الاخوۃ (۱۲) کتاب الجرح والتعدیل (۱۳) مشیخۃ النسائی (۱۴) اسماء الرواۃ (۱۵) مناسک حج۔

وفات

امام نسائی نے جب دمشق کی مسجد میں خصائص علی کا اقتباس سنایا اور لوگوں نے آپ کو زدوکوب کیا تو خدام اٹھا کر آپ کو گھر لے آئے۔ آپ نے فرمایا: مجھے فوراً مکہ معظمہ پہنچا دو تا کہ مکہ یا اس کے راستہ میں میرا انتقال ہو جائے چنانچہ مکہ معظمہ پہنچنے پر ۱۳ صفر ۳۰۳ھ کو آپ کا انتقال ہو گیا۔ وصال کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان آپ کو دفن کر دیا گیا اور بعض روایات کے مطابق مکہ جاتے ہوئے راستہ میں رملہ (فلسطین) کے مقام پر آپ کا وصال ہو گیا اور وہاں سے آپ کی نعش مکہ معظمہ پہنچائی گئی۔ (شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ' بستان المحدثین' ص۱۸) حافظ ذہبی کے قول کے مطابق یہی بات صحیح ہے۔

Scanned with CamScanner

سنن نسائی

امام نسائی کی سنن کتب صحاح ستہ میں انتہائی اہم حیثیت رکھتی ہے۔ امام نسائی نے اپنی کتاب میں عام طور پر صحیح الاسناد روایات بیان کی ہیں حافظ سیوطی زہرالربی میں لکھتے ہیں کہ امام نسائی نے فرمایا ہے کہ کتاب السنن کی اکثر احادیث صحیح ہیں۔ البتہ بعض احادیث معلول ہیں اور جس انتخاب کا نام مجتبیٰ رکھا گیا ہے اس کی کل احادیث صحیح ہیں (امام نسائی کا یہ قول تقریب پر محمول ہے ورنہ المجتبیٰ میں بھی شاذ، منکر اور معلل روایات موجود ہیں۔ منہ)۔ بعض مشاہیر علماء نے بیان کیا ہے کہ سنن نسائی امام بخاری اور امام مسلم دونوں کے طریقوں کی جامع ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب افادیت میں ان کی کتابوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ امام نسائی نے اپنی سنن میں صرف روایات کو جمع ہی نہیں کیا بلکہ علل حدیث اور دیگر فنون حدیث کا بھی بیان فرمایا ہے۔ حافظ ابوعبداللہ بن رشید فرماتے ہیں: علم حدیث میں جس قدر کتابیں تالیف ہوئی ہیں یہ کتاب تصنیف کے لحاظ سے ان سب سے بہتر اور ترتیب کے اعتبار سے سب سے اعلیٰ ہے۔ خصوصیات کے لحاظ سے یہ بخاری اور مسلم کے اسلوب کی جامع اور بیان علل میں یہ ان سے منفرد اور ممتاز ہے۔ (حافظ شمس الدین سخاوی متوفی ۹۰۲ھ فتح المغیث ص ۱۲)

حافظ سیوطی لکھتے ہیں کہ امام ابوالحسن نے کہا ہے کہ جب تم محدثین کی روایات پر نظر ڈالو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ جس حدیث کا نام نسائی اخراج کرتے ہیں۔ وہ باقی محدثین کے اخراج کی بہ نسبت صحت کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔ (حافظ جلال الدین

سیوطی متوفی ۹۱۱ھ مقدمہ زہرالربی، ص ۳۰) بعض مغاربہ سنن نسائی کو صحیح بخاری پر ترجیح دیتے ہیں۔ چنانچہ حافظ سخاوی فرماتے ہیں: بعض مغربی محدثین نے تصریح کی ہے کہ امام نسائی کی کتاب امام بخاری کی صحیح سے زیادہ بہتر ہے۔ (حافظ شمس الدین سخاوی متوفی ۹۰۲ھ فتح المغیث ص ۱۲) اور محدث ابن احمر نے اپنے بعض مشائخ سے یہاں تک روایت کیا ہے کہ سنن نسائی علم حدیث کی تمام مصنفات میں سب سے افضل ہے اور کتب اسلامیہ میں سنن نسائی اپنی نظیر نہیں رکھتی۔

(حافظ شمس الدین سخاوی متوفی ۹۰۲ھ فتح المغیث ص ۱۲)

تسمیہ اور سبب تالیف

امام نسائی نے ابتداء میں حدیث کی ایک مبسوط کتاب تالیف کی جس کا نام سنن کبریٰ رکھا۔ سید جمال الدین فرماتے ہیں: یہ ایک عظیم کتاب ہے اور طرق حدیث کے جمع اور بیان مخرج میں آج تک اس کتاب کی کوئی نظیر سامنے نہیں آئی۔

(محدث ملاعلی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۲۵)

امام نسائی نے تالیف کے بعد امیر رملہ (فلسطین) کے سامنے اس کتاب کو پیش کیا۔ امیر نے پوچھا: کیا آپ کی اس کتاب میں تمام احادیث صحیح ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اس میں صحیح اور حسن دونوں قسم کی احادیث موجود ہیں۔ امیر نے عرض کیا: آپ اس کتاب میں سے میرے لیے ان احادیث کو منتخب فرمادیں جو تمام تر صحیح ہوں۔ لہٰذا امیر کی اس فرمائش پر آپ نے سنن کبریٰ میں سے احادیث صحیحہ کا انتخاب فرمایا اور وہ احادیث جن کی اسانید میں کلام کیا گیا تھا۔ اس مجموعہ سے خارج کر دیں اور اس انتخاب کا نام انہوں نے المجتبیٰ رکھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں: یہ نام المجتنیٰ ہے۔ بہر حال ان دونوں لفظوں میں معنیً مقاربت ہے۔ مجتبیٰ کے معنی منتخب کے ہیں اور مجتنیٰ اجتناء سے ماخوذ ہے جس کے معنی درخت سے پختہ میوے چننے کے ہیں۔ اس کتاب کو سنن صغریٰ بھی کہتے ہیں اور عرف عام میں یہ سنن نسائی کے نام سے مشہور ہے اور جب

محدثین مطلقاً رواہ النسائی کہتے ہیں تو اس سے ان کی مراد یہی کتاب ہوتی ہے۔ اسی طرح جب مطلقاً کتب ستہ یا اصول ستہ کہیں تو ان کتب ستہ میں یہی کتاب معتبر ہوتی ہے۔ (شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۲۹ھ بستان المحدثین ص ۲۹۷) اور اطلاقات محدثین میں سنن کبریٰ کا اعتبار نہیں ہوتا۔

مصنف سنن نسائی کی تحقیق

تمام علماء اور محققین کے نزدیک یہ امر معروف اور محقق ہے کہ کتاب السنن امام نسائی کی تصنیف ہے اس کے برخلاف حافظ ذہبی نے یہ کہا ہے کہ یہ کتاب امام نسائی کے شاگرد ابن السنی کی تصنیف ہے کیونکہ انہوں نے ہی سنن کبریٰ کا اختصار کیا اور اس کا نام المجتبیٰ رکھا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں: بل المجتبیٰ اختصار ابن السنی تلمیذ النسائی۔ (علامہ محمد بن اسماعیل امیر یمانی، توضیح الافکار ج ۱ ص ۲۲۱) لیکن جمہور علماء اور محققین اس تحقیق میں ان کا ساتھ نہیں دیتے کیونکہ ابن اثیر نے جامع الاصول میں، حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اور حافظ سیوطی، ملا علی قاری شیخ عبدالحق اور شاہ عبدالعزیز وغیرہم نے اپنی اپنی تصانیف میں امیر رملہ کی فرمائش کا واقعہ بیان کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ امام نسائی نے خود اس کتاب کا سنن کبریٰ سے اختصار کیا ہے۔ نیز حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام نسائی کو تہذیب التہذیب میں صاحب کتاب السنن کے نام سے تعبیر کیا ہے اور ابن السنی کے ساتھ امام نسائی کے نوشاگردوں کا ذکر کیا ہے جو امام نسائی سے کتاب السنن کی روایت کرتے ہیں۔ (حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۳۷) اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کتاب السنن کے بارے میں امام نسائی خود فرماتے ہیں: کتاب السنن صحیح کلہ۔ (امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ مقدمہ زہر الربی ص ۳۵) اس تفصیل کے بعد اس بات میں شک کرنے کی گنجائش نہیں رہتی کہ یہ کتاب خود امام نسائی کی تالیف ہے۔

اسلوب

امام نسائی نے اپنی اس تصنیف کی ترتیب اور تالیف میں جو اسلوب اختیار کیا ہے وہ اکثر کتب صحاح کے اسالیب کا جامع ہے انہوں نے امام بخاری کی طرح ایک حدیث کو متعدد ابواب میں ذکر کر کے اس سے مختلف مسائل کا اثبات کیا ہے۔ امام مسلم کے طرز پر ایک حدیث کے تمام طرق کو اختلاف الفاظ کے ساتھ روایت کر کے ایک جگہ جمع کیا ہے۔ امام ابوداؤد کے انداز پر صرف احکام فقہیہ سے متعلق احادیث کی تدوین کی ہے اور امام ترمذی کی طرح احادیث کے ذیل میں ان پر فنی نقطہ نگاہ سے گفتگو کی ہے۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں جن میں سے چند کا ذکر مع امثلہ کیا جاتا ہے۔

(۱) امام بخاری کی طرح امام نسائی بھی ایک حدیث کو متعدد مسائل کے اثبات کے لئے مختلف ابواب کے تحت ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً اسامۃ بن عمیر سے ایک روایت ہے: ان اللہ عزوجل لا یقبل صلوٰۃ بغیر طہور ولا صدقۃ من غلول۔ اس حدیث کو امام نسائی نے کتاب الطہارۃ میں بھی ذکر کیا ہے اور کتاب الزکوٰۃ میں بھی۔ اسی طرح ضمام بن ثعلبہ کی وہ روایت جس میں اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ارکان اسلام دریافت کئے ہیں اس کو امام نسائی نے کتاب الصلوٰۃ کے باب کم فرضت فی الیوم واللیلہ اور کتاب الایمان میں باب الزکوٰۃ کے تحت ذکر کیا۔ نیز حدیث جبرئیل کو کتاب الایمان کے باب نعت الایمان اور باب صفت الایمان والاسلام میں ذکر کیا ہے۔

(۲) ایک حدیث جس قدر طرق اور اسانید سے مروی ہو امام نسائی اس حدیث کو اختلاف الفاظ کے ساتھ ان تمام طرق سے ایک جگہ جمع کر دیتے ہیں جیسا کہ امام مسلم کا طریقہ ہے لیکن امام نسائی میں یہ خوبی زائد ہے کہ وہ تمام طرق ذکر کرنے کے بعد بسا اوقات ان طرق میں جو اسانید مجروح ہوں ان کی نشاندہی کر دیتے ہیں اور

Scanned with CamScanner

بسا اوقات ان طرق کے درمیان محاکمہ کرتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ ان میں کون سا طریقہ صحیح اور کون سا مبنی برخطا ہے اور اگر تمام اسانید صحیح ہوں تو بتلاتے ہیں کہ ان میں سے کون سا طریقہ اصح ہے اور ارجح کون سی اسناد ہے۔ مثلاً امام نسائی باب النہی عن التبتل کے تحت وہ حدیث لائے جس میں حضور نے تجرد سے منع فرمایا ہے۔ اس حدیث کو انہوں نے پانچ طرق سے ذکر کیا ہے جن میں سے تین طرق پر جرح کی ہے۔ ایک روایت اسماعیل بن مسعود کی ہے جس کی سند میں اشعث ہے۔ دوسری روایت اسحاق بن ابراہیم کی ہے جس کی سند میں قتادہ ہے۔ فرماتے ہیں: قتادہ اشعث سے زیادہ احفظ اور اشعث اثبت ہے مگر اشعث کی حدیث اشبہ بالصواب ہے۔ تیسری روایت یحیٰی بن موسیٰ کی ہے۔ اس کی سند میں اوزاعی ہیں جو زہری سے روایت کرتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں: اوزاعی کا زہری سے سماع ثابت نہیں ہے۔ اسی طرح باب التوقیت فی الخیار کے تحت وہ حدیث لائے ہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو اختیار دیا تھا کہ وہ تنگی گذران کی وجہ سے حضور کو چھوڑ دیں یا اس کے باوجود حضور کے نکاح میں رہیں۔ اس حدیث کو انہوں نے دو سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ پہلی سند یونس بن عبد عن ابن وہب عن موسیٰ بن علی ہے اور دوسری سند محمد بن عبدالاعلیٰ عن محمد بن ثور عن معمر ہے۔ ان دونوں سندوں کے ساتھ حدیثوں کو ذکر کرنے کے بعد دوسری حدیث کے متعلق لکھتے ہیں: قال ابوعبدالرحمان هذا خطاء والاول اولیٰ بالصواب ۔ (امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ، سنن نسائی ج۲ ص۸۶) اسی طرح مردار جانور کی کھال کے استعمال کے جواز میں حدیث ان لا تنتفعوا من المیتة باهاب کو انہوں نے جلود المیتہ میں اختلاف الفاظ کے ساتھ چار اور طرق سے ذکر کیا ہے۔ اس طرح اس حدیث کو انہوں نے اٹھارہ طرق سے ذکر کیا ہے۔

اس کے بعد ان اٹھارہ طرق کے درمیان محاکمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قال

ابوعبدالرحمان اصح ما فی هٰذا الباب فی جلود المیتة اذا دبغت حدیث الزهری عن عبیدالله بن عبدالله عن ابن عباس عن میمونه (امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ، سنن نسائی ج۲ ص۱۶۹) یعنی ان اٹھارہ حدیثوں میں جو صحیح ترین حدیث ہے وہ زہری کی۔ عن عبیدالله بن عبدالله عن ابن عباس عن میمونه ہے اور وہ حدیث یہ ہے: ان النبی صلی الله علیه وسلم مر علی شاة میته ملقاة فقال لمن هذا فقالوا لمیمونة فقال ما علیها لو انتفعت باهابها قالوا انها میتة فقال انما حرم الله عزوجل اکلها۔ (امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ، سنن نسائی ج۲ ص۱۶۸)

(۳) بعض مرتبہ ایک حدیث سند غریب سے مرفوعاً مروی ہوتی ہے اور سند مشہور کے لحاظ سے وہ حدیث موقوف ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں امام نسائی اس کی غرابت اور وقف کا بیان کر دیتے ہیں مثلاً روایت کرتے ہیں۔ ان قتیبة بن سعید عن مالك عن عمرو بن یحیی عن سعید بن یسار عن ابن عمر قال رایت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یصلی علی حمار وهو متوجه الی خیبر. اس کے بعد امام نسائی لکھتے ہیں: قال ابوعبدالرحمان لانعلم احدا تابع عمرو بن یحییٰ عن قوله یصلی علی حمار و حدیث یحیی بن سعید عن انس الصواب موقوف ۔ (امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ، سنن نسائی ج۱ ص۷۶) یعنی اس حدیث کے رفع میں عمرو بن یحییٰ متفرد ہیں اور اصل میں یہ حدیث موقوف ہے۔

(۴) بعض اوقات ایک حدیث مضطرب المتن ہوتی ہے یعنی راوی ایک حدیث کے متن کو دوسری حدیث کے متن میں ملا دیتا ہے۔ ایسی صورت میں امام نسائی اس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے ایک روایت ذکر کی ہے: عن عائشه قالت مالعن رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لعنة تذکر وکان اذا کان قریب عهد بجبرئیل علیه السلام یدارسه کان اجود بالخیر من الریح

Scanned with CamScanner

المرسلۃ۔ دراصل یہ الگ الگ حدیثیں ہیں جن کو راوی نے ملا دیا ہے۔ امام نسائی لکھتے ہیں: قال ابوعبدالرحمان ھذا خطاء وادخل ھذا حدیثا فی حدیث۔(امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ' سنن نسائی ج۱' ص۲۱۳)

(۵) بعض اوقات ایک حدیث فی نفسہ مشہور ہوتی ہے لیکن بعض الفاظ کے لحاظ سے اس کو غریب قرار دیا جاتا ہے۔ ایسی شکل میں امام نسائی اس کی غرابت کا بیان کر دیتے ہیں مثلاً وہ روایت کرتے ہیں۔ اخبرنا علی بن حجر اخبرنا علی بن مسھر عن الاعمس عن ابی رزین وابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اذا ولغ الکلب فی اناء احد کم فلیرقہ فلیغسلہ سبع مرات۔(امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ' سنن نسائی ج۱' ص۱۰) اس حدیث میں صرف علی بن مسہر نے فلیرقہ کے الفاظ کی روایت کی ہے۔ دوسرے راوی اس کی متابعت نہیں کرتے اس لیے امام نسائی فرماتے ہیں: قال ابوعبدالرحمان لااعلم احدا تابع علی بن مسھر علی قولہ فلیرقہ۔

(۶) جو حدیث شاذ اور غیر محفوظ ہو اس کی تصریح کر دیتے ہیں مثلاً حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں: ان رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رای علیھا مسکتی ذھب الحدیث۔(امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ' سنن نسائی' ج۲' ص۲۴۵) اس کے بعد فرماتے ہیں: قال ابوعبدالرحمان ھذا غیر محفوظ۔ یعنی یہ حدیث شاذ ہے۔

(۷) جو حدیث منکر ہو اس کی تعیین کر دیتے ہیں مثلاً انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے ایک روایت ذکر کی ہے کہ حضور نے فرمایا: امرك بیدك تین طلاقیں ہیں۔ اس کے بعد فرماتے ہیں: قال ابوعبدالرحمان ھذا حدیث۔(امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ' سنن نسائی' ج۲' ص۸۲) یعنی یہ حدیث منکر ہے۔

(۸) بعض اوقات ایک حدیث کسی راوی سے موصولاً ذکر کرتے ہیں لیکن وہ

روایت درحقیقت مرسل ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں امام نسائی اس کا ذکر کر دیتے ہیں۔ مثلاً وہ روایت کرتے ہیں: اخبرنا محمد بن وھب قال حدثنا محمد بن سلمۃ عن ابی عبدالرحیم قال حدثنی زید بن ابی انیسہ عن طلحۃ بن مصرف عن یحییٰ بن سعید عن انس بن مالك قال قدم اعراب من عرینۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث۔ اس کے بعد امام نسائی لکھتے ہیں: قال ابوعبدالرحمن لا نعلم احد اقال عن یحیی بن انس فی ھذا الحدیث غیر طلحۃ والصواب عندی واللہ اعلم یحیی عن سعید بن المسیب مرسل۔(امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ' سنن نسائی' ج۱' ص۳۳) یعنی اس حدیث کے تمام طرق میں سے صرف طلحہ نے عن یحییٰ عن سعید عن انس روایت کر کے اس کو موصول قرار دیا اور درحقیقت یہ حدیث سعید بن المسیب سے مرسلاً مروی ہے۔

(۹) امام نسائی حدیث مرسل اور منقطع میں کوئی فرق نہیں کرتے اور حدیث منقطع پر بھی مرسل کا اطلاق کر دیتے ہیں مثلاً وہ روایت کرتے ہیں۔ اخبرنا اسحاق بن ابراھیم قال حدثنا نصربن محمد المروزی ثقۃ قال حدثنا العلاء بن المسیب عن عمرو بن مرۃ عن طلحہ بن یزید الانصاری عن حذیفۃ انہ صلی مع رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فی رمضان فرکع فقال فی رکوعہ سبحان ربی العظیم مثل ما کان قائما الحدیث۔ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام نسائی لکھتے ہیں: قال ابوعبدالرحمان ھذا الحدیث عندی مرسل و طلحۃ بن یزید لا اعلم سمع من حذیفہ وغیر العلاء بن المسیب قال فی ھذا الحدیث عن طلحۃ عن رجل عن حذیفۃ۔(امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ' سنن نسائی' ج۱' ص۱۷۲) خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث میں طلحہ اور حذیفہ کے درمیان ایک اور شیخ کا واسطہ ہے جس کا دوسرے راوی ذکر کرتے ہیں مگر طلحہ نے اس کا ذکر نہیں کیا اس لیے یہ حدیث منقطع قرار پائی اور امام نسائی نے

Scanned with CamScanner

اس کو مرسل کہا ہے۔ خیال رہے کہ امام نسائی کا حدیث منقطع پر مرسل کا اطلاق کرنا بعض محدثین کے مذہب کے مطابق ہے کیونکہ بہت سے محدثین مثلاً امام ابوزرعہ، ابوحاتم اور دارقطنی وغیرہ حدیث مرسل اور منقطع میں فرق نہیں کرتے۔

(۱۰) بعض دفعہ شیخ کی بیان کی ہوئی سند میں کسی راوی کا نام صحیح نہیں ہوتا تو حدیث ذکر کرنے کے بعد امام نسائی راوی کی اصلاح کر دیتے ہیں مثلاً روایت کرتے ہیں اخبرنا سوید بن نصر قال اخبرنا عبداللہ وھوا بن مبارک عن شعبه عن مالك عن عرفطة عن عبد خير عن علي انه اتي بكرسي فقعد عليه ثم دعا بتورفيه ماء الحديث۔ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام نسائی لکھتے ہیں: قال ابوعبدالرحمان هذا خطاء والصواب خالد بن عقلمة ليس مالك بن عرفطة ۔ (امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ' سنن نسائی' ج۱' ص۱۳) یعنی سند حدیث میں جس راوی کا نام مالک بن عرفطہ ذکر کیا گیا ہے اس کا نام اصل میں خالد بن علقمہ ہے۔

(۱۱) اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی غریب راوی آ جائے تو اس کی نشاندہی کر دیتے ہیں۔ مثلاً روایت کرتے ہیں اخبرنا بشر بن خالد العسکری قال حدثنا عنه وقال حدثنا شعبة عن سليمان و منصور و حماد ومغيره وابی هاشم عن ابی وائل عن عبدالله عن النبی صلی الله عليه وسلم قال في التشهد التحيات لله الحديث۔ اس کے بعد لکھتے ہیں قال ابوعبدالرحمان ابوهاشم غريب۔ (امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ' سنن نسائی' ج۱' ص۱۱۷)

(۱۲) بعض اوقات سند حدیث میں کوئی راوی قوی نہیں ہوتا تو اس کا تعین کر دیتے ہیں۔ مثلاً روایت کرتے ہیں: اخبرنا احمد بن نصر قال حدثنا يحيی بن ابی بكير قال حدثنا ابوجعفر الرازی عن محمد بن المنكدر عن سعيد بن جبير عن عائشة ان رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال

فذكر نحوه۔ اس کے بعد لکھتے ہیں: قال ابوعبدالرحمان ابوجعفر الرازی ليس بالقوی فی الحديث (امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ' سنن نسائی' ج۱' ص۱۸۳)۔ یعنی اس سند میں ابوجعفر نام کا ایک راوی ہے جو قوی نہیں ہے۔

(۱۳) اسی طرح اگر سند میں کوئی راوی ضعیف ہو تو اس کی نشاندہی کر دیتے ہیں مثلاً روایت کرتے ہیں۔ اخبرنا محمد بن عبدالله بن المبارك قال حدثنی يحيی بن اسحاق قال حدثنا محمد بن سلمان عن سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال من صلی فی يوم ثنتی عشره ركعة الحديث. اس کے بعد لکھتے ہیں: قال ابوعبدالرحمان هذا خطاء و محمد بن سليمان ضعيف وهو ابن الاصبهانی۔ (امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ' سنن نسائی' ج۱' ص۱۸۵) یعنی اس سند میں محمد بن سلمان نام کا ایک ضعیف راوی ہے۔

(۱۴) اگر ایک نام کے دو راوی ہوں اور ان میں سے ایک راوی ضعیف اور دوسرا قوی ہو تو اس کا بیان کر دیتے ہیں۔ مثلاً روایت کرتے ہیں: اخبرنا محمد بن عبدالله بن بزيع قال ثنا بشر يعنی ابن المفضل قال اخبرنا عبدالرحمان بن اسحاق عن الزهری عن سهل بن سعد قال رايت مروان بن الحكم جالسا الحديث۔ اس کے بعد لکھتے ہیں: قال ابوعبدالرحمان عبدالرحمان بن اسحاق هذا ليس به باس و عبدالرحمان بن اسحاق يروی عنه علی بن مسهر وابو معاوية و عبدالواحد بن زياد عن النعمان بن سعد ليس بثقة۔ (امام عبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ' سنن نسائی ج۲' ص۴۳) یعنی عبدالرحمان بن اسحاق نام کے دو راوی ہیں ایک وہ جن سے بشر بن مفضل اور ابراہیم بن طہمان روایت کرتے ہیں۔ یہ قوی راوی ہیں اور اس حدیث میں انہیں سے روایت ہے اور ایک عبدالرحمان بن اسحاق وہ ہیں جن

سے علی بن مسہر اور ابو معاویہ وغیرہ روایت کرتے ہیں یہ ضعیف راوی ہیں۔

(۱۵) بعض دفعہ کسی راوی میں کوئی ابہام ہوتا ہے تو اس کی کسی صفت کا ذکر کر کے اس ابہام کا ازالہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً ایک جگہ اثناء سند میں محمد بن ابراہیم کا ذکر کیا پھر اخیر میں اس کی وضاحت کی کہ وہ ابوبکر بن ابی شیبہ کے والد ہیں۔ لہٰذا لکھتے ہیں:

قال ابوعبدالرحمٰن محمد بن ابراهيم والد ابی بكر بن ابی شيبة۔

(امام عبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ، سنن نسائی ج ۱، ص ۱۸۶

(۱۶) بسا اوقات امام نسائی حدیث کے راویوں کے مراتب اور ایک استاذ کے متعدد شاگردوں کے درجات کا بھی تعین کرتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے وتر کے بعد ذکر بالجہر کے جواز پر یہ روایت ذکر کی: فاذا اراد ان ينصرف قال سبحان الملك القدوس ثلثا يرفع بها صوته۔ اس روایت کو اختلاف الفاظ کے ساتھ انہوں نے پانچ طرق سے ذکر کیا ہے۔ اولاً یہ روایت قاسم بن یزید سے ثانیاً محمد بن عبید سے اور ثالثاً ابونعیم سے ذکر کی ہے پھر ان تینوں طرق کے مراتب کا فرق بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں: قال ابوعبدالرحمان ابونصير اثبت عند نا من محمد بن عبيد ومن قاسم بن يزيد۔ یعنی پہلے دو راویوں کی نسبت ابونعیم راجح ہے اور ابونعیم سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ اس لیے سفیان کے شاگردوں میں ابونعیم کی حیثیت متعین کرتے ہوئے لکھتے ہیں: واثبت اصحاب سفيان عندنا والله اعلم يحيى بن سعيد القطان ثم عبدالله بن المبارك ثم وكيع بن الجراح ثم عبدالرحمان بن مهدی ثم ابونعيم۔ (امام عبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ، سنن نسائی ج ۱، ص ۱۸۰) یعنی سفیان کے شاگردوں میں ابونعیم پانچویں درجہ میں شمار ہوتے ہیں۔

(۱۷) بعض دفعہ امام نسائی کسی حدیث کی تخریج میں دوسرے ائمہ حدیث سے اختلاف کرتے ہیں۔ پھر اپنے موقف پر عقلی اور نقلی دلائل فراہم کرتے ہیں۔ مثلاً

انہوں نے ایک روایت ذکر کی: اخبرنا اسحاق بن ابراهيم قال قرأت على ابی قرة موسىٰ بن طارق عن ابن جريج قال حدثنا عبدالله بن عثمان بن خثيم عن ابی الزبير عن جابر ان النبی صلى الله عليه وسلم حين رجع من عمرة الجعرانة بعث ابابكر على الحج الحديث۔ اس حدیث کی سند میں ابن جریج اور ابوالزبیر کے درمیان ایک راوی ہے۔ ابن خثیم جو ضعیف ہے۔ دوسرے ائمہ حدیث جب اس روایت کو ذکر کرتے ہیں تو ابن جریج اور ابوالزبیر کے درمیان ابن خثیم کا ذکر نہیں کرتے۔ امام نسائی نے اس کا ذکر اس وجہ سے کیا ہے کہ درمیان میں اس کا ذکر نہ کرنے کی صورت میں یہ حدیث منقطع ہو جائے گی۔ چنانچہ لکھتے ہیں: قال ابوعبدالرحمان ابن خثيم ليس بالقوی فی الحديث وانما اخرجت هذا لئلا يجعل ابن جريج عن ابی الزبير۔ پھر اپنی تخریج کی تائید کے لئے ان محدثین کے حوالے دیتے ہیں جنہوں نے ابن خثیم کا اسناد میں ذکر کیا ہے۔ پس لکھتے ہیں: وما كتبناه الاعن اسحاق بن راهويه بن ابراهيم۔ ويحيىٰ بن سعيد القطان لم يترك الحديث ابن خثيم ولا عبدالرحمان۔ یعنی اسحاق، یحییٰ اور عبدالرحمان یہ سب لوگ ابن خثیم سے روایت کرتے ہیں۔ اخیر میں ابن خثیم کے ضعف کی وجہ بتلاتے ہیں کہ وہ منکر الحدیث ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

ان علی بن المدينی قال ابن خثيم منكر الحديث۔

(امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ، سنن نسائی ج ۲، ص ۳۴)

(۱۸) سنن نسائی میں ایک جگہ امام نسائی نے ایک حدیث سب سے طویل اسناد کے ساتھ بیان فرمائی ہے جس میں چھ تابعین کا ذکر ہے اور اس حدیث کے بعد امام نسائی لکھتے ہیں۔ میرے علم میں اس سے طویل اسناد اور کوئی نہیں ہے وہ روایت یہ ہے: اخبرنا محمد بن بشار حدثنا عبدالرحمان حدثنا زائدة عن منصور عن هلال بن يساف عن ربيع بن خثيم عن عمرو بن ميمون عن

Scanned with CamScanner

ابی لیلیٰ عن امراۃ عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قل ھو اللہ احد ثلث القران قال ابوعبدالرحمان ما اعرف اسناد اطول من ھذا۔ (امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ، سنن نسائی ج ۱، ص ۱۰۰)

(۱۹) بعض دفعہ متن حدیث میں کوئی مشکل لفظ مستعمل ہوتا ہے تو امام نسائی اس کا آسان لفظ کے ساتھ معنی بیان کر دیتے ہیں چنانچہ امام نسائی نے ایک روایت ذکر کی کہ ایک اعرابی نے مسجد میں آ کر پیشاب کر دیا۔ صحابہ کرام اس کو ڈانٹنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لاتزرموہ، امام نسائی اس کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قال ابوعبدالرحمان یعنی لا تقطعوا علیه۔

(امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ، سنن نسائی ج ۱، ص ۹)

(۲۰) امام نسائی نے سنن صغریٰ کی تالیف میں انتہائی غور و فکر، تتبع اور تحقیق سے کام لیا ہے اس کے باوجود جس بات کی کنہ تک پہنچنے سے قاصر رہتے ہیں صاف کہہ دیتے ہیں۔ لم افھم کما اردت میں اس بات کو حسب منشا نہیں سمجھ سکا۔

شرائط

فن حدیث کے ماہرین نے امام نسائی کی شرائط کو بڑی اہمیت سے بیان کیا ہے۔ بعض لوگ شرائط کے لحاظ سے امام نسائی کو امام مسلم پر ترجیح دیتے تھے۔ حافظ ابوعلی نیشاپوری کہتے ہیں: رجال میں امام نسائی کی شرائط امام مسلم سے زیادہ سخت ہیں اسی طرح حاکم نیشاپوری اور خطیب بغدادی نے بھی امام نسائی کی شرائط کو امام مسلم کی شرائط سے زیادہ سخت قرار دیا ہے۔

(حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ، کشف الظنون ج ۲، ص ۱۰۰۶)

اور بعض لوگ تو شرائط کے لحاظ سے امام نسائی کو امام بخاری پر ترجیح دیتے تھے۔ چنانچہ ابن طاہر کہتے ہیں میں نے امام ابوالقاسم سعد بن علی زنجانی سے ایک راوی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کی توثیق کی۔ میں نے کہا کہ امام نسائی تو اس کو

ضعیف قرار دیتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ رجال میں امام نسائی کی شرائط امام بخاری اور امام مسلم سے زیادہ سخت ہیں۔ (شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ تذکرۃ الحفاظ ج ۲، ص ۷۰۰) اور حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ بہت سے راوی ایسے ہیں جن کی روایت کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی قبول کر لیتے ہیں لیکن امام نسائی ان سے روایت نہیں لیتے بلکہ امام نسائی نے تو صحیحین کے راویوں کی ایک جماعت سے بھی روایت میں احتراز کیا ہے۔ (حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ، مقدمہ زہر الربیٰ، ص ۳۵)

امام نسائی کی شرائط کے بارے میں اس قسم کی اور بھی بہت سی باتیں بیان کی گئی ہیں لیکن ان کو ماننے میں ہمیں تامل ہے کیونکہ ان باتوں کے ماننے سے لازم آتا ہے کہ سنن نسائی کی احادیث صحت اور قوت کے اعتبار سے صحیحین کی احادیث سے زیادہ معتمد ہوں اور یہ واقعہ اور تحقیق کے سراسر خلاف ہے کیونکہ خود امام نسائی کی تصریحات سے یہ بات ثابت ہے کہ ان کی اس کتاب میں شاذ، منکر، منقطع، معلول، مضطرب اور مرسل روایات بکثرت موجود ہیں اس لیے امام نسائی کی شرائط کے بارے میں ان کا اپنا بیان کیا ہوا ضابطہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔ لا یترک عندی حتی یجتمع الجمیع علی ترکه۔ یعنی وہ کسی راوی کو اس وقت جائز الروایت سمجھتے ہیں جب تک کہ اس کے ترک پر سب کا اتفاق نہ ہو اور سنن نسائی میں ان کا یہ طریقہ ہے کہ اولاً کسی موضوع پر حدیث صحیح کو درج کرتے ہیں اور اگر حدیث صحیح نہ مل سکے تو حدیث ضعیف کو بھی لے آتے ہیں مگر اس کے ضعف کی تصریح کر دیتے ہیں۔

حافظ ابوبکر حازمی نے شروط الائمہ میں ذکر کیا ہے کہ امام ابوداؤد کی طرح امام نسائی بھی کامل الضبط اور کثیر الملازمۃ کامل الضبط اور قلیل الملازمۃ اور ناقص الضبط اور کثیر الملازمۃ راویوں کے ان طبقوں سے استیعاب کرتے ہیں اور ناقص الضبط اور قلیل الملازمۃ سے انتخاب کرتے ہیں اور پانچویں طبقہ سے اصلاً روایت نہیں کرتے۔

اور حافظ جلال الدین سیوطی نے مقدمہ زہر الربیٰ میں بیان کیا ہے کہ احادیث نسائی کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) وہ احادیث جو بخاری اور مسلم میں ہیں۔

(۲) وہ احادیث جو بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق ہیں۔

(۳) وہ احادیث جن کا خود امام نسائی نے اخراج کیا اور اگر ان میں کوئی علت تھی تو اس کا بیان کر دیا۔

تعداد مرویات

بعض تذکرہ نگاروں کی تصریح کے مطابق سنن نسائی کی مرویات کی کل تعداد پانچ ہزار سات سو اکسٹھ ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم بالصواب۔

تسامح

کتاب السنن میں بعض مقامات پر تتبع کی کمی کی وجہ سے امام نسائی سے تسامح بھی واقع ہوا ہے۔ عام طور پر کسی حدیث کے بارے میں امام نسائی یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ فرد ہے اور اس کا کوئی متابع نہیں ہے حالانکہ واقع میں اس کے بہت سے متابع ہوتے ہیں۔ مثلاً امام نسائی نے حماد سے فاطمہ بنت ابی جیش کی روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ذکر کیا ہے: انما ذالك عرق وليست بالحيضة فاذا قبلت الحيضة فدعي الصلوٰة واذا ادبرت فاغتسلي عنك الدم و توضي وصلي فانما ذالك عرق وليست بالحيضة۔ اس حدیث کے بارے میں امام نسائی فرماتے ہیں: قال ابوعبدالرحمان قدروى هذا الحديث غير واحد عن هشام بن عروة ولم يذكرفيه و توضي غير حمادؒ۔ (امام ابوعبدالرحمان نسائی متوفی ۳۰۳ھ سنن نسائی ج ۱ ص ۳۹) یعنی اس حدیث کے راویوں میں سے صرف حماد نے وتوضئی کا لفظ ذکر کیا ہے حالانکہ حماد اس زیادتی میں منفرد نہیں ہیں بلکہ اور راویوں نے بھی

اس حدیث میں توضئی کا ذکر کیا ہے چنانچہ امام بخاری نے محمد بن سلام عن ابی معاویہ عن هشام عن عروة عن عائشه کی سند سے یہ حدیث روایت کی ہے اور اس میں ہے ثم توضي لكل صلوٰة حتى يجئي ذالك الوقت۔ (امام ابوعبداللہ بخاری متوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۶) اسی طرح امام ترمذی نے بھی ابومعاویہ کی روایت سے وتوضیء کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: قال ابومعاوية في حديثه وقال توضئي لكل صلوٰة حتّٰى يجئي ذٰلك الوقت۔ (امام ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ جامع ترمذی ص ۳۴) امام ابوداؤد نے حماد اور ابومعاویہ کے علاوہ ایک اور سند سے اس حدیث کو روایت کیا جس میں وتوضئی کا لفظ مذکور ہے اور وہ روایت اس طرح ہے۔ حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن ابى عدى عمه يعني ابن عمر قال ثني ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن فاطمة بنت ابى جيش...... فاذا كان الا آخر فتوضيء وصلي فانما هو عرق...... (امام ابوداؤد بجستانی متفی ۲۷۵ھ سنن ابوداؤد ص ۳۹) اس کے علاوہ بیہقی نے ایک اور سند سے وتوضئی کا ذکر کیا ہے۔ (ابوبکر احمد بن علی البیہقی متوفی ۴۵۸ھ سنن کبریٰ ج ۱ ص ۳۲۵) پس اس تفصیل اور تحقیق سے یہ ظاہر ہو گیا کہ وتوضئی کی روایت میں حماد تنہا نہیں ہیں اور ان پر تفرد کا حکم لگانا امام نسائی کا محض تسامح ہے۔ یہ صرف ایک مثال ہے ورنہ اس قسم کے مسامحات سنن نسائی میں کافی تعداد میں ہیں۔

شروح وحواشی

صحاح ستہ کی دوسری کتب کی جس قدر شروح اور تعلیقات تحریر میں آئی ہیں۔ سنن نسائی کی شروح اور حواشی پر اس قدر توجہ نہیں دی گئی اس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ یہ کتاب آسان اور سہل الحصول ہے۔ دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ سنن نسائی کی اکثر احادیث چونکہ دوسری کتب صحاح میں آ چکی ہے اور وہاں ان کی مفصل شرح کی جا چکی ہے اس لیے سنن نسائی کے عنوان سے ان احادیث کی مزید شرح نہیں کی گئی۔

سنن نسائی کی ایک مشہور شرح الامعان فی شرح سنن النسائی لابی عبدالرحمان کے نام سے ہے۔ یہ شرح علامہ ابوالحسن علی بن عبداللہ الانصاری التوفی ۵۶۷ھ کی تالیف ہے۔(ابوبکر محمد بن محمود دطری متوفی ۱۰۰۲ھ نیل الابدتاج' ص ۲۰۰) اور یہ غالباً سنن کی سب سے پہلی مبسوط شرح ہے جس میں بہت سے مفید مطلب مباحث آ گئے ہیں۔ دوسری شرح ابن الملقن متوفی ۸۰۴ھ نے زوائد نسائی کے نام سے لکھی ہے۔ تیسری شرح زہر الربیٰ علی المجتبیٰ کے نام سے حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ نے تحریر کی۔ اس شرح کو قبول عام حاصل ہوا۔ سنن نسائی کے موجودہ نسخوں کے حواشی پر اس کتاب کو چھاپ دیا گیا ہے۔(حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ کشف الظنون' ج ۲' ص ۱۰۰۷) ان شروحات کے علاوہ سنن نسائی پر حواشی اور تعلیقات کو بھی تصنیف کیا گیا جن میں حاشیہ سندھی بہت مشہور ہے۔

سنن نسائی کے رواۃ

امام نسائی سے جن لوگوں نے اس کتاب کو روایت کیا ہے ان کے اسماء یہ ہیں:
(۱) عبدالکریم بن نسائی (۲) ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق ابن السنی (۳) ابوعلی الحسن بن الخضر الاسیوطی (۴) الحسن بن رشیق العسکری (۵) الحافظ ابوالقاسم حمزۃ بن محمد اکنانی (۶) ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن زکریا (۷) محمد بن معاویہ بن الاحمر (۸) محمد بن قاسم الاندلسی (۹) علی بن ابی جعفر طحاوی (۱۰) ابوبکر بن محمد احمد۔

(ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ' تہذیب التہذیب' ج ۱' ص ۳۷)

ماخوذ از تذکرۃ المحدثین

کِتَابُ الطَّهَارَةِ (پاکیزگی کا بیان)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِي وَضُوْئِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ ." (حدیث ۱)

جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ اسے تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ (دوران نیند) اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری (یعنی کس کس جگہ پہ لگتا رہا)

شریعت کا ہر حکم علّت کے ساتھ جُڑا ہوا ہے

نووی فرماتے ہیں: امام شافعی اور ان کے علاوہ علماء نے اس حدیث کا معنی یوں بیان فرمایا ہے کہ اہل حجاز چونکہ پتھروں سے استنجا کرتے تھے اور گرم علاقے کے رہنے والے تھے تو سونے کے دوران پسینہ آ جاتا اور نجاست کی جگہ ہاتھ لگنے کا امکان ہوتا۔ امام بیضاوی نے فرمایا: اس میں اشارہ ہے کہ ہاتھ دھونے کا حکم نجاست کے احتمال کی وجہ سے ہے کیونکہ شریعت جب ایک حکم دیتی ہے تو اس کی علت بھی بیان کرتی ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ حکم اس علت کی وجہ سے ہے اور اسی قبیل سے محرم کے بارے میں حدیث کے اندر آیا جو کہ حالت احرام میں گرا اور فوت ہو گیا۔ فانہ

یبعث ملبیا کہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا۔ اسی لیے اس کو خوشبو لگانے سے منع کیا اور اس کی علت بھی بیان فرمادی۔ وھی کونہ محرما۔ کیونکہ حالت احرام میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا: اگر کسی کو یقین ہو کہ اس کا ہاتھ نجاست کی جگہ پہ نہیں لگا یا پانی سے استنجا کر کے سویا ہے یا ایسا لباس پہنے ہوئے ہے (شلوار پاجامہ وغیرہ) کہ ہاتھ پہ نجاست لگنے کا امکان نہیں تو پھر علت نہ ہونے کی وجہ سے یہ حکم بھی نہ ہوگا۔

مسواک کی اہمیت وفضیلت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سو کر اٹھتے تو مسواک کے ساتھ اپنا دھن مبارک صاف فرماتے (حدیث۲) حالانکہ حضور علیہ السلام کے دھن اقدس سے ناگوار بو کے آنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوسکتا تو پھر ہمارے لیے اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ سونے سے پہلے بھی مسواک کر لیا کریں اور سو کر اٹھنے کے بعد بھی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ ." مسواک منہ کو پاک کرنے والی بھی ہے اور رضائے الٰہی کے حصول کا سبب بھی ہے (حدیث نمبر۵) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "قَدْ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ ." میں تمہیں کثرت کے ساتھ مسواک کرنے کا فرما چکا ہوں یا میں تمہیں مسواک کی بہت تاکید کر چکا ہوں (حدیث ۶) لیکن مسواک کو فرض یا واجب کیوں نہیں قرار دیا اس کی وجہ بھی خود ہی بیان فرمادی:

"لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ."

اگر میں اپنی امت کے لئے یہ بات تکلیف دہ نہ سمجھتا تو اسے ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا (حدیث ۷) لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی حالت یہ تھی کہ حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ حضور علیہ السلام جب گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام کون سا

کرتے؟ تو انہوں نے فرمایا: بِالسِّوَاكِ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے مسواک فرماتے (حدیث ۸) مسواک کرنے میں کثرت کے ساتھ مبالغہ بھی فرماتے چنانچہ حدیث نمبر تین میں ہے کہ مسواک کرتے ہوئے حضور علیہ السلام عاعا کی آواز نکالتے۔ (عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

فطرت کے کام

مندرجہ ذیل کاموں کو فطرتی خصائل قرار دیا گیا (مگر ان پہ سنت کا ثواب ہے) یعنی فطرت سے مراد صرف عادتاً نہیں۔

(۱) اَلْاِخْتِتَانُ۔ ختنہ کرانا (۲) اَلْاِسْتِحْدَادُ۔ موئے زیر ناف مونڈنا (۳) قَصُّ الشَّارِبِ۔ مونچھوں کو کاٹنا یعنی پست کرانا (۴) تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ۔ ناخنوں کو کاٹنا (۵) نَتْفُ الْاِبِطِ۔ بغلوں کے بال اکھیڑنا (حدیث۹) ان کاموں کو فطرتی خصائل اس لیے فرمایا گیا کہ یہ پرانی سنتیں ہیں جو کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے برابر منقول ہیں۔ زیر ناف بالوں کی صفائی کے بارے میں حدیث کے اندر حَلْقُ الْعَانَةِ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا۔ (حدیث۱۱) مونچھوں کے بارے میں ایک حدیث کے اندر ہے۔ "مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ شَارِبَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا ." جو مونچھوں کے بال نہ لے یعنی نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں ہے (حدیث۱۳) یاد رہے اکثر سلف صالحین کے نزدیک مونچھوں کا کٹوانا ہی بہتر ہے نہ کہ منڈوانا بلکہ منڈوانے کو مکروہ لکھا گیا ہے اور کٹوانا بھی اس قدر کہ پانی وغیرہ پیتے وقت مونچھوں کے بال مشروب کو نہ لگیں یعنی اوپر والا ہونٹ مکمل ننگا رہے۔ ان کاموں کی انتہائی مدت حضور علیہ السلام نے چالیس دن رات مقرر فرمائی (حدیث۱۴) ایک حدیث میں داڑھی اور مونچھ دونوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى ." (بکسر اللام افصح من ضمه جمع لحية۔ نسائی شریف ص۴ بین السطور) مونچھوں کو کٹاؤ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔ (حدیث۱۵)

داڑھی مبارک کے بارے میں دیگر روایات وفتاویٰ

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس قوامًا واحسن الناس وجهًا واطيب الناس ريحًا والين الناس كفًا وكانت له جمةٌ الى شحمة اذنيه وكانت لحيتهٗ قد ملأت من هٰهنا الى هٰهنا امر يديه على عارضيه

(تہذیب ابن عساکر ج:۱ ص ۳۲۱ لمعۃ الضحیٰ ص:۱۹ فتاویٰ رضویہ ج:۱۰ ص:۱۴۳)

رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک کی بناوٹ تمام انسانوں سے بہتر، چہرہ انور تمام عالم سے خوب تر، مہک سارے زمانہ سے خوشبو تر، ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر، بال کانوں کی لو تک (پھر اپنے رخساروں پر اشارہ کر کے بتایا کہ) ریش مبارک (داڑھی) یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔

(2) خالفوا المشركين احفوا الشوارب واوفروا اللحية

(بخاری ج:۲ ص:۸۷۵، کتاب الآثار ص:۲۳۲ لابی یوسف/کتاب الآثار امام محمد ص:۱۹۸، معنف ابن ابی شیبہ ج:۸ ص:۳۷۵، ابوداؤد ج:۱ ص:۳۲۱، مشکوٰۃ ص:۳۸۰، مرقات ج:۱۰ ص:۲۹۰)

حضور پرنور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں: مشرکوں کا خلاف کرو، مونچھیں خوب پست (ابرو کی مثل) اور داڑھیاں کثیر ووافر رکھو۔ (ایک مٹھی برابر)

(اس مفہوم کیلئے دیکھئے مسلم ج:۱ ص:۱۲۹، جامع صغیر ج:۱ ص:۱۲، طحاوی ج:۲ ص:۳۳۳، مجمع الزوائد ج:۵ ص:۸۶)

(3) جزوا الشوارب وارخوا اللحى خالفوا المجوس

(احمد، طبرانی، صحیح مسلم ج:۱ ص:۱۲۹، اسی مفہوم کی حدیث شیعہ کی کتاب حلیۃ المتقین ص:۶۰)

مونچھیں کترو اور داڑھیاں بڑھنے دو، آتش پرستوں کا خلاف کرو۔

کسریٰ ایران کے ایلچی دربارِ رسالت میں

جب حضور اقدس ﷺ نے ہدایت اسلام کا فرمان، سگ ایران خسرو پرویز (قتلہ اللہ تعالیٰ) کے پاس بھیجا تو اس نے فرمان اقدس چاک کر دیا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) اور باذان (گورنر) صوبہ یمن کو لکھا کہ دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے۔ باذان نے اپنے داروغہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ روانہ کیا۔ یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے۔ سید عالم ﷺ کو ان کی طرف نظر فرماتے کراہیت آئی اور فرمایا: ويلكما من امر كما بهٰذا، خرابی ہو تمہارے لیے کس نے تمہیں اس کا حکم دیا؟ وہ بولے: ہمارے رب خسرو پرویز (خبیث) نے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: لٰكن ربى امرنى ان احفى شاربى واعفى لحيتى۔ مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے۔

(ابن سعد فی الطبقات، ج:۱ ص:۴۴۹، تاریخ الخمیس، ج:۲ ص:۳۵، تاریخ ابن جریر ج:۳، ص:۹۰، البدایہ والنہایہ ج:۴ ص:۲۷۰)

مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ وہ دونوں شخص اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے، نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے۔ ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس ﷺ نے ان کی صورت دیکھنے سے کراہیت کی تو جو مسلمان جان بوجھ کر مصطفیٰ ﷺ کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے، وہ کس قدر حضور اکرم ﷺ کی کراہیت و بیزاری کا باعث ہوگا۔ مسلمان کی پناہ، امان، نجات رستگاری جو کچھ ہے حضور علیہ السلام کی نظر رحمت میں ہے۔ اللہ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر فرماتے کراہیت لائیں۔

(ماخوذ از لمعۃ الضحیٰ فی اعفا اللحی، ص:۲۹، فتاویٰ رضویہ ج:۱۰، ص:۱۲۸، از اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ)

فرشتوں کی تسبیح

حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد مبارکہ ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جن کی تسبیح یہ ہے“۔

سبحان من زين الرجال باللحى وزين النسآء بالذو آئب

(درمختار' ج:۲' ص:۴۰۷' ردالمحتار' ج:۲' ص:۵۱۶' البدائع الصنائع' ج:۲' ص:۱۴۱' تبیین الحقائق' ج:۲' ص:۴۹' بحرالرائق' ج:۲' ص:۲۵۵' مرقاۃ' ج:۲' ص:۴' کیمیائے سعادت ص:۱۴۰)

پاکی ہے اسے جس نے مردوں کو زینت دی ڈاڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں (لمبے بالوں) سے۔

(6) لا تمثلوا بآدميٍ ولا بهيمةٍ

(اسی مفہوم کیلئے بیہقی' ج:۹' ص:۱۹' جامع صغیر' ج:۲' ص:۱۸۹' ابوداؤد' ج:۱' ص:۳۵۲' طبرانی' ج:۱۱' ص:۴۹' طحاوی' ج:۳' ص:۸۲' مسلم' ج:۱' ص:۸۲)

مثلہ نہ کرو نہ کسی آدمی کو نہ چوپائے کو (یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ نہ کاٹو)۔

ہدایہ میں ہے:

حلق الشعر فی حقها مثلةٌ كحلق اللحية فی حق الرجال

(کیمیائے سعادت' ص:۱۴۰' احیاء العلوم' ج:۱' ص:۲۲۹' بحرالرائق' ج:۸' ص:۱۳۱' تبیین الحقائق' ج:۲' ص:۱۳۰)

عورت کے سر کے بال مونڈنا اس کے حق میں مثلہ ہے جیسے مردوں کے حق میں ڈاڑھی مونڈنا مثلہ ہے۔

ڈاڑھی کی مقدار کے بارے میں ائمہ اربعہ کا فتویٰ

حنفی' شافعی' مالکی اور حنبلی چاروں مذاہب میں ڈاڑھی ایک مشت رکھنا لازمی ہے۔ درمختار' فتح القدیر' بحرالرائق وغیرہا معتبر کتب فقہ میں لکھا ہے:

واما الاخذ منها وهی دون القبضة كما يفعله بعض المغاربة

ومخنثة الرجال فلم يبحه احدٌ

(کیمیائے سعادت' ص:۱۴۰' مرقات' ج:۱' ص:۴' فتح القدیر' ج:۲' ص:۷۷)

جب تک ڈاڑھی ایک مٹھی سے کم ہے' اس میں سے کچھ لینا جس طرح کہ بعض مغربی اور مخنث آدمی کرتے ہیں' اسے کسی نے حلال نہیں کیا اور سب لے لینا (یعنی بالکل ہی منڈا دینا) آتش پرستوں' یہودیوں' ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔

سرور عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

من تشبه بقومٍ فهو منهم

(ابوداؤد' ج:۲' ص:۲۰۳' مسند امام احمد' ج:۲' ص:۵۰' جامع صغیر' ج:۲' ص:۱۶۷' مشکوٰۃ' ص:۳۷۵)

یعنی جو شخص کسی قوم کی شکل بنائے وہ انہیں میں سے ہے۔ (اس کا حشر انہیں کے ساتھ ہوگا)

ایک مٹھی سے زائد ڈاڑھی کاٹ سکتے ہیں

كان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآلهٖ وسلم یاخذ من لحيته من عرضها وطولها

(ترمذی' ص:۳۹۸' شعب الایمان' ج:۵' ص:۲۲۱' فتح القدیر' ج:۲' ص:۷۶' ردالمحتار' ج:۲' ص:۶۱۷' مرقات' ج:۲' ص:۲۹۸)

نبی پاک ﷺ اپنی ڈاڑھی مبارک چوڑائی اور لمبائی میں چھانٹ لیا کرتے تھے۔ (البنایہ شرح ہدایہ' ج:۳' ص:۳۴۶)

قال محمد بن الحسن فی كتب الأثار اخبرنا ابوحنيفة عن الهيثم بن ابی الهيثم عن ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنهما) انهٗ كان يقبض علٰی لحيته ثم يقص ما تحت القبضة ورواه ابوداؤد والنسائی (کتاب الآثار' ص:۱۹۸)

محمد بن حسن نے کتاب الآثار میں فرمایا: ہمیں امام ابوحنیفہ نے حضرت

ہیثم بن ابی ھیثم سے خبر دی۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ بے شک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں پکڑ لیتے تھے پھر جو ڈاڑھی مٹھی سے نیچے ہوتی' اسے کاٹ دیتے اور اسے ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا۔

(باختلاف الفاظ یہ روایت ان کتب میں بھی موجود ہے۔ بخاری' ج:۲' ص:۸۷۵' ابوداؤد' ج:۱' ص:۲۲۱' کتاب الآ ثار لابی یوسف' ص:۲۳۲' احیاء العلوم ج:۱' ص:۱۴۷' کتاب الآ ثار امام محمد' ص:۲۷' فتح القدیر' ج:۲' ص:۷۷' فتح الباری' ج:۱۰' ص:۲۸۸)

مسئلہ: داڑھی منڈانے والا یا خشخشی رکھنے والا یا کتروا کر حد شرع سے کم کرنے والا فاسق معلن ہے۔ ایسے شخص کی امامت' اذان اور اقامت مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

(شرح غنیۃ المستملی' ص:۲۶۵' فتاویٰ امجدیہ' ج:۱' ص:۱۱۴' مراقی الفلاح' ص:۸۸' صرح فی اکثر کتب الفقہ)

ریش خوش معتدل مرہم ریش دل
ہالۂ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت)

قضائے حاجت کے لئے آبادی سے دور جانا اور اس بارے میں رخصت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لئے آبادی سے دور تشریف لے جاتے (تاکہ ستر قائم رہے) حدیث ۱۷-۱۶- اور اس بارے میں دور نہ جانے کی رخصت بھی عنایت فرمائی جیسا کہ حدیث ۱۸ پر امام نسائی نے باب باندھا الرخصة فی ترك ذلك۔ ان احادیث میں تطبیق اس طرح ہے کہ اگر کوئی شخص جنگل وغیرہ میں ہے جہاں آڑ نہیں تو دور جانا بہتر ہے تاکہ کسی کی نظر نہ پڑے اور اگر پردہ یا آڑ وغیرہ ہو تو دور جانے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ آج کل گھروں میں یہ سہولتیں موجود ہیں۔ بہرحال یہ سب شرم وحیا کی وجہ سے ہے اور حیا ایمان کا ایک اہم جز ہے۔

حدیث ۱۸ میں ہی ہے کہ حضور علیہ السلام نے قوم کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ (روڑی) پہ کھڑے ہو کر بول فرمایا۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ وہاں گندگی تھی یا آپ کی پشت مبارک میں درد تھا۔ بعض نے کہا اس لیے تاکہ دوسری جانب سے حدیث نہ نکلے اور یہ کھڑے ہونے میں ہی اطمینان وتسلی سے ہوسکتا تھا۔ ایک قول یہ ہے کہ وہاں نجاست ہوگی اور جگہ گیلی ہوگی۔ لہٰذا اپنے اوپر چھینٹے پڑنے کے خدشہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر بول فرمایا۔ علاوہ ازیں حضور علیہ السلام نے ہمیشہ بیٹھ کر ہی بول مبارک فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جو شخص تمہیں یہ کہے: حضور علیہ السلام نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔ فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا جَالِسًا ۔ اس کی تصدیق نہ کرو کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے۔ (حدیث ۲۹) اس روایت کو امام ترمذی نے بھی لکھا اور فرمایا: پیشاب کرنے کے بارے میں یہ بہترین اور اصح ہے۔ حاکم علیہ الرحمۃ کے مطابق بھی یہی روایت شیخین کی روایت پہ درست ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیکر شرم وحیا

حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام ہمارے ہاں تشریف لائے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ڈھال کی مانند ایک چیز تھی جس کی آڑ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بول مبارک فرمایا تو قوم میں سے بعض لوگوں نے کہا: دیکھو! عورتوں کی طرح (حیا کی وجہ سے پردہ کر کے) پیشاب کرتے ہیں' اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا:

"اَوَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمْ شَیْءٌ مِّنَ الْبَوْلِ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْض

کیا تو اس چیز کو نہیں جانتا جو بنی اسرائیل کے ایک شخص کو پہنچی؟ کہ انہیں (بنی اسرائیل کو) جہاں پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ کو وہ قینچی سے کاٹ دیتے (یعنی اتنا چمڑا

جسم کا چھیل ڈالتے) ان کے ایک ساتھی نے انہیں اس سے منع کیا (جو کہ ان کے لئے شرعی حکم تھا) فَعُذِّبَ فِیْ قَبْرِہٖ۔ اس (حکم شرعی سے منع کرنے کی پاداش میں) اس (منع کرنیوالے) کو قبر میں عذاب دیا گیا۔ (حدیث ۳۰)

معلوم ہوا: حضور علیہ السلام کے مخالفین بھی حضور علیہ السلام کے اندر شرم و حیا کی صفت کو بدرجہ اتم تسلیم کرتے تھے۔ الفضل ما شهدت به الاعداء۔

☆ پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے اور چغل خوری کرنے کی وجہ سے دو قبروں میں عذاب ہو رہا تھا جو حضور علیہ السلام نے دیکھ لیا اور پھر اس کا مداوا بھی فرما دیا۔ (حدیث ۳۱)

☆ مجبوری کی وجہ سے برتن میں پیشاب کرنے کا جواز (حدیث ۳۳)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا (۳۵)

حضور علیہ السلام اپنی امت کے لئے باپ کی مانند ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ میں تمہارے لیے باپ کی طرح ہوں۔ میں تمہیں سکھاتا ہوں کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو نہ اپنا منہ قبلہ کی طرف کرے اور نہ پیٹھ اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔ پھر آپ نے ہمیں تین پتھروں سے استنجا کرنے کا فرمایا اور پرانی ہڈی اور لید سے استنجا کرنے سے روکا (کیونکہ ان چیزوں کے ساتھ جنوں کی خوراک وابستہ ہے) حدیث ۴۰

حدیث کے ابتدائی الفاظ سے ان لوگوں کے عقیدے کا رد بلیغ ہو گیا جو حضور علیہ السلام کے بارے میں بھائی ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں: آپ کی تعظیم بڑے بھائی کی طرح کرو بلکہ اس سے بھی کم کہ کہیں شرک نہ ہو جائے۔ اس کا جواب اعلیٰ حضرت نے یوں دیا۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

☆ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (ازراہ مذاق یہ کہنے والے کافر کو کہ تمہارے نبی نے تو تمہیں پیشاب تک کرنے کا طریقہ بھی سکھا دیا ہے) فرمایا: ہاں ہمارے آقا نے ہمیں پیشاب، پاخانہ کرنے کا طریقہ بھی سکھایا اور یہ بھی بتایا ہے کہ قبلہ رو ہو کر پیشاب نہ کرو۔ دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرو اور تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا نہ کرو۔ (۴۱) یاد رہے کہ اگلے دو بابوں میں دو ڈھیلوں اور ایک پتھر کے ساتھ استنجا کرنے کا بھی ذکر ہے۔ اصل مقصد پاکیزگی حاصل کرنا ہے ڈھیلے کم استعمال کرے یا زیادہ۔

اعرابی کو مسجد میں پیشاب کرنے سے کیوں نہ روکا گیا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں آیا اور اس نے پیشاب کرنا شروع کر دیا، لوگ اس کی طرف (مارنے کے لئے) دوڑے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: دَعُوْهُ لَا تُزْرِمُوْهُ۔ اسے چھوڑ دو اور اس کو (پیشاب کرنے سے) نہ روکو، جب وہ پیشاب کر کے فارغ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول منگوایا اور پیشاب کی جگہ بہا دیا۔ (۵۳-۵۴-۵۵)

حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں آخری الفاظ یہ ہے: فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ۔ تم نرمی اور آسانی پیدا کرنے کے لئے بھیجے گئے ہو نہ کہ دشواری اور تنگی پیدا کرنے کے لئے۔ (۵۶)

شارحین حدیث نے اس حدیث کے تحت لکھا کہ حضور علیہ السلام نے کئی وجوہات کی بنا پر اس اعرابی کو پیشاب کرنے سے نہ روکا اور صحابہ کو بھی حکم دیا کہ اس کو پیشاب پورا کر لینے دو۔ ایک وجہ تو خود حضرت ابو ہریرہ سے مروی حدیث کے اندر بیان ہو چکی کہ اگر کسی میں کوئی خلاف شرع کام دیکھو تو نرمی اور ملائمت سے منع کیا

Scanned with CamScanner

جائے نہ کہ سختی اور مار پیٹ کر۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ پیشاب اگر اچانک روک دیا جائے تو اس سے بیماری پیدا ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

تیسری یہ کہ جو نصیحت آپ نے اس کو بعد میں فرمائی اگر اس کو مار پیٹ کر بھگا دیا جاتا تو اس نصیحت سے محروم ہو جاتا۔

چوتھی یہ کہ اگر اس کو بھگا دیا جاتا تو ایک جگہ کی بجائے کئی مقامات پہ پیشاب کرتا اور وہ تمام مقام دھونے پڑتے بلکہ نمازیوں پہ بھی پیشاب کے قطرات گر جاتے۔

اور پانچویں یہ کہ وہ گھبرا جاتا اور مسلمانوں کو بداخلاق سمجھ کر ہو سکتا ہے' دین سے ہی پھر جاتا۔

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں

تمام محدثین قیاس کو ماننے والے تھے

گدھے کا گوشت پلید اور نجس ہے۔ (۶۹) اس پر امام نسائی نے گدھے کے جوٹھے کو قیاس کر کے باب باندھا۔ بَابُ سُؤْرِ الْحِمَارِ. گدھے کا جوٹھا۔ حالانکہ حدیث میں گدھے کے جوٹھے کی بات نہیں ہے۔ لہٰذا جب اس کا گوشت نجس ہے تو اس کا جوٹھا بھی ناپاک ٹھہرا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اصل اہل حدیث یعنی محدثین میں سے کوئی بھی قیاس کا منکر نہیں ہوا کیونکہ تراجم ابواب محدثین کے قیاس ہی ہیں جو حدیث کی ہر کتاب میں سینکڑوں کی تعداد میں آپ کو ملیں گے۔ ابھی باب الوضوء بالثلج برف کے پانی سے وضو کرنا۔ باب الوضوء بماء البرد۔ اولوں کے پانی سے وضو کرنا بھی امام نسائی علیہ الرحمۃ نے قیاس سے ہی ثابت کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے دعا کی: اللھم اغسلنی من خطایای بالثلج والماء والبرد۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے تو اس سے امام نسائی نے

استدلال فرمایا کہ برف اور اولوں کے پانی سے وضو کرنا درست ہے کیونکہ گناہ وضو سے دھو دیئے جاتے ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ایسی دعائیں تعلیم امت کے لئے ہوتی ہیں کیونکہ حضور علیہ السلام تو نہ صرف معصوم بلکہ سید المعصومین ہیں۔ پھر آپ کے گناہ اور خطائیں کیسی؟ ہمارا مقصد یہاں پہ صرف یہ بتانا ہے کہ حدیث کی ہر کتاب میں تراجم ابواب کا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ تمام محدثین کے نزدیک قیاس حجت و دلیل ہے اور ان میں سے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہ تھا کہ اول من قاس فھوا بلیس۔ جو کہ موجودہ دور کے نام نہاد اہل حدیث اپنے عقیدے کا ایک اہم جز بنائے ہوئے ہیں۔ ان کے اس بدبودار عقیدے کی نحوست کہاں کہاں تک جاتی ہے۔ اس کا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں اور محدثین کرام کے خوشبودار عقیدے کی مہک ان شاء اللہ تا قیامت بڑھتی رہے گی اور زمانے کو معطر کرتی رہے گی۔

☆ حدیث پاک اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ...... اعمال کا مدار نیتوں پر ہے۔ (۷۵)

ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک موقع پہ) نماز عصر کا وقت ہو گیا لیکن پانی نہیں تھا (اتنا کہ جس سے تمام لوگ وضو کر کے نماز ادا کر لیے چنانچہ تھوڑا سا پانی ایک برتن میں) حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو وضو کرنے کا حکم دیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں:

فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ

پس میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے نیچے سے پانی بہہ رہا تھا یہاں تک کہ آخر تک تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ (۷۶) وضو کرنے والے لوگ

کتنے تھے' اس بارے میں اگلی حدیث میں (جو کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے) ہے جس میں اعمش کہتے ہیں: انہیں سالم بن ابی الجعد نے بیان کہ میں نے حضرت جابر سے پوچھا کہ آپ لوگ اس دن کتنے تھے تو انہوں نے بتایا: اَلْفٌ وَّ خَمْسُ مِاَءۃٍ ہم پندرہ سو تھے۔ (۷۵)

ایسا کیوں نہ ہو کہ حضور علیہ السلام کے دست انور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر ہیں۔ ان ہاتھوں پہ بیعت کرنے والوں کو انما یبایعون اللّٰہ کا اعزاز عطا کیا گیا اور ان ہاتھوں سے ہونے والے عمل کو ولٰکن اللّٰہ رمٰی کی شان عطا ہوئی۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا ہے۔

؎ له همم لا منتهٰی لکبارها   وهمته الصغرٰی اجل من الدهر

حضور علیہ السلام کی بڑی ہمتیں اور قوتیں کوئی کیا جانے کیونکہ ان کی تو انتہا ہی نہیں۔ آپ کی چھوٹی سی قوت پورے جہان سے بڑی ہے۔

یہ شانیں دنیا میں اگر کسی اور کی ہیں تو ہمیں بھی بتا دو لیکن جب ایک لاکھ چوبیس ہزار (یا کم وبیش) نبیوں اور رسولوں میں۔ آپ جیسا کوئی نہیں تو اور کس کی ہمت ہے کہ آپ سرکار کے سامنے ہمسری کا دعویٰ کرے اس لیے کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے۔

کوئی نبی نہ کوئی پیمبر حضور سا   بعداز خدا نہ افضل و برتر حضور سا
ہے ان کے راستے سے بھٹکنے کا کیا سوال   جن کو ملا ہو ہادی و رہبر حضور سا
ثابت ہوا یہ سایہ نہ ہونے سے آپ کے   کوئی نہیں ہے نور کا پیکر حضور سا
بندے کی ہر صفت سے ہے معبود کا ظہور   ظاہر ہوا نہ ایک بھی مظہر حضور سا
احسان ہے یہ ہم پہ خدائے کریم کا   ہم کو دیا ہے محسن اکبر حضور سا
تطہیر وصف ذات ہے' طٰہٰ خطاب ہے   طاہر حضور سا ہے نہ اطہر حضور سا
خوش قسمتی پہ اپنی نہ کیوں فخر ہو ہمیں   پایا ہے ہم نے رحمت داور حضور سا

ہم عاصیوں کی بڑھ کے شفاعت جو کر سکے   ہو گا نہ کوئی بھی سرِ محشر حضور سا
ہر ہر قدم پہ شکرِ خدا کیوں نہ ہم کریں   رہبر کیا ہے ہم پہ مقرر حضور سا
یکتا خدا نے جب نہ بنایا ہو دوسرا   کونین میں ہو پھر کوئی کیونکر حضور سا

علم نبوت کی وسعتیں

☆ روزے کی حالت میں وضو (غسل) کرتے ہوئے ناک میں پانی ڈالنے (اسی طرح کلی کرنے) میں مبالغہ نہ کیا جائے۔ (۸۷) فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِہٖ۔ کیونکہ شیطان ناک کے بانسے پر رات گزارتا ہے (۹۰) لہٰذا سو کر اٹھو تو ناک کی خوب صفائی کرو اور چونکہ روزے کی حالت میں خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں روزہ خراب نہ ہو جائے لہٰذا اس مبالغے کی روزہ کی حالت میں اجازت نہ دی گئی۔

دوران نیند بلغم دماغ سے اتر کر ناک کی جڑ (خیشوم) میں جمع ہو جاتی ہے۔ اسی لیے آدمی سست ہو جاتا ہے لہٰذا ناک کو اچھی طرح جھاڑنے کا حکم ہوا تاکہ غفلت و سستی دور ہو جائے اور شیطان کی آرزو کا قتل عام کر کے رب رحمان کو خوش کر لیا جائے اور حضور علیہ السلام کے علاوہ یہ راز کی بات اور کون بتا سکتا ہے کیونکہ آپ کی نگاہوں کے سامنے تو کوئی چیز چھپی رہ نہیں سکتی۔ اگر حضور نہ بتاتے تو کون بتاتا کہ شیطان کہاں رات گزارتا ہے اور اس کو کیسے دفع کیا جا سکتا ہے۔

؎ اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

☆ حضرت علی المرتضیٰ نے کرسی پہ بیٹھ کر وضو فرمایا۔ (۹۴)

☆ وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔ وَشَرِبَ فَضْلَ وُضُوْئِہٖ قَآئِمًا (۹۵' ۱۳۶-۱۳۰)

☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی۔ انہوں نے حضور علیہ السلام کو وضو میں دو مرتبہ سر کا مسح کرتے ہوئے دیکھا (۹۹)

پیشانی پہ مسح فرمانے کا ذکر (۱۰۹) ان دونوں احادیث پہ غیر مقلدین کا عمل بھی نہیں ہے۔ اس طرح جوتے پہن کر وضو فرمانا بھی حدیث ۱۱۷ باب الوضوء فی النعال میں ہے، کیا اس پہ ہر حدیث پہ عمل کرنے کے دعوے دار نام نہاد اہل حدیث (غیر مقلد) عمل کرتے ہیں؟

حضرت عائشہ صدیقہ نے مسئلہ پوچھنے کے لئے سائل کو حضرت علی کے پاس بھیجا

حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موزوں پہ مسح کی مدت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے مجھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور فرمایا: فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّي وہ اس بارے میں مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ نے مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں حکم سنایا کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ يَّمْسَحَ الْمُقِيْمُ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّالْمُسَافِرُ ثَلَاثًا۔ حضور علیہ السلام ہمیں حکم فرماتے تھے کہ مقیم ایک دن ایک رات اور مسافر تین دن رات تک مسح کر سکتا ہے۔ (۱۲۹)

اس حدیث سے حضرت علی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کے درمیان دشمنی ثابت کرنے والوں کے منہ میں خاک پڑ گئی اور واضح ہو گیا کہ ان میں آپس کے اندر کوئی کشیدگی نہ تھی بلکہ ایک دوسرے کی عظمت و علمی شان کو تسلیم کرتے تھے۔ رہی دشمنی کی بات تو یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی۔

☆ باوضو شخص نماز کے لئے تازہ وضو کرنا چاہیے تو تھوڑا سا پانی لے کر اعضاء کو تر کرلے تو اس کے لئے کافی ہو جائے گا کیونکہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے: وَهٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ۔ جس کا وضو نہ ٹوٹا ہوا اس کا یہی وضو ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خود حضور علیہ السلام کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا۔ (۱۳۰)

☆ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور علیہ السلام کے وضو سے بچا ہوا پانی (بطور تبرک) لینے کے لئے دوڑتے تھے۔ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ۔ اور جس کو مل جاتا اس کی خوشی

کی انتہا ہو جاتی چنانچہ ایک صحابی (حضرت ابو جحیفہ) بڑی عقیدت سے بیان کرتے ہیں۔ فَنِلْتُ مِنْهُ شَيْئًا (ان دوڑنے والوں میں، میں بھی شامل تھا تو) مجھے بھی تھوڑا سا پانی مل گیا۔ (۱۳۷) پانی کیا مل گیا کونین کی نعمت مل گئی۔

جسے مل گیا ''ان کے قدموں کا دھوون''
اسے دو جہاں کا خزانہ ملا ہے

میں بوڑھا ہو گیا ہوں، کیا اس عمر میں حضور علیہ السلام پہ جھوٹ بولوں گا؟

ایک صحابی (حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ) نے وضو کرتے ہوئے اعضائے وضو کے گناہ جڑھ جانے کا ذکر فرمایا اور مزید فرمایا: وضو کرنے والا ایسے ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا یعنی تمام گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔ تو سننے والے (ابو امامہ) نے تعجب کے طور پر کہا:

کیا ہر شخص کو اتنے کام پہ اتنی نعمتیں حاصل ہو جاتی ہیں؟ تو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَدَنَا اَجَلِيْ وَمَا بِيْ مِنْ فَقْرٍ فَاَكْذِبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

سن لے! خدا کی قسم میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ میری موت کا وقت قریب ہے۔ میں محتاج بھی نہیں ہوں کہ کسی لالچ میں حضور علیہ السلام کی نسبت غلط بات کروں (تو کیا اس حالت میں، میں حضور پاک پہ جھوٹ بولوں گا؟) بلاشبہ میری کانوں نے حضور علیہ السلام سے یہ بات سنی اور دل نے یاد رکھی۔ (۱۴۷)

ے عاشقان اوز خوباں خوب تر

☆ وضو کرنے کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے والے کے لئے جنت کے آٹھوں

دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(١٤٨)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وضو میں ہاتھوں کو کہنیوں تک کی بجائے بغلوں تک دھوڑالتے تھے۔(١٤٩)

☆ حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کو فرمایا: ''تم میرے اصحاب ہو' میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے' میں حوض کوثر میں ان کا منتظر ہوں گا۔(١٥٠)

☆ تحیۃ الوضوء کے دو نفل پڑھنے والے کے لئے جنت واجب۔(١٥١)

☆ فرشتے طالب عالم کیلئے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔(١٥٨)

اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَضَعُ اَجْنِحَتَہَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا یَطْلُبُ۔عن صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

☆ نیند کی حالت میں (نفلی) نماز نہ پڑھی جائے۔(١٦٢)

ایمان دل میں آیا تو ناپسندیدہ ترین' پسندیدہ ترین نظر آنے لگا

؎ فدا ہوں آپ کی کس کس ادا پر
ادائیں لاکھ اور بیتاب اک دل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ثمامہ بن اثال حنفی کو جب اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت سے نوازا تو اس نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا: یَا مُحَمَّدُ وَاللّٰہِ مَا کَانَ عَلَی الْاَرْضِ وَجْہٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَجْہِکَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْہُکَ اَحَبَّ الْوُجُوْہِ کُلِّہَا اِلَیَّ ۔اے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم! اس (اسلام لانے) سے پہلے کوئی چہرہ آپ کے چہرے سے بڑھ کر مجھے ناپسند نہ تھا اور اب (ایمان قبول کرنے کے بعد) آپ کا رخ انور مجھے تمام جہاں کے چہروں سے زیادہ پسندیدہ ترین دکھائی دے رہا ہے۔(١٨٩)

؎ مصطفیٰ آئینہ مصقول دوست
ترکی وحندی بہ بیند آنکہ اوست

☆ حضور علیہ السلام کی برکت سے امہات المومنین بھی احتلام سے پاک تھیں تبھی تو ام المؤمنین رضی اللہ عنہا حیرانگی سے عرض کر رہی ہیں کہ بھلا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے۔(١٩٧-١٩٦)

☆ جنبی شخص رکے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔(٢٢١) بلکہ وہاں سے پانی لے اور الگ ہو کر غسل کرے اور یہ کراہت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی کیونکہ اگر پانی دہ دردہ ہے تو جنبی کے غسل کرنے سے وہ پلید نہ ہوگا۔ ہاں اگر اس سے کم ہے تو نجس و مستعمل ہو جائے گا۔ لہٰذا اگر پانی جاری ہو تو اس میں جنبی کا غسل کرنا بالکل جائز ہوا۔

☆ ٹھہرے ہوئے پانی میں (اگر وہ تھوڑا ہے تو) پیشاب نہ کرے (کہ اس سے وہ نجس ہو جائے گا اور اگر زیادہ بھی ہے تب بھی خراب ہو جائے گا اور اس کا پینا لوگوں کے لئے نقصان کا باعث ہوگا۔ پانی قلیل ہو تو یہ نہی تحریمی ہے ورنہ تنزیہی) اس پانی میں پیشاب کرنے کے بعد غسل کرنے سے بھی منع فرمایا گیا (اس میں بھی نہی کے یہ دونوں پہلو مندرجہ بالا دونوں صورتوں کے ساتھ متعلق ہوں گا)(٢٢٢)

ایک کام میں دونوں پہلو جائز ہوں تو یہ اللہ کی نعمت ہے جس پر شکر ادا کیا جائے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ حضور علیہ السلام رات کے کس حصے میں غسل (جنابت) فرماتے تو انہوں نے فرمایا: کبھی رات کے ابتدائی حصے میں اور کبھی آخری حصے میں تو پوچھنے والے (حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ) نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ میں گنجائش رکھی ہے۔ حمد و شکر کے الفاظ یہ ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَۃً۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اس معاملہ میں گنجائش رکھی ہے۔(٢٢٤-٢٢٣) بعض نام نہاد تعلیم یافتہ ایسی بات کو طعن کا باعث بنا لیتے ہیں اور علماء کو کوسنا شروع کر دیتے ہیں جب کسی مسئلہ کے بارے میں ان کو بتایا جائے کہ

Scanned with CamScanner

دونوں طرح جائز ہے حالانکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے کہ اس نے مسئلہ میں یہ گنجائش رکھی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربانی ہے کہ آپ نے کئی مسائل میں دونوں پہلوؤں کو جائز قرار دے کر امت کے لئے آسانی پیدا کر دی ہے۔ حدیث کی کتابوں میں بیسیوں ابواب ایسے ہیں کہ ایک کام کے کرنے کا حکم دیا گیا پھر اس میں رخصت دے دی گئی اور ایک کام سے منع کیا گیا پھر اس کے کرنے کی اجازت دے دی۔ مثلاً پیچھے آیا کہ استنجا میں تین ڈھیلوں سے کم استعمال نہ کیے جائیں پھر دو ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنے کی اجازت دی۔ پھر ایک ڈھیلے کے ساتھ بھی۔ ان ابواب کے نام بالترتیب اس طرح ہیں: النهی عن الاکتفاء فی الاستطابة باقل من ثلثة احجار. الرخصة فی الاستطابة بحجرین۔ باب الرخصة فی الاستطابة بحجر واحد۔ یہی حال غسل میں پانی کی مقدار کا ہے کہیں کم مقدار بیان ہوئی کہیں زیادہ تو اسراف سے بچتے ہوئے جتنے بھی پانی سے طہارت و نظافت حاصل ہو جائے' اجازت ہے۔ احادیث میں مقدار حجاز مقدس میں پانی کی قلت کے پیش نظر تھی۔ ورنہ نسائی شریف میں باب ہے۔ باب الدلالة علی انه لاوقت فی ذلك۔ اس باب کے بیان میں کہ غسل کے پانی میں کوئی مقدار معین نہیں۔ اس لیے آٹھ رطل ایک صاع اور پانچ مکوک کی احادیث پانی کم ہونے پہ محمول ہوں گی۔ چنانچہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں اور حضور علیہ السلام ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے' آپ چاہتے کہ آپ جلدی غسل کر لیں اور میں چاہتی کہ میں جلدی غسل کروں' آپ مجھے فرماتے کہ میری لیے بھی پانی باقی رہنے دے اور میں عرض کرتی کہ آپ میرے لیے پانی رہنے دیجئے۔ (۲۴۰) اس حدیث سے جنبی کے بچے ہوئے پانی سے غسل کی اجازت ثابت ہوتی ہے جبکہ حدیث ۲۳۹ میں اس سے ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ تو یہ امت کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کے لئے تھا کہ اگر پانی وافر ہے تو ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ کرو ورنہ کوئی حرج نہیں۔

تیرے کرم کا رسالت مآب کیا کہنا
ثواب ہو گئے کتنے عذاب کیا کہنا

☆ كان رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔ (۲۵۳)

☆ وضو غسل کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تولیہ استعمال فرمائے بغیر واپس کر دیا۔ (امام نووی نے غسل کے بعد بدن پونچھنا مستحب قرار دیا کیونکہ اس سے بدن مزید صاف ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے حضور علیہ السلام کا عمل نہ استعمال کرنے کو جائز قرار دینے کے لئے ہو یا اس لیے کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ تولیہ کا استعمال ضروری ہے۔ بہر حال ایک مشہور قول یہ بھی ہے کہ نہ پونچھنا بہتر و افضل ہے۔ واللہ اعلم ورسولہ بالصواب)(۲۵۴-۵۵)

☆ جس گھر میں کتا' تصویر اور جنبی ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (۲۶۲)

پیارے نبی علیہ السلام کا اپنے پیارے صحابہ کرام سے ایک پیارا انداز

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی:

اِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَاسَحَهٗ وَدَعَالَهٗ ...... (۲۶۸)

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے صحابہ کرام میں سے) کسی شخص کے ساتھ ملاقات فرماتے تو اس پر (اظہار محبت کے لئے) ہاتھ پھیرتے اور برکت کی دعا کرتے۔

تیری ہر ادا پہ ہے جاں فدا مجھے ہر ادا نے مزہ دیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

حضرت حذیفہ کہتے ہیں: ایک صبح میں نے آپ کو دیکھا اور ایک طرف چلا گیا۔ پھر سورج نکلتے وقت میں (غسل جنابت کر کے) حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

Scanned with CamScanner

نے پوچھا: میں نے تجھے دیکھا تھا پھر تو الگ ہو کر کہاں چلا گیا؟ میں نے عرض کیا: حضور! میں حالت جنابت میں تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا یَنْجُسُ۔ مسلمان کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔ یعنی طہارت حقیقی تو مسلمان کے اندر رہتی ہے۔ اگرچہ جنبی ہو اور طہارت حکمی (جنابت) ملاقات سے مانع نہیں ہے۔

☆ حائضہ عورت کی گود میں سر رکھ کر قرآن پاک کی تلاوت کی جا سکتی ہے۔ (۲۷۵)

☆ حضرت عائشہ فرماتی ہیں، میں حائضہ ہوتی تو جس جگہ (گوشت کی ہڈی والی) بوٹی پہ میں منہ لگا کر دانتوں سے گوشت اتارتی، حضور علیہ السلام بھی اسی جگہ منہ رکھتے، پانی پیتے ہوئے جہاں پیالے پہ میں منہ لگا کر پانی پیتی، اسی جگہ حضور علیہ السلام بھی منہ رکھ کر پانی پیتے۔ (۲۸۱-۲۸۰)

☆ کپڑے میں تھوک کر اس کو مل دینا، چاہے نماز میں ہو یا غیر نماز میں۔ (۳۱۰-۳۰۹)

☆ حضرت ابوبکر کے کچوکے لگانے کے باوجود حضرت عائشہ صدیقہ نے حرکت نہ کی کیونکہ گود میں حضور علیہ السلام آرام فرما تھے (اس احترام پر) تیمم کی آیت کا نزول ہوا اور صحابہ کرام میں سے حضرت اسید بن حضیر نے کہا: اے ابوبکر کی آل! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (یعنی اس سے پہلے بھی تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے امت پہ آسانیاں پیدا فرمائی ہیں) (۳۱۱)

☆ (جس طرح ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں، اسی طرح) ایک تیمم سے بھی کئی نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔ (۳۲۳)

کِتَابُ الْمِیَاہِ (پانیوں کا بیان)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَھُوْرًا (الفرقان) اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا جو پاک کرنے والا ہے۔ نیز فرمایا: وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

لِّیُطَهِّرَكُمْ۔ اور (اللہ تعالیٰ) تمہیں پاک کرنے کے لئے آسمان سے پانی اتارتا ہے۔ (الانفال)

☆ مندرجہ بالا آیات سے جہاں یہ معلوم ہوا: طہارت و نظافت کے لئے پانی ضروری ہے اور بغیر کسی معقول عذر کے پانی کے علاوہ کسی اور چیز (مائع) سے وضو و غسل جائز نہیں وہاں یہ بھی معلوم ہوا: غسل وغیرہ کرتے وقت کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں بلکہ ننگا ہو کر نہا رہا ہو تو پڑھنا جائز ہی نہیں اور کسی چیز کو پاک کرنے کے لئے بھی پانی کا استعمال ہی کافی ہے۔ جیسا کہ عام طور پر کہا جاتا کلمہ پڑھو تب چیز پاک ہوتی ہے۔ یہ عوام کا خیال غلط ہے کیونکہ پانی بذات خود پاک کرنے والا ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہوئے یوں عرض کرتے: "اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولوں سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا (۳۳۴) ایک حدیث میں ہے: "اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ۔" (۳۳۵) اے اللہ! میری خطاؤں کو برف، پانی اور اولوں سے دھو دے۔

عصمتِ انبیاء کرام علیہم السلام

اس طرح کی تمام دعائیں تعلیم امت کے لئے ہیں کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی عصمت قرآنی آیات، احادیث صحیحہ، اجماع امت اور عقلی دلائل سے ثابت ہے اور کوئی بھی مسلمان اس کا انکار کرنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ انبیاء کرام تو پھر معصومین ہیں، ان کے مخلص غلاموں تک بھی شیطان کی رسائی نہیں اور گناہ تو شیطان کے بھٹکانے سے ہوتے ہیں جبکہ ان کے غلاموں پر بنص قرآن شیطان اثر انداز نہیں ہو سکتا تو پھر ان کے آقاؤں پہ شیطان کا کیسے بس چل سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ان عبادی لیس لک علیهم سلطن (اے ابلیس) میرے خاص بندوں پر تیرا بس نہ چل سکے گا۔ اور شیطان کا اپنا اقرار ہے۔ ولا غوینهم اجمعین الاعبادك

Scanned with CamScanner

منهم المخلصين۔ (ہاں اے اللہ! واقعی) میں تمام لوگوں کو گمراہ کر سکوں گا مگر تیرے مخلص بندوں تک میری رسائی نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: لاینال عهدی الظالمین۔ میرا عہد (نبوت) ظالموں (فاسقوں) کو نہ ملے گا تو معلوم ہوا: فسق اور نبوت دونوں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ شاید اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے دل کو تسلی دینے کے لئے معراج کی رات سینہ مبارک چاک کروا کر گوشت کا ایک ٹکڑا نکلوایا (جو لوگوں کے دلوں میں شیطان کا حصہ ہوتا ہے) اور قلب منور کو زمزم شریف سے دھویا گیا (باب علامات نبوت مشکوٰۃ شریف)

حضرت عمر کے بارے میں حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''جس راستے سے عمر گزرتا ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے

یہ شان ہے خدمتگاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

حضور علیہ السلام کی صحبت کی برکت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے جسے قرین کہتے ہیں جبکہ میرا قرین مسلمان ہوگیا ہے یعنی وہ مجھے اچھا مشورہ ہی دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ باب الوسوسۃ)

ہر بچے کو بوقت ولادت شیطان کچوکہ لگاتا ہے جس کی وجہ سے بچہ روتا ہے جبکہ حدیث میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ شیطان یہ معاملہ نہ کر سکا (ایضاً) یہی وجہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو خواب میں احتلام نہیں ہوتا کیونکہ احتلام شیطانی اثرات سے ہوتا ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی تو بیویاں بھی شیطانی اثرات سے پاک ہیں یہی وجہ ہے کہ انہیں بھی احتلام نہیں ہوتا بلکہ جس عورت نے بالآخر حضور علیہ السلام کے نکاح میں آنا ہے وہ آپ کے نکاح میں آنے سے پہلے بھی اس اثر سے محفوظ رکھی گئی۔ جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ حدیث میں ہے کہ جب ایک عورت نے احتلام کے بارے میں حضور علیہ السلام سے پوچھا تو حضرت ام سلمہ نے عرض کیا:

کیا عورتوں کو بھی احتلام آتا ہے۔ (اگر ام سلمہ کو احتلام آیا ہوتا تو تعجب سے سوال کیوں کرتیں حالانکہ وہ بہت عرصہ حضرت ابوسلمہ کے نکاح میں رہیں اور ان سے ان کی اولاد بھی ہوئی لیکن خدا کو معلوم تھا کہ یہ میرے حبیب کی بیوی بنے گی لہٰذا پہلے سے ہی ان کو اس اثر سے محفوظ رکھا) مشکوٰۃ کتاب الغسل۔ خدا تعالیٰ حضور علیہ السلام کی برکت سے ہمیں بھی ہر مقام پہ شیطانی اثرات سے محفوظ رکھے۔

اے نور خدا آ کر آنکھوں میں سما جانا — یا در پہ بلا لینا یا خواب میں آ جانا
اے پردہ نشین دل کے پردے میں رہا کرنا — جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا
میں قبر اندھیری میں گھبراؤں گا جب تنہا — امداد کو میری تم آقا قبر میں آ جانا
روشن میری تربت کو للہ ذرا کرنا — جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا
مجرم ہوں جہاں بھر کا محشر میں بھرم رکھنا — رسوائے زمانہ ہوں کملی میں چھپا لینا

كِتَابُ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ

حیض واستحاضہ (کے خون) کا بیان

☆ حیض و نفاس والی عورت دوران حج طواف کے علاوہ تمام کام کر سکتی ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ حج کے ارادے سے نکلے اور جب مقام سرف پہ پہنچے تو مجھے حیض آ گیا چنانچہ میں رونے لگی (اس خیال سے کہ میرا حج ضائع ہوگیا) حضور علیہ السلام میرے پاس سے گزرے تو مجھ سے رونے کا سبب پوچھا (اور پھر خود ہی) فرمایا: کیا تجھے نفاس (حیض) آ گیا ہے۔ میں نے ہاں میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: (یہ پریشانی کی کوئی بات نہیں)۔

"هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ." (۳۴۹) یہ بات اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی

بیٹیوں پہ لکھ دی ہے لہٰذا تو حاجیوں والے تمام کام کر سوائے بیت اللہ شریف کے طواف کے۔

ڈرو اس سے جو وقت ہے آنے والا

ایک صحابیہ سات سال تک (استحاضہ خون کی وجہ سے) ہر نماز کے لئے غسل کرتی رہیں۔ (۵۷-۳۵۲) حالانکہ ان پر ہر نماز کے لئے غسل کرنا لازم نہ تھا (۳۶۳) اس سے وہ عورتیں سبق حاصل کریں جو ذرا ذرا سی بات پہ نماز چھوڑ دیتی ہیں۔ مثلاً بچے نے کپڑوں پہ پیشاب کر دیا ہے لہٰذا نماز چھوڑ دی حالانکہ نہ کپڑوں کی کمی ہے نہ پانی کی جبکہ حدیث میں اس دور کا ذکر ہے جب کوئی عورت ہی ایسی ہوگی جس کے پاس دوسرا سوٹ ہوگا اور پانی بھی باہر سے بھر کے لانا پڑتا تھا الغرض جتنی نعمتیں زیادہ ہو رہی ہیں اتنے ہی زیادہ ہم ناشکرگزار ہو رہے ہیں۔ خدا نے اولاد اس لیے تو نہیں دی کہ ہم اللہ کی عبادت کی چھوڑ دیں۔ نعمت تو اس لیے ملتی ہے تاکہ اللہ کی شکرگزاری پہلے سے زیادہ کی جائے۔ لئن شکرتم لازیدنکم اللہ سے ڈرو اس لیے کہ اگر وہ نعمت دے سکتا ہے تو واپس بھی لے سکتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ پہلے لوگوں کے پاس نعمتیں کم ہوتی تھیں مگر اللہ کا شکر زیادہ کرتے تھے تو ان کے دلوں کو سکون ہوتا تھا۔ ہمارے پاس جس قدر نعمتیں زیادہ آ رہی ہیں' بے سکونی اتنی ہی بڑھتی جا رہی ہے۔ جو عورتیں کچھ نہ کچھ نماز کی پابندی کرتی بھی ہیں وہ دیگر معاملات میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی پرواہ نہیں کرتیں۔ دیکھا گیا ہے کہ سر سے دوپٹہ اترا ہوا ہے' بازو کہنیوں سے اوپر تک ننگے ہیں۔ گریبان کھلا ہوا ہے لیکن ہاتھ میں تسبیح ہے اور مردوں کے ساتھ پارک میں ''واک'' بھی کر رہی ہے اور ساتھ تسبیح بھی پڑھ رہی ہے۔ اگر خود باپردہ ہے تو جوان بچیوں کو بے پردہ کیے ہوئے ہے۔ شوہر کے حقوق کا خیال نہیں۔ شادی بیاہ اور غمی وخوشی کے موقع پہ تو تمام شرعی پابندیاں بالائے طاق رکھ دی جاتی ہیں۔ پھر کہنا یہ ہے کہ ہم اتنا کچھ پڑھتی

پڑھاتی بھی ہیں پھر بھی حالات درست نہیں ہوتے جبکہ نافرمانیوں کا ذکر ہی نہیں۔ بعض لوگ وظائف بڑی پابندی سے کرتے ہیں مگر فرائض کی پرواہ نہیں کرتے۔ پھر پوچھتے ہیں کہ آپ نے کہا تھا گیارہ دن پڑھنے سے کام ہو جائے گا' ہوا تو نہیں۔ کاش ہمارا پڑھنا پڑھانا اللہ کی رضا کے لئے ہو جائے کیونکہ من کان للہ کان اللہ لہ۔ جو اللہ کا ہو جائے' اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔

سوداگری نہیں' یہ عبادت خدا کی ہے
اے ابوالہوس جزاء کی تمنا بھی چھوڑ دے

بندہ گناہ کرتا ہے تو صرف اخروی نقصان ہی نہیں کرتا بلکہ دنیوی نقصان بھی کر بیٹھتا ہے اور جب بندہ عبادت کرتا ہے تو اخروی فوائد کے ساتھ ساتھ دنیوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں بشرطیکہ باقی معاملات بھی درست رکھے۔ مجھے اس وقت دو واقعات یاد آ رہے ہیں جو ہماری آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہوں گے ان کو غور سے پڑھ لیں۔

ایک نومسلمہ عورت کا بیان

جرمنی کی ایک عورت مسلمان ہوئی جو کہ ایک سکول میں بچوں کو پڑھاتی تھی۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تو مسلمان کیوں ہوئی تو اس نے بتایا کہ میرے سکول میں ایک مسلمان کا چھ سات سالہ بچہ پڑھتا تھا۔ میں نے اس کو دیکھا کہ ہاتھ دھوتا ہے تو کچھ پڑھتا ہے' سیڑھیاں چڑھتا ہے تو کچھ پڑھتا ہے' اترتا ہے تو کچھ پڑھتا ہے ایک دن میں نے اس سے پوچھ ہی لیا کہ تو ہر کام کرتے وقت کچھ نہ کچھ پڑھتا ہے۔ یہ کیا پڑھتا ہے؟ تو اس نے مجھے بتایا کہ ہمارے نبی علیہ السلام نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ ہر کام سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھا کرو۔ سیڑھیاں چڑھو تو اللہ اکبر پڑھو' اترو تو سبحان اللہ پڑھو تو میں اپنے نبی علیہ السلام کی تعلیمات کے مطابق یہی کچھ پڑھتا ہوں تو اس کی ٹیچر کہتی ہے کہ میں یہ سوچنے پہ مجبور ہوگئی کہ اس بچے پہ کوئی جبر نہیں کرتا' اس پہ

Scanned with CamScanner

کوئی سٹک لے کر نہیں کھڑا ہوا کہ اگر تو اس موقع پہ یہ الفاظ نہیں پڑھے گا تو تجھے سزا دی جائے گی۔ ایک چھ سات سالہ بچہ اتنے ذوق وشوق کے ساتھ چودہ سو سال پہلے گزرنے والے ایک انسان کو اتنی محبت سے ''فالو'' کر رہا ہے ذرا میں اس کی سیرت کا مطالعہ تو کروں۔ وہ کیسا انسان تھا کہ جس کی عقیدت ہر چھوٹے بڑے کے دل میں دن بدن بڑھتی ہی جا رہی ہے اور جب میں نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت کا مطالعہ شروع کیا تو ان کی سیرت اتنی حسین تھی کہ ان کی اتباع کیے بغیر نہ رہ سکی اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئی (یہ واقعہ مجھے ایک معتبر شخص نے سنایا) خدا تعالیٰ تمام غیر مسلموں کو اسی طرح حضور علیہ السلام کی سیرت پاک کا مطالعہ کر کے دولت ایمان کو اپنے سینوں میں محفوظ کرنے کی توفیق دے۔

دعا ہے کہ الٰہی قوم کو چشم بصیرت دے
الٰہی رحم کر ان پر انہیں نور ہدایت دے

ایک غیر مسلمہ عورت کا کردار اور ہم

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو ملاوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور بھی کئی گناہوں کے بارے میں ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کی تنبیہات فرمائی ہیں لیکن آج ہمارے اندر ملاوٹ، دھوکہ دہی اور دیگر بے شمار خرابیاں اپنے پورے عروج پہ ہیں اور اس سلسلہ میں ہمارے ضمیر نے کبھی ہمیں ملامت تک نہیں کی ایک متدین و متشرع حاجی صاحب نے مجھے ایک واقعہ سنا کر حیران کر دیا کہ (ان کے ایک دوست نے انہیں اپنا آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کیا کہ) برطانیہ میں ایک عورت کے پاس نو گائیں تھیں اور وہ مشین کے ذریعے ان کا دودھ دھو رہی تھی، آٹھ گایوں کا جو کہ تندرست و توانا تھیں اس نے دودھ دوہا اور ایک ٹب میں ڈال دیا جبکہ نویں گائے لاغر اور کمزور تھی لیکن بیمار نہ تھی بلکہ زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے کمزور تھی۔ اس کا دودھ بھی اس نے دوہا لیکن بجائے ٹب میں ڈالنے کے نہر میں بہا دیا۔

دیکھنے والے نے حیران ہو کر پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کیا ہے؟ تو اس نے ایک جملہ بول کر مجھے حیران کر دیا اور مجھے اپنے اور اپنے جیسے مسلمانوں کو (جن کا نظریہ ہی یہ ہے کہ ''پیسا ہو اگرچہ کیسا ہو'') اپنے کردار پہ نظر ثانی کرنے پہ مجبور کر دیا۔ جملہ یہ تھا کہ ''میں اپنی قوم کے بچوں کو ایسی لاغر و کمزور گائے کا دودھ نہیں پلا سکتی'' وہ پاکستانی دل میں سوچنے لگا کہ ہمارے پاکستانی بھائی اپنی قوم کے بچوں کو کیا کیا زہر کھلا رہے ہیں اس کا اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ کوئی ایک چیز بھی تو ایسی نہیں ہے کہ جس میں ملاوٹ نہ کی جا رہی ہو اور ہماری پاکستانی قوم ملاوٹ کی اس قدر ماہر ہے کہ نقل اصل سے بہتر دکھائی دیتی ہے اور جھوٹ پہ سچ کا گمان ہونے لگتا ہے۔

كِتَابُ الْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ (غسل اور تیمّم کا بیان)

☆ حضرت ایوب علیہ السلام پہ غسل کرتے ہوئے سونے کی ٹڈی گری تو آپ اسے کپڑے میں سمیٹنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ ؟ کیا میں نے تجھے غنی نہیں کر دیا؟ تو انہوں نے جواباً عرض کیا: بَلٰى يَارَبِّ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَاتِكَ کیوں نہیں اے اللہ! لیکن میں تیری برکات کا تو محتاج ہی رہوں گا۔ (۴۰۹)

☆ پانی میں کوئی پاک چیز مل جائے اور اس کی رقت وسیلان باقی رہے تو اس پانی سے وضو اور غسل کیا جا سکتا ہے جیسا کہ حدیث ۴۱۵ سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے بڑے پیالے کے پانی سے غسل فرمایا جس میں آٹا لگا ہوا تھا۔

☆ جہاں تک ممکن ہوتا حضور علیہ السلام ہر کام کو دائیں طرف سے ہی شروع کرنا پسند فرماتے مثلاً جوتا پہننے میں، کنگھی کرنے میں، طہارت کرنے میں۔ (۴۲۱)

حضور علیہ السلام کی پانچ خصوصیات

حضور علیہ السلام کو پانچ نعمتیں ایسی عطا فرمائی گئیں جو کسی (نبی علیہ السلام) کو

Scanned with CamScanner

بھی آپ سے پہلے نہ دی گئیں (۱) رعب کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرمائی گئی یعنی آپ ایک ماہ کی دوری پہ ہوتے تو دشمن پہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب طاری ہو جاتا۔ (۲) روئے زمین کو آپ کے لئے پاک اور سجدہ گاہ بنا دیا گیا۔ (۳) تیمم کی نعمت صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔ (۴) شفاعت کا اذن سب سے پہلے آپ کو ہوگا۔ (۵) آپ کو تمام انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔ (۴۳۲) ان میں سے ہر نعمت کے بارے میں بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ صرف شان شفاعت پہ پوری پوری کتب لکھی گئی ہیں جس کے متعلق ہم ان اشعار پہ اکتفا کر رہے ہیں کہ میدان محشر میں یہ منظر ہوگا

جدھر خدا ہے ادھر نبی ہے جدھر نبی ہے ادھر خدا ہے
خدائی بھی سب ادھر پھرے گی جدھر وہ عالی مقام ہوگا
خدا کی مرضی ہے ان کی مرضی ہے ان کی مرضی خدا کی مرضی
ان کی مرضی پہ ہو رہا ہے انہی کی مرضی پہ کام ہوگا

☆ حضور علیہ السلام کی نیند وضو کو نہیں توڑتی۔ (۴۴۳)

☆ اونگھنے والا پہلے نیند پوری کرے، پھر نماز ادا کرے (۴۴۴) کیونکہ عین ممکن ہے کہ اونگھتے ہوئے بجائے اپنے حق میں دعا کرنے کے اپنے خلاف بددعا کرنے لگے۔

کِتَابُ الصَّلٰوۃِ (نماز کا بیان)

☆ دو طویل احادیث، جن میں واقعہ معراج میں حضور علیہ السلام کا انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت کروانا اور آسمانوں پہ ان کے ساتھ ملاقات کرنا، (اولاً پچاس نمازوں کی فرضیت اور پھر ان میں تخفیف) کا ذکر ہے۔ (۴۴۹-۴۵۱)

☆ سدرۃ المنتہیٰ چھٹے آسمان پہ ہے (اس کی جڑیں چھٹے آسمان پہ ہیں اور

شاخیں ساتویں آسمان تک جاتی ہیں اسی لیے بعض احادیث میں اس کا ذکر ساتویں آسمان پہ آیا ہے) نیچے کی چیزیں اوپر نہیں جا سکتیں اور اوپر والی چیزیں (اوامر و نواہی) یہاں آ کر رک جاتے ہیں پھر فرشتے جہاں حکم ہوتا ہے لے جاتے ہیں۔ معراج کی رات حضور علیہ السلام کو تین چیزیں عنایت فرمائی گئیں۔ پانچ نمازیں، سورۃ بقرہ کی آخری آیات اور تیسری یہ کہ جو آپ کا امتی شرک کیے بغیر مر جائے گا اس کے کبیرہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (۴۵۲) سدرۃ المنتہیٰ کے بارے میں اسی حدیث کے اندر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اذ یغشی السدرۃ مایغشی کے بارے میں ہے کہ جس چیز نے سدرۃ المنتہیٰ کو ڈھانپ رکھا تھا وہ سونے کے پروانے ہیں۔

بعض نے لکھا ہے کہ بیری کے اس درخت پہ علم خلائق کی انتہا ہو جاتی ہے۔ فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے حضور علیہ السلام کی زیارت کا اذن طلب کیا تو اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو یہیں پہ جمع ہونے کا حکم دیا کہ میرے حبیب کی سواری گزرے گی تو زیارت کر لینا چنانچہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: میں نے سدرۃ کے ہر پتے پہ ایک فرشتے کو دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھ رہا تھا۔ صاحب تفسیر نیشاپوری فرماتے ہیں: یہیں پہ جبریل امین علیہ السلام نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: لودنوت انملة لاحترقت۔ اگر میں ایک انگلی کے پورے کے برابر بھی آگے بڑھوں گا تو جل کر راکھ ہو جاؤں گا۔ (معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ)

☆ پانچ نمازیں ادا کرنے کا وعدہ کرنیوالے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی قرار دے دیا۔ (۴۶۰)

بیعت جہاد و بیعت اسلام کے علاوہ بیعت کا ثبوت

حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور علیہ السلام کے ہاتھ پہ کئی طرح کی بیعت کرتے تھے اور انہیں قسموں میں سے بیعت طریقت بھی ہے جو کہ مرید اپنے پیر

Scanned with CamScanner

کے ہاتھ پہ کرتے ہیں۔ بعض لوگ اس کو بدعت کہتے ہیں اور بڑے دھڑلے سے کہتے ہیں: بیعت جہاد و بیعت اسلام کے علاوہ کوئی بیعت نہیں جبکہ اس حدیث میں ہے کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ کیا تم لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پہ بیعت نہیں کرو گے۔ (یہ ارشاد سن کر) ہم نے اپنے ہاتھ بڑھا دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت فرمائی۔ پھر ہم نے عرض کیا: حضور! ہم بیعت تو کر چکے لیکن یہ بھی تو فرمائیں کہ ہماری یہ بیعت کن امور میں ہے۔ آپ نے فرمایا:

عَلٰی اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوا بِہٖ شَیْئًا وَّالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ

اس بات پر کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے اور پنجگانہ نماز ادا کرو گے۔

وَاَسَرَّ کَلِمَۃً خَفِیَّۃً پھر آہستہ سے فرمایا: اَنْ لَا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَیْئًا۔ یہ کہ لوگوں سے بھیک نہ مانگو گے۔ (۴۶۱) حضرت حکیم نے صرف اس بات پہ حضور علیہ السلام کی بیعت کی کہ اَنْ لَّا اَخِرَّ اِلَّا قَائِمًا (۱۰۸۵) میں کھڑا کھڑا سجدے میں چلا جاؤں۔

مرشد کامل جب اپنے مرید کو بیعت فرماتا ہے تو انہی باتوں اور اس طرح کی دیگر کئی باتوں کی تلقین کرتا ہے۔ لہٰذا بیعت طریقت کا ثبوت مل گیا۔ مرشد کو بھی چاہیے کہ اپنے مرید کو ایک ایک کر کے تمام ممنوعات شرعیہ سے روکے اور پوری طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دے۔ صرف مریدین کی تعداد میں اضافہ کر کے ان سے نذرانے بٹورنے پر ہی اکتفا نہ کرے اور پھر وقتاً فوقتاً پوچھتا بھی رہے کہ جو تم نے بوقت بیعت عہد معاہدہ کیا تھا اس پہ عمل کرتے ہو یا نہیں؟

یاد رہے! ممنوعات شرعیہ بے شمار ہیں۔ جس طرح کہ نیکی کے کام بے حساب ہیں۔ اس دور میں جو بیماری بہت ہی عام ہے، وہ گانا باجا ہے جو کہ شریعت میں حرام

ہے اور قرآن میں اسے شیطانی آواز قرار دیا گیا ہے۔ اس وقت اس پہ چند تصریحات رشد الایمان سے اس کتاب کی زینت بنا رہا ہوں۔

گانے باجے کی حرمت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین ○

(لقمان:۶)

اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں (گانا بجانا) خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں، بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں، ان کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔

عوارف وغیرہ میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتے تھے کہ بے شک ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، ان المراد بہ التغنی کہ آیت میں لہو حدیث سے مراد گانا ہے۔

(یہی مفہوم دیکھیے طبری، ج:۲۱، ص:۶۲، تفسیرات احمدیہ، ص:۶۰۳، ابن کثیر، ج:۳، ص:۴۸۶، ابن ابی شیبہ، ج:۶، ص:۳۰۹، مستدرک، ج:۲، ص:۴۱۱، بیہقی، ج:۱۰، ص:۲۲۳)

قرآن پاک میں ہے:

واستفزز من استطعت منھم بصوتک (پ:۱۵، ع:۷)

اور (اے ابلیس) گرا لے ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے۔

اس سے مراد گانا اور مزامیر ہیں ملاحظہ کریں۔

تفسیر جلالین میں ہے:

بدعائک بالغناء والمزامیر وکل داع الی المعصیۃ

یعنی شیطان کی آواز سے مراد گانے، مزامیر اور گناہ کی طرف لے جانیوالی ہر چیز کے ذریعے بلانا ہے۔ (تفسیر جلالین، ص:۲۳۵)

Scanned with CamScanner

گانے باجے کے بارے میں احادیث

اس بارے میں چند احادیث ملاحظہ ہوں

(1) کان ابلیس اول من ناح و اول من تغنی

سب سے پہلے ابلیس نے نوحہ کیا اور سب سے پہلے اسی نے گانا گایا۔

(تفسیرات احمدیہ، ص:۶۰۱)

(2) التغنی حرامٌ والتلذذ بها کفرٌ والجلوس علیها فسقٌ ومعصیةٌ

گانا حرام ہے، اور (حلال جان کر) اس سے لذت لینا کفر ہے اور (سننے سنانے کیلئے) گانے پر بیٹھنا فسق وفجور اور گناہ ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، ص:۶۰۱)

(3) الغنآء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت المآء الزرع

گانا دل میں منافقت پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگاتا ہے۔

(بیہقی، مشکوٰۃ، ص:۴۱۱)

(4) حضرت نافع فرماتے ہیں: ایک راستہ میں، میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ پس انہوں نے مزمار کی آواز سنی تو اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال لیں اور راستے سے دوسری جانب دور ہو گئے۔ پھر دور جانے کے بعد مجھ سے فرمایا: یانافع ھل تسمع شیئًا اے نافع کیا تم مزمار کی کچھ آواز سنتے ہو؟ میں نے کہا نہیں تو انہوں نے اپنے کانوں سے انگلیاں نکالیں اور فرمایا: کنت مع رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فسمع صوت یراعٍ فصنع مثل ماصنعت میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا، پس آپ نے بانسری کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح کیا، جیسے میں نے کیا۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس وقت چھوٹا تھا۔

(ابوداؤد، ج:۲، ص:۳۱۸، مشکوٰۃ، ص:۴۱۱، بیہقی، ج:۱۰، ص:۲۲۲، حلیۃ الاولیاء، ج:۶، ص:۱۲۹، طبرانی صغیر ج:۱، ص:۱۳، مسند امام احمد، ج:۲، ص:۳۸، مرقاۃ، ج:۹، ص:۱۳۳)

اعضاء جسمانی کی بدکاری

فالعینان زناهما النظر والاذنان زناهما الاستماع واللسان زناه الکلام والید زناها البطش والرجل زناها الخطٰی والقلب یهوی ویتمنٰی ویصدق ذٰلك الفرج ویکذبه۔

(مشکوٰۃ، ص:۲۰، مسلم شریف، جلد:۲، ص:۳۳۶، الزواجر، ج:۲، ص:۳، اسی مفہوم کی حدیث دیکھئے، صحیح بخاری، ج:۲، ص:۲۳، ۹۲۲، صحیح ابن حبان، ج:۷، ص:۲۹۹)

آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا بولنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے اور دل خواہش کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے، فرج اس کی تصدیق کرتا ہے اور اسے جھوٹا کرتا ہے۔

لہٰذا گانے باجے، فلمیں، ڈرامے، ٹیلی ویژن، وی سی آر، ڈش انٹینا وغیرہ (کے گندے پروگرام) بے حیائی وحرام کاری کا سامان ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

الغنآء رقیة الزنا

گانا زنا کا منتر ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، ص:۶۰۳، کنزالعمال، ج:۱۵، ص:۲۲۰)

گانا سننے کی سزا

من قعد الٰی قینةٍ یستمع منها صب اللّٰه فی اذنیه الآنك

جو کوئی شخص گانے والی عورت کے پاس بیٹھے، اس سے گانا سنے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے کانوں میں (پگھلا ہوا) سیسہ ڈالے گا۔

(فتاویٰ رضویہ، ج:۱۰)

(7) قال النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وآله وسلم ان اللّٰه تعالٰی بعثنی رحمةً للعٰلمین وھدًی للعٰلمین وامرنی ربی بمحق المعازف والمزامیر والاوثان والصلب وامر الجاهلیة

Scanned with CamScanner

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کیلئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا اور میرے رب نے مجھے باجوں اور بانسریوں اور بتوں اور صلیبوں اور جاہلیت کے کاموں کو باطل کرنے کا حکم فرمایا۔ (مشکوۃ مسند امام احمد ج ۵ ص: ۲۵۷)

(ج) لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف

ترجمہ: ضرور بہ ضرور میری امت میں وہ لوگ ہوں گے جو حلال ٹھہرائیں گے عورتوں کی شرمگاہ یعنی زنا اور ریشمی کپڑوں اور شراب اور باجوں کو۔

(بخاری شریف ج ۲ ص ۸۳۷، سنن کبریٰ ج: ۱۰ ص: ۲۲۱، مسند الشامیین ج: ۱ ص: ۳۳۴، تاریخ کبیر ج: ۱ ص ۳۰۵، صحیح ابن حبان ج ۸ ص: ۲۶۵)

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

الغناء مفسدۃ للقلب ومسخطۃ للرب

گانا دل کو خراب کرنے والا اور رب تعالیٰ کو ناراض کرنیوالا ہے۔

(تفسیرات احمدیہ ص: ۶۰۳)

مسئلہ قوالی

(بقول بعض بعض مقامات میں اجازت کے علاوہ) مزامیر بہرحال حرام ہیں۔ احادیث صحیحہ مرفوعہ محکمہ کے مقابل بعض ضعیف قصے یا محتمل واقعات یا متشابہ غیر محکم پیش کیے جاتے ہیں حالانکہ کتب معتمدہ میں تصریح ہے کہ مزامیر حرام ہیں۔ حضرت سلطان الاولیاء محبوب الٰہی نظام الحق والدین فوائد الفوائد شریف میں فرماتے ہیں: مزامیر حرام است یعنی مزامیر حرام ہیں۔

مولانا فخر الدین زرادی خلیفہ سیدنا محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ نے خود حضور علیہ السلام کے حکم سے رسالہ "کشف القناع عن اصول السماع" تحریر فرمایا۔ اس میں ساف

ارشاد فرمادیا کہ:

اما سماع مشائخنا رضی اللہ تعالی عنہم فبریئ عن ھذہ التھمۃ وھو مجرد صوت القوال مع الاشعار المشعرۃ

ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ عنہم کا سماع اس مزامیر کے بہتان سے بری ہے۔ وہ صرف قوال کی آواز ہے جو کمال صفت الٰہی سے خبر دیتے ہیں۔

سماع کہ بے مزامیر ہو اور مسمع (سنانے والا) نہ عورت ہو نہ امرد (بے ریش خوبصورت لڑکا) اور مسموع (کلام) نہ فحش نہ باطل اور سامع (سننے والا) نہ فاسق ہو نہ شہوت پرست تو اس کے جواز میں شبہ نہیں قادریہ و چشتیہ سب کے نزدیک جائز ہے ورنہ سب کے نزدیک ناجائز۔ (فتاویٰ رضویہ ج: ۱۰)

اگر عورتیں کسی مرشد کامل کی بیعت کریں تو ان کو خاص طور پر بے پردگی کے گناہ کی سنگینیت بتائی جائے اس بارے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ سنائے جائیں جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

بے پردگی کا گناہ

قرآن پاک میں ہے:

(1) وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ عورت کو غیر محرم مردوں سے پردہ کرنا فرض ہے اور بغیر عذر شرعی گھر سے نکلنا حرام ہے۔ جب کسی حاجت کیلئے ان کو نکلنا ہو تو باپردہ نکلیں۔

(2) یایھا النبی قل لازواجک وبنتک ونسآء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن (پ: ۲۲، ع: ۵)

اے نبی (علیک الصلوٰۃ والسلام) اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔ (کنزالایمان)

حضور علیہ السلام کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں:

(1) المراۃ عورۃٌ فاذا خرجت استشرفھا الشیطٰن

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج:۲، ص:۳۸۴، مجمع الزوائد، ج:۲، ص:۱۳۵، مشکوٰۃ شریف، ص:۲۶۹)

عورت قابل پردہ ہے (چاہیے کہ غیر محرم مردوں سے پوشیدہ رہے) وہ جب گھر سے نکلتی ہے شیطان اس کی طرف نظر اٹھاتا ہے۔

(2) ایاکم والدخول علی النسآء فقال رجلٌ یارسول اللّٰہ ارایت الحمو قال الحمو الموت

(ترمذی، ج:۱، ص:۲۲۲، مشکوٰۃ شریف، ص:۲۶۸)

تم عورتوں پر داخل ہونے سے بچو۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ عورت کے شوہر کے رشتہ دار یعنی عورت کے دیور، جیٹھ وغیرہ کیلئے کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: دیور، جیٹھ تو موت ہے یعنی عورت کو دیور، جیٹھ سے پردہ کرنا نہایت ضروری ہے۔

(3) لعن اللّٰہ الناظر والمنظور الیہ

(تفسیر مظہری، ج:۲، ص:۴۱۱، مشکوٰۃ شریف، ص:۲۷۰)

اللہ تعالیٰ لعنت کرے غیر محرم عورت کو دیکھنے والے پر اور اس بے پردہ عورت پر جو دیکھی جائے۔

علماء فرماتے ہیں خوبصورت امرد لڑکے کا حکم مثل عورت کے ہے۔ منقول ہے کہ عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں اور امرد کے ساتھ ستر (۷۰)

(فتاویٰ رضویہ، ج:۱۰)

نابینا سے پردے کا حکم

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اور ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا رسول پاک ﷺ کے پاس حاضر تھیں کہ جلیل القدر نابینا صحابی حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: احتجبا منہ تم دونوں ان صحابی سے پردہ کرلو۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ الیس ھو اعمٰی لایبصرنا کیا وہ تو نابینا نہیں ہیں! وہ ہمیں دیکھتے نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: افعمیا وان انتما لستما تبصرانہ کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، تم انہیں نہیں دیکھتی ہو؟ (ابوداؤد، ج:۲، ص:۲۱۲، مشکوٰۃ شریف، ص:۲۶۹، ترمذی، ج:۲، ص:۱۰۶)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا: جیسے مردوں کیلئے غیر محرم عورتوں کو دیکھنا ناجائز ہے ویسے ہی عورتوں کیلئے غیر محرم مردوں کو دیکھنا بھی ناجائز ہے۔

(5) قال رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لعلیٍ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ یا علی لا تتبع النظرۃ النظرۃ فان لك الاولٰی ولیست لك الاٰخرۃ

(ترمذی شریف، ج:۲، ص:۱۰۶، مشکوٰۃ شریف، ص:۲۶۹، مجمع الزوائد، ج:۲، ص:۶۲)

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے علی! ایک نگاہ کے بعد دوسری نگاہ نہ کرو کیونکہ تم کو پہلی نظر ہی جائز ہے دوسری جائز نہیں''۔

پہلی نگاہ سے مراد وہ نگاہ ہے جو بغیر قصد کے اجنبی عورت پر پڑ جائے اور دوسری نگاہ سے مراد دوبارہ اسے قصداً دیکھنا ہے اگر پہلی نگاہ بھی جمائے رکھی تو بھی دوسری نگاہ کے حکم میں ہوگی۔

پردہ کے باب میں پیر وغیر پیر ہر اجنبی کا حکم یکساں ہے۔ جوان عورت کو چہرہ

Scanned with CamScanner

کھول کر سامنے آنا منع ہے اور بڑھیا کیلئے جس سے احتمال فتنہ نہ ہو مضائقہ نہیں۔
(فتاویٰ رضویہ ج:۱۰ ص:۱۰۲)

(6) ما من مسلمٍ ینظر الٰی محاسن امرأۃٍ اول مرۃٍ ثم یغض بصرہٗ الا احدث اللّٰہ عبادۃً یجد حلاوتھا
(احمد، مشکوٰۃ، ص:۲۷۰)

ایسا کوئی مسلمان نہیں جو اچانک کسی اجنبی عورت کی خوبیاں پہلی بار دیکھے تو فوراً اپنی نگاہ نیچی کر لے مگر اللہ تعالیٰ اسے ایسی عبادت دیتا ہے جس کی وہ لذت پاتا ہے۔

محبوبۂ محبوب رب العالمین کا عمل مبارک

وعن عائشۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا قالت کنت ادخل بیتی الذی فیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما ھو زوجی وابی فلما دفن عمر معھم فواللّٰہ ما دخلت الا وانا مشدودۃٌ علی ثیابی حیاءً من عمر
(احمد، مشکوٰۃ، ص:۱۵۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے اس کمرے میں داخل ہوئی تھی جس میں رسول اللہ ﷺ (اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قبور پرانوار میں) جلوہ فرما تھے حالانکہ میں نے کچھ کم کپڑے اوڑھے ہوتے تھے اور میں کہتی تھی کہ وہ (حضور علیہ السلام) میرے شوہر اور (ان کے ساتھ) میرے والد ہی تو ہیں۔ پس جب ان کے ساتھ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دفن کیے گئے تو اللہ کی قسم میں داخل نہیں ہوئی مگر پورے کپڑے پہن کر (مکمل باپردہ ہو کر) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حیا کرتے ہوئے۔ انہوں نے تو قبر والے سے پردہ فرمایا تو جو عورت زندہ

غیر محرم سے پردہ نہ کرے تو وہ کتنی باحیا ہوگی؟
اس بارے میں خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا ارشاد بھی یاد رکھیں، کون خاتون جنت

اس بتول جگر پارۂ مصطفیٰ ﷺ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

ایک مرتبہ حضور سید عالم ﷺ نے دریافت فرمایا:
ای شیءٍ خیرٌ للنسآء عورت کے لئے کون سی چیز بہتر ہے۔
سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یہی سوال سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کیا: قالت لا یرین الرجال ولا یرونھن۔ سیدہ: نے کہا: عورتیں غیر مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی غیر محرم مرد انہیں دیکھیں۔ یہ جواب جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمۃ بضعۃٌ منی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ (شہادت نواسۂ سید الابرار ص:۱۲۹، بحوالہ دار قطنی)
اور یہ بھی منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گلے سے لگا لیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج:۱۰)
سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہ کے پردے کے بارے میں اعلیٰ حضرت نے کیا خوب کہا:

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

☆ نماز فجر اور عصر ادا کرنے والا ہرگز دوزخ میں نہ جائے گا۔ (۸۸-۴۷۲) عصر کی نماز چھوڑ دینے والے کے اعمال ضائع ہو گئے۔ (۴۷۵) عصر کی نماز قضا کرنے والے کا گویا گھر بار لٹ گیا۔ (۴۷۹)

کِتَابُ الْمَوَاقِیْتِ (اوقات نماز کا بیان)

☆ حضور علیہ السلام نماز فجر میں ساٹھ سے سو آیات کی تلاوت فرماتے۔
(۴۹۶)

☆ گرمیوں میں نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی آگ کا جوش ہے۔ (۲-۵۰۱)

امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک ظہر کا آخری وقت سایہ اصلی کے علاوہ دو مثل تک ہے اور عصر کا وقت اس کے بعد شروع ہوتا ہے۔ موسم گرما میں سایہ اصلی کم ہوتا ہے کیونکہ سورج سمت الراس کے قریب ہوتا ہے۔ ان ممالک میں جو اقلیم دوم میں واقع ہیں۔ جیسے مکہ مکرمہ وغیرہ جبکہ سردیوں میں سورج سمت الراس سے ہٹا ہوا ہوتا ہے۔ لہٰذا سایہ اصل گرمیوں کی بہ نسبت سردیوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ یہ (حدیث ۲-۵۰۱) امام صاحب کی دلیل ہے کہ گرمیوں میں ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھا جائے۔

☆ جبریل امین علیہ السلام کی بارگاہ نبوت میں ایک ایک دن میں پانچ پانچ مرتبہ حاضری (۵۱۴/۵۲۷) مولانا حسن رضا بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

ے بے لقائے یار ان کو چین آ جاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر

☆ اگر لوگ جانتے کہ اذان کہنے اور پہلی صف میں کھڑا ہونے کا کیا ثواب ہے تو اس کام کے لئے قرعہ اندازی کرتے۔ (۵۴۱)

☆ نماز فجر کو جتنا تاخیر سے پڑھو گے اتنا ہی زیادہ ثواب پاؤ گے۔ (۵۵۰)

حق نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے

فجر کی نماز کے بعد حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کو قیامت تک ہونے والے تمام امور بتا دیئے۔ (۶۲۲)

ے حق نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ما فرطنا فی الکتب من شیء۔ ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا (یعنی سب کچھ بیان کر دیا) اس کتاب سے مراد قرآن ہو یا لوح محفوظ۔ بہر حال حضور علیہ السلام کا علم غیب عطائی کلی ثابت ہوا۔ دوسری جگہ ارشاد ہے: وتفصیل الکتب لاریب فیہ۔ اور (لوح میں جو) لکھا ہوا ہے۔ (یہ قرآن) سب کی تفصیل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ تو لوح محفوظ کا سارا علم قرآن میں ہے اور قرآن کا سارا علم سینۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔ امام بوصیری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ومن علومك علم اللوح والقلم

لوح وقلم کا علم تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علم کا ایک حصہ ہے۔
کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ تو وہ کتاب اتری جس کی شان تبیانًا لکل شئی ہے۔

ے ان پر کتاب اتری تبیانا لکل شیء
تفصیل جس میں ماعبر و ماغبر کی ہے

اور وہ کتاب آپ کو سکھائی کس نے؟ جس نے نازل فرمائی۔ الرحمٰن علم القرآن

ے تو دانائے ماکان وما یکون ہے
مگر بے خبر بے خبر جانتے ہیں

علم غیب عطائی پہ احادیث مبارکہ

(1) عن عمر رضی اللہ عنہ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقامًا فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل

اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم حفظ ذٰلك من حفظه ونسيه من نسيه

(بخاری، ج:۱، ص:۴۵۳، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی قول اللہ تعالیٰ وھوالذی یبدؤ الخلق، مشکوٰۃ: ۵۰۶، کتاب الفتن باب بدء الخلق الخ، قدیمی کتب خانہ عمدۃ القاری، ج:۱۰، ص:۵۴۳، دارالحدیث ملتان)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ہم میں ایک جگہ قیام فرمایا پھر ہم کو ابتدائے پیدائش سے لے کر جنتیوں کے اپنی منزلوں میں پہنچنے اور دوزخیوں کے اپنی منزلوں میں پہنچنے تک تمام خبریں دیں۔ جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

(2) مسلم نے حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت کیا:

فاخبرنا بما هو كائنٌ الى يوم القيٰمة قال فاعلمنا احفظنا

(صحیح مسلم، ج:۲، ص:۳۹۰، مشکوٰۃ شریف، ص:۵۴۳)

پس نبی پاک ﷺ نے ہم کو قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی خبر دے دی۔ پس ہم میں بڑا عالم وہ ہے جو ان باتوں کو زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔

(3) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

ان اللّٰه زوٰى لى الارض فرايت مشارقها ومغاربها

(مشکوٰۃ، ص:۵۱۲، کتاب الفتن باب فضائل سید المرسلین ﷺ، الفصل الاول، قدیمی کتب خانہ کراچی)

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی۔ پس میں نے زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا۔

(4) قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وآله وسلم رايت ربى عزوجل فى احسن صورةٍ قال فوضع كفهٗ بين كتفى فوجدت بردها بين ثديى فعلمت مافى السمٰوٰت والارض

(مشکوٰۃ، ص:۷۰، کتاب الصلوٰۃ، باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، الفصل الثانی قدیمی کتب خانہ کراچی، ترمذی،

ص:۱۵۹، ج:۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو احسن (بہت اچھی) صورت میں دیکھا (جو اس کی شان کے لائق ہے) فرمایا: رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے قلب میں پائی۔ پس میں نے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کو جان لیا۔

اس حدیث کی شرح میں علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''عبارت است حصول تمام علوم جزوی وکلی واحاطہ عام''

عبارت ہے کہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام علوم حاصل ہو گئے جزوی بھی اور کلی بھی اور سب کچھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احاطہ علم میں ہو گیا۔

(اشعۃ اللمعات، ص:۳۳۳، ج:۱)

(5) احمد و ترمذی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت کی کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی۔

فتجلّٰى لى كل شئٍ وعرفت

(مسند امام احمد بن حنبل، ص:۲۴۳، ج:۵، اشعۃ اللمعات، ص:۳۳۳، ج:۱، مشکوٰۃ، ص:۷۲، کتاب الصلوٰۃ: باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، الفصل الثالث قدیمی کتب خانہ کراچی)

پس ہر شے میری لیے ظاہر ہو گئی اور میں نے ہر چیز کو پہچان لیا۔

نہ روح امیں نہ عرش بریں نہ لوح مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لیے

حضور علیہ السلام تا قیامت ہر شے کو دیکھتے ہیں

ان اللّٰه قد رفع لى الدنيا فانا انظر اليها والى ما هو كائنٌ فيها

الٰی یوم القیٰمۃ کانما انظر الٰی کفی ھٰذہٖ جلیانًا۔

(زرقانی، ص:۲۳۷، ج:۷، مواہب اللدنیہ، ص:۱۹۲، ج:۲، طبرانی، الخصائص الکبریٰ، مجمع الزوائد، ص:۲۸۷، ج:۸، کنز العمال، ص:۳۲۰، ج:۱۱)

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے ساری دنیا کو پیش فرمایا۔ پس میں اس دنیا کو اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنے اس ہاتھ کے ظاہر کو دیکھتا ہوں۔

(7) مامن شیءٍ لم اکن اریتہٗ الا رایتہٗ فی مقامی ھٰذا حتی الجنۃ والنار۔

(بخاری شریف، ص:۱۸، ج:۱، کتاب العلم، باب الحیاء و موافقہ الخ، قدیمی کتب خانہ)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک میں نے اپنے اس مقام میں ہر وہ چیز دیکھی جو میں نے پہلے دیکھی نہ تھی یہاں تک کہ میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا۔

(8) عن حذیفۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال واللّٰہ ما ترک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قائد فتنۃٍ الٰی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معہٗ ثلاث مائۃٍ فصاعدًا الا قد سماہ لنا باسمہٖ واسم ابیہ واسم قبیلتہٖ

(ابوداؤد، ج:۲، ص:۲۲۶، مشکوٰۃ، ص:۴۶۳، کتاب الفتن، قدیمی کتب خانہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! حضور رسول اللہ ﷺ نے دنیا کے ختم ہونے تک کسی فتنہ کے چلانے والے کو نہیں چھوڑا جس کے پیروکار تین سو سے زیادہ ہوں گے مگر رسول پاک ﷺ نے ہمیں فتنہ چلانے والے کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام بتا دیا۔

(9) رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ عرض کی: یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام آج رات میں نے ایک برا خواب دیکھا، فرمایا: وہ خواب کیا ہے؟ عرض کی: وہ بہت شدید خواب ہے، رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: وہ خواب کیا ہے؟ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں نے دیکھا گویا آپ کے جسم انور کا ایک ٹکڑا قطع کیا گیا اور میری گود میں رکھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رایت خیرًا تلد فاطمۃ ان شآء اللّٰہ غلامًا یکون فی حجرک

تو نے اچھا خواب دیکھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ان شاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوگا جو تمہاری گود میں رہے گا۔

حضرت ام فضل فرماتی ہیں پس حضرت فاطمہ کے ہاں حضرت امام حسین پیدا ہوئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) تو وہ میری گود میں رہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

(مشکوٰۃ، ص:۵۷۳، ابن ماجہ، ص:۱۴۰، مسند امام احمد، ج:۶، ص:۳۳۹)

کل کی خبر اور دل کی بات

قال یوم خیبر لاعطین ھٰذہ الرایۃ غدًا رجلًا یفتح اللّٰہ علٰی یدیہ یحب اللّٰہ ورسولہٗ ویحبہ اللّٰہ ورسولہٗ

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنگ خیبر کے دن فرمایا: میں آئندہ کل یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ خیبر فتح فرمائے گا۔ وہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اسے دوست رکھتے ہیں۔

جب صبح ہوئی تو نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: این علی بن ابی طالب، علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسول اللہ

علیک الصلوٰۃ والسلام ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں اپنا لعاب مبارک لگایا تو آنکھیں بالکل درست ہو گئیں۔ گویا درد تھا ہی نہیں۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا۔ ان کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح فرمادیا۔

(بخاری ج:۱ ص:۴۱۳ مسلم شریف ج:۲ ص:۲۷۸ مشکوٰۃ شریف ص:۵۶۳ مناقب علی رضی اللہ عنہ قدیمی کتب خانہ)

(11) بدر کے مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ھٰذا مصرع فلانٍ ویضع یدہٗ علی الارض ھٰھنا وھٰھنا قال فما ماط احدھم عن موضع ید رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم

(صحیح مسلم ج:۲ ص:۱۰۲ ابوداؤد ج:۲ ص:۸ نسائی ج:۱ ص:۲۲۶ مشکوٰۃ ج:۱ ص:۵۴۳ مسند ابوداؤد طیالسی ص:۹ الخصائص الکبریٰ ج:۱ ص:۱۹۹)

یہ فلاں شخص کے قتل ہونے کی جگہ ہے اور اپنے مبارک ہاتھ کو زمین پر ادھر ادھر رکھتے تھے۔ راوی نے فرمایا: قتل کیے جانیوالوں میں سے کوئی بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے ذرا نہ ہٹا (بلکہ اسی جگہ قتل کیا گیا جس کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نشاندہی فرمائی تھی)۔

کِتَابُ الْاَذَانِ (اذان کا بیان)

☆ اذان کا مذاق اڑانے والا مستقل مؤذن بن گیا اور حضور علیہ السلام نے اس کو چاندی کی تھیلی عنایت فرمائی (۶۴۳) یہ حضور علیہ السلام کا کمال اخلاق تھا کہ لاعلمی کی وجہ سے شعار دین کا مذاق اڑانے والے کو آپ نے احسان کے بوجھ سے شرمندہ فرما دیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو ہدایت کی دولت سے نواز دیا کیونکہ جس کو حضور پاک پسند فرما لیتے ہیں، خدا بھی ان کو نواز دیتا ہے۔ اگلی حدیث میں ہے: اس

شخص کی آواز اچھی تھی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اس کو بلا کر اس کی پیشانی پہ ہاتھ پھیرا اور تین مرتبہ برکت کی دعا فرمائی اور پھر فرمایا: اِذْھَبْ فَاَذِّنْ عِنْدَ الْبَیْتِ الْحَرَامِ۔ جا اور کعبہ معظمہ کے پاس جا کر اذان پڑھ۔ (۶۳۴)

☆ موذن کی اذان کی آواز جہاں تک جائے گی وہاں تک کے جن اور انسان اور ہر چیز قیامت کے دن (اس کے ایمان کی) گواہی دیں گے۔ حضرت ابو سعید نے یہ بات کی اور فرمایا (یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ) حضور علیہ السلام کا فرمان ہے جو میں نے خود آپ سے سنا ہے۔ (۶۴۵-۴۶) اور اس کو تمام نمازیوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (۶۴۷)

☆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ (۶۸۸-۶۹۱) جب نماز کی تکبیر ہو تو نہ کھڑے ہوا کرو یہاں تک کہ مجھے دیکھ لو۔ معلوم ہوا تکبیر شروع ہونے سے پہلے یا شروع ہوتے ہی نماز کے لئے کھڑے ہونے سے منع فرمایا گیا ہے۔ یہ مسئلہ ہم نے اپنی کتاب فضائل و مسائل نماز میں تفصیل سے لکھ دیا ہے۔ عجیب بات ہے کہ فقہ کی کتابوں میں صاف صاف لکھا ہے کہ ویقوم الامام والقوم عندحی الصلوٰۃ (شرح وقایہ) امام اور قوم حی علی الصلوٰۃ کے قت کھڑے ہوں اس کے باوجود حنفی کہلانے والے دیوبندی حضرات نے بھی یہ ضد بنا رکھی ہے کہ اس پہ عمل نہیں کرتے۔

اذان میں نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ انگوٹھے چومنا

(۱) دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ

جب انہوں نے مؤذن کو اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ کہتے سنا تو یہ پڑھا:

اشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ رضیت باللّٰہ ربًا وبالاسلام

دینًا و بمحمدٍ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نبیًا

اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے نیچے کی جانب سے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔ اس پر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت لہٗ شفاعتی

جو شخص ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس کیلئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ (المقاصد الحسنہ، ص:۳۸۴، از علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالٰی)

(2) حضرت سیدنا خضر علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں:

جو شخص موذن سے اشهد ان محمدًا رسول اللہ سن کر کہے:

مرحبًا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم ثم یقبل ابهامیہ ویجعلهما علٰی عینیہ لم یرمد ابدًا

پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے تو اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔

(المقاصد الحسنہ، ص:۳۸۴)

(3) حضرت سیدنا امام حسن علٰی جدہ الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

جو شخص موذن کو اشهد ان محمدًا رسول اللہ کہتے سن کر یہ دعا پڑھے:

مرحبًا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم یقبل ابهامیہ ویجعلهما علٰی عینیہ لم یعم ولم یرمد ابدًا۔

اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہو اور نہ آنکھیں دکھیں۔

(المقاصد الحسنہ، ص:۳۸۴)

حضور علیہ السلام کی قیادت میں داخلۂ جنت

روی عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم انہٗ قال من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابهامیہ علٰی عینیہ فانا طالبہٗ فی صفوف القیٰمۃ وقائدہٗ الی الجنۃ

نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص میرا نام اذان میں سنے اور اپنے انگوٹھے (چوم کر) آنکھوں پر رکھے تو میں اسے قیامت کی صفوں میں تلاش کروں گا اور اسے اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جاؤں گا۔ (صلوٰۃ مسعودی، ج:۲، ص:۸۷، جامع الرموز، ج:۱، ص:۱۲۵)

آنکھوں کا تارا نام محمد
دل کا سہارا نام محمد ﷺ

(5) شرح نقایہ میں ہے:

خبردار رہو، بے شک مستحب ہے کہ جب اذان میں پہلی بار اشهد ان محمدًا رسول اللہ سنے صلی اللہ علیك یارسول اللہ کہے اور دوسری بار قرۃ عینی بك یارسول اللہ کہے پھر انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں پر رکھ کر کہے: اللّٰھم متعنی بالسمع والبصر۔

فانہٗ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم یکون لہٗ قائدًا الی الجنۃ

تو نبی اکرم ﷺ اپنے پیچھے پیچھے اسے جنت میں لے جائینگے۔ (ایسا ہی کنز العباد میں ہے)۔ (ردالمحتار، ج:۱، ص:۲۹۳)

حضور ﷺ کا نام چومنے والا کبھی اندھا نہ ہوگا

جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی

زیارت کے مشتاق ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رخ پرنور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں مثل آئینہ ظاہر فرمایا تو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں سے لگایا۔ پس یہ سنت ان کی اولاد میں جاری ہوئی۔ پھر جب جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو یہ قصہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا:

من سمع اسمی فی الاذان فقبل ظفری ابهامیه ومسح علی عینیه لم یعم ابدًا

جو شخص اذان میں میرا نام سنے اور اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے وہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔ (روح البیان، ج:۷، ص:۲۲۹)

اے اخی اے عاشق محبوب حق — اے نثارو طالب و مطلوب حق
جب سنے تو نام پاک مصطفیٰ — چوم انگوٹھے اور آنکھوں سے لگا
پڑھ درود ان پر بصیغۂ خطاب — آنکھیں تیری ہوں گی نہ ہرگز خراب
ہوں گے محشر میں شفیع وہ بالیقیں — پھر خدا دے گا تجھے خلد بریں
جس نے کی تعظیم سن کے ان کا نام — آتش دوزخ ہوئی اس پر حرام
تعظیم ان کی مومنوں پر فرض ہے — جو نہ مانے اس کے دل میں مرض ہے
اے شفیع من کرم برایں غلام — صد ہزاراں الصلوٰۃ والسلام

(خازن روح البیان زیر آیت بدت لهما سوآتهما از هدیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

صرف ناخن ہی کیوں چومے جاتے ہیں؟

اس لیے کہ آدم علیہ السلام کا جنتی لباس ناخن تھا۔ جب وہ واپس لے لیا گیا اور صرف انگلیوں پہ باقی رکھا گیا تو یادگار کے طور پر اس جنتی لباس کو چوم لیتے ہیں جس طرح کہ حجر اسود کو جنت کی یادگار ہونے کی وجہ سے چوما جاتا ہے کیونکہ اس کو آدم علیہ السلام جنت سے اپنے ساتھ لائے تھے اور چونکہ جنت ہمیں حضور علیہ السلام کے

صدقہ سے ملے گی کیونکہ آپ جنتی مخلوق کے قائد و سردار ہیں۔ لہٰذا جنت کے سردار کے نام پہ جنت کی یادگار کو چوما جاتا ہے اور یہ چومنے والے کے جنتی ہونے کی علامت ہوگی۔

تعظیم جس نے کی ہے محمد کے نام کی
اللہ نے اس پہ آتش دوزخ حرام کی

تقبیل ابہامین کی روایت کی فنی حیثیت

اگر کوئی کہے انگوٹھے چومنے والی حدیث صحیح نہیں، لہٰذا اس پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ

صحت حدیث کے انکار سے اس کے حسن ہونے کی نفی نہیں ہوتی۔ پھر اسے محض باطل اور موضوع ٹھہرانا تو سراسر جہالت ہے۔ صحیح اور موضوع کے وسط میں بہت اقسام حدیث ہیں۔ اگر حدیث ضعیف بھی ہو تو فضائل اعمال میں معتبر ہے۔

فتح المبین مولفہ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ (ص:۳۶) میں ہے:

اتفق العلمآء علی جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال (منیر العینین از اعلیٰ حضرت بریلوی)

یعنی تمام علماء نے اس پر اتفاق کیا کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔ وضو کے اعضاء دھوتے ہوئے دعائیں پڑھنا، وضو میں گردن کا مسح کرنا اور نماز اوابین کا ثبوت ضعیف حدیثوں سے ہے مگر فقہاء انہیں مستحب لکھتے ہیں۔ منکرین بھی ان اعمال میں کوشش کرتے ہیں۔ اس وقت انہیں ضعیف حدیث مضر نہیں ہوتی لیکن حضور اکرم نبی محترم ﷺ کا پیارا نام سن کر انگوٹھے چومنے کو ناجائز اور شرک بتاتے ہیں۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب ﷺ
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

Scanned with CamScanner

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ موضوعات کبیر (ص:۲۱۰) میں فرماتے ہیں:

قلت واذا ثبت رفعهٗ الی الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنه فیکفی للعمل به لقوله علیه الصلوٰة والسلام علیکم بسنتی وسنة الخلفآء الراشدین

میں نے کہا اور جب اس حدیث کا رفع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک ثابت ہوا تو اس کا ثبوت عمل کیلئے کافی ہے کیونکہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: تم پر میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے۔

آدم علیہ السلام کو تو نور نظر آیا تھا تو انہوں نے آنکھوں کو چوما تم کیوں چومتے ہو؟

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگر نور مصطفیٰ ﷺ انگوٹھوں کے ناخنوں میں دیکھ کر چوما تھا تو تم کونسا نور دیکھتے ہو جو چومتے ہو، چومنے کی جو وجہ وہاں تھی یہاں نہیں ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ سعی، رمی اور رمل میں جو وجہ اس وقت تھی جبکہ ان کا آغاز ہوا وہ وجہ آج نہیں ہے، پھر آج تم حج میں یہ کام کیوں کرتے ہو؟

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے پانی کی تلاش میں صفا و مروہ کے درمیان دوڑی تھیں۔ اب کہاں پانی کی تلاش ہے؟ تم حج میں صفا و مروہ کے درمیان کیوں دوڑتے ہو؟

حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام نے قربانی کیلئے جاتے ہوئے راستے میں تین جگہ شیطان کو کنکر مارے، تم اب وہاں کنکر کیوں مارتے ہو کیا آپ کو شیطان دھوکا دیتا نظر آتا ہے؟

کفار مکہ پر قوت کے اظہار کیلئے مسلمانوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم فرمایا: طواف میں اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے چلو۔ اب طواف قدوم میں مرد رمل

کیوں کرتے ہیں؟ یعنی اکڑ کر کیوں چلتے ہیں؟

حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعض اعمال ایسے مقبول ہو جاتے ہیں کہ ان کی یادگار باقی رکھی جاتی ہے اگرچہ وہ ضرورت باقی نہ رہے۔

یہاں بھی حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار قائم رکھنے کیلئے ہم انگوٹھے چومتے ہیں اگرچہ ہمیں نور نظر نہیں آتا۔ نیز حضرت آدم و حضرت حوا علیہما الصلوٰۃ والسلام جب جنت سے باہر تشریف لائے تو جنتی لباس اتار لیا گیا صرف ناخنوں میں جنتی لباس رہ گیا۔ ہم اس لیے بھی ناخن چومتے ہیں کہ ہوسکتا ہے جنتی لباس چومنے کی برکت سے جنت مل جائے۔

یاد رہے! احناف کے علاوہ امام شافعی کے ہاں بھی نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن کر انگوٹھوں کو چومنا ثابت ہے۔ جیسا کہ مذہب شافعی کی مشہور کتاب "اعانة الطالبین علی حل الفاظ فتح العین" مطبوعہ مصر کے ص ۲۴۷ پہ ہے۔ ثم یقبل ابهامیه ویجعلهما علی عینیه لم یعم ولم یرمد ابدا۔ پھر اپنے انگوٹھوں کو چومے اور آنکھوں پہ رکھے نہ کبھی اندھا ہوگا اور نہ ہی اس کی آنکھیں دکھیں گی۔

اسی طرح فقہ مالکی کی کتاب کفایۃ الطالب الربانی لرسالہ ابن ابی زید القیروانی میں بھی ہے۔ شیخ علامہ مفسر نورالدین خراسانی فرماتے ہیں: ایک شخص یہ عمل مبارک کرتا تھا پھر اس نے چھوڑ دیا تو اس کی آنکھیں خراب ہوگئیں۔ خواب میں حضور علیہ السلام تشریف لائے اور آپ نے فرمایا تم نے یہ عمل کیوں چھوڑ دیا ہے۔ اگر اپنی آنکھوں کی سلامتی چاہتے ہو تو یہ عمل دوبارہ شروع کردو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا تو اس کی آنکھیں پھر کبھی خراب نہ ہوئیں۔ (نہج السلامہ الشیخ علی الصعیدی عدوی، ص ۱۷۷)

مولوی عبدالستار اتونسوی کے استاد عبدالشکور لکھنوی اپنی کتاب علم الفقہ ج ۲، ص ۱۴۳ کے پہلے ایڈیشن میں لکھتے ہیں۔

اذان سننے والے کے لئے مستحب ہے کہ پہلی مرتبہ اشهدان محمدا رسول

اللہ سنے تو یہ کہے: صلی اللہ علیک یارسول اللہ۔ اور دوسری بار سنے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کے ناخنوں کو آنکھوں پہ رکھ کر کہے: قرۃ عینی بک یارسول اللہ اللھم متعنی بالسمع والبصر

(بحوالہ جامع الرموز' کنز العباد' ھدیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

براہین قاطعہ کے ص ۲۸ پہ ہے' جس کے جواز کی دلیل قرون ثلاثہ میں ہو خواہ وہ جزئیہ بوجود خارجی ان قرون میں ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور خواہ اس کی جنس کا وجود خارج میں ہوا ہو یا نہ ہوا ہو وہ سب سنت ہے۔

اور اس بابرکت عمل کی کراہت کے لئے صحیح حدیث تو کیا ضعیف حدیث بھی نہ ملے گی۔ لہٰذا کوئی اگر اس عمل کو اس لیے مستحب نہیں مانتا کہ اس کا نظریہ ہے کہ استحباب ضعیف حدیث سے نہیں ہوسکتا تو وہ بتائے کہ کراہت کے لئے اس کے پاس کون سی حدیث ہے۔ جس سے اس عمل کی کراہت کا قول کر رہا ہے۔

کِتَابُ الْمَسَاجِدِ (مسجدوں کا بیان)

☆ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے مسجد بنائے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (۶۸۹)

اگر پہلے سے ایک جگہ مسجد موجود ہے تو نئی مسجد اس جگہ نہ بنائی جائے اور یہی رقم اس کی تعمیر و ترقی پر لگائی جائے یا جس چیز کی وہاں ضرورت ہے وہ بنائی جائے۔ جیسے مدرسہ بنانا' کنواں کھدوانا' سرائے بنوانا' دینی کتب چھپوانا یا تبلیغی اجتماعات کرنا وغیرہ۔ اسی طرح ریاکاری کے لئے مسجد بنوانا' اس کو قیامت کی نشانی قرار دیا گیا۔ "مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ ." (۶۹۰)

☆ داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ انہیں اپنی طرح کی حکومت

عطا فرما۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرما دی۔ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهٗ فَاُوْتِيَهٗ (۶۹۴) لہٰذا یہ کہنا کہ داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے جیسی حکومت (ہوا' پانی' حیوان' انسان پہ) عطا فرمائی۔ جائز ہوا کیونکہ یہ عطائی تھی نہ کہ ذاتی۔

مرزائیوں کے ایک سوال کا جواب

حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں اور آپ کی مسجد (نبوی شریف انبیاء کرام علیہم السلام کی بنائی ہوئی) مساجد میں سے آخری مسجد ہے۔

"فَاِنِّيْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّهٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ ." (۶۹۵)

لہٰذا مرزائی اجرائے نبوت کے باطل عقیدے کو ثابت کرنے کے لیے یہ نہیں کہہ سکتے کہ اگر مسجد نبوی آخری مسجد ہے تو اس کے بعد لاکھوں مسجدیں بن چکی ہیں اور تا قیامت بنتی رہیں گی۔ اسی طرح حضور اخر الانبیاء ہیں تو آپ کے بعد نبی بھی ہو سکتے ہیں۔

☆ حضور علیہ السلام کے منبر کے پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں۔ (۶۹۷)

☆ جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پہ رکھی گئی وہ مسجد نبوی شریف ہے۔ (۶۹۸)

☆ حضور علیہ السلام مسجد قبا میں (ہر ہفتے) کبھی پیدل اور کبھی سواری پہ تشریف لے جاتے۔ (۶۹۹) حالانکہ یہ مسجد ان تین میں سے نہیں ہے جن کے بارے میں فرمایا گیا کہ تین مساجد کے علاوہ کجاوے نہ باندھے جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے) (۷۰۱) پھر اس میں تو مساجد کا ذکر ہے زیارت قبور سے روکنا اس سے کس طرح ثابت ہو گیا۔

حدیث لَا تُشَدُّوا الرِّحَالُ...... کا مطلب

اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ ان تین مسجدوں میں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ چنانچہ مسجد الحرام میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر' بیت

Scanned with CamScanner

المقدس اور مدینہ پاک کی مسجد میں ایک نیکی کا ثواب پچاس ہزار کے برابر۔ لہٰذا ان مساجد میں یہ نیت کر کے دور سے آنا چونکہ فائدہ مند ہے لہٰذا جائز ہے لیکن کسی اور مسجد کی طرف سفر کرنا یہ سمجھ کر کہ وہاں ثواب زیادہ ملتا ہے محض لغو اور ناجائز ہے۔ کیونکہ ہر جگہ کی مسجد میں ثواب یکساں ہیں جیسے بعض لوگ لاہور کی بادشاہی مسجد میں جمعۃ الوداع پڑھنے کے لئے سفر کر کے جاتے ہیں، یہ سمجھ کر کہ وہاں ثواب زیادہ ملتا ہے، یہ ناجائز ہے۔ تو سفر کرنا کسی اور مسجد کی طرف اور پھر زیادتی ثواب کی نیت سے منع ہے۔ اگر حدیث کی یہ توجیہہ نہ کی جائے تو بہت سے دوسرے سفر بھی حرام ہوں گے۔ آج تجارت کے لئے علم دین کے لئے، دنیوی کاموں کے لئے لوگ صدہا قسم کے سفر کرتے ہیں۔ وہ سب حرام ٹھہریں گے۔ چنانچہ اس حدیث کی شرح اشعۃ اللمعات میں ہے کہ بعض علماء نے فرمایا ہے: یہاں کلام مسجدوں کے بارے میں ہے یعنی ان تینوں مسجدوں کے علاوہ اور مقامات تو وہ اس کلام کے مفہوم سے خارج ہیں۔ مرقات میں ہے کہ ابو محمد نے فرمایا: سوا ان تین مساجد کے اور کسی مسجد کی طرف سفر کرنا حرام ہے مگر یہ محض غلط ہے۔ احیاء علوم میں ہے کہ بعض علماء متبرک مقامات اور قبور علماء کی زیارت کے لئے سفر کرنے کو منع کرتے ہیں۔ مجھے جو تحقیق معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے بلکہ زیارت قبور کا حکم ہے اس حدیث کی وجہ سے "اَلَا فَزُوْرُوْهَا" ان تین مساجد کے علاوہ اور کسی مسجد کی طرف سفر کرنے سے اس لیے منع فرمایا گیا کہ تمام مساجد یکساں ہیں لیکن مقامات متبرکہ برابر نہیں بلکہ ان کی برکات بقدر درجات ہیں۔ کیا یہ مانع انبیاء کرام کی قبور کے سفر سے بھی منع کرے گا جیسے حضرت سیدنا ابراہیم وموسیٰ و یحییٰ علیہم السلام، اس سے منع کرنا سخت دشوار ہے۔ اس طرح مزارات اولیاء کرام بھی اس حکم میں شامل ہیں۔ پس کیا بعید ہے کہ ان کی طرف سفر کرنے میں بھی کوئی خاص غرض ہو جیسا کہ علماء کی زندگی میں ان کی زیارت کرنا (نووی شرح مسلم) مشکوٰۃ شریف کتاب الجہاد فی فضائلہ میں ہے "دریا میں فقط

حاجی، نمازی یا عمرہ کرنے والا ہی سوار ہو"۔ یہاں بھی تین سفروں کے علاوہ اور اطراف میں سفر حرام نہیں۔ اگر حدیث کا یہ مفہوم نہ لیا جائے تو دنیا میں زندگی محال ہو جائے گی (جاء الحق، حصہ اول ۳۳۵)

قبروں پہ جا کر فاتحہ پڑھنا اور دعا کرنا بھی سنت ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قبروں کی زیارت کرو کیونکہ قبروں کو دیکھنے سے موت یاد آتی ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بھی قبرستان تشریف لے جاتے تھے اور مردوں کے لئے مغفرت کی دعا فرماتے۔ یہ بھی ثابت ہے کہ آپ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر جنت البقیع میں تشریف لے جا کر مردوں کے لئے مغفرت کی دعا فرماتے۔ (دین مصطفیٰ، ص ۴۸۳)

☆ گھر سے مسجد کی طرف نکلیں تو ایک قدم پہ ایک نیکی ملتی ہے اور دوسرے قدم پہ ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ (۷۰۶)

☆ حضور علیہ السلام کے دورِ اقدس میں ایک بے گھر نوجوان مسجد میں سویا کرتا تھا۔ (۷۲۳)

حضور علیہ السلام نے ناراضگی کا تبسم فرمایا: تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ (۷۳۲)

کِتَابُ الْقِبْلَةِ (قبلہ کا بیان)

نماز کی شرائط میں سے تیسری شرط استقبال قبلہ ہے یعنی کعبہ معظمہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ۔ پس اس (قبلہ، مسجد حرام) کی طرف منہ پھیرلو۔

یاد رہے! نماز اللہ ہی کے لئے پڑھی جائے اور اسی کے لئے سجدہ ہو نہ کہ کعبہ کو اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کے لئے سجدہ کیا تو حرام و گناہ کبیرہ کیا اگر عبادت کعبہ کی نیت سے کی جب تو کھلا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے (درمختار سے افادات رضویہ)

Scanned with CamScanner

استقبال قبلہ عام ہے کہ بعینہٖ کعبہ معظمہ کی طرف منہ ہو جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لئے یا اس جہت کو منہ ہو جیسے اوروں کے لئے (درمختار) یعنی تحقیق یہ ہے کہ جو عین کعبہ کی سمت خاص تحقیق کر سکتا ہے۔ اگرچہ کعبہ آڑ میں ہو جیسے مکہ معظمہ کے مکانوں میں جبکہ مثلاً چھت پر چڑھ کر کعبہ کو دیکھ سکتے ہیں تو عین کعبہ کی طرف منہ کرنا فرض ہے۔ جہت کافی نہیں اور جسے یہ تحقیق ناممکن ہو اگرچہ خاص مکہ معظمہ میں ہو اس کے لئے جہت کعبہ کو منہ کرنا کافی ہے۔ (افادات رضویہ)

کعبہ معظمہ کے اندر نماز پڑھی تو جس رخ چاہے پڑھے کعبہ کی چھت پر بھی نماز ہو جائے گی مگر اس کی چھت پر چڑھنا ممنوع ہے۔ (غنیۃ وغیرہا)

اگر صرف حطیم کی طرف منہ کیا کہ کعبہ معظمہ محاذات میں نہ آیا نماز نہ ہوئی۔ (غنیۃ)

جہت کعبہ کو منہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ منہ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے مگر منہ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ میں ہے نماز ہو جائے گی۔ اس کی مقدار ۴۵ درجہ رکھی گئی ہے تو اگر ۴۵ درجے سے زائد انحراف ہے مگر استقبال نہ پایا گیا' نماز نہ ہوئی۔ (بہار شریعت)

☆ مدینہ شریف آکر سولہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جاتی رہی۔ (۷۴۳)

☆ کپڑوں کی قلت ہو تو ایک کپڑے (چادر یا قمیص) میں بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ (۷۶۴-۶۵-۶۶)

کِتَابُ الْاِمَامَۃِ (امامت کا بیان)

☆ حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد جب انصار نے کہا: مِنَّا اَمِیْرٌ وَّمِنْکُمْ اَمِیْرٌ۔ ایک امام ہم میں سے ہوگا اور ایک تم (مہاجرین) میں سے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور علیہ السلام نے خود ابوبکر صدیق کو نماز

پڑھانے کا حکم دیا تھا۔ تم میں سے کون ہے جو ابوبکر صدیق پہ مقدم ہونے پہ راضی ہو؟ تو سب نے کہا: نَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ نَتَقَدَّمَ اَبَابَکْرٍ۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق سے مقدم ہوں۔ (۷۷۸)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا: ابوقحافہ کے بیٹے کو یہ لائق نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہو کر نماز پڑھائے۔ مَا کَانَ یَنْبَغِی لِابْنِ اَبِی قُحَافَۃَ اَنْ یُصَلِّیَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (۷۸۵-۹۴)

☆ پہلی صف میں علم و عقل والے (پرہیزگار لوگ) کھڑے ہوں۔ (۸۰۸)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو سیدھا کرنے کے لئے ایک طرف سے دوسری طرف جاتے لوگوں کے کندھوں اور سینوں پہ ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: اختلاف (صفیں ٹیڑھی) مت کرو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اگلی صفوں پر رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں۔ (۸۱۲)

☆ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں شیطان کو بکری کے بچے کی طرح صفوں (کے خلا میں) گھستا ہوا دیکھتا ہوں۔ (۸۱۶)

☆ بچوں کے رونے کی آواز سن کر حضور علیہ السلام نماز کو مختصر فرما دیتے تاکہ ان کی ماؤں کو (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہوتی تھیں) تکلیف نہ ہو۔ (۸۲۶)

☆ امام سے پہلے سر اٹھانے والا ڈرے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کی طرح نہ کر دے۔ (۸۲۹)

☆ "مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ۔" ......آپ نے فرمایا: ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے...... (۸۳۴)

☆ صحابہ کرام زیادہ نیکیاں لینے کے لئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے۔ نماز

Scanned with CamScanner

باجماعت کے لئے ایک شخص دو بندوں کے سہارا لے کر آتا۔ صرف منافق ہی جماعت سے پیچھے رہتے تھے۔(۸۵۰)

☆ نماز باجماعت کی نیت سے گھر سے وضو کر کے مسجد میں آنے والے کو جماعت نہ بھی ملے تو ثواب پالے گا۔(۸۵۶)

☆ نماز باجماعت کو پانے کے لئے دوڑنا نہ چاہیے۔(۸۶۲)

خبریں وہ دیں کہ جن کی کسی کو خبر نہ تھی

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام جب عصر کی نماز پڑھ لیتے تو قبیلہ بنو عبدالاشہل کے پاس تشریف لے جاتے اور ان سے بات چیت فرماتے اور مغرب کی نماز کے لئے واپس تشریف لے آتے۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے لئے جلد جلدی تشریف لا رہے تھے جبکہ ہم لوگ بقیع کی طرف نکلے۔ حضور علیہ السلام نے اُفٍ لَّکَ اُفٍ لَّکَ فرمایا۔ ابورافع کہتے ہیں: آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سن کر میرے دل میں ڈر پیدا ہوا (کہ شاید میرے بارے میں فرما رہے ہوں) کہ مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے۔ میں پیچھے ہٹ گیا' آپ نے مجھ سے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے چلتے کیوں نہیں؟ میں نے عرض کیا: کیا مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے کہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے ہیں' فرمایا: میں نے تمہیں نہیں کہا بلکہ فلاں شخص کے بارے میں کہا ہے جس کو میں نے صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا اور اس نے ایک کھال چوری کر لی۔ فَدُرِّعَ الْاٰنَ مِثْلُهَا مِنْ نَّارٍ۔ تو اس کو اس کی مثل آگ پہنا دی گئی۔(۸۶۳)

یہ علم غیب ہے کہ رسول کریم نے
خبریں، وہ دیں کہ جن کی کسی کو خبر نہ تھی

☆ قرآنی آیت ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین کے شان نزول میں ایک عجیب واقعہ۔(۸۷۱)

کِتَابُ الْاِفْتِتَاحِ (نماز شروع کرنے کے بیان میں)

☆ تکبیر تحریمہ میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا۔(۸۸۰) آپ صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھوں کو کانوں کی لو تک پہنچاتے۔(۸۸۳)

مسئلہ رفع یدین

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ نماز میں تکبیر اولیٰ کے علاوہ رفع یدین کرنا منع ہے۔ رکوع سے پہلے اور بعد رفع یدین کرنیوالی حدیثیں منسوخ ہیں۔ علامہ بدرالدین عینی شارح بخاری فرماتے ہیں:

انہ کان فی بدء الاسلام ثم نسخ (عمدۃ القاری شرح بخاری' ج:۵' ص:۲۷۲)

یعنی رفع یدین شروع اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ اس بارے میں چند احادیث ملاحظہ ہوں:

حدیث (1)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم اذا کبر لافتتاح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یکون ابهاماہ قریبًا من شحمتی اذنیہ ثم لایعود

(طحاوی' ج:۱' ص:۱۳۲' ابوداؤد' ج:۱' ص:۱۰۹' دارقطنی' ج:۱' ص:۲۹۴)

نبی کریم ﷺ جب نماز شروع فرمانے کیلئے تکبیر کہتے تو اپنے مبارک ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے دونوں انگوٹھے کانوں کی لو تک قریب ہو جاتے۔ پھر پوری نماز میں رفع یدین نہ فرماتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ' ج:۱' ص:۲۳۶)

حدیث (2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

الا اصلی بکم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا مرۃً واحدۃً

(نسائی ج:۱ ص:۱۱۷، ابوداؤد ج:۱ ص:۱۰۹، ترمذی ج:۱، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء ان النبی ﷺ لم یرفع الا فی اول مرۃ، ۲۵۷، ص:۷۱)

کیا میں تمہارے سامنے رسول اللہ ﷺ کی نماز جیسی نماز نہ پڑھوں! پس آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی تو صرف ایک (بار شروع نماز میں) ہاتھ اٹھائے یعنی شروع نماز کے علاوہ رفع یدین نہ فرمایا۔

یہ دیکھ کر کسی صحابی نے اس کا انکار نہیں کیا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حدیث (3)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ان العشرۃ المبشرۃ ماکانوا یرفعون ایدیھم الا فی افتتاح الصلوٰۃ (عمدۃ القاری ج:۵ ص:۲۷۲)

بے شک عشرہ مبشرہ علیہم الرضوان رفع یدین نہیں کرتے تھے مگر نماز شروع کرتے وقت۔ (یہی مفہوم دیکھیے شرح سفر سعادت، ص:۶۶)

عشرہ مبشرہ وہ دس صحابہ علیہم الرضوان ہیں جنہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنتی ہونے کی خوشخبری دے دی تھی، ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت ابو بکر صدیق (۲) حضرت عمر فاروق (۳) حضرت عثمان غنی (۴) حضرت علی المرتضیٰ (۵) حضرت طلحہ (۶) حضرت زبیر (۷) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (۸) حضرت سعد بن ابی وقاص (۹) حضرت سعید بن زید (۱۰) حضرت ابوعبیدہ بن الجراح (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

حدیث (4)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو مسجد حرام میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرتا تھا تو آپ نے فرمایا:

لا تفعل انہٗ شیءٌ قد ترکہٗ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بعد ما فعلہٗ

ایسا نہ کرو، بے شک یہ ایسا فعل ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے پہلے کیا بعد میں چھوڑ دیا۔ (عمدۃ القاری ج:۵ ص:۲۷۳)

رفع یدین کے مسئلہ پر امام اوزاعی اور امام ابوحنیفہ کا مناظرہ

فتح القدیر اور مرقات میں ہے کہ امام اوزاعی نے امام ابوحنیفہ سے کہا کہ آپ رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟ تو امام صاحب نے جواب دیا: اس لیے کہ اس بارے میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ امام اوزاعی نے کہا: میں آپ کو اس بارے میں صحیح حدیث سناتا ہوں۔ حدثنی الزھری عن سالم عن ابیہ عن رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انہ کان یرفع یدیہ۔ امام صاحب نے فرمایا: میرے پاس اس سے قوی حدیث ہے، جو یہ ہے۔ ہم سے حضرت حماد رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف بیان کی، انہوں نے ابراہیم نخعی سے، انہوں نے حضرت علقمہ اور اسود سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف نماز کی ابتدا میں ہاتھ اٹھاتے۔ اس کے بعد کبھی اپنے ہاتھ مبارک نہ اٹھاتے تھے۔

امام اوزاعی: آپ کی پیش کردہ حدیث کو میری پیش کردہ حدیث پر کیا فوقیت ہے، جس کی وجہ سے آپ نے اسے قبول فرمایا اور میری حدیث کو چھوڑ دیا؟

امام اعظم: اس لیے کہ حماد زہری سے زیادہ عالم اور فقیہ ہیں۔ علقمہ سالم کے

Scanned with CamScanner

والد عبداللہ بن عمر سے علم میں کم نہیں۔ اسود بہت بڑے متقی فقیہ و افضل ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بہت بڑے فقیہ ہیں۔ قرأت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں حضرت ابن عمر سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں کہ بچپن سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ چونکہ ہماری حدیث کے راوی تمہاری حدیث کے راویوں سے علم و فضل میں زیادہ ہیں۔ لہٰذا ہماری پیش کردہ حدیث بہت قوی اور قابل قبول ہے۔ امام اوزاعی: خاموش ہو گئے۔

☆ تشہد میں رفع سبابہ کے لئے انگلیوں اور انگوٹھے کا حلقہ بنانا۔ (۸۹۰)

☆ حالت قیام میں پاؤں کو ملا کر کھڑا ہونا ممنوع ہے۔ (۸۹۳-۹۴)

نماز میں قرأت کا آغاز کہاں سے ہو؟

قرأت کا آغاز (با آواز بلند) الحمدللہ رب العالمین سے حضور علیہ السلام حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ (۹۰۴) امام نسائی نے پورا باب باندھا۔ "ترك الجهر بسم الله الرحمن الرحيم"۔ اور اس میں تین احادیث درج فرمائیں۔ (۹-۸-۹۰۷) اگلے باب میں سورۂ فاتحہ میں بسم اللہ شریف نہ پڑھنے سے مراد بھی یہی ہے کہ جھراً نہ پڑھی جائے۔

☆ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ آخری دو آیات ایسے دو نور ہیں جو حضور علیہ السلام سے پہلے کسی کو نہ دیئے گئے۔ (۹۱۳)

☆ حضرت عمران بن حصین سے دو احادیث مروی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو ایک شخص نے آپ کے پیچھے سورۂ الاعلیٰ پڑھی۔ آپ نے نماز کے بعد پوچھا: مَنْ قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔ سورۂ الاعلیٰ کون پڑھ رہا تھا۔ ایک شخص نے عرض کیا: میں۔ اور اس سے میری نیت صرف ثواب کی تھی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: "عَرَفْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيْهَا" مجھے ایسا لگا کہ کوئی مجھ سے قرآن چھین رہا ہے۔ (۹۱۹-۹۱۸) اسی طرح حضرت ابوہریرہ سے بھی مروی

ہے اور اس روایت کے آخر میں یہ بھی ہے کہ جہری نماز میں کوئی بھی آپ کے پیچھے قرأت نہ کرتا (۹۲۰) عندالاحناف نماز سری ہو یا جہری، امام کے پیچھے مقتدی کا سورۂ فاتحہ یا قرآن پاک کا کوئی حصہ پڑھنا ممنوع ہے۔ جس کے چند دلائل حسب ذیل ہیں۔

قرأت خلف الامام کا مسئلہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

واذا قرئ القراٰن فاستمعوا لهٗ وانصتوا لعلكم ترحمون ○

(پ:۹، ع:۱۴)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔ (کنزالایمان)

(فتاویٰ ابن تیمیہ میں لکھا ہے کہ یہ آیت "نماز فرض" کی قرأت کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ فتاویٰ ابن تیمیہ، ج:۲۳، ص:۲۶۹)

اس آیت سے پتہ چلا کہ امام کے پیچھے مقتدی کو قرأت کرنا منع ہے خواہ امام بلند آواز سے قرأت کرے یا آہستہ۔ اگر مقتدی پر سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہوتا تو رکوع میں مل جانے سے اس کو رکعت نہ ملتی۔

(آئمہ تفسیر بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت نماز میں قرأت کی بابت نازل ہوئی۔

تفسیر کبیر، ج:۴، ص:۵۰، روح البیان، ج:۳، ص:۲۸۰)

اس بارے میں مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ ہوں۔

(1) عن ابی هريرة رضی الله تعالٰی عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وآله وسلم انما جعل الامام لیؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا قرء فانصتوا

(نسائی، ج:۱، ص:۱۰۷، ابن ماجہ، ص:۶۱، مشکوٰۃ، ص:۸۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Scanned with CamScanner

فرمایا: امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے تو جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم چپ رہو۔

(2) عن جابرٍ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم من کان لہٗ امامٌ فقرآءۃ الامام لہٗ قرآءۃٌ

(ابن ماجہ، ص:۶۱، طحاوی، ج:۱، ص:۱۰۶، دارقطنی، ج:۱، ص:۳۲۳، موطا امام محمد، ص:۹۸، مسند امام احمد، ج:۳، ص:۳۳۹، کتاب الآثار، ج:۱، ص:۱۷۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو تو امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں فرمایا: اس حدیث کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ (فتاوی ابن تیمیہ ج ۲ ص ۲۷۱) ان میں حضرت علیؓ، ابن عبداللہ، ابن عمرؓ، ابوسعید خدری، ابو ہریرہ، ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم ہیں اور اسی (۸۰) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ان سے حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

(عمدۃ القاری، ج:۶، ص:۱۳)

(3) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

من صلّٰی خلف الامام کفتہ قرآءتہٗ

جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اسے کافی ہے۔

(مؤطا امام محمد، ص:۷۹)

(4) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا،

من صلّٰی رکعةً لم یقرء فیھا بام الکتٰب فلم یصل الا ورآء الامام

جس نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز نہ ہوئی مگر امام کے پیچھے ہو تو (بغیر فاتحہ) ہو جائے گی۔

(ترمذی، ج:۱، کتاب الصلوٰۃ باب (ماجاء فی ترک القراءۃ خلف الامام اذا جہر الامام الخ، ۳۱۳، ص:۸۶)
مؤطا امام مالک، ص:۲۸، طحاوی)

(5) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لیت الذی یقراء خلف الامام ملئ فوہ ترابًا

کاش امام کے پیچھے قرأت کرنے والے شخص کے منہ میں مٹی بھر دی جائے۔

(طحاوی، ج:۱، ص:۱۲۹)

☆ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا امام کے پیچھے قرأت کرنی چاہیے؟ تو انہوں نے جواب دیا: لَا قِرَاْءَۃَ مَعَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ...... (نسائی شریف، حدیث ۹۶۱)

چند احادیث درج کی گئیں اور بھی بہت سی احادیث سے ثابت ہے کہ مقتدی کو قرأت منع ہے۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بہاؤالدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مجدد دین و ملت امام اہلسنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ امام کے پیچھے قرأت نہ پڑھ کر ولی بن گئے تو جو ان کی مخالفت کرے وہ کامیاب کیسے ہوگا؟

امام کے پیچھے آمین کہنے کا مسئلہ

امام نسائی علیہ الرحمۃ نے باب کا نام تو رکھا ہے جَھْرُ الْاِمَامِ بِاٰمِیْن۔ امام کا بلند آواز سے آمین کہنا اور اس کے تحت تین روایات درج فرمائی ہیں اور تینوں میں کسی ایک کے اندر بھی اونچی آواز سے آمین کہنے کا ذکر نہیں بلکہ ہر روایت میں یہی

Scanned with CamScanner

ہے کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ جب امام ولاالضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں تو جس کی آمین فرشتوں سے مل گئی اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے۔ ظاہر بات ہے فرشتوں کے ساتھ آمین میں تبھی موافقت ہوگی کہ جس طرح فرشتوں کی آمین آہستہ ہوتی ہے' اسی طرح ہماری بھی آہستہ ہو۔ تاہم اس پر چند دلائل سے دیئے جارہے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آمین دعا ہے اور دعا آہستہ ہی ہونی چاہیے۔ یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے اور دعا آہستہ ہونی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قد اجیبت دعوتکما (پ:۱۱' ع:۱۴)

تم دونوں کی دعا قبول ہوئی۔

تفاسیر میں ہے کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا مانگ رہے تھے اور حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام آمین کہہ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے دعوتکما فرمایا یعنی دونوں کی دعا۔ ثابت ہوا آمین کہنا دعا ہے۔

قال عطآءٌ آمین دعآءٌ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آمین دعا ہے۔ (بخاری' ج:۱' ص:۱۰۷)

دعا آہستہ ہونی چاہیے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ادعوا ربکم تضرعًا وخفیةً انہ لا یحب المعتدین۔ (پ:۸' ع:۱۴)

اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ' بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔ (کنزالایمان)

اس بارے میں چند احادیث ملاحظہ ہوں:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آپ فرماتے ہیں: رسول

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(1) اذا قال الامام غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین فقولوا آمین فمن وافق قولہ قول الملٰئکة غفرلہ ما تقدم من ذنبہ

جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین کہے تو تم آمین کہو۔ پس جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(بخاری' ج:۱' ص:۱۰۸' مسلم' ج:۱' ص:۱۷۶' مسند امام احمد' ج:۲' ص:۲۳۳' نسائی' ج:۱' ص:۱۰۷' دارمی' ج:۱' ص:۲۲۸' صحیح ابن خزیمہ' ج:۱' ص:۲۸۱)

فرشتے آمین آہستہ کہتے ہیں۔ ہم نے ان کی آمین آج تک نہیں سنی۔ ان کی موافقت اسی وقت ہوگی جب ہم آہستہ آمین کہیں گے۔ جو لوگ چیخ کر آمین کہتے ہیں' وہ فرشتوں کی مخالفت کرتے ہیں۔

(2) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بن وائل اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں: انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو جب نبی اکرم ﷺ غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین پر پہنچے قال آمین وخفض بھا صوتہ آپ نے آمین کہا اور آمین کے ساتھ اپنی آواز آہستہ فرمائی۔

(ترمذی' ج:۱' کتاب الصلوٰۃ' باب ماجاء فی التامین' ص:۶۹' بیہقی' ج:۲' ص:۵۷' دارقطنی' ص:۲۳۴)

(3) حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: انہوں نے فرمایا:

اربعٌ یخفیھن الامام التعوذ و بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
وآمین واللّٰھم ربنا لک الحمد

امام چار چیزوں کو آہستہ پڑھے:

(۱) اعوذ باللہ (۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Scanned with CamScanner

(۳) آمین (٤) اللّٰھم ربنا لک الحمد

(ابن جریر، کنز العمال، ج:۸، ص:۲۷۴)

نماز کے بعد بآواز بلند ذکر کرنے کا مسئلہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(1) فاذکروا اللّٰہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکرًا (پ:۲، ع:۹)

تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے زیادہ۔

(کنز الایمان)

(2) فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللّٰہ (پ:۵، ع:۱۲)

پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو (فوراً) اللہ کی یاد کرو (ذکر کرو) (کنز الایمان)

لہٰذا فرض نماز کے بعد بلند آواز سے کلمہ شریف یا درود پاک پڑھنا جائز بلکہ بہتر ہے۔ یہ آیت اس کا ماخذ ہے۔

اس مسئلہ میں چند احادیث ملاحظہ ہوں:

(1) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں:

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم اذا سلم من صلاتہٖ یقول بصوتہ الاعلٰی لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علٰی کل شیءٍ قدیرٌ

رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے پڑھتے: لا الٰہ الا اللّٰہ۔ (مسلم، مشکوٰۃ، ص:۸۸)

لہٰذا فرض نماز کے فوراً بعد بلند آواز سے کلمہ شریف پڑھنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

(2) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ

کان علٰی عھد النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم

بے شک فرض نماز سے فارغ ہو کر فوراً بلند آواز سے ذکر کرنا حضور ﷺ کے زمان برکت نشان میں جاری تھا۔

(بخاری، ج:۱، ص:۱۱۶، صحیح مسلم، ج:۱، ص:۲۱۷، مشکوٰۃ، ص:۸۸)

(3) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

کنت اعرف انقضاء صلاۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم بالتکبیر

میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ختم ہونا، اللہ اکبر کہنے (بلند آواز سے ذکر کرنے) سے معلوم کرتا تھا۔

(بخاری، ج:۱، ص:۱۱۶، مسلم، ج:۱، ص:۲۱۷، مشکوٰۃ، ص:۸۸)

قال عیاضٌ ان ابن عباسٍ کان لم یحضر الجماعۃ لانہٗ کان صغیرًا ممن لا یواظب علٰی ذٰلک (لمعات شرح مشکوٰۃ، ص:۸۸)

عیاض نے فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما جماعت میں حاضر نہیں ہوتے تھے کیونکہ آپ بچے تھے، جماعت کی پابندی نہیں کر سکتے تھے۔

باقی رہی یہ بات کہ جو لوگ ابھی نماز پڑھ رہے ہیں یا بعد میں جماعت کے ساتھ شامل ہوتے ہیں (مسبوق) اونچی آواز سے ذکر کریں تو ان کی نماز میں خلل آئیگا تو اس سلسلہ میں گزارش یہ ہے کہ جب قرآن وحدیث سے ایک مسئلہ ثابت ہو گیا تو جس شخص نے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی غلطی اسی کی ہے نہ کہ ذکر کرنے والوں کی۔ وہ تو اپنے وقت پر سنت کے مطابق ذکر کرتے ہیں۔ خلل اس صورت میں منع ہے کہ پہلے سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اس کے پاس آ کر بلند آواز سے ذکر کرنا شروع کر دیا جائے۔ ایک تارک جماعت کیلئے پوری جماعت کی سنت چھڑوانا کہاں کی عقلمندی ہے!

اذان، اقامت، درس، وعظ اور تکبیرات تشریق سے ایسے لوگوں کی نمازوں میں خلل کیوں نہیں آتا؟ لہٰذا ان کی خاطر یہ کام ہرگز نہیں چھوڑے جائیں گے۔ سنت واجب اپنے وقت پر ادا ہوں گے۔ بے وقت آنیوالوں کو تنبیہ ہوگی کہ وہ وقت پر آئیں۔

ذکر رو کے فضل کاٹے نقص کا جو یاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی ﷺ

قرآن مجید کی تلاوت کے متعلق احادیث

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصرار پر سات قرأت (مشہورہ) پہ قرآن مجید پڑھنے کی اجازت مل گئی۔ (۹۴۰)

☆ یوں نہ کہنا چاہیے کہ میں قرآن پاک کی فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہا جائے میں بھلا دیا گیا۔ (۹۴۴)

☆ نمازیوں کے اچھی طرح طہارت نہ کرنے کی وجہ سے امام بھول سکتا ہے۔ (۹۴۸)

☆ حضور علیہ السلام ظہر کی نماز میں اتنی طویل قرأت فرماتے کہ جانے والا بقیع کی طرف جاتا اور حاجت سے فراغت کے بعد وضو کر کے واپس آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی پہلی رکعت میں ہوتے (۹۷۴) نماز مغرب میں حضور علیہ السلام نے سورۂ اعراف بھی پڑھتے تھے۔ (۹۹۰-۹۱)

☆ سورۂ اخلاص پڑھنے والے کو فرمایا: تجھ پہ جنت لازم ہوگئی جو اس کی محبت دل میں رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے۔ یہ سورۃ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (۹۹۴ تا ۹۹۷)

☆ نماز میں کھانسی آ جانے کی وجہ سے حضور علیہ السلام نے قرأت روک کر رکوع کر لیا۔ (۱۰۰۸)

☆ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہ چھت پہ حضور علیہ السلام کی قرأت سنتی تھیں۔ (۱۰۱۴)

☆ خوش آوازی سے قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے بارے میں احادیث۔ (۱۰۱۶ تا ۱۰۲۲)

☆ جو سجدہ و رکوع میں اپنی پیٹھ برابر نہ کرے، اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (۱۰۲۸) اس سے معلوم ہوا: نماز میں تعدیل ارکان واجب ہے۔ اس حدیث کو حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا ہے۔

كِتَابُ التَّطْبِيْقِ

(رکوع میں دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان رکھنا)

تطبیق یعنی حالت رکوع میں دونوں ہاتھوں کو ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھنے کے بارے میں جب حضرت ابن مسعود کا عمل (جو کہ حضور علیہ السلام ہی کی طرف سے تھا) پہنچا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

صَدَقَ اَخِی قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِهٰذَا يَعْنِى الْاِمْسَاكَ بِالرُّكَبِ

میرے بھائی (ابن مسعود) نے سچ کہا ہے۔ پہلے ایسے ہی حکم تھا۔ بعد ازاں گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم دیا گیا۔ (۱۰۳۲) چنانچہ اگلے باب کا عنوان ہی یہ ہے نسخ ذلك۔ اس حکم کا منسوخ ہونا اور اس میں حضرت مصعب بن سعد سے دو احادیث ہیں۔ اب رکوع میں گھٹنوں پہ ہاتھ رکھ کر ان کو پکڑنا سنت ہے۔ (۱۰۳۵-۳۶)

☆ حالت رکوع میں سر کو پشت کے برابر کر کے (رکوع و سجدہ میں) بغلوں کو کھولا جائے۔ (۱۰۳۸-۳۹)

☆ رکوع میں صرف سبحان ربی العظیم اور سجدے میں صرف سبحان ربی الاعلیٰ کہنا (اس حدیث میں کسی اور دعا وغیرہ کا ذکر نہیں ہے)۔ (۱۰۴۷)

☆ حضور علیہ السلام کا سورۂ بقرہ کے برابر رکوع کرنا اور اس میں سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ پڑھنا۔ (۱۰۵۰)

☆ سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ربنالک الحمد (۱۰۵۸) ربنا ولک الحمد (۱۰۶۰) دونوں طرح آیا ہے۔ بہار شریعت میں ہے رکوع سے اٹھنے میں امام کے لئے سمع اللہ لمن حمدہ کہنا اور مقتدی کے لئے اللھم ربنا ولک الحمد کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔ ربنالک الحمد سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے مگر واؤ کا ہونا بہتر ہے اور اللھم ہونا اس سے بہتر اور سب میں بہتر یہ کہ دونوں ہوں یعنی اللھم ربنا ولک الحمد (ح ۳، ص ۴۴ بحوالہ درمختار)

اس کی بھی وہی فضیلت ہے جو آمین کی کہ جس کا یہ قول فرشتوں کے موافق ہو جائے۔ اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(رواہ البخاری و مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، بہار شریعت، ح ۳، ص ۴۴)

منگتے ہیں، کرم ان کا سدا مانگ رہے ہیں

☆ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام نے فرمایا: سَلْنِیْ مجھ سے مانگ۔ انہوں نے عرض کیا: مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّةِ۔ جنت میں آپ کا قرب (مانگتا ہوں) فرمایا: اَوْ غَیْرَ ذٰلِكَ۔ اس کے علاوہ (بھی کچھ مانگنا ہے تو مانگ لے) انہوں نے عرض کیا: ھُوَ ذَاكَ۔ بس یہی کافی ہے۔ (۱۱۳۸)

منگتے کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی ؎
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ قصیدہ نعتیہ میں لکھتے ہیں: ”ہمیں نظر نہیں آتا مگر حضور علیہ السلام ہر مصیبت کے وقت غمخواری فرماتے ہیں“۔ ایک

مقام پہ لکھا: ”حضور علیہ السلام قیامت کے دن خوف زدوں اور خوف سے بھاگنے والوں کی جائے پناہ ہیں، زمانہ کے حوادث کے ہجوم کے وقت لوگوں کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہیں“۔ پھر سرکار کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں: ”اے خلق خدا میں بہترین، اے عطا فرمانے والے اور مصیبت کے وقت امیدوار کی مصیبت ٹالنے والے“۔ پھر عرض کرتے ہیں: ”آپ مصیبتوں کے ہجوم میں پناہ دینے والے ہیں“۔
(الامن والعلیٰ، ص ۵۱)

☆ دو سجدوں کے درمیان رفع یدین کرنا بھی حدیث سے ثابت ہے۔ (۱۱۴۷) پھر اہل حدیث حضرات اس مقام پہ رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟

كِتَابُ السَّهْوِ (نماز میں بھول جانے کا بیان)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوةِ

ان لوگوں کا کیا حال ہے جو نماز کے دوران اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیان میں سختی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ

ایسی حرکت سے رک جائیں ورنہ ان کی بینائی جاتی رہے گی۔ (۱۱۹۴)

اگلی حدیث میں ہے: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلَاةِ فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهٗ اِلَى السَّمَآءِ اَنْ يُّلْتَمَعَ بَصَرُهٗ۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو دوران نماز اپنی آنکھیں آسمان کی طرف نہ اٹھائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی بینائی سلب ہو جائے (۱۱۹۶) ہمارے لیے تو یہ حکم ہے لیکن محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اگر نماز میں آسمان

Scanned with CamScanner

کی طرف چہرہ اقدس کرتے ہیں تو اللہ فرماتا ہے: قدنری تقلب وجهك فی السماء۔ ہم آپ کے چہرے کو تکتے رہتے ہیں۔

باغ میں شکر وصل تھا ہجر میں ہائے ہائے گل
کام ہے ان کے ذکر سے خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

☆ حضور علیہ السلام نے عصر کی تین رکعات پڑھائیں' پھر گھر تشریف لے گئے' ایک شخص نے توجہ دلائی کہ تین رکعات نماز پڑھائی گئی ہے' آپ گھر سے واپس تشریف لائے' لوگوں سے پوچھا کہ یہ شخص سچ کہہ رہا ہے؟ حاضرین نے ہاں میں جواب دیا تو آپ نے ایک رکعت اور پڑھائی اور سجدۂ سہو کر کے نماز کو مکمل فرمایا۔ (۱۳۳۰-۱۲۳۸)

☆ رفع سبابہ کے وقت انگلی کو حرکت نہ دینے کی روایت (۱۲۷۱)

☆ کچھ فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں۔ (سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ) اور امت کا سلام حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ (۱۲۸۳)

☆ بارگاہ رسالت میں درود کے بعد کی جانیوالی دعا قبول ہوتی ہے۔ (۱۲۸۵)

☆ صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دائیں اور بائیں طرف سے دیکھتے اور سلام پھیرتے وقت آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی کو ملاحظہ کر کے اس کا بیان کرتے۔ (۲۰-۱۳۱۸) لہٰذا یہ کہنا کہ نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال آنے سے نماز خراب ہو جاتی ہے۔ صحابہ کرام کے عمل کے خلاف عقیدہ ہے۔ حدیث ۲۶-۲۵-۲۴-۱۳۲۳ میں بھی اسی حسن عمل کا بیان ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر حدیث بیان کرنا

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر بھی صحابہ کرام حدیث بیان کرتے جیسا کہ حضرت کعب نے کہا کہ اَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ ۔ بے شک حضرت صہیب نے ان سے

بیان کیا کہ وہ (کلمات جو داؤد علیہ السلام نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی نماز مکمل کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھتے تھے۔ (۱۳۴۷) نام اقدس کی معنویت کو پیش نظر رکھ کر اگر ایسا کیا جائے تو یہ لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا کی نہی کے تحت نہیں آتا بلکہ اس آیت میں عامیانہ انداز میں نام لے کر پکارنے سے منع فرمایا گیا۔

☆ حضور علیہ السلام انگلیوں پہ تسبیحات شمار کیا کرتے تھے۔ (۱۳۵۶)

☆ نماز کے بعد حضور علیہ السلام اکثر دائیں جانب چہرۂ اقدس پھیر کر بیٹھتے۔ (۱۳۶۰)

☆ سونے یا چاندی کا ایک ٹکڑا جو گھر میں موجود تھا اس نے حضور علیہ السلام کو بے چین کر دیا' چنانچہ آپ نے عصر کی نماز پڑھائی تو لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے گھر تشریف لے گئے اور اس کو راہ خدا میں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ (۱۳۶۶)

کِتَابُ الْجُمُعَةِ (جمعۃ المبارک کا بیان)

☆ یہود و نصاریٰ کو اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے بارے میں گمراہ کیا (یعنی انہوں نے ہفتہ اور اتوار کو عبادت کے لئے خاص کر لیا) اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے جمعہ عطا فرمایا تو قیامت کے روز بھی جس طرح جمعہ پہلے ہے ہفتے اور اتوار سے اس طرح یہود و نصاریٰ ہمارے تابع ہوں گے تو ہم دنیا والوں میں پیچھے ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے یعنی سب سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا۔ (۱۳۶۹)

☆ جمعہ کے دن آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی (لہٰذا جمعہ مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے تو بارہ ربیع الاول کو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی وجہ سے کیوں نہ عید منائی جائے؟) فرمایا: اس دن مجھ پہ کثرت کے ساتھ درود بھیجو (لہٰذا جمعہ کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنا ثابت ہوگیا) تمہارا درود مجھ پہ پیش کیا جاتا ہے۔ بے شک

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ نے زمین پہ نبیوں کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔(۱۳۷۵)

☆ جمعہ کے دن غسل کرنے اور (مجامعت کر کے بیوی کو) غسل کرانے والا جب نماز جمعہ کے لئے جلدی جائے اور امام کے قریب بیٹھے' بے ہودہ گفتگو نہ کرے تو ہر قدم پہ ایک سال کے روزوں اور عبادت کا ثواب پائے گا۔(۱۳۸۲)

☆ جمعہ کے لئے آنے والوں کی حاضری لگتی ہے جو پہلے آتا ہے اس کا نام پہلے لکھا جاتا ہے۔علیٰ ہٰذا القیاس۔اسی کے مطابق ثواب ملتا ہے پہلے کو مکہ میں اونٹ کی قربانی کرنے کا ثواب پھر گائے پھر بکری پھر بطخ پھر مرغی پھر انڈے جتنا ثواب تاآنکہ امام خطبہ شروع کر دے (۱۳۸٦) اگلی حدیث میں دنبے کا اور اس سے اگلی میں چڑیا کا بھی ذکر ہے۔

☆ جمعہ کے دن اذان (جیسی چیز) کے اضافہ پر کسی صحابی نے کوئی اعتراض نہ کیا اور یہ اذان حضرت عثمان نے شروع کروائی۔(۹۴-۱۳۹۳)

☆ دونوں ہاتھ اٹھا کر وعظ کرنے والے کو صحابی کی بددعا اور فرمایا: حضور علیہ السلام تو صرف سبابہ انگلی سے زیادہ نہ اٹھاتے تھے۔(۱۴۱۳)

☆ حضور علیہ السلام نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو خطبہ چھوڑ کر' منبر سے اتر کر اٹھایا' گود میں اپنے ساتھ منبر پہ بٹھایا پھر خطبہ ارشاد فرمایا۔(۱۴۱۴)

كِتَابُ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ فِى السَّفَرِ

(سفر میں نماز قصر کرنے کا بیان)

☆ حضرت یعلیٰ بن امیہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ تو قصر نماز کے بارے میں یوں فرماتا ہے۔اِنْ خِفْتُمْ...... اگر تمہیں کافروں کی طرف سے خطرہ ہو تو نماز قصر کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اب تو لوگ امن و حفاظت میں (سفر کرتے) ہیں تو انہیں سفر میں نماز قصر نہ کرنی چاہیے تو حضرت عمر

نے جواباً فرمایا: میں نے بھی حضور علیہ السلام کے سامنے یہی عرض کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ یہ اللہ تعالیٰ نے تم پر صدقہ (انعام) کیا ہے تو اللہ کے صدقہ (تحفہ و انعام) کو قبول کرو۔

(۱۴۳۴)

یعنی سفر میں خطرہ ہو یا نہ ہو نماز قصر ہی ادا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا جیسا کہ کسی کا تحفہ قبول نہ کیا جائے تو وہ ناراض ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام مکہ سے مدینہ تشریف لائے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب العالمین کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوتا لیکن آپ نماز قصر یعنی چار رکعت کی بجائے دو رکعت ادا فرماتے۔(۳۷-۱۴۳٦)

میرے ماں باپ آپ پہ قربان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی حضور علیہ السلام کو اس طرح مخاطب کرتیں۔ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ۔ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پہ قربان ہوں۔(۱۴۵۷)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کی حالت میں دو فرض ہی ادا کرتے تھے نہ کچھ پہلے پڑھتے نہ بعد میں۔ایک شخص نے پوچھا: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔ میں نے حضور علیہ السلام کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔(۱۴۵۸) بلکہ آپ نے کچھ لوگوں کو سفر میں نوافل پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا اَوْ بَعْدَهَا لَاَتْمَمْتُهَا۔ اگر میں نے فرضوں سے پہلے یا بعد میں نفل ہی پڑھنے ہوتے تو فرض ہی پورے پڑھ لیتا (یعنی جب اللہ تعالیٰ نے فرضوں کو آدھا کر دیا ہے تو نوافل پڑھنے کہاں سے ضروری ہو گئے۔ پھر فرمایا: میں حضور علیہ السلام کے ساتھ وصال تک رہا اسی طرح ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ انہوں نے ایسا ہی کیا (۱۴۵۹) یاد

رہے کہ سفر میں مطلقاً نوافل پڑھنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت بھی ہے اور خود حضور علیہ السلام سے بھی اور جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں ہے کہ لوگ پڑھا کرتے تھے۔ آپ کا اس موقع پہ نہ پڑھنا یا پڑھنے والوں کو تعجب کے ساتھ ایسا فرمانا اس لیے تھا کہ کوئی ضروری نہ سمجھ بیٹھے۔ لہٰذا وقت میں گنجائش ہو اور بندے کا ذوق چاہے تو پڑھ سکتا ہے یعنی ضروری نہیں جائز اور باعث برکت ضرور ہے۔

کِتَابُ الْکُسُوْفِ (سورج و چاند) گہن کا بیان

☆ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کو کسی کے مرنے یا زندہ (پیدا) ہونے کی وجہ سے گہن نہیں لگتا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان سے ڈراتا ہے۔ (۱۴۶۰) تاکہ لوگ اللہ کی طرف رجوع کریں' اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور نماز ادا کریں۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں سورج کو گہن لگا تو آپ نے مسجد میں جا کر تسبیح و تہلیل و دعا کی حتیٰ کہ سورج روشن ہو گیا اور گہن ختم ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات چار سجدوں کے ساتھ ادا کیں۔ (۱۴۶۱) بعض روایات میں دو رکعتیں چار رکوعوں اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھنے کا ذکر ہے۔ بعض میں آٹھ رکوعوں کا ذکر ہے۔ لیکن عندالاحناف ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے ہیں جیسا کہ ہر نماز میں ہوتا ہے۔ چونکہ نماز لمبی تھی اور لوگ زیادہ تھے تو بعد والے سمجھے کہ زیادہ رکوع کیے جا رہے ہیں۔ ایک روایت میں ہر رکعت کے اندر تین رکوعوں کا ذکر ہے (۱۴۷۱)

چنانچہ حدیث ۱۴۷۹ میں ہے کہ یہ اتنی لمبی نماز تھی کہ لوگ گرنے لگے۔ فَاَطَالَ الْقِیَامَ حَتّٰی جَعَلُوْا یَخِرُّوْنَ۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ فَمَا رَکَعْتُ رُکُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُّ سُجُوْدًا قَطُّ کَانَ اَطْوَلَ مِنْہُ۔ میں نے اتنا لمبا رکوع اور سجدہ کبھی نہ کیا۔ (۱۴۸۰-۸۱) اور قیام اندازاً کتنا تھا اس کے بارے میں

حضرت عائشہ فرماتی ہیں: فَحَسِبْتُ قَرَاَ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ۔ میرا خیال ہے کہ حضور علیہ السلام نے سورۃ بقرہ کی تلاوت فرمائی ہوگی۔ (۱۴۸۲)

نماز کے دوران جنت و دوزخ کو ملاحظہ فرمانا

حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں: اس نماز کی دوسری رکعت میں حضور علیہ السلام ہانپے اور روئے اور اللہ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے۔ اے اللہ! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا؟ (ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم......) وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُکَ۔ ہم تجھ سے بخشش طلب کر رہے ہیں۔ اسی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت و دوزخ کو اپنے سامنے دیکھا۔ اتنا قریب کہ ہاتھ آگے کرتے تو جنت کے میووں میں سے خوشے توڑ لیتے اور دوزخ میں ایک عورت جس نے بلی کو باندھ کر بھوکا پیاسا مار دیا تھا اس کو وہ بلی نوچ رہی ہے...... (۱۴۸۳)

ایک حدیث میں فرمایا: فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِکَ فَصَلُّوْا کَاَحْدَثِ صَلٰوۃٍ صَلَّیْتُمُوْھَا مِنَ الْمَکْتُوْبَۃِ۔ جب تم ایسا دیکھو تو فرض نماز کی طرح (نفل) نماز پڑھو۔ (۱۴۸۶-۸۷-۸۹-۹۰) اور کسی فرض نماز میں ایک رکعت کے اندر ایک سے زائد رکوع نہیں ہوتے۔ پھر حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سورج گرہن میں حضور علیہ السلام نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ مِثْلَ صَلٰوتِکُمْ ھٰذِہٖ۔ تمہاری اس (عام) نماز کی طرح (۱۴۹۳) تو معلوم ہوا سورج اور چاند گرہن کی نماز بھی دوسری نمازوں کی طرح ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ دو رکعتیں ادا کی جائے گی صرف یہ ہے کہ قرأت' رکوع اور سجدہ جتنا لمبا ہو سکے کیا جائے۔ یہاں تک کہ سورج اور چاند روشن ہو جائیں۔

(واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم بالصواب)

Scanned with CamScanner

کِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ (بارش طلب کرنے کا بیان)

جب بارش نہ ہو رہی ہو تو حاکم اسلام کو چاہیے کہ رعایا کو لے کر شہر سے باہر نکلے اور دعا و استغفار کرے۔ اس میں پہلی حدیث وہی ہے جو بخاری شریف میں کئی مقامات پہ آئی۔ حضرت انس فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! راستے بند ہو گئے، جانور مرنے لگے، بارش کی دعا کیجئے۔ آپ نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی، اگلے جمعہ پھر ایک شخص نے کھڑے ہو کر یہی کچھ عرض کیا اور بارش رکنے کے لئے دعا کی درخواست کی جس پر حضور علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا:

اَللّٰھُمَّ عَلٰی رُءُ وْسِ الْجِبَالِ وَالْاٰکَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ

اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، نالوں اور درختوں پہ بارش نازل فرما (اور مدینہ شہر میں بارش نہ ہو چنانچہ) فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِیْنَۃِ انْجِیَابَ الثَّوْبِ۔ مدینہ شریف سے بادل اس طرح پھٹ گیا جس طرح کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

(۱۵۰۵-۱۶-۱۸-۱۹)

دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

☆ بارش طلب کرنے کے لئے دعا کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے جس قدر ہاتھ بلند فرمائے اس قدر کسی موقع پہ ہاتھ نہ اٹھائے۔ (۱۵۱۴)

☆ نزول باراں کی مختصر دعا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا۔ اے اللہ! ہمیں سیراب کر دے۔ (۱۵۱۷)

ایک حدیث میں ہے کہ جب بارش ہوتی تو حضور علیہ السلام یوں دعا کرتے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ صَیِّبًا نَافِعًا۔ اے اللہ! موسلا دھار مفید بارش نازل فرما (۱۵۲۴)

کِتَابُ صَلٰوۃِ الْخَوْفِ (نماز خوف کا بیان)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی زبان کے ذریعے حضر میں چار رکعات نماز فرض فرمائی، سفر میں دو رکعات اور خوف میں ایک رکعت (۱۵۳۳) اور وہ اس طرح کہ آپ ہی سے روایت ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ شریف کے قریب ایک) مقام ذی قرد پر نماز پڑھائی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں۔ ایک صف آپ کے پیچھے رہی اور دوسری دشمن کے سامنے، بعدازاں جو صف آپ کے پیچھے تھی اس کے ساتھ حضور علیہ السلام نے ایک رکعت پڑھی پھر وہ صف دشمن کے سامنے چلی گئی اور دشمن کے سامنے والی صف حضور علیہ السلام کے پیچھے آ گئی تو اس صف کو بھی آپ نے ایک رکعت پڑھائی اور کسی کی قضا نہ فرمائی۔ (۱۵۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا پھر یہ اُدھر چلے گئے اور وہ اِدھر آ گئے تو ان کو بھی آپ نے ایک رکعت پڑھائی، بعدازاں حضور علیہ السلام نے سلام پھیرا اور ہر گروہ اپنی رکعت پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ (۱۵۳۹)

☆ صلوٰۃ خوف کی آیت مقام عسفان میں ظہر اور عصر کے درمیان نازل ہوئی۔ (۱۵۵۰)

☆ جن احادیث میں ہر گروہ کو دو دو رکعتیں پڑھانے کا ذکر ہے وہاں شرعی سفر کے نہ ہونے کی وجہ سے آپ نے دو دو رکعتیں پڑھائیں اور جن میں ایک ایک رکعت پڑھانے کا ذکر ہے وہاں سفر اور خوف دونوں حالتیں تھیں۔ چنانچہ حدیث ۱۵۵۲، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶ میں دو دو رکعات پڑھانے کا ذکر ہے۔ صلوٰۃ الخوف کے مسائل کے لئے کتب فقہ کا مطالعہ فرمائیں۔

Scanned with CamScanner

کِتَابُ صَلٰوۃِ الْعِیْدَیْن (نماز عیدین کا بیان)

☆ اللہ تعالیٰ نے خوشیاں منانے کے لئے جاہلیت کے دو دن جن میں لوگ کھیل تماشا کرتے تھے کی جگہ اہل ایمان کو عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے بابرکت دن عطا فرمائے۔(۱۵۵۷)

☆ دوپہر کے قریب روزہ توڑنے کا حکم دے دیا گیا اور بعض لوگوں کی گواہی پہ عید کا اعلان کر دیا گیا لیکن نماز عید اگلے دن ادا فرمائی گئی۔(۱۵۵۸)

☆ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی حضور علیہ السلام سے حدیث بیان کرتیں تو فرماتیں ''میرا باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہ قربان ہو(۱۵۵۹)

☆ جب عید اور جمعہ ایک ہی دن میں آتے تو عید بھی ادا کی جاتی اور جمعہ بھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں نمازوں کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں الغاشیہ کی تلاوت فرماتے۔(۱۵۶۹)

☆ (عیدین کا خطبہ سننا اتنا ضروری نہیں جتنا کہ جمعہ کا خطبہ سننا ضروری ہے کیونکہ) حضور علیہ السلام نے نماز عید پڑھائی اور فرمایا: مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْصَرِفَ فَلْیَنْصَرِفْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُقِیمَ لِلْخُطْبَۃِ فَلْیُقِمْ ۔ جو جانا چاہے چلا جائے اور جو خطبہ سننے کے لئے بیٹھنا چاہے وہ ٹھہرا رہے۔(۱۵۷۲)

یاد رہے! بعض احادیث صرف حوالے کے لئے لکھ دی گئی ہیں اگر وہ فقہ حنفی کی تائید میں نہ ہوں تو فقہ حنفی کے مسائل کے مطابق ہی عمل کیا جائے کیونکہ فقہ حنفی کے ہر مسئلہ کی تائید احادیث سے ہوتی ہے اگر اس کتاب سے نہیں تو کسی دوسری کتاب سے سہی۔

☆ حضور علیہ السلام نے دو سبز چادریں اپنے اوپر لپیٹ کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ (۱۵۷۳)

☆ حضور پاک کے دور میں عورتیں زیادہ صدقہ وخیرات کرتی تھیں۔ (۱۵۷۷-۸۰)

☆ دوران خطبہ کسی نے ساتھ والے کو اَنْصِتْ ''چپ رہ'' بھی کہہ دیا تو اس نے فضول بات کی (یا خطبہ کا ثواب ضائع کر دیا) (۱۵۷۸)

حضور علیہ السلام کا خطبہ اور اس میں بدعت کے لفظ کی وضاحت

فرمایا: کُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَّکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ...... ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے...... حالانکہ ایسے بہت سے اعمال ہیں جو قرون اولیٰ کے بعد حادث ہونے کے باوجود کار ثواب ہیں اس لئے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ من سن فی الاسلام سنة فعمل بها العبد کتب له مثل اجر من عمل به (مسلم شریف، جلد۲، صفحہ ۳۴۱) جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے پس اس پر کسی بندے نے عمل کیا تو اسے (اچھا طریقہ جاری کرنے والے کو) عمل کرنے والے کی مثل ثواب حاصل ہوگا۔ امام نووی اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں۔ خواہ یہ طریقہ از سر نو ایجاد کیا گیا ہو یا اس سے قبل شرع میں اس کی نظیر موجود تھی (نووی جلد۲، صفحہ ۳۴۱) اور اسے بدعت نہ کہا جائے گا کیونکہ کل بدعة ضلالة عام مخصوص البعض (خص عنه البعض) ہے اور محدثین کرام نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ (فتاویٰ عبدالحئی، جلد۳ صفحہ ۱۲۸) چنانچہ دلائل کے طور پر مندرجہ ذیل امور ذہن نشین رہیں!

کام نیا ہے لیکن بدعت نہیں

(۱) وفاء الوفاء جلد ۱، صفحہ ۳۷۲ میں علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا: مسجد شریف کی محراب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے دور میں نہ تھی بلکہ سب سے پہلے اسے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بنوایا۔(تو کیا یہ

بدعت ہے؟) (فتاویٰ عبدالحیٔ جلد۱۰، صفحہ ۱۰۸، سطر ۲۱)

(۲) بوقت ملاقات مصافحہ سنت ہے اور بوقت رخصت مصافحہ کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں یعنی یہ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بوقت رخصت مصافحہ کرتے تھے۔ (یہ ثابت نہیں) (فتاویٰ عبدالحیٔ جلد۲، صفحہ ۲۳، سطر ۲)

(۳) ایک شہر کی متعدد مساجد میں جواز جمعہ کسی صحابی یا تابعی سے ثابت نہیں۔ (مگر کوئی بھی اس کو بدعت نہیں کہتا) (ایضاً، جلد۱، صفحہ ۲۱۱، سطر ۱۷)

(۴) بناء مدارس کا مروجہ طریقہ بدعت (حسنہ) ہے۔ (ایضاً، جلد۳، صفحہ ۱۲۹)

(۵) اہل سنت و جماعت مذہب حقہ کا نام ابوالحسن اشعری متولد ۲۶۰ھ اور متوفی ۳۳۰ھ کے زمانے میں ہوا (لیکن کوئی اس کو بدعت کہہ کر تو دیکھے)

(نبراس شرح عقائد، صفحہ ۳۰، سطر ۵)

(٦) امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے اوائل میں ذکر فرمایا: سب سے پہلے اذان کے لئے منبر کو حضرت سلمہ نے بنوایا اور یہ اس سے قبل نہ تھا۔ (درمختار از شامی جلد۱، صفحہ ۳٦۰)

چنانچہ موجودہ دور میں شعائر الٰہی کو بدعت قرار دینا ایک شرمناک زیادتی ہے اور اگر ان معترضین موجدوں کے بقول ہر بدعت حرام قرار پائے تو بقول قاضی ثناء اللہ پانی پتی زندگی گزارنا اور جینا دوبھر اور محال ہو جائے گا لہٰذا بدعت کی دو قسمیں ہیں: بدعت حسنہ اور بدعت سیۂ۔ بدعت حسنہ وہ نیا کام جو کسی سنت کیخلاف نہ ہو جیسے نئے عمدہ کھانے پریس میں قرآن مجید اور دینی کتب کا چھپوانا اور بدعت سیۂ جو کسی سنت کے خلاف ہو یا سنت کو مٹانے والی ہو۔

حضور علیہ السلام کی (عموماً) نماز بھی درمیانی ہوتی اور خطبہ بھی۔

(۱۵۸۳-۸۵)

کِتَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَتَطَوُّعِ النَّهَارِ

(دن اور رات کے نوافل کا بیان)

☆ (نفلی) نماز اپنے گھروں میں ادا کرو اور گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔

(۱۵۹۹-۱٦۰۱)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنُ۔ حضور علیہ السلام کے اخلاق عالیہ قرآن مجید (کے مطابق) تھے۔ (۱٦۰۲)

☆ جو رات کو اٹھ کر نماز نہیں پڑھتا، شیطان اس کے سر پہ گرہیں لگا دیتا ہے اور اس کا دن سستی و نحوست میں گزرتا ہے ورنہ خوش مزاج اور نِس مکھ رہتا ہے۔

(۱٦۰۸)

☆ حضور علیہ السلام نے حضرت علی المرتضیٰ کے جواب پر ران پہ ہاتھ مارے اور یہ آیت پڑھتے ہوئے تشریف لے گئے۔ وکان الانسان اکثر شیء جدلا انسان بہت جھگڑالو ہے) (۱٦۱۳)

☆ حضور علیہ السلام نے سفر میں بھی تین مرتبہ رات کو اٹھ کر نماز تہجد ادا فرمائی اور ہر مرتبہ مسواک بھی کی۔ (۱٦۲۷) اس لیے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے سائل (یعلی بن مملک سے فرمایا: مالکم وصلاتہ۔ تمہیں کیا لگے حضور علیہ السلام کی نماز سے (یعنی تم حضور علیہ السلام کی طرح نماز تہجد ادا نہیں کر سکتے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو اٹھ کر) نماز پڑھتے پھر جتنی دیر نماز پڑھتے اتنی دیر سو جاتے۔ پھر جتنی دیر سوتے رہتے اتنی دیر نماز پڑھتے اور قرأت کا ایک ایک حرف صاف صاف ادا فرماتے۔ (۱٦۳۰)

Scanned with CamScanner

☆ معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے۔ (۱۶۳۲ تا ۱۶۳۸) فیوض الحرمین ص ۶۸ پہ ہے "حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بے شک انبیاء کرام علیہم السلام مردہ نہیں بلکہ زندہ ہوتے ہیں۔ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں اور حج کرتے ہیں۔

وہ نبیوں میں نبی ایسے......

یاد رکھو! انبیاء کرام علیہم السلام کے مختلف درجوں میں بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان اولوالعزم رسل عظام میں سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں اور آپ کی امت تمام امتوں سے افضل ہے۔ نیز تمام انبیاء کرام اللہ عزوجل کے حضور عظیم وجاہت اور عزت والے ہیں انہیں اللہ کے نزدیک معاذ اللہ چوڑے چمار کی طرح کہنا کھلی گستاخی اور کلمۂ کفر ہے! دوسرون کو فرداً فرداً جو کمالات عطا ہوئے وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہو گئے۔ اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کمالات ملے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ہم پلہ نہیں بلکہ دوسروں کو جو کچھ ملا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور وسیلے سے ملا لہٰذا یہ امر محال ہے کہ کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ہو اور جو شخص کسی صفت خاصہ میں کسی کو حضور علیہ السلام کا مثل بتائے وہ گمراہ و بے دین ہے۔

؎ وہ نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیاء ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوبِ خدا ٹھہرے

☆ تہجد کی نماز کا عادی اگر کبھی تہجد کے لئے نہ اٹھ سکے تو اس کو تہجد کا ثواب مل جائے گا اور اس کی نیند اس کے لئے صدقہ کے ثواب کا باعث بنے گی۔

(۱۷۸۶-۸۸)

☆ رات کو وظائف نہ پڑھ سکنے والا فجر سے ظہر تک پڑھ لے تو گویا اس نے وہ وظائف رات کو ہی پڑھے۔ (۱۷۹۱ تا ۱۷۹۳۱)

کِتَابُ الْجَنَائِز (بیماری، موت اور تجہیز و تکفین کا بیان)

☆ دنیوی تکالیف سے گھبرا کر موت کی تمنا کرنا منع ہے بلکہ یوں کہا جائے "اے اللہ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب میرا مرنا بہتر ہو تو مجھے موت دے"۔ (۱۸۲۳)

موت کی وجہ سے انسان برائیوں سے بچتا ہے اور نیکیوں کی طرف راغب ہوتا ہے لہٰذا انسان کے لئے خوشی اور رنج دونوں ضروری ہیں۔ پھر موت کی یاد اکثر تفکرات کو مٹا دیتی ہے اور دنیوی رنج و غم، افلاس و تنگدستی و حسد وغیرہ کو دور کر دیتی ہے۔

؎ غم جوانی کو جگا دیتا ہے لطف خواب سے
ساز پیدا ہوتا ہے یہ اِسی مضراب سے

موت و حیات کے بارے میں نکتۂ قرآنی

قرآن مجید میں ہے: خلق الموت والحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا۔ اللہ تعالیٰ نے موت و حیات کو پیدا کیا تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔

بظاہر تو حیاۃ کا ذکر پہلے اور موت کا ذکر بعد میں ہونا چاہیے تھے اور پھر اعمال کا ذکر حیاۃ کے بعد اور موت سے پہلے ہونا چاہیے تھا لیکن اہل اللہ فرماتے ہیں: یہ ترتیب اس لیے ہے کہ اسی زندگی میں نیک اعمال کیے جا سکتے ہیں جس میں انسان موت کو پیش نظر رکھتا ہے۔

☆ قریب المرگ شخص کے لئے دعا کرنے سے فرشتے آمین کہتے ہیں۔

(۱۸۲۶)

✩ مومن کی موت پیشانی کے پسینے سے ہے۔ (۳۰-۱۸۲۹) یعنی موت کی شدت کی وجہ سے اس کی پیشانی پہ پسینہ آ جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کے گناہ مٹتے ہیں اور وہ رب کی بارگاہ میں گناہوں سے پاک ہو کر حاضر ہوتا ہے۔ گویا مومن کے لئے موت کی سختی باعث بخشش اور بلندی درجات کا سبب ہے۔ حضور علیہ السلام کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ (آپ پر شدت کو دیکھ کر) اب مجھے کسی کی سخت موت بری نہیں لگتی جب سے میں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا۔
(۱۸۳۱)

✩ غربت و مسافرت کی موت کی فضیلت کہ پیدائش کی جگہ سے لے کر مرنے کی جگہ کے برابر اس کو جنت دے دی جاتی ہے۔ (بشرطیکہ مسافرت اچھے مقصد کے لئے ہو) (۱۸۳۳)

مومن و کافر کی موت کا حال

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان کی موت قریب ہوتی ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لے کر آتے اور کہتے ہیں: اے روح! تو راضی خوشی کی حالت میں اور اس حالت میں کہ اللہ جل شانہ بھی تجھ سے راضی ہے نکل' تو اللہ کی رحمت اور اس کے رزق سے اپنے پروردگار کی طرف نکل جو ناراض اور غصے نہیں (یہ فرشتے روح سے کہتے ہیں) پھر روح عمدہ خوشبو دار مشک کی طرح خارج ہوتی ہے اور فرشتے اسے ہاتھوں ہاتھ اٹھا کر آسمان کے دروازے کی طرف لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ کتنی اچھی خوشبو ہے جو زمین سے آئی ہے۔ بعد ازاں اسے مسلمانوں کی روحوں کے پاس لاتے ہیں تو اس شخص کو اس سے زیادہ خوش ہوتی ہے جو تمہیں کسی گئے ہوئے شخص کے آنے سے ہوتی ہے اور اس سے دریافت کرتے ہیں کہ دنیا میں پیچھے رہنے والا فلاں شخص کیسے کام کرتا ہے؟ پھر روحیں کہتی ہیں: کیا فلاں شخص تمہارے پاس نہیں آیا؟

روحیں کہتی ہیں کہ وہ دوزخ میں گیا ہوگا اور جب کافر کی موت قریب ہوتی ہے تو عذاب کے فرشتے ایک بوریئے کا ٹکڑا ڈالے آ کر کہتے ہیں تو اللہ کے عذاب کی طرف نکل کیونکہ تو اللہ سے ناراض ہے اور اللہ جل جلالہ تجھ سے ناراض ہے۔ بعد ازاں وہ جلے ہوئے اور بدبودار مردار کی طرح نکلتی ہے حتیٰ کہ اسے زمین کے دروازے پر لاتے ہیں تو فرشتے پوچھتے ہیں کہ یہ کیا بدبو ہے؟ بعد ازاں اسے کافروں کی روحوں میں لے جاتے ہیں۔ (۱۸۳۴)

✩ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو شہادت کے بعد فرشتوں نے اپنے پروں سے مسلسل ڈھانپے رکھا۔

میت پہ رونا کیسا ہے؟

رنج و غم دل کے صدمہ سے پیدا ہوتا ہے اور گریہ و بکا اسی کا نتیجہ ہے۔ غم دو طرح کا ہوتا ہے ایک دنیوی مال و اولاد کا غم' دوسرا دین و عقبیٰ کا غم' ان ہر دو کے متعلق مولانا شرف الدین بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اپنی فارسی کی کتاب ''نام حق'' میں فرماتے ہیں۔

غم دیں خور کہ غم' غم دین است   ہمہ غمہا فروتر ازین است
غم دنیا مخور کہ بیہود است   ہیچ کس در جہاں نیا سود است

پہلی قسم کا غم بھی اگرچہ اضطراری ہوتا ہے اس لیے شرع نے اس پر مواخذہ نہیں فرمایا مگر پھر بھی صبر کا حکم دیا ہے اور جزع و فزع سے منع کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے سیدنا حضرت ابراہیم جب ڈیڑھ برس کی عمر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں فوت ہوئے تو شفقت پدری کے باعث حضور علیہ السلام کی آنکھوں سے اشک غم جاری تھے اور آپ فرما رہے تھے اے ابراہیم! تیرے فراق سے میں غمگین ہوں' آنکھیں روتی ہیں دل پریشان ہے لیکن وہ بات نہیں کہتا جس سے خدا ناراض ہو۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سوا کوئی کلمہ زبان مبارک سے نہ

Scanned with CamScanner

نکالا۔ سر وسینہ پیٹنا اور نوحہ و بین کا تو ذکر ہی کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو گریہ وزاری و نالہ وبکا سے بھی محترز رہے۔ اولاد کا غم اگرچہ بہت زیادہ ہوتا ہے مگر بتدریج کم اور محو خاطر ہوتا ہے۔ دوسری قسم کا غم اللہ والوں کو ہوتا ہے جو بمصداق آنکہ "نزدیکاں رابیش بود حیرانی" خوف عقبیٰ سے مغموم ہو جایا کرتے ہیں۔

☆ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کے مقابلہ میں عقلی دلیل دینے والے کو فرمایا: صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَذَبْتَ اَنْتَ۔ حضور نے سچ فرمایا ہے اور تو نے جھوٹ بولا ہے۔ (۱۸۵۵)

حضور علیہ السلام کی دعا سے عورت کی عمر بہت طویل ہو گئی

حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا کہ میرا بیٹا فوت ہو گیا اور میں رو رہی تھی، میں نے غسل دینے والے کو کہا: میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دو اور اسے نہ مارو۔ (یعنی مزید تکلیف نہ دو، مطلب ان کا یہ تھا کہ میری پریشانی میں اضافہ نہ کرو) ان کی یہ بات سن کر حضرت عکاشہ بن محصن بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور حضرت ام قیس کا قول عرض کیا، جس پر حضور علیہ السلام نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا: مَاقَالَتْ طَالَ عُمُرُھَا۔ کیا کہہ دیا اس نے اس کی عمر لمبی ہو (راوی کہتے ہیں) فَلَا نَعْلَمُ اِمْرَأَۃً عُمِّرَتْ مَاعُمِّرَتْ۔ ہم نہیں جانتے کہ کسی عورت کی اتنی عمر ہوئی ہو جتنی کہ اس (ام قیس) کی (اور یہ حضور علیہ السلام کی دعا کی برکت تھی۔

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

☆ ضرورت ہو تو رات کو کفن دفن کی اجازت ہے۔

اِلَّا اَنْ یُّضْطَرَّ اِلٰی ذٰلِکَ (۱۸۹۶)

☆ حضور علیہ السلام کو یمن کی روئی کے تین کپڑوں میں کفن دیا گیا اور ان میں کرتا اور عمامہ نہ تھا۔ (۱۹۰۰)

☆ عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھنے کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

ولا تصل علی احد منهم مات ابدا (۱۹۰۱)

☆ حضور علیہ السلام غرباء ومساکین کی بیمار پرسی فرمایا کرتے تھے۔

وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُ الْمَسَاکِیْنَ وَیَسْأَلُ عَنْھُمْ

پھر ان کے بارے پوچھتے رہتے تاکہ جنازے میں شریک ہوں اور اگر اطلاع کے بغیر دفن کر دیا گیا تو بعض کی قبر پہ جا کر نماز ادا فرمائی۔ (۱۹۰۸)

ہر مردہ بولتا ہے نیک ہو یا بد

☆ مردہ نیک ہو یا بد جب اس کو دفن کے لئے لے جاتے ہیں تو بولتا ہے اور اس کی آواز کو انسانوں کے علاوہ ہر کوئی سنتا ہے۔ انسان گر سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔ یَسْمَعُ صَوْتَھَا کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَھَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ نیک ہو تو کہتا ہے قَدِّمُوْنِیْ قَدِّمُوْنِیْ۔ مجھے آگے لے چلو، جلدی لے چلو، برا ہو تو کہتا ہے: یَا وَیْلَھَا اِلٰی اَیْنَ تَذْھَبُوْنَ بِھَا۔ ہائے افسوس! مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔

(۱۹۰۹-۱۰)

☆ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کا حکم منسوخ ہے۔ (۱۹۲۶-۲۷) یہودی کے جنازے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے کھڑے ہوئے تاکہ وہ سروں سے اونچا ہو کر نہ گزرے۔ (۱۹۲۸) ایک روایت میں ہے کہ ہم فرشتوں (کی تکریم) کے لئے کھڑے ہوئے۔ (۱۹۳۱)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مُردوں کی برائی کرنے سے منع فرماتے ہوئے فرمایا: ان کا نیکی کے ساتھ تذکرہ کرو (۱۹۳۷) مزید فرمایا: لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّھُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا۔ مردوں کو برا نہ کہو۔ وہ تو اپنے اعمال کو پہنچ گئے۔

(۱۹۳۸)

غنچوں کے مسکرانے پہ کہتے ہیں ہنس کے پھول
اپنا کرو خیال ہماری تو کٹ گئی

Scanned with CamScanner

☆ مشرکین کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ جنت میں جائے گی یا دوزخ میں؟ فرمایا: اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ۔ اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔

سر کٹانے کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے

سیدنا حضرت شداد بن ہادر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دیہات کے رہنے والوں میں سے ایک شخص حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپ پر ایمان لایا اور آپ کی اتباع کی پھر کہنے لگا! میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق بعض صحابہ کو وصیت فرمائی۔ جب ایک غزوہ میں چند قیدی بطور غنیمت حاصل ہوئے تو حضور علیہ السلام نے ان قیدیوں کو تقسیم فرمایا اور اس شخص کا حصہ بھی متعین فرمایا۔ آپ کے صحابہ کرام نے اس کا حصہ اس کے پاس پہنچایا اور وہ ان حضرات کے سواری کے جانور چرایا کرتا تھا جب وہ اس کا حصہ دینے آئے تو اس نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ تیرا حصہ ہے جو حضور علیہ السلام نے تجھے بخشا ہے۔ اس نے یہ حصہ لے لیا اور اسے لے کر حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یہ کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ تیرا حصہ نکالا ہے۔ اس نے عرض کیا: میں مال و دولت جمع کرنے کی غرض سے آپ پر ایمان نہیں لایا تھا بلکہ میں نے آپ کی پیروی محض اس لیے کی کہ میری اس جگہ یعنی حلق پر تیر مارا جائے بعدازاں میں مروں اور جنت میں جاؤں۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اگر تو سچے دل سے اللہ کی تصدیق کرے گا تو اللہ بھی تجھے سچا کر دے گا۔ بعدازاں لوگ کچھ دیر کے لئے ٹھہرے رہے اور اس کے بعد دشمن سے جہاد کے لئے اٹھے۔ کچھ آدمی اسے (زخمی حالت میں) اٹھا کر حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں لائے اسے اسی جگہ تیر لگا تھا جہاں اس نے کہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ وہی شخص ہے؟ لوگوں نے بتایا: یارسول

اللہ! جی ہاں وہی ہے، تب آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کی جو صفات ارشاد فرمائی ہیں۔ اس نے عملاً تصدیق کی تو شہادت پا کر مراد کو پہنچا اور اللہ نے اسے بھی سچا کیا۔ بعدازاں حضور علیہ السلام نے اپنے جبہ مبارکہ کا کفن اسے مرحمت فرماتے ہوئے اسے آگے رکھا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی تو آپ کی نماز میں سے جتنا لوگوں کو سنائی دے سکا، وہ یہ تھا کہ آپ دعا کر رہے تھے۔ اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے۔ تیری راہ میں ہجرت کر کے نکلا اور شہادت پائی میں اس بات پر گواہ ہوں۔ (۱۹۵۵)

مال غنیمت میں معمولی چوری کی قباحت

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خیبر میں فوت ہوا تو حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام سے فرمایا: اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ میں تو نہیں پڑھوں گا کیونکہ اس نے راہ خدا میں چوری کی ہے اور جب اس کے مال کی تلاشی لی گئی تو یہودیوں کے نگینوں میں سے ایک نگینے کی چوری ملی۔ مَا یُسَاوِیْ دِرْھَمَیْنِ، جس کی قیمت دو درہم بھی نہ تھی۔ (۱۹۶۱)

☆ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ بھی حضور علیہ السلام نے نہ پڑھی۔ (۱۹۶۶)

☆ نجاشی کی نماز جنازہ میں دو صفوں کا ذکر۔ (۱۹۷۵)

☆ حضور علیہ السلام نے نو جنازے (مردوں عورتوں کے) ایک ہی دفعہ پڑھائے اور صحابہ فرماتے ہیں: ھِیَ السُّنَّۃُ۔ یہی سنت ہے (۱۹۸۰)

☆ حضور علیہ السلام نے نماز جنازہ میں ایسی دعا کی کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ خواہش کرنے لگے اَنْ لَّوْ کُنْتُ الْمَیِّتَ لِدُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِذٰلِکَ الْمَیِّتِ۔ (۱۹۸۵) کاش اس مرنے والے کی جگہ یہ میں ہوتا۔

☆ چالیس آدمیوں کو امت کہا جا سکتا ہے۔ (۱۹۹۵)

Scanned with CamScanner

☆ دو قیراط ثواب دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہے۔(۱۹۹۷)

☆ قبر کو زیادہ سے زیادہ گہرا کھودا جاتے۔(۲۰۱۲) اس کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ مردے کی عفونت باہر نہ نکلے گی اور زندہ لوگ اس کی بدبو سے محفوظ رہیں گے۔

☆ حضور علیہ السلام کی مبارک کملی (سرخ رنگ کی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور میں بچھا دی گئی۔(۲۰۱۴) تاکہ کوئی دوسرا شخص اس چادر کو استعمال نہ کر سکے۔

قرآن والے قبر میں بھی آگے آگے

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن میرے والد بھی شہید ہو گئے تو حضور علیہ السلام نے قبریں کھودنے کا حکم دیا اور فرمایا: دو دو تین تین کو ایک ہی قبر میں دفن کرتے جاؤ اور فرمایا: جو قرآن زیادہ جانتے تھے ان کو آگے یعنی قبلہ کی طرف کرو۔(۲۰۱۷ تا ۲۰۲۰)

☆ حضور علیہ السلام کو اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کرنے کی خدا نے اجازت دی چنانچہ آپ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ تشریف لے گئے' خود بھی روئے اور انہیں بھی رلایا۔(۲۰۳۶) جب عام ماں کے قدموں میں جنت ہے تو سردار دو جہاں کی ماں کیسی ماں ہوگی؟

ہے سراسر رب کی نعمت والدہ — پاک سیرت نیک طینت والدہ
انسان تو انکار کر سکتا نہیں — نعمتوں کی ماں ہے نعمت والدہ
ہے رسول پاک کا ارشاد یہ — جس کے قدموں میں ہے جنت والدہ
منفرد' ممتاز ہے ہر ایک سے — واہ کیا ہے مال و دولت والدہ
یومیہ حج کی سعادت پائے گا — جو کرے دن رات خدمت والدہ
بچے کو پالے جو اپنے خون سے — ہے سراپا' مہر و شفقت والدہ
ہے شب تاریک بچوں کے لئے — اس جہاں سے جب ہو رخصت والدہ
جو بھی آیا اس جہاں سے چل دیا — سب سے بھاری دکھ ہے فرقت والدہ

میرے سانسوں میں ہے تابش ساتھ ساتھ — بس دعا ہے پائے جنت والدہ

☆ حضور علیہ السلام نے نجاشی کے لئے خود بھی دعا کی اور اپنے صحابہ سے بھی فرمایا: اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ۔ اپنے بھائی کے لئے بخشش کی دعا کرو(۲۰۴۳) معلوم ہوا: کسی کے مرنے کے بعد اجتماعی دعا کرنا (جس کو عموماً فاتحہ پڑھو' کہتے ہیں یا اسی مقصد کے لئے مرنے کے بعد چند دن پھوڑی ڈالتے ہیں) جائز ہے۔

☆ قبر میں صرف حضور علیہ السلام کے متعلق سوال (مَنْ رَّبُّكَ مَادِیْنُكَ کا ذکر نہیں ہے)(۵۳-۲۰۵۲)

☆ حضور علیہ السلام دعا فرما دیں تو قبر میں ہونے والے عذاب کی آواز عام بندہ بھی سن سکتا ہے۔(۲۰۶۰)

جس کا بچہ فوت ہو جائے اس کی فضیلت

حضرت معاویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: حضور انور علیہ السلام جب تشریف فرما ہوتے تو کئی اصحاب آپ کی خدمت میں بیٹھتے ان میں سے ایک ایسا شخص تھا جس کا چھوٹا سا بچہ اس کی پیٹھ کی طرف آتا اور وہ اسے اپنے سامنے بٹھاتا۔ اچانک اس بچے کی وفات ہوگئی تو اس شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں آنا (اس خیال سے کہ بچہ یاد آئے گا اور صدمہ ہوگا) چھوڑ دیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے نہ پایا تو آپ علیہ السلام نے دریافت فرمایا: کیا وجہ ہے میں فلاں شخص کو نہیں پاتا۔ لوگوں نے عرض کیا: حضور اس کا وہ چھوٹا بچہ جسے آپ نے دیکھا تھا فوت ہو گیا ہے' حضور علیہ السلام یہ سن کر اس شخص سے ملے اور اس سے اس بچے کا حال دریافت فرمایا: اس نے عرض کیا: وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپ نے اسے تسلی او تشفی دیتے ہوئے اس کا رنج کم فرمایا۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا: یا فلاں! تجھے کون سی بات پسند ہے؟ یہ کہ تو اس سے عمر بھر فائدہ اٹھاتا یا یہ کہ تو روز قیامت جنت کے کسی دروازے پر جائے گا تو اپنے بچے کو وہاں پہلے ہی پائے گا وہ تیرے لیے دروازے

کھولے گا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات کہ وہ جنت کے دروازے پر مجھ سے پہلے پہنچے اور میرے لیے دروازہ کھولے مجھے اس کی زندگی سے زیادہ پسند ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تیرے لیے یہی ہوگا۔ (۲۰۹۰)

کِتَابُ الصِّیَامِ (روزوں کا بیان)

پڑھ کر کلمہ مسلماں ہو گیا

☆ صحابہ کرام نے ایک آنے والے شخص کو حضور علیہ السلام کے بارے میں یوں بتایا: هٰذَا الرَّجُلُ الْاَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ۔ یہ ہیں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) گورے رنگ والے جو تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ آنے والے (ثعلبہ بن ضمام من بنی سعد بن بکر) نے اونچی اونچی آواز سے سوالات کئے اور حضور علیہ السلام نے اس کے ہر سوال کا بڑی بردباری سے جواب دیا اور معاملہ بایں جا رسید کہ

؎ گر کر قدموں پہ قرباں ہو گیا — پڑھ کر کلمہ مسلماں ہو گیا

فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَاءِیْ مِنْ قَوْمِیْ (۲۰۹۵)

اس نے عرض کیا! میں دین اسلام پہ ایمان لایا اور میں اپنی پیچھے رہ جانیوالی قوم کا قاصد ہوں۔

☆ چاند نظر آنے میں اختلاف مطالع کے معتبر ہونے کی روایت جس میں شام سے مدینہ شریف آنے والے کی شام میں چاند دیکھنے کی خبر کو مدینے والوں کے لئے معتبر نہ مانا گیا۔ حالانکہ مدینہ سے شام کا فاصلہ صرف تقریباً دوسو کلومیٹر ہے۔ (۲۱۱۳)

☆ حضور علیہ السلام نے ایک بندے کی گواہی پہ رمضان شریف کا اعلان کروا دیا۔ (۲۱۱۴/۲۱۱۵)

☆ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (۲۱۲۸) اس سے روزہ دار کا دن خوشگوار گزرتا ہے۔ جسم میں طاقت آتی ہے اور سحری کے وقت اٹھ کر عبادت ودعا کرنے کا لطف اپنی جگہ ہے۔

؎ نہ چھوڑ اے دل فغانِ صبح گاہی — اماں شاید ملے اللہ ہو میں

حضور علیہ السلام لوگوں کو سحری کے کھانے کی طرف ان الفاظ سے بلاتے تھے۔ هَلُمُّوْا اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ۔ آؤ مبارک کھانے کی طرف۔ (۲۱۶۵)

☆ ایک صحابی (قیس بن عمرو) رضی اللہ عنہ کی تکلیف کی وجہ سے سحری کھانا شروع ہوا۔ (۲۱۷۰)

☆ ایک روزہ (جہاد یا حج کے سفر میں) رکھنے والا دوزخ سے ستر سال کی مسافت دور کر دیا جائے گا۔ (۲۲۴۶ تا ۲۲۵۲) سفر اگر تکلیف دہ نہ ہو تو ہمارے احناف کے نزدیک روزہ رکھنا افضل ہے۔ وان تصوموا خیر لکم۔ ورنہ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ۔ حدیث کی وجہ سے منع ہے۔ (۲۲۵۷)

کِتَابُ الزَّکٰوۃِ (زکوٰۃ کا بیان)

☆ مکمل وضو کرنا نصف ایمان ہے۔ الحمدللہ کہنا ترازو کو بھر دیتا ہے، سبحان اللہ، اللہ اکبر کہنے سے زمین وآسمان (ثواب سے) بھر جاتے ہیں۔ نماز (قیامت کے دن کا) نور ہے۔ زکوٰۃ (اللہ کے ہاں خلوص اور نجات کی) دلیل ہے۔ صبر (عقل کی) روشنی ہے یعنی عقل مند ہی صبر کرتا ہے۔ قرآن تیرے لیے دلیل ہے (اگر تو حق پہ ہے) یا تیرے خلاف دلیل ہے (جبکہ تو باطل پہ ہو) (۲۴۳۹)

☆ حضور علیہ السلام نے وعظ فرمایا تو ہر شخص رونے لگا۔ پھر آپ کے چہرۂ انور پہ مسرت کے آثار دیکھ کر صحابہ کرام علیہم الرضوان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔

(۲۴۴۰)

Scanned with CamScanner

ے وہ ہنستے تھے تو دنیا بے خودی میں مسکراتی تھی
وہ روتے تھے تو ساری کائنات آنسو بہاتی تھی

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔ (۲۴۴۱)

آپ (رضی اللہ عنہ) نے مانعین زکوٰۃ کے ساتھ جہاد کرنے کا ارادہ فرمایا تو ابتداءً حضرت عمر کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی اور آخرکار فرمانے لگے: فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔ میں پہچان گیا کہ ابوبکر حق پر ہیں۔ (۲۴۴۵)

☆ جانوروں کی زکوٰۃ کے نصاب کے بارے میں تفصیلی حدیث (۲۴۴۷) اور ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی اخروی سزا کا ذکر (۲۴۵۰)

میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتا ہوں

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو کہیں سے زکوٰۃ لینے بھیجا تو زکوٰۃ دینے والے نے ایک کمزور سا اونٹ کا بچہ زکوٰۃ کے طور پر دے دیا۔ حضور علیہ السلام نے اس کے بارے میں اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا: اَللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيْهِ وَلَا فِيْ اِبِلِهٖ۔ اے اللہ! اس کے اونٹوں میں برکت نہ دے۔ اس شخص کو پتہ چلا تو ایک بہت اچھی اونٹنی لے کر حاضر ہو گیا اور عرض گزار ہوا: اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِلٰى نَبِيِّهٖ۔ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ تب حضور علیہ السلام نے اس کے حق میں یوں دعا کی: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَفِيْ اِبِلِهٖ۔ اے اللہ! اس میں اور اس کے اونٹ میں برکت ڈال دے۔ (۲۴۶۰) حضور علیہ السلام کی رضا میں رب کی رضا ہے اور آپ کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی ہے۔ اس لیے جب حضور علیہ السلام ناراض ہو جاتے تو ایماندار کو اس وقت تک چین نہ آتا جب تک اپنے آقا کو راضی نہ کر لیتا۔ یہی حضور علیہ السلام کی سچی محبت اور آپ کی ذات کے ساتھ والہانہ عشق کا تقاضا ہے۔

ے خدایا کر عطا عشق دوامی — حضوری میں رہوں ہر دم سلامی
محمد مصطفیٰ پر جاں فدا ہو — یہی ہے آرزو میری مدامی
یقیناً ہو چکا ہے نقش دل پر — خدا و مصطفیٰ کا نام نامی
مجھے ان نسبتوں کا پاس دے دے — جو تیری رحمتوں سے ہیں گرامی
نبی کی نعت گوئی کی بدولت — سعادت یافتہ سعدی نظامی
نفس گم کردہ می آید ہمیشہ — جنید و بایزید ایں جاتمامی
میرے ہاتھوں میں ہے دامن نبی کا — خوشا قسمت ملی ان کی غلامی
ہو تابش خاتمہ عشق نبی پر — میسر ہو مجھے یوں شاد کامی
بحق سیدالکونین تابش — عطا ہو عشق رومی سوز جامی

☆ جب لوگ صدقات و زکوٰۃ لے کر حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یوں دعا دیتے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فُلَانٍ (۲۴۶۱)

☆ گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں (جبکہ تجارت کے لئے نہ ہو بلکہ خدمت کے لئے ہو) (۲۴۶۹)

وہ زباں ہے جس کا بیاں نہیں

ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی جس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی اور اس (بیٹی) نے اپنے ہاتھوں (بازوؤں) میں سونے کے موٹے موٹے دو کنگن پہن رکھے تھے۔ حضور علیہ السلام نے اس سے پوچھا: اَتُؤَدِّيْنَ زَكٰوةَ هٰذَا؟ کیا ان کنگنوں کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس نے نفی میں جواب دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَيَسُرُّكِ اَنْ يُّسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ

کیا تجھے اچھا لگے گا جب قیامت کے دن (ان کی زکوٰۃ نہ ادا کرنے کی وجہ

Scanned with CamScanner

سے) تجھے اللہ تعالیٰ (دوزخ کی) آگ کے دو کنگن پہنائے گا (حضور علیہ السلام کے اس جملے کا اس لڑکی پہ اتنا اثر ہوا کہ) اس نے اسی وقت وہ کنگن اتارے اور حضور علیہ السلام کے سامنے رکھ کر عرض کیا: ھُمَا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ۔ یہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں۔ (۲۴۸۱)

اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا: سونا چاندی چاہے زیورات کی شکل میں ہو ان پہ زکوٰۃ لازم ہے۔

☆ جس مال سے زکوٰۃ ادا نہ کی جائے گی قیامت کے دن وہ مال گنجا سانپ بن کر جس کی آنکھوں پہ سیاہ حلقے ہوں گے (نہایت زہریلا) اس کی باچھیں پکڑ کر کہے گا: اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر حضور علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت کی: ولا یحسبن الذین یبخلون...... (۲۴۸۴)

☆ صدقہ' فقیر کے ہاتھ میں جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے دائیں ہاتھ میں جاتا ہے۔ (۲۵۲۶)

☆ محتاج کا ایک درہم صدقہ کرنا مالدار کے لاکھ درہم سے بہتر ہے۔ (۲۵۲۸)

بہترین صدقہ کون سا ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے بہترین صدقہ وہ قرار دیا ہے جس کے بعد آدمی مالدار رہے یعنی سارا مال صدقہ نہ کر دے بلکہ اپنی ضرورت کے مطابق رکھ لے تاکہ خود بھیک نہ مانگنے لگے۔ اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ اس سے (صدقہ دینے کا) آغاز کر جس کی تو پرورش کرتا ہے۔ (۲۵۳۵) اس حدیث کی تفسیر اگلی حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ہے۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ دو۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک اشرفی ہے! آپ علیہ السلام

نے ارشاد فرمایا: اسے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے خرچ کرو۔ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور اشرفی ہے! آپ علیہ السلام نے فرمایا! اسے اپنی بیوی پر صدقہ کر۔ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور اشرفی ہے! آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اسے اپنے بیٹے پر صدقہ کر۔ وہ بولا: ایک اور ہے! آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اسے اپنے نوکر پر خرچ کر! وہ بولا ایک اور ہے! تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اب تو خود سمجھ لے (یعنی جو مستحق ہو اسے دے) (۲۵۳۶) اسی موضوع کی ایک حدیث دیکھئے جس کا نمبر ہے (۲۵۴۷)

☆ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً...... جو اسلام میں اچھا طریقہ رائج کرے تو اس کو وہ طریقہ رائج کرنے کا ثواب بھی ملے گا اور جتنے لوگ اس پہ عمل کریں گے ان کے برابر بھی ثواب ملے گا لیکن عمل کرنے والوں کے ثواب میں کمی نہ کی جائے گی۔ (۱۵۵۵)

☆ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں نہ آنے کی بیسیوں قسمیں اٹھانے والا بالآخر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم بن گیا۔ (۲۵۶۹)

☆ وَاِنْ کُنْتَ سَائِلًا لَابُدَّ فَاسْئَلِ الصَّالِحِیْنَ۔
اگر ضرور ہی مانگنا ہے تو نیکوں سے مانگا کر (۲۵۷۸)

☆ حضور علیہ السلام نے ایک غریب شخص کو تھوڑے سے جو اور سوکھے انگور دیئے (تو اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت دی کہ وہ کہتا ہے'
اَغْنَانَا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مامدار کر دیا۔ (۲۵۹۷)

☆ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْھُمْ۔ قوم کا بھانجا انہی میں سے ہے۔
(۲۶۱۲)

Scanned with CamScanner

کِتَابُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ (ارکان حج کا بیان)

حج صاحب استطاعت مسلمان پہ فرض ہے یعنی جس کے پاس اتنی دولت ہو جو خوراک اور سواری کو کافی ہو یہاں تک کہ وہ حج کر کے واپس آ جائے اور گھر والوں کے اخراجات کے لئے بھی رقم کافی ہو' راستہ بھی پرامن ہو۔

☆ حضور علیہ السلام نے ایک شخص (اقرع بن حابس) کے سوال پہ فرمایا: لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ۔ اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جائے۔

(۲۶۲۱)

معلوم ہوا! حضور علیہ السلام ایسے شارع ہیں جو ماذون من اللہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے احکام آپ کے سپرد فرما دیئے ہیں' جس کے لئے جو چاہیں حلال فرما دیں اور جس کے لئے جو چاہیں حرام فرما دیں۔ ویحل لهم الطیبات و یحرم علیهم الخبائث. وما اٰتاكم الرسول فخذوه ومانهٰكم عنه فانتهوا. ولا یحرمون ماحرم اللّٰه ورسوله. وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی اللّٰه ورسوله امرًا ان یكون لهم الخیرة من امرهم۔ ان تمام قرآنی آیات سے یہی عقیدہ روز روشن کی طرح واضح ہو رہا ہے۔

حضور پاک کے فرمان کے مقابلہ میں کسی کی بات نہ مانی جائے گی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وعمل کے مقابل کسی کی بات نہ مانی جائے گی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حج قران کا احرام باندھتے وقت لبیک کہتے ہوئے سن کر حضرت عثمان نے (بھول کر یا عدم توجہ وعلم کی بنا پر کہا۔ میں تو اس سے منع کرتا ہوں تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مندرجہ بالا بات کہی۔ اصل عربی عبارت یہ ہے:

لَمْ اَكُنْ لِاَدَعَ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ
(۲۷۲۳)

حج تمتع کے بارے میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مسلک تھا اور حضرت بلال کا بھی کہ كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً۔ یہ ہمارے لیے مخصوص تھا۔

(۲۸۱۰ تا ۲۸۱۴)

☆ احرام کی حالت میں سفید سانپ کو مارنے سے منع کیا گیا (۲۸۳۵) کیونکہ اس میں زہر نہیں ہوتا۔ نیز ہوسکتا ہے وہ جن ہو جس نے سانپ کا روپ دھارا ہوا ہے (یتشکل باشکال مختلفة. جن مختلف شکلیں اختیار کر لیتے ہیں)۔ لہٰذا وہ نظر آئے تو زبان سے کہے کہ یہاں سے چلا جا پھر بھی نظر آئے تو مارنے میں حرج نہیں۔

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے نزدیک بجو کھانے کا حضور علیہ السلام نے حکم دیا۔ (۲۸۳۹)

☆ احرام کی حالت میں نکاح کرنے کی اجازت وممانعت کی احادیث۔

(۲۸۴۰ تا ۲۸۴۵)

☆ محرم (حج یا عمرہ کے احرام میں) فوت ہو جائے تو اس کو کفن دیتے ہوئے اس کا منہ اور سر نہ ڈھانپا جائے۔ (۲۸۵۷)

حضور علیہ السلام کی رنگت رات کو بھی خالص چاندی کی طرح چمکتی تھی

☆ حضور علیہ السلام کا رنگ رات کے وقت بھی خالص سفید چاندی کی طرح چمکتا تھا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ سے رات کے وقت نکلے تو راوی نے مندرجہ بالا بیان دیا جس کی عربی عبارت یہ ہے:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ لَيْلًا كَاَنَّهٗ سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ (۲۸۶۷)

جس کے جلوے زمانے میں چھانے لگے
جس کی ضو سے اندھیرے ٹھکانے لگے

Scanned with CamScanner

جس سے ظلمت کدے نور پانے لگے
جس سے تاریک دلِ جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

☆ مکہ مکرمہ میں داخلے کے وقت حضور علیہ السلام کے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔(۲۸۶۹)

☆ ابن خطل کو کعبہ کے پردوں میں لپٹے ہوئے ہونے کے باوجود قتل کر دینے کا حکم (۲۸۷۰) بوجہ اس کے مرتد ہونے کے' زکوٰۃ کا مال لے کر بھاگ جانے کے اور اپنے نوکر کو ناحق قتل کر دینے کے۔

☆ حضور علیہ السلام کے سرانور پہ فتح مکہ کے دن سیاہ عمامہ شریف تھا جبکہ آپ بغیر احرام کے تھے۔(۲۸۷۲)

☆ حضور علیہ السلام کا (عمرۃ القضاء) کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے اشعار پڑھنا۔ حضرت عمر کی حیرانگی (کہ حضور علیہ السلام کے سامنے حرم میں شعر پڑھتے ہو؟) پر حضور علیہ السلام کا حضرت عمر کو فرمانا: خَلِّ عَنْهُ فَلَهُوَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبَلِ۔ یہ اشعار کافروں کے دلوں میں تیر لگنے سے بھی زیادہ اثر کرتے ہیں۔ (۲۸۷۶) آج بعض نام نہاد مسلمانوں کو حضور علیہ السلام کی تعریف کے اشعار تیر و تلوار کی طرح لگتے ہیں۔

☆ بیت اللہ کا طواف نماز (کی طرح) ہے لہٰذا اس میں بات چیت کم کرو۔ اَلطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلٰوةٌ فَاَقِلُّوْا مِنَ الْكَلَامِ (۲۹۲۵)

☆ حج افراد کے احرام میں طواف کعبہ کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جائز اور ابن عباس رضی اللہ عنہما ناجائز سمجھتے تھے۔(۲۹۳۲)

☆ طواف میں رمل کفار کو اپنی طاقت دکھانے کے لئے شروع کیا

گیا۔(۲۹۴۸)

☆ يبنى ادم خذوا زينتكم عند كل مسجد کا شان نزول (۲۹۵۹)

☆ حضور علیہ السلام کے بال مبارک تیر کے ساتھ کاٹے گئے۔(۹۱-۲۹۹۰)

☆ منیٰ کے قریب دو پہاڑوں کے درمیان ایک درخت ہے جس کے نیچے ستر انبیاء کرام علیہم السلام کی ناف کاٹی گئی۔(۲۹۹۸)

☆ حجاج کہا کرتا تھا سورۃ بقرہ نہ کہو بلکہ یوں کہو: اَلسُّوْرَةُ الَّتِىْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ۔ وہ سورت جس میں بقرہ (گائے) کا ذکر ہے۔(۳۰۵۷)

كِتَابُ الْجِهَادِ (جہاد کا بیان)

☆ سب سے پہلی آیت جس میں اہل ایمان کو جہاد کرنے کی اجازت دی گئی۔ اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا...... (الحج) حدیث نمبر (۳۰۸۷)

☆ آیت کے نزول کے وقت حضور علیہ السلام کی ران' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ران پہ تھی وہ فرماتے ہیں: "مجھے ایسے لگا کہ گویا میری ران ٹوٹ رہی ہے۔(۳۱۰۱)

بہترین اور بدترین شخص کون ہے؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تبوک کے سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کے ساتھ پیٹھ لگا کر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا (حمد وثنا کے بعد) فرمایا: کیا میں تمہیں بہترین اور بدترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟

اِنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ رَجُلاً عَمِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَلٰى ظَهْرِ فَرَسِهٖ اَوْ عَلٰى ظَهْرِ بَعِيْرِهٖ اَوْ عَلٰى قَدَمِهٖ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ

بہترین شخص وہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے یا اونٹ کی پیٹھ پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں عمل (جہاد) کیا یا پیدل چل کر یہ کام کیا یہاں تک کہ اس کو

Scanned with CamScanner

موت آ گئی۔

وَاِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلاً فَاجِرًا یَقْرَأُ کِتَابَ اللّٰہِ لاَ یَرْعَوِیْ اِلٰی شَیْءٍ مِّنْہُ

اور بدترین شخص وہ بدکار ہے جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتا ہے اور اس کے مضامین پر غور ہی نہیں کرتا (یعنی عمل کرنے کی طرف نہیں آتا) (۳۰۱۸)

اگلی حدیث کے اندر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے والے کو دوزخ کا لقمہ بنانا ایسے ہی محال ہے جیسے دودھ کا واپس تھنوں میں جانا اور خدا کے راستے کا غبار اور دوزخ کا دھواں مسلمان کے نتھنوں میں کبھی جمع نہ ہوگا۔ (یعنی ایسا شخص دوزخی ہرگز نہیں ہوسکتا) (۳۱۰۹) اسی طرح فرمایا: لاَ یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا بخل اور ایمان ایک شخص کے پیٹ (دل) میں کبھی جمع نہیں ہوسکتے۔ (۳۱۱۲)

اس سے اوپر والی حدیث میں ہے: ایمان اور حسد ایک بندے کے دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔ (۳۱۱۱)

☆ جس کے قدم اللہ کی راہ میں خاک آلود ہوئے وہ دوزخ پہ حرام ہوگیا۔ (۳۱۱۸)

☆ جہاد کرنے سے مجاہد کے سو درجات جنت میں بلند ہوجاتے ہیں اور ہر درجہ میں زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے۔ (۳۱۳۳)

ایمان، جہاد اور ہجرت کا ثواب

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میں اس شخص کا ضامن ہوں جو مجھ پر ایمان لائے اور میری اطاعت کرے اور ہجرت کرے اس کو جنت کے اندر اور وسط میں ایک گھر ملے گا اور میں اس شخص کا ضامن ہوں جو مجھ پر ایمان لائے، میری اطاعت کرے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرے اسے جنت کے عین وسط میں اور جنت کے

بالاخانوں میں ایک ایک گھر ملے گا اور یہ ایسا شخص ہوگا کہ اس نے نیکی کا کوئی کام نہ چھوڑا اور ہر برائی سے بچ گیا۔ یَمُوْتُ حَیْثُ شَآءَ اَنْ یَّمُوْتَ۔ جہاں بھی اس کو موت آئے (یہ سعادتیں ضرور حاصل کرے گا) (۳۱۳۵)

☆ شیطان کس طرح مسلمان کو ہجرت اور جہاد سے روکتا ہے؟ (۳۱۳۶)

☆ قیامت کے دن سب سے پہلے دوزخ میں جانیوالا (ریاکار) شہید، عالم و قاری اور سخی (۳۱۵۱)

☆ جہاد میں رسی جتنے مفاد کی نیت سے شامل ہونے والا بھی ثواب سے محروم رہے گا۔ (۴۱-۳۱۴۰)

تو جب جہاد جیسی عبادت بھی خلوص نہ ہونے کی وجہ سے رائیگاں جاتی ہے تو پھر اور کون سا عمل بغیر اخلاص کے قبول ہوسکتا ہے کیونکہ جہاد تمام عبادات سے افضل عبادت ہے بلکہ فرمایا: ایک صبح یا ایک شام راہ خدا میں نکلنا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پہ سورج نکلا یا ڈوبا (۳۱۲۱) ایمان کے بعد جہاد کو ہی افضل عمل قرار دیا گیا (۳۱۳۲) لہٰذا بھولے بھالے لوگ جو ریا و نمود کے لئے ماہانہ یا سالانہ محفل میلاد کروا لیتے ہیں یا کسی بزرگ کے عرس پہ خرچ کر کے بزعم خویش عاشقان مصطفیٰ اور غلامان اولیاء کے اشتہار چھپا لیتے ہیں ان کے لئے مقام غور ہے۔

کِتَابُ النِّکَاحِ (نکاح کا بیان)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام میں سے بعض نے کہا: ہم نکاح نہ کریں گے اور بعض نے کہا: ہم گوشت نہ کھائیں گے اور بعض کہنے لگے، ہم بستر پہ نہ سوئیں گے، بعض بولے کہ ہم روزانہ ایسا روزہ رکھیں گے جس میں افطار نہ ہو۔ جب یہ باتیں حضور علیہ السلام کو پہنچیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو

Scanned with CamScanner

ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں۔ میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں' روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ۔ جو میرے طریقے سے انحراف کرے گا اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ (۳۲۱۹)

☆ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے اپنے لیے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہ کا رشتہ طلب کیا۔ (۳۲۲۳)

☆ دنیاداروں کا حسب ونسب مال ودولت ہے۔ اِنَّ اَحْسَابَ اَھْلِ الدُّنْیَا الَّذِیْ یَذْھَبُوْنَ اِلَیْہِ الْمَالُ (۳۲۲۷) ۔ قبلۂ اہل دنیا سیم وزر

مطلب حدیث کا یہ ہے کہ دنیادار لوگ دولت کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں حالانکہ حسب تو ان عمدہ عادات اور بہترین اخلاق کا نام ہے جو نسل در نسل چلیں خواہ دولت دنیا نہ بھی ہو۔

☆ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بیوہ ہونے کے بعد حضرت عمر نے حضرت عثمان اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کو ان کے رشتے کی پیشکش کی...... پھر حضور علیہ السلام نے ان سے نکاح کر لیا۔ (۳۲۶۱-۳۲۵۰)

☆ ایک حبشی عورت کی گواہی پہ کہ میں نے فلاں خاوند و بیوی کو دودھ پلایا ہے' حضور علیہ السلام نے جدائی کا حکم دے دیا۔ (۳۳۳۲)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا جس کا جواب انہوں نے ایک مہینے بعد دیا۔ (۳۳۵۷) اور جب ایک صحابی نے یہ کہا کہ حضور علیہ السلام نے بھی اس طرح کے مسئلہ کا ایسے ہی جواب دیا تھا تو حضرت ابن مسعود نے نعرۂ تکبیر بلند کیا (۳۳۵۶) اور اسلام لانے کے بعد سے اب تک اتنا خوش نہ ہوئے جتنا اس وقت خوش ہوئے۔ فَمَا رُئِیَ عَبْدُ اللّٰہِ فَرِحَ فَرْحَۃً یَوْمَئِذٍ اِلَّا بِاِسْلَامِہٖ (۳۳۶۰)

☆ نکاح کے وقت دف بجانے کا ارشاد اور فرمایا: فَصْلُ مَا بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدَّفُّ وَالصَّوْتُ فِی النِّکَاحِ۔ حلال وحرام نکاح کی پہچان آواز اور دف سے ہے۔ (۳۳۷۲)

☆ شادی کے موقع پہ بچیوں کا گانا' بجانا اور بدری صحابہ کرام کا سننا۔ (۳۳۸۵)

ولیمے کے کھانے میں برکت

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا اور آپ اپنے اہل کے پاس تشریف لے گئے اور میری والدہ نے حیس بنایا (جو کہ ایک قسم کا کھانا ہے (یعنی کھجور، جو، گھی اور پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے) بعدازاں میں اس کھانے کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گیا اور میں نے عرض کیا: میری والدہ نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور عرض کیا ہے کہ یہ تھوڑی سی چیز آپ کے لئے ہے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے رکھ دو اور جاؤ فلاں فلاں آدمیوں کو بلا لاؤ اور بھی جو کوئی ملے اسے بھی بلا کر لاؤ۔ حضرت انس فرماتے ہیں: کچھ لوگوں کا نام آپ نے لیا اور پھر میں ان لوگوں کو بلا کر لایا جن کا آپ نے نام لیا تھا اور انہیں بھی جو مجھے راستے میں ملے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے دریافت کیا: کل کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: تعداد میں تین سو آدمی۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: دس دس افراد حلقہ بنا کر بیٹھو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب لوگوں نے کھانا کھا لیا اور دوبارہ دوسرا گروپ آیا اور انہوں نے بھی کھانا کھا لیا۔ اسی طرح ایک گروہ آتا تھا اور دوسرا جاتا تھا۔ جب سب لوگ کھانا تناول کر چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا: اے انس! اس کھانے کو اٹھا' چنانچہ میں نے وہ کھانا اٹھا لیا جو میں نے رکھا تھا۔ حضرت انس فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہ تھا کہ اٹھاتے

وقت زیادہ تھا یا رکھتے وقت۔ یعنی کم ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ یہ خیال گزرا کہ شاید پہلے سے زیادہ ہو گیا ہے یا اتنا ہی ہے۔ فَمَا اَدْرِیْ حِیْنَ رَفَعْتُ کَانَ اَکْثَرَ اَمْ حِیْنَ وَضَعْتُ (۳۳۸۹) اس حدیث سے ولیمے کے کھانے کا ثبوت بھی مل گیا اور حضور علیہ السلام کے عظیم الشان معجزے کا ظہور بھی ہو گیا۔

مہاجرین و انصار صحابہ کرام کی ایک دوسرے پہ فدا کاری

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار کو بھائی بھائی بنایا تو آپ نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا: میرے پاس مال و دولت ہے اور میں اسے دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں' ایک حصہ تم لے لو اور ایک حصہ میں اپنے پاس رکھوں گا اور میرے پاس دو بیویاں ہیں آپ دیکھیں ان میں سے جو آپ کو پسند ہو میں اسے طلاق دے دوں گا اور جب عدت گزر جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: اللہ تمہارے مال اور بیویوں میں برکت دے' مجھے بازار دکھا دو پھر وہ بازار تشریف لے گئے' حتیٰ کہ گھی اور پنیر کا نفع کما کر لائے۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر زردی کا نشان ملاحظہ فرمایا تو دریافت فرمایا: یہ زردی کا نشان کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ تمہیں اس کے لئے ایک بکری ہی ذبح کرنا پڑے۔ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ (۳۹۰)

کِتَابُ عِشْرَۃِ النِّسَاءِ (بیویوں کے ساتھ سلوک کا بیان)

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا: مجھے دنیا کی تین چیزوں سے محبت ہے۔ نمبر۱ (حلال) عورتیں (یعنی اپنی بیویاں) نمبر۲۔ خوشبو' نمبر۳۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک

نماز میں ہے۔ (۳۳۹۱) ان تین چیزوں کے بعد گھوڑوں کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کا ذکر ہے۔ (۳۳۹۳)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید محبت اور اس سلسلہ میں دیگر ازواج مطہرات کا حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حضرت فاطمہ کو اور پھر حضرت زینب بنت جحش کو بھیجنا...... طویل حدیث (۳۳۹۶)

☆ حضرت جبریل علیہ السلام کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سلام کہنا۔ (۴-۳۴۰۳) امام غزالی علیہ الرحمۃ نے اپنے ایک رسالے الادب فی الدین میں نکاح اور حسن معاشرت کے آداب کے بارے میں بہت اچھا لکھا ہے' مناسب ہوگا کہ اس کو یہاں درج کر دیا جائے۔

خاوند کے لئے آداب و ہدایات

اگر نکاح کا ارادہ ہو تو پہلے دین پھر حسن و جمال اور مال و دولت دیکھے' لڑکی والے جو کچھ اسے دیں گے اس کا انہیں پابند نہ کرے' نکاح کا ارادہ ہو تو اسے پوشیدہ نہ رکھے' کسی مسلمان کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ دے' اپنی مملوکہ چیزوں اور شادی وغیرہ میں (کسی کو ایسے کام کی) اجازت نہ دے جو اسے رحمت الٰہی سے دور کر دے اور اس کی عزت کو داغدار کرنے کا باعث بنے' تنہائی میں بیوی کے ساتھ ایسی جگہ نہ بیٹھے جہاں کوئی دوسرا اس کی بیوی کو دیکھے' اپنے گھر والوں کے سامنے اس کا بوسہ نہ لے۔ جب تنہائی میں ہو تو عورت کے سامنے اپنی خواہش کا اظہار کرے' اس کا قاصد جھوٹا نہ ہو اور جس سے لڑکی کے متعلق پوچھا جائے وہ بھی چغل خور نہ ہو بلکہ اس کے خاص رشتہ داروں میں سے ہو اور اس شخص سے لڑکی کے دین' نماز روزے کی پابندی' شرم و حیاء' پاکیزگی' حسن کلام و بدکلامی' خانہ نشین رہنے اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے متعلق پوچھے' عقد نکاح سے پہلے اسے دیکھ لے اور نکاح کے بعد اچھی گفتگو کرتے ہوئے ان باتوں کے متعلق پوچھے جو اسے پہنچی ہیں اور اس سے

والدین کی عادتوں' حالات و کیفیات اور دین و اعمال کے متعلق پوچھ گچھ کرے۔

(حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ ایک حدیث کہ "ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا بولا: میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کرنا ہے۔ فرمایا: اسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھ میں کچھ ہوتا ہے"۔ کی شرح میں فرماتے ہیں: دیکھنے سے مراد چہرہ دیکھنا ہے کیونکہ حسن و قبح (یعنی خوبصورت و بدصورت ہونا) چہرے ہی میں ہوتا ہے اور اس سے مراد وہی صورت ہے جو ابھی عرض کی گئی یعنی کسی بہانہ سے دیکھ لینا یا کسی معتبر عورت سے دکھوا لینا نہ کہ باقاعدہ عورت کا انٹرویو کرنا جیسا کہ آج کل کے بے دینوں نے سمجھا۔

(مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح' ج ۵' ص ۱۲' مطبوعہ ضیاء القرآن)

بیوی کے لئے آداب و ہدایات

عورت کو چاہیے کہ ہمیشہ اپنے گھر کی چار دیواری میں گوشہ نشین رہے (بلاضرورت) چھت پر نہ چڑھے۔ اپنی گفتگو پر پڑوسیوں کو آگاہ نہ کرے (یعنی اتنی آواز میں گفتگو کرے کہ اس کی آواز چار دیواری سے باہر نہ جائے) بلاضرورت پڑوسیوں کے پاس آیا جایا نہ کرے۔ جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کرے' شوہر کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت کرے' گھر سے نہ نکلے' ہاں! (ضرورتاً) اگر کسی کام سے نکلنا پڑے تو باپردہ ہو کر نکلے' ایسے راستے اور جگہ سے گزرے جہاں زیادہ ہجوم اور آمد و رفت نہ ہو' اپنی غربت وغیرہ کو چھپائے بلکہ جاننے والے کے سامنے بھی اپنے آپ کو اجنبی ظاہر کرے' اپنی تمام تر کوشش نفس کی اصلاح اور گھریلو معاملات کی درستگی میں صرف کرے' نماز روزے کی پابندی کرے' اپنے عیوب پر نظر رکھے' دینی معاملہ میں خوب غور و تفکر کرے' خاموشی کی عادت بنائے' نگاہیں نیچی رکھے' اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرے' کثرت سے اللہ عزوجل کا ذکر کرے' اپنے شوہر کی فرمانبردار رہے' اسے رزق حلال کمانے کی ترغیب دلائے'

تحائف وغیرہ کی زیادہ فرمائش نہ کرے' شرم و حیاء کو لازم پکڑے' بدزبانی و فحش کلامی نہ کرے' صبر و شکر کرے' اپنے نفس کے معاملے میں ایثار کرے' اپنی حالت اور خوراک کے معاملے میں خود کو تسلی دے' جب شوہر کا دوست گھر میں آنے کی اجازت چاہے اور شوہر گھر میں موجود نہ ہو تو اسے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے اور اپنے نفس اور شوہر سے غیرت کرتے ہوئے اس سے زیادہ کلام نہ کرے۔

(بیوی کو چاہیے کہ) ہمیشہ شوہر سے حیا کرے' اس سے لڑائی جھگڑا نہ کرے' ہمیشہ شوہر کے ہر (جائز) حکم کی اطاعت کرے۔ جب شوہر کلام کرے تو خاموشی اختیار کرے' شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے' (اپنے شوہر کے لئے) خوشبو وغیرہ لگائے' منہ کی صفائی اور کپڑوں کی پاکیزگی کا خاص خیال رکھے' قناعت پسندی اختیار کرے' محبت و شفقت کا انداز اپنائے' زیب و زینت کی پابندی کرے' شوہر کے گھر والوں اور قرابت داروں کا احترام کرے' اچھے انداز میں اس کا حال دریافت کرے' اس کے ہر کام کو شکریہ کے ساتھ قبول کرے' جب شوہر کا قرب پائے تو اس سے محبت کا اظہار کرے اور جب اسے دیکھے تو خوشی و مسرت کا اظہار کرے۔

نکاح و جماع کے آداب

(جس عورت کو پیغام نکاح دیا جائے اسے چاہیے کہ) اپنے گھر کے قابل اعتماد مرد کو کہے کہ وہ نکاح کا پیغام دینے والے کے مذہب' دین' عقیدے' صاحب مروت ہونے اور اپنے وعدے میں سچا ہونے کے متعلق معلومات حاصل کرے' عورت مرد کے کسی قریبی رشتہ دار کو دیکھ لے اور معلومات حاصل کرے کہ اس کے گھر کون آتا جاتا ہے' نیز اس کی باجماعت نماز کی پابندی کے متعلق دریافت کرے اور یہ کہ وہ اپنے کاروبار اور تجارت میں مخلص ہے یا نہیں؟ اور اس کے دین اور سیرت میں دلچسپی رکھے نہ کہ مال و دولت اور شہرت میں۔ اس کے ساتھ قناعت اختیار کرتے ہوئے زندگی گزارنے کا عزم کرے۔ اس کے حکم کی فرمانبرداری کرے کہ یہ الفت و محبت کو

Scanned with CamScanner

مضبوط و مستحکم کرنے اور پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا سبب ہے۔

(شوہر کو چاہیے کہ) بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے' نرمی کے ساتھ گفتگو کرے' محبت و چاہت کا اظہار کرے' تنہائی میں اس کے ساتھ خوش مزاجی اور بے تکلفی سے پیش آئے' لغزشوں سے درگزر کرے' لڑائی جھگڑا نہ کرے' اس کی عزت کی حفاظت کرے' کسی معاملہ میں اس سے بحث و مباحثہ نہ کرے' بغیر کنجوسی کئے اس کی معاونت کرے' اس کے گھر والوں کی عزت و تعظیم کرے' ہمیشہ اچھے وعدے کرے' اپنی بیوی پر شدید غیرت کھائے (تا کہ وہ اپنا حسن و جمال غیر کے سامنے ظاہر نہ کرے)۔

(ہم بستری کرنے والے شوہر کو چاہیے کہ) خوشبو لگائے' اچھی گفتگو کرے' محبت کا اظہار کرے' شہوت کے ساتھ بوس و کنار کرے' چاہت و دلچسپی کا اظہار کرے۔ پھر بسم اللہ شریف پڑھے' شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے کہ یہ (یعنی شرمگاہ کی طرف دیکھنا) اندھی اولاد پیدا ہونے کا باعث ہے' ستر کو کسی کپڑے وغیرہ سے چھپا لے اور قبلہ کی سمت رخ نہ کرے۔

کِتَابُ الطَّلَاق (طلاق کا بیان)

☆ حیض کی حالت میں طلاق (اگر چہ سنت کے خلاف ہے مگر) واقع ہو جائے گی۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا ہی کیا کہ اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی اور حضور علیہ السلام کے حکم پہ رجوع کر لیا چنانچہ فرماتے ہیں: فَرَاجَعْتُهَا وَحَسِبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَةَ الَّتِيْ طَلَّقْتُهَا ۔ میں نے جو (حیض کی حالت میں) طلاق دی۔ پس میں نے اس سے رجوع کر لیا اور اس کو طلاق شمار کیا۔ وہ واقع ہو گئی۔ (۳۴۲۰) یہی مطلب ہے اس آیت کا فطلقوھن لعدتھن یعنی جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو طلاق دو۔

☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلاق سنت یہ ہے کہ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا فِيْ غَيْرِ جِمَاعٍ ۔ طہر میں بغیر جماع کے طلاق دی جائے۔ (۳۴۲۴)

☆ حلالہ میں صرف خلوت صحیحہ کافی نہیں بلکہ جماع ضروری ہے۔ (۳۴۴۴)

☆ زیر ناف بالوں کا نکل آنا بھی بلوغ کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ (۳۴۵۹-۶۰)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متوفّٰی عنہا زوجہا (جس عورت کا خاوند فوت ہو گیا اس) کو آنکھوں کی خرابی کے خدشے کے باوجود بھی عدت میں سرمہ لگانے کی اجازت نہ دی۔ (۳۵۳۱-۳۲) اور حدیث ۳۵۶۳ کا آخری حصہ بھی اسی سے متعلقہ ہے۔

☆ حاملہ عورت چاہے مطلقہ ہو یا بیوہ اس کی عدت وضع حمل ہے نہ کہ ابعد الاجلین (۳۵۴۱)

☆ سخت ضرورت پیش ہو تو عورت عدت میں سرمہ وغیرہ لگا سکتی ہے (مگر رات کو لگائے اور دن کو دھو دے) لَا تَكْتَحِلُ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ (۳۵۶۷)

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ کو طلاق دی اور پھر رجوع فرما لیا۔ (۳۵۹۰)

کِتَابُ الْخَيْلِ وَالسَّبْقِ وَالرَّمْيِ

(گھوڑوں کا' گھڑ دوڑ کا اور تیر اندازی کا بیان)

☆ حضرت سلمہ بن نفیل کندی فرماتے ہیں: میں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! لوگوں نے

Scanned with CamScanner

گھوڑوں کو رسوا کر دیا ہے، ہتھیار رکھ دیئے ہیں اور کہتے ہیں: اب جہاد نہیں رہا اور لڑائی ختم ہوگئی ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ بات سنی اور اپنا رخ انور اس شخص کی طرف پھیر کر فرمایا: لوگ جھوٹ بولتے ہیں، ابھی جہاد کا حکم آیا ہے اور میری امت کے لوگ دین کی خاطر ہمیشہ لڑتے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو ان کے لئے پھیر دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کو قیامت تک رزق دے گا اور اللہ تعالیٰ نے بھلائی (اجروثواب) کو گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک رکھ دیا ہے اور مجھے یہ بات بذریعہ وحی بتائی گئی اور میرا وصال جلد ہونے والا ہے اور تم لوگ مختلف جماعتوں میں بٹ جاؤ گے اور آپس میں لڑو مرو گے اور ایمان والوں کا گھر شام میں مقرر ہوگا۔ (۳۵۹۱)

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا: تَسَمُّوْا بِاَسْمَآءِ الْاَنْبِيَآءِ۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں پہ نام رکھا کرو۔ (۳۵۹۵)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے (جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا کسی اور رنگ کا ہو یا تین پاؤں کسی دوسرے رنگ کے ہوں اور چوتھا سفید ہو) (۳۵۹۶-۹۷)

☆ تین چیزوں میں نحوست ہے (۱) گھوڑے میں (کہ عیب دار اور نقصان دہ ہو) (۲) عورت میں (بداخلاق اور زبان دراز ہو) (۳) گھر میں (کہ وہ اچھے پڑوس میں نہ ہو یا سخت سردی، گرمی کی وجہ سے سکون دہ نہ ہو) (۳۵۹۸) ایک حدیث میں ہے: ''اگر نحوست ہوتی تو ان تین چیزوں میں ہوتی''۔ (۳۶۰۰)

☆ گھوڑے کو دو دعائیں کرنے کی صبح کے وقت اجازت ہوتی ہے...... (۳۶۰۹)

☆ خچر کے حصول کے لئے گھوڑیوں پہ گدھوں کو چھوڑنے سے منع کیا گیا۔ (۳۶۱۰)

☆ جہاد کے لئے رکھے ہوئے گھوڑے کا چارہ، پانی، پیشاب اور لید کو بھی نیکیوں کے ترازو میں رکھا جائے گا۔ (۳۶۱۲)

کِتَابُ الْاِحْبَاس (راہ خدا میں مال وقف کرنے کا بیان)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز دینار، درہم، غلام اور لونڈی وغیرہ راہ خدا میں تقسیم فرما دی۔ صرف ایک سفید خچر جس پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سواری فرماتے تھے، رکھا۔ (۳۶۲۴) اس خچر کو شہباء کہا گیا ہے (اور شہباء اس اونٹ، خچر یا گھوڑے کو کہتے ہیں جس میں سیاہی کی نسبت سفیدی غالب ہو) (۳۶۲۶)

☆ جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی: لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا نہایت عمدہ باغ (جو مسجد نبوی شریف کے سامنے تھا) راہ خدا میں وقف کر دیا۔ (۳۶۳۲)

یاد رہے: وقف کرنے کا رواج زمانۂ جاہلیت میں نہ تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے فائدے اور بھلائی کے لئے یہ سلسلہ جاری فرمایا۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام کے اسّی سے زائد انصار صحابہ کبار علیہم الرضوان نے صدقات وقف کیے۔ اسی تناظر میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا باغ بیرحاء وقف کر دیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خیبر کی عمدہ زمین جو ان کے حصے میں آئی، حضور علیہ السلام سے مشورہ کر کے اس کی آمدنی فقراء، اقرباء اور غلاموں کو آزاد کرنے میں وقف کر دی۔ حضرت عمر نے عرض کیا: میں بہت پسند کرتا ہوں کہ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهَا۔ کہ زمین بھی وقف کر دوں لیکن حضور علیہ السلام نے فرمایا: اَحْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا۔ اصل روک لے اور اس کا پھل صدقہ کر دیا کر۔ (۳۶۳۵)

☆ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے شہادت سے پہلے لوگوں کو مفصل

خطاب فرمایا جس میں آپ نے اپنے فضائل خود اپنی زبان سے بیان فرمائے۔ خاص کر مسجد نبوی شریف کی توسیع کے لئے جگہ خرید کر وقف کرنا' بیر رومہ خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کرنا' غزوۂ تبوک کے موقع پہ راہ خدا میں بے دریغ خرچ کرنا اور جبل ثبیر پہ حضور علیہ السلام کے ساتھ ہونا اور حضور علیہ السلام کا آپ کی شہادت کی کئی سال پہلے خبر دینا' بیان فرمایا۔ (۳۹-۳۸-۳۷-۳۶۳۶)

کِتَابُ الْوَصَایَا (وصیتوں کا بیان)

☆ اجر و ثواب میں سے افضل نیکی یہ ہے کہ اس وقت صدقہ کیا جائے جب صحت ہو' مال کی حرص ہو' محتاجی اور فقر کا ڈر ہو اور زندگی کی امید ہو اور وصیت کرنے میں موت تک تاخیر نہ کرے (۳۶۴۱) لہٰذا جس کو موت کے بعد دلوانا مقصود ہو' اسے اپنی زندگی میں ہی دلوا دے اور کسی کے اعتماد پہ نہ چھوڑ جائے' اسی لیے وصیت میں دیر لگانا اچھا نہیں ہے۔

☆ موت کے وقت صدقہ دینے والا یا غلام آزاد کرنے والا ایسے ہے جیسے کوئی شخص خوب سیر ہو جانے کے بعد کسی کو کوئی ہدیہ دیتا ہے۔ (۳۶۴۴) خوبی اور برائی تو یہ ہے کہ اپنی ضرورت و حاجت کے وقت کسی کو کچھ دیا جائے' قبل از موت وصیت کر کے رکھنا مستحب ہے اور جس شخص پہ حقوق و فرائض ہوں اس پر (بعض علماء کے نزدیک) لازم ہے کہ وصیت کر کے رکھے تاکہ بعد میں جھگڑا پیدا نہ ہو (یعنی وہ چیز جس میں وصیت کرنے کی حاجت ہو جیسا کہ حدیث میں ہے: مَاحَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَہٗ شَیْءٌ یُوْصٰی فِیْہِ...... ۳۶۴۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اللہ تعالیٰ کی کتاب (پہ عمل کرنے) کی وصیت فرمائی۔ (۳۶۵۰) کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نہ درہم و دینار

چھوڑے' نہ اونٹ اور بکری' نہ کوئی اور چیز (جس کی وصیت کی جائے) (۳۶۵۱)

کفر کے رسم و رواج کے مطابق مرنے والے شخص کے وارث اولاد کے سوا دوسرے کوئی نہ تھے اور اولاد میں بھی فقط بیٹا۔ پس اللہ جل شانہ نے صرف اولاد ہی وارث رکھی لیکن یہاں میت کے لئے ضروری ہے کہ وہ زندگی میں ماں باپ اور رشتہ داروں کو بمطابق ضرورت اپنے روبرو دلوا جائے' یہ حکم ابتدا اسلام میں تھا۔ بعد ازاں اللہ رب العزت نے تمام رشتہ داروں اور والدین کا حصہ مقرر فرما دیا اور وصیت فرض نہ رہی۔ حدیث ۳۶۵۰ میں حضرت عبداللہ بن اوفیٰ نے فرمایا: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال نہ تھا جس کے لئے آپ وصیت فرماتے اس لئے ثابت ہوا کہ وصیت کرنے کے لئے کچھ مال ضروری نہیں بلکہ جس امر میں خیر و بھلائی دیکھے اس کی وصیت کر جائے۔

☆ ورثاء کو غنی چھوڑ کر مرنا اس سے بہتر ہے کہ سارا مال صدقہ و خیرات کر جائے اور' ورثاء بعد میں بھیک مانگتے پھریں۔ (۳۶۵۸)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے قرضے کا معاملہ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ کے والد غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے اور آپ نے اپنے ورثاء' میں چھ لڑکیاں چھوڑیں اور بہت سا قرض بھی چھوڑ گئے۔ جب کھجوریں اتارنے کا وقت آیا تو میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد گرامی غزوۂ احد کے دن شہید ہو گئے اور ان کے ذمے بہت سا قرض ہے؟ میں چاہتا ہوں کہ آپ کو قرض خواہ دیکھیں۔ (تاکہ مجھ پہ نرمی کریں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا: تم جاؤ اور ہر قسم کی کھجوروں کا ڈھیر علیحدہ علیحدہ لگاؤ۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق عمل کیا۔

Scanned with CamScanner

بعدازاں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لایا جب ان لوگوں نے آپ علیہ السلام کو اس وقت دیکھا تو وہ اور زیادہ دلیر ہوئے اور مجھ پر مطالبہ کرنے میں تشدد کرنے لگے۔ جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ حالت دیکھی تو آپ نے سب سے بڑے ڈھیر کے اردگرد تین مرتبہ چکر لگائے اور پھر اس پر تشریف فرما ہو گئے اور مجھے حکم فرمایا: میں قرض خواہوں کو آپ کی خدمت اقدس میں حاضر کروں۔ جب وہ سب لوگ حاضر خدمت ہو چکے تو آپ تول تول کر ان کو عطا فرمانے لگے۔ آپ نے یہاں تک عطاء اور بخشش فرمائی کہ اللہ رب العزت نے میرے والد کا قرض ختم فرما دیا اور اتنی برکت ہوئی گویا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی اور میں دل ہی دل میں اس بات پر راضی تھا کہ کسی طرح میرے والد کا قرض ادا ہو جائے تو اچھا ہے۔ (چاہے ہمارے لیے ایک کھجور بھی نہ بچے) (۳۶۶۷) دوسری احادیث میں ہے حضرت جابر فرماتے ہیں: لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةٌ وَّاحِدَةٌ (۳۶۶۶) کَانَ لَمْ یَنْقُصْ مِنْهُ شَیْءٌ (۳۶۶۸) اس ڈھیر سے ذرہ برابر بھی کھجوریں کم نہ ہوئیں یعنی ایک ہی ڈھیر سے سارا قرض ادا ہو گیا اور باقی تمام ڈھیر اسی طرح بچے رہے۔ اگرچہ میرا خیال یہ تھا کہ چاہے ایک کھجور بھی نہ بچے لیکن میرے باپ کا قرضہ ادا ہو جائے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ ''اس وقت مدینہ شریف میں تقریباً اسی قسم کی کھجوریں ہوتی تھیں''۔ (مراۃ' ج۸' ص۲۱۴)

کِتَابُ النُّحْلِ (عطیّہ کے بیان میں)

اس باب میں زیادہ تر روایات حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں جن میں ہے کہ ان کے والد گرامی نے انہیں ایک غلام کا عطیہ دیا اور حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا: آپ اس پہ گواہ ہو جائیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تو نے سب بچوں کو اس طرح کا عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں' تو

حضور علیہ السلام نے وہ عطیہ واپس لینے کا حکم دیا۔ (۳۷۰۲) ایک روایت میں ہے: فَکَرِهَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّشْهَدَ لَهٗ. حضور علیہ السلام نے اس پر گواہ بننا ناپسند فرمایا (۳۷۰۶) ایک روایت میں ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: فَلَا تُشْهِدْنِیْ اِذًا فَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ. تب مجھے گواہ نہ بنا کیوں کہ میں ظلم پہ گواہ نہیں بنتا۔ (۳۷۱۱)

☆ حضرت سیدنا جابر بن مغفل رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں: میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِعْدِلُوْا بَیْنَ اَبْنَائِکُمْ اِعْدِلُوْا بَیْنَ اَبْنَائِکُمْ (۳۷۱۷)

اپنے بچوں کے درمیان عدل کرو' اپنی اولاد میں مساوات رکھو۔

کِتَابُ الْهِبَةِ (ہبہ کا بیان)

☆ قبیلۂ ہوازن کے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور اپنے اوپر نازل ہونے والی مصیبت کا اظہار کیا تو حضور علیہ السلام نے انہیں فرمایا:

اِخْتَارُوْا مِنْ اَمْوَالِکُمْ اَوْ مِنْ نِّسَائِکُمْ وَاَبْنَائِکُمْ

یا تو اپنا مال واپس لے جاؤ اور یا اپنی عورتیں اور بچے آزاد کروا لو' چنانچہ انہوں نے عورتوں اور بچوں کو آزاد کروالیا۔ مفصل حدیث (۳۷۱۸)

☆ باپ اپنے بیٹے کو کوئی چیز ھبہ کر کے واپس لے سکتا۔ لَا یَرْجِعُ اَحَدٌ فِیْ هِبَتِهٖ اِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَّلَدِهٖ (۳۷۱۹) علاوہ ازیں ھبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والا ایسے ہے جیسے کتا قے کر کے چاٹ لیتا ہے۔ مَثَلُ الَّذِیْ یَرْجِعُ فِیْ صَدَقَتِهٖ کَمَثَلِ الْکَلْبِ یَقِیْءُ ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ ۔ (۳۷۲۱) لہٰذا ایک مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ بری مخلوق سے مناسبت پیدا کرے' حضور علیہ السلام کا یہ فرمان اس قدر

شہرت پا گیا کہ حضرت طاؤس فرماتے ہیں۔

كُنْتُ اَسْمَعُ الصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ يَا عَائِدًا فِيْ قَيْئِهٖ

میں بچوں کی زبان سے یہ بات سنتا تھا کہ وہ کہا کرتے تھے: اے قے کر کے چاٹنے والے لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ حضور علیہ السلام نے یہ جملہ مثال کے طور پہ بیان فرمایا جو مجھے بعد میں معلوم ہو گیا کہ یہ حضور علیہ السلام نے بطور مثال بیان فرمایا ہے۔ (۳۷۳۴) مطلب یہ ہے کہ لالچ کتے کی مشہور صفت ہے کہ اس کو کوئی چیز ملے تب بھی وہ صبر نہیں کرتا اور نہ ملے تب بھی صبر نہیں کرتا۔ اسی طرح یہ بندہ خود ہی ایک چیز دوسرے کو دے کر پچھتا تا رہتا ہے اور جب تک واپس نہیں لے لیتا اس کو صبر نہیں آتا۔ ماہرین حیوانات نے جس طرح ہر جانور کی کوئی نہ کوئی خوبی بیان کی ہے اسی طرح بعض کتب کے اندر کتے کی بہت ساری اچھی صفات کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ جن کا ذکر ہم نے اپنی ایک کتاب ''زبدۃ الحسن مقالات و خطبات حسن'' المعروف اٹھارہ تقریریں میں کیا ہے۔

كِتَابُ الرُّقْبٰى وَالْعُمْرٰى (رقبیٰ اور عمریٰ کا بیان)

رقبیٰ یہ ہے کہ کسی شخص کا دوسرے شخص کو اپنا مکان یا زمین دے دینا اس شرط پر کہ اگر میں پہلے فوت ہو گیا تو تم میرا مکان لے لینا اور اگر تو پہلے فوت ہو گیا تو پھر میں اپنا مکان واپس لے لوں گا جبکہ عمریٰ میں وہ چیز واپس نہیں لی جا سکتی یعنی دینے والے کی موت کے بعد وہ چیز لینے والے کے ورثاء کی ہو جائے گی۔ بعض روایات میں رقبیٰ اور عمریٰ دونوں کا یہی حکم بیان کیا گیا ہے کیونکہ یہ ہبہ ہے اور ہبہ میں رجوع کرنا منع ہے جیسا کہ کتاب الہبہ میں گزر چکا۔

☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اَلرُّقْبٰى جَائِزَةٌ رقبیٰ جائز ہے (۳۷۳۶) آپ ہی سے ہے: اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الرُّقْبٰى لِلَّذِيْ اُرْقِبَهَا۔ حضور علیہ السلام نے رقبیٰ کا مالک اسی کو قرار دیا جس کو مالک نے وہ چیز دے دی تھی۔ (۳۷۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف یہ ہے رقبیٰ نہیں کرنا چاہیے پھر جو کرے تو اس کا راستہ میراث کا ہے یعنی وہ رقبیٰ لینے والے کے وارثوں کا ہوگا۔ (۳۷۳۸) اور اس بات کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور علیہ السلام کی طرف سے بیان فرمایا:

لَا تُرْقِبُوْا اَمْوَالَكُمْ فَمَنْ اَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لِمَنْ اَرْقَبَهٗ (۳۷۳۹)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی فرماتے ہیں: اَلْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى سَوَاءٌ۔ رقبیٰ اور عمریٰ برابر ہیں (۳۷۴۱) جبکہ بعض کے نزدیک عمریٰ میں ساری عمر کے لئے چیز کا مالک بنایا جاتا ہے اور بعد میں اس (لینے والے) کے ورثاء کو ملتی ہے اور رقبیٰ ایسے ہے جیسے مانگی ہوئی چیز جس کو کام ہو جانے کے بعد واپس کرنا ہوتا ہے۔

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اَلْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ (۳۷۴۶) عمریٰ (کی ہوئی چیز) وارث کو مل جائے گی (یعنی جس کو دی گئی ہے اس کے وارث کو) اور فرمایا: اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔ عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دینا جائز ہے۔ (۳۷۴۷)

جن احادیث میں رقبیٰ اور عمریٰ سے منع کیا گیا ہے وہ اس شخص کے لئے ہے جو بعد میں واپسی کا مطالبہ کرے۔ رقبیٰ اور عمریٰ کے بارے میں جو کچھ ان احادیث کے تحت لکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ اس کے قبضے میں رہے گی جسے اس نے بخش دی تھی اور اس کے مرنے کے بعد اسے اس کے وارث لے لیں گے جس کو دی گئی ہے دینے والا یعنی اس کا مالک زندگی میں اس کو نہیں لے سکتا

عمریٰ کی اقسام

عمریٰ کی تین اقسام ہیں: پہلی یہ کہ کہنے والا یہ کہے: میں نے یہ چیز تجھے دی اور یہ تمہارے پاس زندگی تک ہے اور تمہاری وفات کے بعد یہ تمہارے وارثوں کے سپرد ہے اس میں بالاجماع اس کے وارث مالک ہو جاتے ہیں اور اگر اس کا کوئی وارث

Scanned with CamScanner

نہ ہوگا تو وہ مال بیت المال میں جمع ہوگا اور اگر دینے والے نے یہ کہہ دیا کہ یہ تمہیں تمہاری زندگی تک دیتا ہوں (مثلاً مکان) تو اس کا حکم بھی پہلے حکم کی طرح ہے' تاہم بعض علماء کے نزدیک یہ حکم پہلے حکم کی طرح نہیں ہے بلکہ دینے والا دوبارہ اس کو واپس لے سکتا ہے لیکن یہ قول زیادہ معتبر نہیں ہے اور تیسرا یہ کہ دینے والا جس کو دے رہا ہے یہ کہہ کر دے کہ میں نے یہ گھر تمہیں زندگی بھر کے لئے دیا اور تمہاری وفات کے بعد یہ گھر میرا ہو جائے گا اور اگر میں فوت ہو گیا تو میرے وارثوں کا ہو جائے گا۔ راجح اور درست قول یہ ہے کہ یہ بھی پہلے قول کی طرح ہے یعنی مال دینے والے شخص کی طرف نہیں لوٹایا جا سکتا بلکہ وہ لینے والے کا ہو گیا پھر اس کے وارثوں کا ہوگا اور یہ اس کے مرنے کے بعد اور عطا کرنے والے نے زندگی کی جو شرط لگائی ہے وہ فاسد ہے اور قابل اعتبار نہیں کیونکہ حدیث میں ہے: لِاَنَّہٗ اَعْطٰی عَطَاءً وَّقَعَتْ فِیْہِ الْمَوَارِیْثُ فَقَطَعَتِ الْمَوَارِیْثُ شَرْطَہٗ (۳۷۷۸)

کیونکہ اس نے ایسی بخشش کی ہے کہ جس میں وراثت ثابت ہو گئی اور شرط ختم ہو گئی۔

کِتَابُ الْاَیْمَانِ وَالنُّذُوْرِ (قسموں اور نذروں کا بیان)

☆ حضور علیہ السلام ان الفاظ سے زیادہ تر قسم اٹھاتے۔ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ (دلوں کو بدلنے والی ذات کی قسم) (۳۷۹۲) لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ دلوں کو پھیرنے والے کی قسم (۳۷۹۳)

☆ جنت کو مکروہات سے اور دوزخ کو مرغوبات سے ڈھانپ دیا گیا ہے (۳۷۹۴) مکروہات سے مراد نیکیاں اور اعمال صالحہ ہیں جن کا کرنا نفس کو نہایت ناگوار اور مشکل ہوتا ہے جب تک عاجزی وانکساری محنت و ریاضت وعبادت نہ کی جائے جنت ملنا دشوار اور محال ہے۔ دنیاداروں اور لالچی لوگوں کو اہل جنت کے افعال

برے معلوم ہوتے ہیں اور یہ لوگ بہشتیوں کی وضع سے ڈرتے ہیں۔ خصوصاً اس دور میں جبکہ مسلمانوں پر فاسقوں اور کافروں کا غلبہ ہے' اللہ رب العزت پناہ دے۔ ہزاروں اہل علم بھی کافروں کی چال پسند کرتے ہوئے علم کو رسوا کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی لپیٹ میں لیے جاتے ہیں۔ جناب جبرائیل علیہ السلام نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی: دوزخ کا ایک حصہ دوسرے پر لپٹا اور چڑھا جاتا ہے یعنی اس میں انتہائی شدت' حدت اور گرمی ہے۔ حدیث پاک کے آخر میں ہے دوزخ کے متعلق حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! مجھے تیری جلالت وعظمت کی قسم! اس میں سب لوگ جائیں گے کیونکہ دوزخ میں جانے کا کام نفس کو نہایت بھلا اور لذیذ معلوم ہوتا ہے اور پھر ہر شخص ان کاموں میں پھنس جاتا ہے۔ ہاں وہ شخص جسے اللہ رب العزت بچائے۔ حدیث ہذا کے یہاں لانے کا مقصد یہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ رب العزت کی جلالت کی قسم کھائی جس سے معلوم ہوا اس طرح کی قسم کھانا درست اور جائز ہے۔

☆ جو شخص کسی کام کی قسم اٹھائے پھر اس کے غیر میں بھلائی دیکھے تو وہ کام (بھلائی والا) کرے اور بعد میں قسم کا کفارہ ادا کرے۔ (۳۸۱۶-۱۷)

☆ جس چیز کا بندہ مالک ہی نہیں اس کی نذر و قسم نہیں ہو سکتی (مثلاً بیمار شخص کہے کہ اگر میں بیماری سے صحت یاب ہو گیا تو فلاں شخص کے غلام کو آزاد کر دوں گا اسی طرح) قطع رحمی کی قسم بھی نہیں ہو سکتی (مثلاً یوں کہے کہ میں اپنے فلاں رشتہ دار سے نہیں بولوں گا۔ ایسی قسموں کو توڑنا لازم ہے اور ان کا کفارہ ادا کیا جائے گا) (۳۸۲۳)

☆ قسم کھانے کے بعد (متصلاً) انشاء اللہ کہہ دیا تو قسم توڑنے پر کفارہ لازم نہ ہوگا۔ (۳۸۲۴)

☆ نذر اور منت ماننے سے پرہیز کیا جائے اور اگر مان لی ہے تو اس کو پورا کیا جائے۔ اس سے بخیل کا مال خرچ کرایا جاتا ہے۔ (۳۸۳۲ تا ۳۸۳۷-۴۰) یعنی ہوگا

Scanned with CamScanner

وہی جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے۔

☆ دوسری ملت کی قسم اٹھانا (مثلاً اگر میں فلاں کام کروں تو یہودی' عیسائی ہو جاؤں) ایسا شخص اس ملت کے ساتھ مل جائے گا۔ (۳۸۴۳)

☆ نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا ہے (یعنی جب پوری نہ کر سکے یا گناہ کے کام کی نذر مان لی) (۶۶-۳۸۶۳)

كِتَابُ الْمُزَارَعَةِ (زمین کو بٹائی پر دینے کا بیان)

☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور ہمیں ایسے کام سے منع فرمایا: جس میں بظاہر ہمارے لیے نفع تھا۔ آپ نے فرمایا:

مَنْ كَانَ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَذَرْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا

جس کے پاس زمین ہو وہ یا تو اس میں خود کاشتکاری کرے یا پھر چھوڑ دے یا کسی کو عطیہ دے دے۔ (۳۹۰۳)

☆ حضرت حنظلہ بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج سے سونے یا چاندی کے بدلے زمین کو کرائے پر دینے کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۳۹۳۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ حضور علیہ السلام کے دور اقدس میں لوگ کھیتوں کو کرائے پہ دیا کرتے تھے مگر اس شرط پہ کہ کھیت والے شخص کا حصہ اس زراعت میں ہوگا جو نہروں کے کنارے پر ہے اور اس نہر سے اس زمین کو پانی پہنچتا ہے اور تھوڑی سی گھاس کے بدلے کرائے پہ دیتے تھے۔ تاہم اس گھاس کی مقدار نہیں معلوم کہ وہ کتنی گھاس لیا کرتے تھے۔ (۳۹۳۹)

☆ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو بخشے میں ان سے زیادہ اس حدیث کو جانتا ہوں (جس میں حضور علیہ السلام نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے) اصل واقعہ یہ ہے کہ دو شخصوں کی آپس میں لڑائی ہوئی جس پر حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اِنْ كَانَ هٰذَا شَأْنُكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ۔ اگر تمہاری یہی حالت ہے تو اپنے کھیتوں کو کرائے پہ نہ دیا کرو۔ فَسَمِعَ قَوْلَهُ "لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ"۔ پس حضرت رافع نے حضور علیہ السلام کا یہی فرمان سن لیا کہ کھیتوں کو کرائے پہ نہ دو (اور یہ خیال نہ کیا کہ ممانعت کا سبب کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ زمین کو بٹائی پہ دینا درست سمجھتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا: صرف حدیث کے الفاظ ہی یاد کر لینا کافی نہیں بلکہ اسباب کا جاننا بھی ضروری ہے) (۳۹۵۹)

زمین کو کرائے پہ لین دین کرنے میں تحریر لکھنے کا طریقہ

حضرت سعید بن مسیب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: خالی زمین کو سونے یا چاندی کے بدلے کرائے پر دینا برا نہیں اور جو شخص کسی کو کوئی مال مضاربت کے طور پر دے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ اور اس پر نوشتہ کرا لے اور اس طرح لکھے "یہ وہ کتاب ہے جس کو فلاں ابن فلاں نے اپنی خوشی سے صحت میں لکھا ہے اور جواز امر (جبکہ اس کا کاروبار چلنے کے قابل ہے) کی حالت میں فلاں ابن فلاں کے بیٹے کو تو نے دیئے جبکہ فلاں مہینہ اور فلاں سنہ شروع ہوا تھا۔ ایسے دس ہزار درہم دیئے جو کہ کھرے اور عمدہ تھے اور ہر دس درہم سات مثقال کے وزن کے برابر ہیں اس شرط پر کہ میں ظاہراً اور باطناً اللہ سے ڈرتا رہوں گا اور امانت ادا کروں گا اور اس شرط پر کہ ان درہموں سے جو چاہوں گا' خریدوں گا اور جہاں چاہوں گا صرف کروں گا اور جہاں مناسب سمجھوں گا یعنی بطور نقد یا ادھار فروخت کروں گا اور اپنی رائے کے مطابق اس کے عوض میں نقدی یا دیگر سامان لوں گا اور جسے چاہوں گا وکیل بناؤں گا اور پھر اس مال

Scanned with CamScanner

پر جو تو نے مجھے دیا ہے اور کتاب میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ جتنا نفع دے گا وہ ہم دونوں میں نصف نصف تقسیم ہوگا۔ تیرے مال کے بدلے میں اور مجھے میری محنت کے بدلے میں نصف ملے گا اور اگر تجارت میں مجھے کچھ نقصان ہوا وہ تیرے مال میں سے ہوگا' شرط ہذا پر یہ دس ہزار درہم کھرے میں نے اپنے قبضے میں کیے اور فلاں سن میں فلاں مہینے کے شروع سے یہ مال بطور قرض (مضاربت) میرے قبضے میں آیا ہے اور فلاں فلاں نے اس بات کا اقرار کیا۔ اگر صاحب مال کا یہ ارادہ ہو کہ مضارب ادھار کا سودا نہ کرے تو کتاب میں یوں لکھے ''تو نے مجھ کو ادھار خرید وفروخت سے منع کیا''۔(۳۹۶۸)

تاجر کے آداب

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب آداب دین میں لکھتے ہیں۔

(تجارت کرنے والے کو چاہیے کہ) مسلمانوں کے راستے میں نہ بیٹھے کہ اس سے انہیں چلنے میں دشواری ہوگی' ایسے سمجھدار و ذہین غلام (نوکر) کو کام کے لئے رکھے کہ جو نہ تو ناپ تول میں اور نہ ہی وزن میں کمی کرے' اسے برابری کا حکم دے' سامان وغیرہ تولنے میں جلدی نہ کرے' اس کا ترازو درستی میں سنار کے ترازو اور اعتدال میں معیاری ترازو کی طرح ہو' اس کی ڈوریاں لمبی اور اوپری کنارے باریک ہوں' اس کے چھوٹے بڑے تمام باٹ وزن میں پورے ہوں' روزانہ سب سے پہلے ترازو صاف کرے' رطل اور سنگ ترازو (بٹ یعنی تول وغیرہ کے پتھر) کے عیبوں کا خاص خیال رکھے۔ غلام (نوکر) کو حکم دے کہ تیل اور روغنیات وغیرہ تولتے وقت احتیاط سے کام لے۔ جب کوئی مہذب شخص کچھ لینے آئے تو اس کی عزت و تکریم کرے' پڑوسی آئے تو اس پر احسان کرے' کوئی ضعیف و ناتواں آئے تو اس کے ساتھ شفقت و مہربانی سے پیش آئے یا ان کے علاوہ کوئی بھی آئے تو اس کے ساتھ انصاف سے پیش آئے۔ چیزوں کو ان کی قیمت و بھاؤ کی مقدار کے اعتبار سے بیچے'

اگر کسی چیز کی قیمت کم ہو تو (بیچنے والا) خریدار کو زیادہ قیمت میں دے سکتا ہے جیسا کہ بعض اوقات اگر چیز کی قیمت زیادہ ہو تو وہ خریدار کو کم قیمت میں دے دیتا ہے اس کی تمام تر توجہ درس قرآن (اور علم دین) کی محفل میں حاضری کی طرف رہے' غیر محرموں اور امردوں کو دیکھنے سے نگاہوں کو بچائے رکھے' واقف کار بے وقوف سے اپنی عزت بچائے' سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹائے' خوشی ملنے پر عطیہ و بخشش کو نہ روکے۔

تاجر نے جو کام ملازم پر لازم کیا ہے اگر خود اس کا ذمہ دار ہے تو بہتر یہ ہے کہ خود کرے' ناپ تول اور وزن کرنے کا پیمانہ اور ترازو کا پتھر معتبر و قابل اعتماد لوگوں سے خریدے' بیچتے وقت مال کی جھوٹی تعریف اور خریدتے وقت بے جا مذمت نہ کرے' لوگوں کو کوئی خبر وغیرہ دیتے یا سناتے وقت سچائی سے کام لے' نیلامی کے وقت فحش گوئی اور گفتگو کرتے وقت جھوٹ بولنے سے بچے' دکان داروں کے ساتھ بے ہودہ و لغو باتوں میں نہ پڑے اور نئے لوگوں کے ساتھ ہنسی مذاق نہ کرے اور لڑائی جھگڑا نہ کرے۔

كِتَابُ الْمُحَارَبَةِ (لڑائی کا بیان)

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم دیا ہے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کی گواہی نہ دیں۔(۳۹۷۲)

☆ مسلمان کا ناحق قتل کرنا اللہ کے ہاں ساری دنیا کے تباہ ہو جانے سے بڑا گناہ ہے۔(۳۹۹۱)

☆ قیامت کے دن سب سے پہلے (حقوق العباد میں سے) خون کا حساب ہوگا اور (حقوق اللہ میں سے) نماز کا حساب ہوگا۔(۳۹۹۶)

☆ والذین لایدعون مع اللہ الٰها اٰخر...... الفرقان اور یعبادی

Scanned with CamScanner

الذین اسرفوا...... الزمر کا شان نزول (۴۰۰۸)

☆ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ (مسلمانوں کی) جماعت پر ہے۔

فَاِنَّ یَدَاللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَةِ (۴۰۲۵)

☆ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔ جو مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔ (۴۰۶۶)

☆ عکرمہ بن ابی جہل کے اسلام لانے کا سبب (۴۰۷۲)

نابینا صحابی کی غیرت ایمانی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام کے دور میں ایک نابینا شخص تھا جس کی ایک لونڈی تھی اور اس لونڈی کے بطن سے اس کے دو بچے بھی تھے۔ وہ لونڈی اکثر حضور علیہ السلام کا ذکر غلط الفاظ کے ساتھ کرتی' یہ اس کو ڈانٹتے' منع کرتے مگر وہ باز نہ آتی تھی' ایک رات جب اس لونڈی نے یہ حرکت کی تو ان سے ضبط نہ ہو سکا۔ تکلہ اٹھایا اور اس کے پیٹ پہ رکھ کر دبا دیا جس سے وہ مر گئی۔ دن کے وقت خبر پھیل گئی کہ فلاں کی لونڈی مر گئی ہے' حضور علیہ السلام نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا:

اَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا لِّیْ عَلَیْهِ حَقٌّ فَعَلَ مَا فَعَلَ اِلَّا قَامَ

میں اس شخص کو خدا کی قسم دیتا ہوں جس پر میرا حق ہے جس نے اس لونڈی کو قتل کیا ہے وہ کھڑا ہو جائے۔ یہ سن کر وہ نابینا صحابی کھڑے ہوئے اور ڈر کے مارے گرتے اٹھتے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: حضور! اس کو میں نے قتل کیا ہے۔ یارسول اللہ! یہ میری لونڈی مجھ پر انتہائی مہربان تھی اور اس کے بطن سے موتیوں کی طرح میرے دو بچے بھی ہیں لیکن یہ اکثر آپ کو برا بھلا کہتی تھی اور میں اس کو منع کرتا مگر یہ باز نہ آتی' آخر گزشتہ رات میں نے اس کی آپ کے بارے میں بدکلامی پر اس کا کام تمام کر دیا۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

آلا اشْهَدُوْا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ۔ لوگو! گواہ ہو جاؤ' اس لونڈی کا خون بیکار گیا

(کیونکہ اس نے ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے جس کی یہی سزا تھی) (۴۰۷۵)

تخلیق کائنات کا منشا تمہی تو ہو ۔۔۔ ہر ایک دل کی پہلی تمنا تمہی تو ہو
تم کائنات حُسن ہو تم حُسن کائنات ۔۔۔ جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمہی تو ہو
قائم تمہارے دم سے ہوئی ''بزم کائنات'' ۔۔۔ صبح ازل کا چہرۂ زیبا تمہی تو ہو
کرتے رہے تمہاری تمنا کلیم بھی ۔۔۔ روشن ہے جس سے وادیٔ سینا تمہی تو ہو
سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غائیتوں کی غائتِ اولیٰ تمہی تو ہو

☆ حضور علیہ السلام کے بعد یہ درجہ کسی کا نہیں کہ اس کو برا کہنے والے کو قتل کر دیا جائے۔ (قول صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) (۴۰۷۷ تا ۴۰۸۲)

یہودیوں نے حضور علیہ السلام کے ہاتھ اور پاؤں چومے

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا: چلو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں چلتے ہیں' دوسرے یہودی نے کہا: تم انہیں نبی نہ کہو۔ اگر وہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اسے سن لیں گے تو وہ (صلی اللہ علیہ وسلم) خوشی کے مارے جامے (لباس) میں پھولے نہ سمائیں گے (کہ یہودیوں نے آپ کو نبی کہہ دیا ہے) بہرحال وہ دونوں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور دریافت کیا کہ وہ نو آیات کون سی ہیں (جو اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی تھیں؟ جیسے کہ ارشاد فرمایا: ولقد آتینا موسٰی تسع آیات بینات) تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ' چوری نہ کرو' زنا نہ کرو اور جس جان کو اللہ جل جلالہ نے حرام فرمایا ہے' اسے ناحق قتل نہ کرو اور ناحق سزا دلوانے کے لئے کسی شخص کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ' جادو نہ کرو' سود مت کھاؤ' پاک دامن عورتوں پر تہمت زنا نہ لگاؤ' جہاد کے دن پیٹھ نہ پھیرو۔ یہ نو احکام ہیں اور اے یہود! ایک حکم تو فقط تمہارے ساتھ مخصوص

Scanned with CamScanner

ہے اور وہ یہ کہ تم ہفتے کے دن کی حرمت قائم رکھو اور اس دن مچھلیوں کا شکار نہ کرو کہ اس میں زیادتی ہو یہ سن کر ان دونوں یہودیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا اور کہا: بلاشبہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تو پھر تم میری تابعداری کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا: حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تھی کہ آپ کی اولاد سے ہمیشہ ایک پیغمبر ہوا کرے (یعنی آپ ان کی اولاد میں سے نہیں ہیں۔ یہ فقط ایک بہانہ تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے خود جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی ہے' دیکھئے زبور ہیکل سوم) اور ہمیں اس بات کا کھٹکا ہے کہ اگر ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی تو دوسرے یہودی ہمیں جان سے مار ڈالیں گے (بس اصل بات یہ تھی کہ انہیں ذات اور برادری کا ڈر تھا اور معاشرے میں ان کی ناک کٹتی تھی) (۴۰۸۳)

پھر یاد نبی آئی پھر انجمن آرائی — بھولا ہوں نہ بھولوں گا اعجاز مسیحائی
اشکوں سے جھلکتی ہے انوار کی رعنائی — جو روح میں بس جائے خوشبو وہ صبا لائی
دنیا کو تو تکتے ہو دنیا کسے راس آئی — مغموم نہیں ہوتا سرکار کا شیدائی
کس کس کی نہیں ہوتی اس در پہ پذیرائی — کیا کیا نہ ہمیں عظمت سرکار نے دلوائی
مسرور عجب میں نے توفیق ثنا پائی

حضور کی آنکھیں اور کانِ لعل کرامت

حدیث ہذا میں ہے کہ اَرْبَعَةَ اَعْيُنٍ یعنی آپ کی آنکھیں چار ہیں۔ اس سے دو معنی مراد لیے جاتے ہیں۔ ایک وہ جو ترجمے میں گزرا اور دوسرا معنی یہ کہ اس سے مراد ظاہر کی دو آنکھیں اور دل کی دو آنکھیں یعنی ظاہراً اور باطناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں گے۔ فتح الباری میں ہے کہ جب معراج کی رات حضور علیہ السلام کا سینہ مبارک چاک کیا گیا تو فیه عینان تبصران واذنان تسمعان۔ قلب اطہر میں

دو آنکھیں تھیں جو دیکھ رہی تھیں اور دو کان تھے جو سن رہے تھے۔

(۲) آیات سے مراد یا تو (۹) نو معجزے ہیں اور وہ یہ تھے۔ ید بیضاء' عصا' طوفان' ٹڈیاں' جوئیں' مینڈکیں' خون' قحط اور پھلوں کا کم ہونا یا وہ احکام مراد ہیں جو تمام شریعتوں میں عام تھے اور انہی کا ذکر حدیث ہذا میں بھی ہے۔

☆ خوارج کی علامات (۸-۷-۴۱۰۶)

ایک حدیث کے سات مطالب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

لَاتَرْجِعُوْا بَعْدِىْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ (۴۱۳۰)

تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

اس حدیث کے سات معانی بیان کیے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) وہ لوگ مراد ہوں جو ناحق خون کو حلال سمجھ کر کسی کو قتل کر دیں۔

(۲) اسلام سے مراد حق ہو اور کفر سے مراد ناشکری ہو۔

(۳) ایسا شخص جو کسی کو ناحق قتل کرتا ہے وہ کفر کے قریب ہو جاتا ہے۔

(۴) ناحق قتل کرنا کفار کا سا فعل ہے۔

(۵) واقعتاً کفر ہی مراد ہے یعنی میرے بعد مسلمان ہی رہنا' کافر نہ ہو جانا۔

(۶) کفر سے مراد (ایک دوسرے مسلمان کیخلاف) ہتھیار اٹھانا ہے۔

(۷) ایک دوسرے کو کافر گردانا اور پھر ان کی گردنیں نہ کاٹنا شروع کر دینا۔

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے چوتھے قول کو راجح قرار دیا ہے کہ یہ فعل کافروں کا سا ہے۔ (امام نووی)

صرف سرکار کی غلامی سے — ہم غلاموں کا کام بنتا ہے
داد و تحسین سے ستائش سے — کچھ کسی کا بنا نہ بنتا ہے

Scanned with CamScanner

کس کے قدموں پہ دل یہ سجتا ہے ۔۔۔ کیسے مسرور میں بتاؤں تجھے

(بتصرف)

کِتَابُ قِسْمِ الْفَیْءِ (مال فئی کی تقسیم کا بیان)

اللہ تعالیٰ نے مال فئی کے پانچ حصے فرمائے ہیں:

(۱) اللہ اور اس کے رسول کا خاص حصہ۔ (۲) حضور علیہ السلام کے رشتہ داروں کا حصہ۔ (۳) یتیموں کا حصہ۔ (۴) مساکین کا حصہ۔ (۵) مسافروں کا حصہ۔ چنانچہ فرمایا:

فما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین وابن السبیل۔ (الحشر)

جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گاؤں والوں (بنونضیر کے یہود) سے دیا، وہ اللہ کا، اس کے رسول کا، قریبیوں کا، یتیموں کا، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ رہا مال غنیمت تو اس کے لئے ارشاد فرمایا:

واعلموا انما غنمتم من شئی فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتمٰی والمساکین وابن السبیل۔ (الانفال)

یعنی تم جو مال غنیمت حاصل کرو، اس کا پانچواں حصہ اللہ و رسول کا ہے اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ رہے باقی چار حصے تو وہ لڑنے والوں کے لئے ہیں اور اس میں بھی خمس کا خمس (پانچواں حصہ) ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ مال غنیمت وہ مال ہے جو مسلمانوں کو کفار سے جنگ میں بالطریق قہر وغلبہ حاصل ہو۔ مال غنیمت کا پانچواں حصہ پھر پانچ حصوں میں تقسیم ہوگا۔ ان میں سے ایک حصہ جو کہ کل مال کا پچیسواں حصہ ہوا وہ حضور علیہ السلام کے لئے ہے اور ایک حصہ آپ کے اہل قرابت کے لئے اور تین حصے یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل قرابت کے حصے بھی یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو ملیں گے اور یہ پانچواں حصہ انہی تین پر تقسیم ہو جائے گا۔ یہی امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا قول ہے۔ (حاشیہ کنز الایمان)

ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے

☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوۂ حنین کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کا ایک بال لیا اور فرمایا: اے لوگو! مجھے اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے، اس ایک بال برابر بھی لینا جائز نہیں۔ ہاں مگر پانچواں حصہ اور وہ بھی تمہاری ہی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔ (یعنی یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے۔) (۴۱۴۴)

سبحان اللہ! ہمارے آقا علیہ السلام کا سب کچھ اپنی امت ہی کے لیے ہے حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم۔ پھر امتی کیوں نہ اپنے نبی علیہ السلام کے گن گائے اور کہے:

دل کی مرادیں پاؤں میں ۔۔۔ پھر شہر مدینے جاؤں میں
پیار کی جوت جگاؤں میں ۔۔۔ دل میں پھول کھلاؤں میں
ان کی عطا پہ سو سو بار ۔۔۔ ناز کروں اتراؤں میں
خاکِ پا میں وصف ہے کیا ۔۔۔ آ! تو بتلاؤں میں
پیارے نبی کے قدموں پر ۔۔۔ واری واری جاؤں میں
لطف کی بارش برسے تو ۔۔۔ اپنا رنگ دکھلاؤں میں
شہر نبی کے کنکر کو ۔۔۔ سر کا تاج بناؤں میں
اتنا کیف ملے مجھ کو ۔۔۔ جتنے اشک بہاؤں میں
کام ہے یہ مسرور مرا ۔۔۔ ان کے گیت سناؤں میں

Scanned with CamScanner

کِتَابُ الْبَیْعَۃِ (بیعت کا بیان)

☆ صحابہ کرام علیہم الرضوان جہاد کے علاوہ بھی حضور علیہ السلام کے ہاتھ پہ بیعت کرتے۔ مثلاً سننے، ماننے یعنی جو کچھ آپ فرمائیں گے، ہم اسے سنیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے۔ آسانی اور مشکل، خوشی و رنج ہر حالت میں آپ کی اطاعت کریں گے۔ حاکم اسلام کے ساتھ جھگڑا نہ کریں گے۔ ہم جہاں بھی ہوں گے حق کے تابع رہیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کریں گے۔
(۱۵۳)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے حضور علیہ السلام کی ''اثرہ'' پر بیعت کی یعنی یہ کہ آپ اگر کسی کو مال میں ہم پہ ترجیح دیں گے تو ہم جھگڑا نہیں کریں گے اور اس بات پر کہ ہم جہاں بھی ہوں گے، سچ بولیں گے۔ (۴۱۵۷)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور علیہ السلام کی اس بات پہ بیعت کی کہ میں ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی سے پیش آؤں گا۔ (۴۱۶۱)

حضرت جابر فرماتے ہیں: ہم نے موت پر نہیں بلکہ اس بات پہ حضور علیہ السلام کے ہاتھ پہ اس بات کی بیعت کی کہ ہم (موت یا جنگ سے) بھاگیں گے نہیں۔
(۴۱۶۳)

بعض صحابہ کرام نے موت پہ حضور علیہ السلام کی بیعت کی (۴۱۶۴) یہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پہ حضور علیہ السلام کے ہاتھ پہ بیعت کی کہ جہاد کریں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں یا فتح پالیں۔

ے انسانیت کو درس ملا تیری ذات سے
بے نور ہی تھا سارا زمانہ تیرے بغیر

☆ والدین کی مرضی کیخلاف اور ان کو روتا ہوا چھوڑ کر ہجرت پہ بیعت کرنے

کے لئے آنے والے کو حضور علیہ السلام نے فرمایا: اِرْجِعْ اِلَیْھِمَا فَاَضْحِکْھُمَا کَمَا اَبْکَیْتَھُمَا۔ واپس چلا جا اور انہیں اسی طرح ہنسا جس طرح تو نے ان کو رلایا ہے۔
(۴۱۶۸)

مشکل کام کے لئے آنے والے کو آسان کام بتا دیا

یاد جس وقت بھی آتے ہیں مدینے والے
پھول ہی پھول کھلاتے ہیں مدینے والے
دل کے ویرانے سجاتے ہیں مدینے والے
اپنا جلوہ جو دکھاتے ہیں مدینے والے
جس کی تقدیر بناتے ہیں مدینے والے
اس کو در پر بھی بلاتے ہی مدینے والے
اس بُرے سے بھی بُرے کا تو مقدر دیکھو
جس کو سینے سے لگاتے ہیں مدینے والے
تم کو معلوم نہیں دشمن جاں کو اپنے
کس طرح اپنا بناتے ہیں مدینے والے
اپنے ماں باپ بھی کیا ناز اُٹھاتے ہوں گے
جس طرح ناز اُٹھاتے ہیں مدینے والے

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک اعرابی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری خرابی ہو، ہجرت بہت مشکل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتے ہو۔ اس نے عرض کیا: جی دیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور بستیوں کے اس پار محنت اور عمل کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ

تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں فرمائے گا۔(۴۱۶۹)

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم دور بیں ملاحظہ فرما رہی تھیں کہ اس گنوار کا ہجرت پر ثابت قدم رہنا مشکل ہے لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث پاک بیان فرمائی۔ ہجرت بہت مشکل ہے یعنی اپنا گھر بار، اعزہ واقرباء دوست وآشنا سب کچھ خدا کے لئے چھوڑ دینا اور پھر اسی پر جمے رہنا یہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔

☆ عورتوں نے حضور علیہ السلام کے ساتھ نوحہ نہ کرنے کی بیعت کی۔ (۴۱۸۵)

☆ حضور علیہ السلام نے نابالغ لڑکے سے ہاتھ نہ ملایا، نہ اسے بیعت فرمایا۔ (۴۱۸۸)

☆ افضل جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق بلند کرنا ہے۔(۴۲۱۴)

كِتَابُ الْعَقِيْقَةِ (عقیقہ کا بیان)

عقیقہ ان بالوں کو کہتے ہیں جو پیدائش کے وقت بچے بچی کے سر پر ہوتے ہیں۔ پھر اس جانور کو عقیقہ کہا جانے لگا جو پیدائش کے ساتویں دن بعد ذبح کیا جاتا ہے کیونکہ وہ جانور ان بالوں کو مونڈنے کے دن ذبح کیا جاتا ہے۔

☆ لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کو بطور عقیقہ ذبح کرنا۔(۴۲۱۷)

☆ لڑکے کی طرف سے ایک جانور بھی بطور عقیقہ ذبح کیا جاسکتا ہے۔

فِي الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا (۴۲۱۹) یعنی دو بہتر ہیں اور ایک جائز ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے حضرات حسنین کریمین میں سے ہر ایک کی طرف سے دو دو دنبوں کا عقیقہ کیا۔(۴۲۲۴)

☆ ساتویں روز عقیقہ کیا جائے، سر منڈایا جائے اور نام رکھا جائے۔(۴۲۲۵)

اسی حدیث میں ہے: كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ۔ ہر بچہ اپنے عقیقے میں گروی ہوتا ہے۔ خطابی فرماتے ہیں اس جملہ میں لوگوں نے بہت گفتگو کی ہے اور سب سے بہتر قول امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ شفاعت کے متعلق ہے کہ اگر کوئی شخص بچے بچی کا عقیقہ نہ کرے اور وہ بچپن میں ہی فوت ہو جائے تو قیامت کے دن اپنے والدین کی شفاعت نہ کر سکے گا۔

کیونکہ باقی سب کی شفاعتیں محدود ہیں اور ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بھی شفاعت فرمائیں گے جن کی شفاعت کرنے کی کسی میں بھی ہمت نہ ہوگی۔

جس کو ٹھوکر میں نہ رکھتا ہو زمانہ اس کو
اپنی کملی میں چھپاتے ہیں مدینے والے
مہکے مہکے ہوئے رہتے ہیں در و بام مرے
میرے گھر میں بھی تو آتے ہیں مدینے والے
مجھ میں جرأت یہ کہاں کہ مدینے جاتا
مجھ کو دَر پر تو بلاتے ہیں مدینے والے
میرا دل اور میری جان مدینے والے
تجھ پہ سو جان سے قربان مدینے والے

كِتَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ (فرع اور عتیرہ کا بیان)

فرع اس بچے کو کہتے ہیں جو اونٹنی پہلے پہل جنے۔ دور جاہلیت میں اسے بتوں کے لئے ذبح کیا جاتا تھا۔ بعض علماء کے نزدیک فرع اس اونٹ کو کہتے ہیں جو بتوں کے نام پر اس وقت قربان کیا جاتا، جب کسی شخص کے سو اونٹ پورے ہو جاتے اور عتیرہ اس بکری کو کہتے ہیں جو رجب کے مہینے مین بتوں کے لئے ذبح کی جاتی۔

Scanned with CamScanner

اسلام کی ابتدا میں مسلمان بھی فقط خدا کے لئے فرع اور عتیرہ کرتے لیکن بعدازاں اس سے منع کر دیا گیا تا کہ جاہلیت کی مشابہت نہ ہو چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ. اب نہ فرع ہے نہ عتیرہ ہے۔ (۴۲۲۷) ایسے جانوروں کو بھی خدا کے نام پہ ذبح کیا جائے گا تو ان کا کھانا حلال ہے جیسا کہ حضرت معاذ نے بتایا کہ ابن عون کو رجب میں عتیرہ کرتے ہوئے میں نے خود دیکھا۔ (۴۲۲۹) اور حضور علیہ السلام کا فرمان اسی صورت میں ہے: اَلْعَتِيْرَةُ حَقٌّ۔ عتیرہ حق ہے۔ (۴۲۳۰) نیز فرمایا: مَنْ شَآءَ عَتَرَ وَمَنْ شَآءَ لَمْ يَعْتِرْ وَمَنْ شَآءَ فَرَّعَ وَمَنْ شَآءَ لَمْ يُفَرِّعْ فِي الْغَنَمِ اُضْحِيَتُهَا۔ عتیرہ اور فرع جس کا دل چاہے کر لے، جس کا نہ چاہے نہ کرے۔ تاہم بکریوں میں قربانی لازم ہے۔ (۴۲۳۱) یعنی قربانی کے لازم ہونے کے بعد ان کا جواز باقی رہ گیا۔

علم نبوت کی تو حد ہی نہیں

☆ برتن میں (کھانے پینے والی شئی کے اندر) مکھی گر جائے تو اس کو اچھی طرح ڈبونے کا حکم دیا۔ (۴۲۶۷) پھر اگر چاہے تو وہ چیز استعمال کر لے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہوتی ہے جو وہ خود ڈبوتی ہے اور دوسرے میں شفا۔ جس کو نہیں ڈبوتی جیسا کہ آج کل سائنس نے بھی تحقیق کر کے بتا دیا ہے کہ ایک پر میں بیماری کے جراثیم ہوتے ہیں جو پانی میں اور دوسرے میں شفا کے جراثیم ہوتے ہیں جب دوسرا پر ڈبویا جاتا ہے تو شفا کے جراثیم پھیل کر بیماری کے جراثیموں کو مار دیتے ہیں اور یہ بات ہمارے آقا علیہ السلام نے آج سے صدیاں پہلے بیان کر دی جب نہ سائنس کا نام ونشان تھا اور نہ جراثیم کا کسی کو علم تھا۔ پھر اہل محبت حضور کے قدموں پہ قربان ہو کر کیوں نہ عرض کریں:

اپنی آنکھوں میں چھپا لاتا حضور — نقش پا جو مجھ کو مل جاتا حضور
اپنی بپتا کیا کہوں کیسے کہوں — مجھ کو تو سجھ بھی نہیں آتا حضور

بخت میرا ساتھ جو دیتا پھر — میں مدینے سے کہاں جاتا حضور
آپ نے بلوایا تو آ گیا — بے خودی میں جھومتا گاتا حضور
دولت اشک رواں کو چھوڑ کر — اور اپنے ساتھ کیا لاتا حضور
جھوم کر کوئی پکارے آپ کو — نام نامی نور برساتا حضور
جس کو بن مانگے ملی ہوں نعمتیں — وہ کہیں کیوں ہاتھ پھیلاتا حضور
گنبد خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں میں — اور کس کے گیت میں گاتا حضور
آپ کا دامن نہ ہوتا ہاتھ میں — میں تو کب کا ہی مر جاتا حضور

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ (شکار اور ذبیحوں کا بیان)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری، کھیت کی رکھوالی، حفاظت اور پہرے کے لئے رکھے ہوئے کتوں کے علاوہ باقیوں کو مار دینے کا حکم دیا بالخصوص کالے کتے کو، کیونکہ وہ دوسروں کی نسبت زیادہ موذی اور شریر ہوتا ہے اور فرمایا (مذکورہ مقاصد کے علاوہ جو کتا پالے) اس کے نیک اعمال کے ثواب میں ایک قیراط کی روزانہ (دوسری روایت میں دو قیراط) کی کمی ہوگی۔

(۴۲۸۵-۹۱)

☆ جو شخص جنگل میں سکونت اختیار کرے، وہ سخت (مزاج) ہو جائے گا اور جو شکار کے پیچھے ہی پڑا رہے (یعنی بلاضرورت شکار کی دھن میں رہے) وہ (دین و دنیا کے دیگر کاموں سے) غافل ہو جائے گا اور بادشاہ کے ساتھ رہنے والا (اپنے دین پہ) آفت میں مبتلا ہو جائے گا۔ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنِ اتَّبَعَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ (۴۳۱۴)

☆ ایک امت کو گوہ کی شکل میں مسخ کر دیا گیا۔ (اسی لیے حضور علیہ السلام نے گوہ کے گوشت سے کراہت فرمائی) (۴۳۲۶)

Scanned with CamScanner

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغی کا گوشت تناول فرمایا۔ (۴۳۵۱)

☆ مچھلی کی آنکھ کے حلقے میں چار آدمی اتر گئے اور پندرہ دن تک تین سو افراد اس کا گوشت کھاتے رہے حالانکہ اس سے پہلے روزانہ تین اونٹ ذبح کرنے پڑتے تھے۔ (۴۳۵۷-۵۸)

☆ ایک طبیب نے مینڈک کو دوائی میں استعمال کرنے کے متعلق سوال کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایسا کرنے سے منع فرمادیا۔ (۴۳۶۰)

☆ چیونٹیاں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں۔ فَاِنَّهُنَّ يُسَبِّحْنَ (۴۳۶۴)

کِتَابُ الضَّحَایَا (قربانیوں کا بیان)

☆ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں: قربانی کرنے والا عورتوں سے بھی الگ رہے اور خوشبو بھی نہ لگائے۔ (۴۳۶۸)

☆ جس کے پاس قربانی کی وسعت نہیں ہے' وہ بال کٹوائے' ناخن اتروائے' مونچھیں کٹوائے' زیر ناف بال اتارے' یہی اس کی قربانی کی تکمیل ہے۔ (۴۳۷۰)

میرا ہاتھ اور انگلیاں حضور علیہ السلام کے ہاتھ اور انگلیوں کی طرح نہیں

رنگ نکہت کے نور کے جلوے ۔۔۔ میرے پیارے حضور کے جلوے
اللہ اللہ سارے عالم کو ۔۔۔ جگمگاتے ہیں نور کے جلوے
میری آنکھوں میں نقش رہتے ہیں ۔۔۔ نقش پائے حضور کے جلوے
تاب جلوہ نہیں نگاہوں میں ۔۔۔ دیکھتے کیا حضور کے جلوے
ان کے جلووں کو دیکھنے کے بعد ۔۔۔ کون دیکھے گا ''طور'' کے جلوے
میں نے دیکھے ہیں اپنی آنکھوں سے ۔۔۔ ہر قدم پر حضور کے جلوے
بند کرتا ہوں جس گھڑی آنکھیں ۔۔۔ دیکھ لیتا ہوں دور کے جلوے
میری مسرور خشک آنکھوں میں ۔۔۔ رنگ بھرتے ہیں نور کے جلوے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کا ایک فرمان ہاتھ کے اشارے سے سمجھاتا تھا تو فوراً فرمایا: وَيَدِيْ اَقْصَرُ مِنْ يَدِهٖ۔ اور میرا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک سے چھوٹا ہے۔ (۴۳۷۴) یعنی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے ہاتھ کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ جیسا قرار نہیں دے رہے بلکہ احتیاطاً کسی کے ذہن میں پیدا ہونے والے خیال کی بھی نفی کر رہے ہیں کہ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ میں حضور علیہ السلام کی طرح ہاتھ سے اشارہ کر رہا ہوں تو میرا ہاتھ حضور علیہ السلام کے ہاتھ جیسا ہو گیا ہوگا۔ وہ کیسے کلمہ گو ہیں جو اپنے آپ کو مکمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل قرار دیتے ہیں۔ ایک حدیث میں یہی صحابی انگلیوں سے اشارہ کر کے فرماتے ہیں: وَاَصَابِعِيْ اَقْصَرُ مِنْ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میری انگلیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے بہت چھوٹی ہیں۔ (۴۳۷۶) انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

☆ گائے کی قربانی میں سات افراد کی شرکت۔ (۴۳۹۸)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے خصوصی اختیار سے) ایک صحابی کو بکرے کا چھ ماہ کا بچہ قربانی کرنے کی اجازت دی اور ساتھ فرمایا: وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔ تیرے بعد کسی کے لئے جائز نہیں۔ (۴۴۰۰)

سرور عالم سے کوئی خلق میں برتر نہیں
خلق میں اعلیٰ اور خلق میں بہتر نہیں
ہے محبت شاہ دیں کی جس کے دل میں جاگزیں
اس کو روز حشر کا کچھ غم نہیں' کچھ ڈر نہیں
دولت عشق نبی سے دامن دل ہے بھرا
کیا ہوا دنیا کا میرے پاس مال و زر نہیں

Scanned with CamScanner

کسی کو کچھ نہیں ملتا تیری عطا کے بغیر
خدا بھی کچھ نہیں دیتا تیری رضا کے بغیر
کہو گدا سے نہ دستِ طلب دراز کرے
یہ در وہ ہے جہاں ملتا ہے التجا کے بغیر

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اشیاء کی حلت وحرمت کا اختیار عطا فرمایا ہے۔ اس پہ قرآن مجید کی کئی آیات گواہ ہیں۔ ویحل لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبئث (اعراف) وما اتکم الرسول فخذوه وما نهکم عنه فانتهوا (الحشر) ماحرم الله ورسوله (توبه) وما کان لمومن ولا مومنة اذا قضی الله ورسوله امرا...... (الاحزاب) فلا وربك لایومنون حتی یحکموك فیما شجر بینهم (النساء) اسی طرح بے شمار احادیث بھی موجود ہیں۔ مثلاً سولہ احادیث میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے مدینہ شریف کو حرم قرار دیا۔ بچاسی احادیث سے احکام کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور علیہ السلام کے سپرد کیا جانا معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ مکہ شریف کی گھاس کاٹنے کی ممانعت مگر اذخر کاٹنے کی اجازت۔ میں امت پہ مشقت نہ دیکھتا تو عشاء کی نماز کو مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔ اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جائے۔ حضرت ام عطیہ کو ایک جگہ نوحہ کی اجازت دی اور فرمایا: ولا رخصة فیها لاحد بعدك۔ تیرے بعد کسی کو اجازت نہیں۔ اس موضوع کے لئے دیکھئے اعلیٰ حضرت کی کتاب الامن والعلیٰ۔ جس میں صحاح ستہ سے آپ کو احادیث کا ایک ذخیرہ ملے گا اور اس مسئلہ میں کوئی اخفاء وابہام باقی نہیں رہے گا۔

☆ ناخن اور ہڈی کے علاوہ کسی بھی تیز دھار چیز سے ذبح اضطراری ہو سکتا ہے۔ (۴۴۰۸) اسی طرح عندالضرورت جبکہ حلق اور سینے میں ذبح کرنا ناممکن ہو

جائے تو کسی جگہ میں کوئی چیز مار کر ذبح کیا جا سکتا ہے۔ (۴۴۱۳)

☆ جو کسی جانور (مرغی مینڈھے وغیرہ) کو نشانہ باندھ کر مارے اس پہ لعنت فرمائی گئی۔ (۴۴۴۶)

کِتَابُ الْبُیُوْعِ (خرید وفروخت کا بیان)

☆ اِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ اَطْیَبِ کَسْبِکُمْ فَکُلُوْا مِنْ کَسْبِ اَوْلَادِکُمْ (۴۴۵۵)

تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے لہٰذا اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

☆ لوگوں پہ ایسا وقت آئیگا کہ کوئی شخص اس کی پروانہ کرے گا کہ مال کہاں سے آیا ہے، حلال کا ہے یا حرام کا (پیسہ ہو خواہ کیسا ہو) (۴۴۵۹) ہر شخص سود میں ملوث ہوگا جو سود کھائے گا نہیں اس پہ بھی سود کا گردوغبار ضرور پڑے گا۔ (۴۴۶۰) یعنی سودی مقدموں میں گواہ یا وکیل بن جائے گا یا خود نہیں کھائے گا تو دوسروں کو کھلائے گا۔

☆ جھوٹ بولنے اور مال کا عیب چھپانے سے بندہ تجارت کی برکت سے محروم ہو جاتا ہے یعنی بجائے نفع کے نقصان ہوتا ہے۔ (۴۴۶۲) قسمیں کھا کر مال بیچنے سے بھی برکت اٹھ جاتی ہے۔ (۴۴۶۶) خرید وفروخت میں سچی قسم کھانے پر بھی صدقہ کا حکم دیا گیا۔ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ (۴۴۶۸)

حدیث شریف میں قاعدۂ کلیہ فقہیہ

اَنَّ الْخِرَاجَ بِالضَّمَانِ۔ مال کا نفع اس کا ہے جو ضامن ہو۔ (۴۴۹۵) انہی الفاظ کو فقہاء کرام نے قائدہ کلیہ قرار دے کر اس سے بہت سارے مسائل اخذ فرمائے ہیں۔

یاد رہے: یہاں خراج سے مراد کسی شئے سے حاصل ہونے والا منافع ہے۔ جیسا

Scanned with CamScanner

کہ بیان کیا گیا ہے: "خِرَاجُ الشَّيْءِ مَنَافِعُهُ اَلْخِرَاجُ كُلُّ مَاخَرَجَ مِنَ الشَّيْءِ فَخِرَاجُ الشَّجَرَةِ ثَمَرُهَا" (کسی شئے کا خراج اس کا منافع ہے) اور خراج سے مراد ہر وہ شئے ہے جو کسی شئے سے نکلے۔ پس درخت کا خراج اس کا پھل ہوتا ہے۔

مذکورہ معنی کے مطابق قاعدے کا مفہوم یہ ہوگا کہ منافع اور پھل محنت و مشقت کے مطابق ہوتا ہے۔ اس قاعدہ کی اصل اور بنیاد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادگرامی ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ ایک آدمی نے کسی سے غلام خریدا کچھ وقت کے بعد وہ غلام کے ایسے عیب پر مطلع ہوا جو بائع کے پاس اس میں موجود تھا۔ اسی عیب کے سبب مشتری اور بائع کے مابین تنازع شروع ہوگیا۔ جب یہ مسئلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کی واپسی کا فیصلہ فرمایا تو بائع نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: حضور! اس نے میرے غلام سے خدمت بھی لی ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا: "اَلْخِرَاجُ بِالضَّمَانِ" (منافع ضمانت کے برابر ہے) جیسا کہ اولاد کی تعلیم و تربیت میں سب سے زیادہ محنت و مشقت اور اخراجات والدین برداشت کرتے ہیں اس لئے بعد میں اولاد کی سب سے زیادہ خدمت کے مستحق بھی والدین ہی ہیں تا کہ وہ پُرسکون زندگی بسر کرسکیں۔ اس قانون کے ضمن میں چند فقہی مسائل ملاحظہ ہوں۔

فقہی مسائل

نمبر۱: مشتری کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ خیار عیب کے سبب مبیع بائع کو واپس کر دے کیونکہ مشتری کامل قیمت ادا کرنے کے سبب اس کا مستحق ہوتا ہے کہ اسے کامل مبیع دی جائے اور اگر بائع نے کامل قیمت کے عوض عیب دار اور ناقص مبیع مشتری کے حوالے کی تو اسے اس کے عیب پر مطلع ہونے کے بعد اسے واپس لوٹانے کا حق حاصل ہوتا ہے۔

نمبر۲: اگر کسی نے غیر مملوکہ بنجر زمین پر محنت کر کے اسے قابل کاشت بنا دیا تو

اس سے حاصل ہونے والی پیداوار کا مستحق بھی وہی ہوگا بلکہ وہی اس کا مالک ہوگا کیونکہ اس کی محنت و مشقت اس کی متقاضی ہے کہ اس زمین کے منافع اسے ہی دیئے جائیں جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ" (رواہ احمد والترمذی) (جس نے غیر آباد زمین آباد کی تو وہ اسی کی ملکیت ہوگی) آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی ارشاد کے مطابق صاحبین (حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمھما اللہ تعالیٰ) نے فرمایا: "يَمْلِكُهُ مَنْ اَحْيَاهُ" (کنز الدقائق، ص ۴۱۷) (جو زمین کو آباد کرے گا وہ اس کا مالک بن جائے گا)۔

نمبر۳: عاملین زکوٰۃ کو زکوٰۃ کی رقم سے دینا جائز ہے۔ عاملین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں امام وقت زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مقرر کرتا ہے چونکہ وہ اپنے اپنے علاقہ سے مال زکوٰۃ اکٹھا کرنے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں اس لئے ان کی یہ محنت معاوضہ کا تقاضا بھی کرتی ہے کیونکہ مشقت کے ساتھ ساتھ منافع بھی ہوتا ہے مگر جو رقم وہ وصول کریں گے وہ زکوٰۃ شمار نہیں ہوگی بلکہ وہ ان کی محنت اور سعی کی اجرت ہوگی۔ جیسا کہ کنز الدقائق، ص ۶۴ پر ہے: "فَيُعْطِيهِ الْاِمَامُ وَاِنْ كَانَ غَنِيًّا لِاَنَّ مَا يَاْخُذُهُ لَيْسَ زَكٰوةً وَاِنَّمَا هُوَ بِمُقَابَلَةِ عَمَلِهِ" امام وقت مال زکوٰۃ میں سے عامل کو دے گا اگرچہ وہ غنی ہو کیونکہ جو کچھ وہ وصول کرے گا وہ زکوٰۃ نہیں ہوگی بلکہ اس کے عمل اور محنت کا معاوضہ ہوگا۔

نمبر۴: موجودہ دور میں سرکاری ملازمین اور پرائیویٹ اداروں میں کام کرنے والوں کی تنخواہیں بھی مذکورہ اصول کے زمرہ میں ہی آتی ہیں چونکہ سرکاری یا غیر سرکاری ملازمین اپنے آپ کو اپنے اپنے اداروں کے سپرد کر دیتے ہیں اور ہر ادارے کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ اپنے مخصوص اوقات میں اپنے ملازمین سے پیشہ وارانہ مشقت لے سکتا ہے لہٰذا یہ مشقت اور ادارہ کی جانب سے عائد ہونے والے فرائض کی ادائیگی تقاضا کرتی ہے کہ ملازمین کو باقاعدہ اتنا معاوضہ دیا جائے جس سے وہ اپنی

Scanned with CamScanner

دیگر حاجات وضروریات احسن انداز میں پوری کر سکیں تا کہ ان کی زندگی اطمینان بخش اور پرسکون بسر ہو سکے۔ (فقہ حنفی کے اساسی قواعد)

الغرض! جس شخص کے ذمے مال کا تاوان ہو یعنی تلف ہو جانے کی صورت میں اس شخص کا نقصان ہو تو وہی شخص اس کے نفع کا بھی مستحق ہوگا۔ مثلاً ایک شخص نے بیل خریدا اور اس سے کھیتی باڑی کی اس کے بعد اسے کوئی عیب اور نقص معلوم ہوا اور بیل بائع کو لوٹا دیا گیا تو کھیتی باڑی سے حاصل ہونے والی آمدنی کا پیسہ خریدار کا ہوگا کیونکہ مثلاً اگر بیل مرجائے تو مشتری کا نقصان ہوگا' بائع سے کچھ غرض نہ تھی اور نہ ہی اس سے کوئی پوچھتا۔

كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْقَوَدِ وَالدِّيَاتِ

(قسم' قصاص اور دیتوں کا بیان)

قسامت کا مطلب قسم ہے جبکہ اصطلاحی قسامت یہ ہے کہ مقتول کی قوم میں سے اس کے پچاس وارث قسم اٹھائیں کہ فلاں شخص نے اس کو قتل کیا ہے اور اگر پچاس سے کم ہوں تو انہی سے پچاس قسمیں لی جائیں یا پھر جن لوگوں پہ قتل کی تہمت لگی ہے وہ قسمیں اٹھائیں کہ ہم نے قتل نہیں کیا۔

☆ دور جاہلیت میں رائج قسامت کے بارے میں طویل حدیث (۴۷۱۰)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اسی حال پہ باقی رکھا جیسے دور جاہلیت میں تھی۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ (۴۷۱۱) قسامت میں مقتول کے ورثاء کو پہلے قسم کا موقع دیا جائے گا اگر وہ قسم اٹھائیں تو جن پہ قتل کا گمان ہے وہ دیت ادا کریں گے اور اگر قسم نہ کھائیں تو جن پہ قتل کا گمان ہے وہ قسم اٹھائیں گے اور بری ہو جائیں گے ورنہ دیت ادا کریں گے۔

☆ تین صورتوں کے سوا مسلمان کا قتل حرام ہے۔ (۱) قتل کے بدلے میں قتل (۲) شادی شدہ بدکار کو (سنگسار کیا جائے گا) (۳) مرتد (جو اسلام سے پھر جائے' پہلے اس کو سمجھائیں گے نہ مانے گا تو قتل کر دیں گے) (۴۷۲۵)

☆ حضور علیہ السلام کے ایک جملہ نے اتنا اثر کیا کہ قتل کی اجازت کے باوجود بھائی کے قاتل کو معاف کر دیا گیا۔ (۴۷۳۱)

☆ ذمی کو ناحق قتل کرنے والے پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہو جاتی ہے۔ (۴۷۵۳)

حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔ (۴۷۵۴)

اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کے لئے حضور علیہ السلام کی غیرت

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دور جاہلیت میں کسی کے باپ دادا کو برا کہا تو سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسے بُرا جانتے ہوئے اسے تھپڑ مارا۔ اس کے قبیلہ کے لوگ آ کر کہنے لگے کہ وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اسی طرح طمانچہ ماریں گے جیسے انہوں نے طمانچہ مارا اور ہتھیار لگا لئے' اس بات کی اطلاع حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ منبر پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں معلوم ہے کہ زمین پر رہنے والوں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: حضور آپ کی عزت اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تو عباس میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ ہمارے فوت شدہ باپ دادا کو برا نہ کہو کہ اس سے ہمارے زندوں کو تکلیف پہنچے۔ یہ سن کر وہ قوم حاضر خدمت ہوئی اور عرض کرنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اللہ تعالیٰ سے آپ کی ناراضگی اور بے ادبی کی پناہ مانگتے ہیں آپ ہمارے لئے بخشش کی دعا فرمایئے۔ (۴۷۷۹)

Scanned with CamScanner

☆ جو شخص طب نہ جانتا ہو اور علاج کرنا شروع کر دے (نیم حکیم یا عطائی ڈاکٹر) وہ نقصان کا ضامن ہوگا (اس کی دوائی سے کوئی مریض مر جائے تو اس کو دیت ادا کرنا ہوگی) (۴۸۳۴)

☆ باپ کی جگہ بیٹا نہیں پکڑا جائے گا اور اگر بیٹا قصور کرے تو باپ ذمہ دار نہ ہوگا۔ (۴۸۳۶) اسی طرح کوئی بھی غیر مجرم کسی مجرم کے بدلے نہ پکڑا جائے گا۔ (۴۸۳۷)

کِتَابُ قَطْعِ السَّارِق (چور کا ہاتھ کاٹنے کا بیان)

چوری اگرچہ گناہ کبیرہ ہے مگر اس سے بندہ کافر نہیں ہوتا بشرطیکہ اس کو جائز نہ سمجھے اور جن احادیث میں یہ ہے کہ شراب پینے سے' بدکاری کرنے سے اور چوری کرنے سے بندے کا ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ بندہ کامل مومن نہیں رہتا۔ پھر یہ کہ کتنی چوری پہ ہاتھ کاٹنے کی سزا ہے۔ یہ تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ ملزم اگر مشکوک ہو لیکن اس کا جرم قانوناً ثابت نہ ہو تو چند دنوں تک اسے قید میں رکھا جا سکتا ہے تاکہ جرم ثابت ہو جائے۔ اگر جرم ثابت ہو جائے تو اس کو سزا دی جائے ورنہ آزاد کر دیا جائے۔ مار مار کر اقرار کروانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس پر ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔

ملزم کو مار کر جرم تسلیم کرانا منع ہے

جناب حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض کلاعی لوگ آئے اور انہوں نے عرض کیا: بعض جولاہوں نے ہمارا سامان چوری کر لیا ہے۔ حضرت نعمان نے ان جولاہوں کو چھوڑ دیا نہ تو ان کا امتحان لیا اور نہ مارا۔ نعمان نے پوچھا: آپ کیا چاہتے ہیں کہ میں انہیں ماروں؟ لیکن اگر تمہارا سامان ان کے پاس

سے نکلا تو بہتر ورنہ میں اسی قدر تمہاری پیٹھ پر ماروں گا۔ انہوں نے پوچھا: کیا یہ تمہارا حکم ہے؟ نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اللہ رب العزت کا حکم ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ (۴۸۷۸)

اگلی حدیث میں ہے کہ شک کی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو قید کیا پھر چھوڑ دیا۔ (۸۰-۴۸۷۹)

☆ چور نے سزا کے بعد توبہ کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ (۴۸۸۱)

کِتَابُ الْاِیْمَانِ وَشَرَائِعِهٖ

(ایمان اور اس کے ارکان کا بیان)

امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک ایمان صرف تصدیق قلبی کا نام ہے لیکن شرعی احکام کے نفاذ کے لئے زبانی اقرار بھی ضروری ہے۔ ایمان میں کمی زیادتی نہیں ہوتی۔ جن احادیث میں کمی زیادتی کا ذکر ہے اس سے قوت وضعف مراد ہے ورنہ تو آدھا' پونا' ڈیوڑھا ایماندار بھی ہونا چاہیے حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔ ایمان کا درجہ چونکہ اعمال سے زیادہ ہے اس لیے اعمال کے بعد ایمان کا ذکر کیا گیا تاکہ افضل پہ کتاب کو مکمل کیا جائے۔ کوئی نیکی اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ ایمان نہ ہو۔ کافر اور غیر مسلم اگر کوئی نیک کام کرتے ہیں تو انہیں اس کا بدلہ دنیا میں مل جاتا ہے مگر آخرت میں نہیں ملے گا بلکہ اگر کوئی صاحب ایمان بھی کوئی نیک کام اللہ اور یوم آخرت کے تصور کے بغیر کرے تو ثواب نہیں ملے گا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

یعنی اعمال کا ثواب اسی وقت ملے گا جب انسان بہ نیت ثواب اس کام کو کرے

Scanned with CamScanner

گا۔ مثلاً ایک شخص صرف دکھاوے کے لئے نماز پڑھتا ہے اور دوسرا شخص اپنے معبود اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے عبادت کرتا ہے دونوں نماز ایک ہی طرح کی پڑھیں گے۔ ثناء، حمد، قرأت، تسبیح، تحمید وغیرہ سب یکساں ہوں گے۔ اسی طرح قیام، رکوع و سجود بھی ویسا ہی ہوگا لیکن پہلے نمازی کے لئے قرآن مجید میں ہلاکت ہے اور دوسرے کے لئے کامیابی اور کامرانی کا اعلان ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ پہلا شخص نماز ایمانی تقاضے سے نہیں پڑھ رہا ہے اور دوسرا ایمانی تقاضے کے مطابق پڑھ رہا ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم جو کام بھی کریں ایمانی تقاضوں کے مطابق کریں اور اس میں ثواب کا تصور رکھیں۔ اسی چیز کو حدیث شریف میں ''ایمان و احتساب'' کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ایمان کے اصل معنی کسی کے اعتبار و اعتماد پر کسی بات کو سچ ماننے کے ہیں۔ کما فی القرآن:

وما انت بمومن لنا ولو كنا صادقين (سورۂ یوسف ع ۲)

اصطلاحی ایمان

اصطلاح شرع میں ایمان یہ ہے کہ جو کچھ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لائیں اس کی تصدیق کرنا اور اس کو حق جان کر قبول کرنا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قسم کی کسی بات کو نہ ماننا ہی اس کی تکذیب ہے جو انسان کو کافر کر دیتی ہے۔ لہٰذا مومن ہونے کے لئے ضروری ہے۔ كل ماجاء به الرسول من عند الله کی تصدیق۔

یعنی ان تمام چیزوں کی تصدیق جو اللہ کے پیغمبر اللہ کی طرف سے لائے لیکن ان سب چیزوں کو پوری تفصیل جاننی ضروری نہیں۔ یعنی ایمانیات سے متعلق حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر تشریح خود فرما دی ہے اس کو اسی تشریح کے ساتھ ماننا ضروری ہے اور ایمان کی جن جن باتوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

مجمل رکھا ہے ان کو اسی اجمال کے ساتھ ماننا کافی ہے۔ غرضیکہ جن امور کا ثبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایسے قطعی و بدیہی طریقہ سے ہو جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو۔ دین کی ایسی باتوں کو اصطلاح شرع میں ضروریات دین کہتے ہیں۔ ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کا انکار کرے گا تو مومن نہیں ہے۔ مختصراً ایمان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کا دوسرا نام ہے، ہر اس چیز میں جس کا ثبوت آپ سے قطعی اور ضروری طور پر ہوا ہے۔ جو بات حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تواتر کے ذریعے ہم تک پہنچی ہے اس کا ثبوت قطعی ہے۔ جیسے قرآن، نمازوں کی تعداد، رکعات کی تعداد، رکوع و سجدہ کی کیفیات، اذان، زکوٰۃ، حج، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر نبوت کا ختم ہونا بایں معنی کہ آپ آخری نبی ہیں اور ضروری کے معنی یہ ہیں کہ اس بات کی شہرت مسلمانوں میں اس درجہ کی ہو کہ عوام تک اس سے واقف ہوں جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی ہونا، جنت، دوزخ، نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ۔

تین صفات سے ایمان کی حلاوت نصیب ہو جاتی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں تین صفات ہوں گی وہ ایمان سے کماحقہ لطف اندوز ہوگا۔

(۱) وہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرنے والا ہو۔

(۲) وہ (نیک) لوگوں سے اللہ کے لئے دوستی رکھے اور (برے لوگوں سے) اللہ کے لئے دشمنی رکھے۔

(۳) آگ کا بہت بڑا الاؤ روشن کیا جائے تو وہ اس میں گرنا قبول کرلے لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ (۴۹۹۰)

تینوں صفات کا مقصد دراصل ایک ہی ہے کہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے

Scanned with CamScanner

ساتھ محبت ہوگی تو بندہ باقی صفات بھی اپنا لے گا بلکہ پورے دین پہ عمل پیرا ہو جائے گا اور منہیات سے بیزار ہو جائے گا۔

اہل ایمان لوگوں کو دوزخ سے نکالیں گے

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تمہارے کسی ایک شخص کا دنیا میں کسی کے لئے جھگڑا اس سے زیادہ نہیں ہے جو مسلمان اپنے پروردگار سے اپنے ان بھائیوں کے لئے کریں گے جو جہنم میں جائیں گے۔ یہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمارے بھائیوں کو جو ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے، حج کرتے تھے، انہیں دوزخ میں ڈال دیا۔ اللہ رب العزت فرمائے گا: اچھا جا کر جنہیں تم پہچانتے ہو انہیں دوزخ سے نکالو۔ وہ جہنم میں ان کے پاس جائیں گے اور ان کی شکلیں دیکھ کر ان کو پہچان لیں گے ان میں سے بعض کو تو آگ نے پنڈلیوں کے نصف تک پکڑا ہوگا اور بعض کو ٹخنوں تک پھر وہ انہیں نکالیں گے اور عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں جن کے نکالنے کا حکم فرمایا ہم نے انہیں نکالا پھر اللہ رب العزت فرمائے گا انہیں بھی نکالو جن کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان ہو۔ پھر فرمائے گا انہیں بھی نکالو جن کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہو حتیٰ کہ فرمائے گا انہیں بھی نکالو جن کے دل میں رتی برابر ایمان ہو۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب جس شخص کا یقین نہ ہو تو وہ یہ آیت پڑھے: ان اللہ لایغفر ان یشرك به آخر تک اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ مشرک کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔ (۵۰۱۳)

کِتَابُ الزِّیْنَةِ (آرائش وزیبائش کا بیان)

☆ حضور علیہ السلام نے ارفاۃ (روزانہ کنگھی کرنے) سے منع فرمایا۔ (۵۰۶۱) یہ اگرچہ ممانعت تنزیہی ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ مسلمان کو یہ کام

ہرگز زیب نہیں دیتا کہ عورتوں کی طرح بناؤ سنگھار میں مصروف رہے بلکہ جو ضروری کام ہیں، انہیں سرانجام دیا کرے۔

کنگھی یا اس قسم کی دوسری آرائش وزیبائش کی باتیں جن کی وجہ سے انسان عیش وعشرت کا عادی ہو جائے۔ جو شخص دن رات عیش وعشرت میں پڑ جاتا ہے وہ ست اور کاہل ہو جاتا ہے اس سے دین و دنیا کے کام نہیں ہوتے لہٰذا ہر مسلمان کو محنت، جہد مسلسل اور جفاکشی کی عادت ڈالنی چاہیے۔ زمانہ یکساں نہیں رہتا جو قوم زیادہ عیش میں پڑ جاتی ہے وہ آہستہ آہستہ خراب وبرباد ہو جاتی ہے اور محنتی اور جفاکش قوم اسے مغلوب کر لیتی ہے اسی لیے محنت میں عظمت ہے اور محنتی قوم کے افراد ہاتھ، پاؤں، جسمانی محنت اور کام سے عقلی کاموں میں بے پناہ ترقی کرتے ہیں اور عیش وعشرت کے دلدادہ ہاتھ پاؤں سے کام نہ کرنے والے ناکام اور برباد ہوتے ہیں۔

☆ یہود ونصاریٰ خضاب نہیں لگاتے، تم ان کی مخالفت کرو (یعنی بالوں کو رنگا کرو مگر کالے سیاہ کرنے سے منع فرمایا) (۵۰۷۵-۷۹)

☆ حضرت عائشہ نے فرمایا: میں مہندی کو ناپسند کرتی ہوں (کہ ہاتھوں پہ لگاؤں) کیونکہ حضور علیہ السلام کو اس کی بو ناپسند تھی۔ (۵۰۹۳)

☆ انگوٹھی میں چاندی چار ماشے سے کم ہو۔ لَاتُتِمَّهُ مِثْقَالاً۔ (۵۱۹۸)

☆ انگوٹھی میں عربی عبارت لکھوانے (کندہ کروانے) سے منع کیا گیا۔ (۵۲۱۲)

نعمت کا اظہار کیا جائے، یہی حکم خدا و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

حضرت ابوالاحوص اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: وہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں بوسیدہ کپڑے پہن کر حاضر ہوئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پوچھا: اَلَكَ مَالٌ۔ کیا تیرے پاس مال ہے؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالاً فَلْيُرَ اَثَرُهُ عَلَيْكَ۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے

تمہیں مال سے نوازا ہے تو اس کا اثر تم پہ ظاہر ہونا چاہیے (یعنی اچھے کپڑے پہننے چاہئیں) (۲۶-۵۳۲۵) یہی حکم خدا بھی ہے: واما بنعمة ربك فحدث۔ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ عیسائیت نے چرچ اور سٹیٹ کو الگ الگ کر دیا ہے جبکہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ پہلے فی الدنیا حسنہ اور پھر وفی الاخرة حسنة۔ اسلام میں دین و دنیا کا ملاپ ہے۔ لارھبانیة فی الاسلام۔

☆ حضور علیہ السلام کے بال مبارک کندھوں کے قریب تھے۔ (۵۲۳۵) نصف کانوں تک تھے۔ (۵۲۳۶) کندھوں کو چھوتے تھے۔ (۵۲۳۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی کڑھائی والا جبہ زیب تن فرمایا

جناب حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا' جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے۔ میں نے آپ کو سلام عرض کیا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ میں نے کہا: میں عمرو کا بیٹا واقد ہوں اور حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ جو بہت بڑے صحابی تھے' کا پوتا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تو بہت بڑے عظیم اور طویل القامت شخص تھے۔ یہ فرمانے کے بعد وہ بہت زیادہ روئے۔ بعدازاں فرمایا: سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدر بادشاہ کے پاس ایک لشکر بھیجا جو دومہ کا سردار تھا' اس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ریشم اور سونے کا بنا ہوا ایک جبہ بھیجا' سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا' بعدازاں آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور آپ پھر بیٹھ گئے اور بات تک نہ فرمائی اور پھر منبر سے نیچے تشریف لائے۔ لوگ اس جبے کو اپنے ہاتھوں سے چھونے لگے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اسے دیکھ کر حیران ہوتے ہو؟ جنت میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بہتر اور افضل ہیں۔ (۵۳۰۴)

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس حسین تر لباس میں کتنے حسین ترین لگتے ہوں گے۔

مصطفیٰ کی نوری صورت کو سلام — مصطفیٰ کی نوری سیرت کو سلام
اے حبیب کبریا شاہِ جہاں — آپ کی ختم رسالت کو سلام
جس قدر ہیں انبیاء و اولیاء — ان کی عظمت اور نبوت کو سلام

ضروری وضاحت

(۱) سیدنا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بہت بڑے جلیل القدر صحابی تھے' نیز آپ قبیلہ اوس کے سردار تھے۔ آپ کو جنگ احد میں ایک تیر لگا جس سے آپ شہید ہوگئے۔

(۲) دومہ مدینہ منورہ سے تیرہ منزلوں کے فاصلے پر ایک جگہ کا نام ہے۔

(۳) لوگ اس جبے کو چھونے لگے اور اس طرح اس کی چمک دمک نے حیران ہونے لگے۔

(۴) سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس جبے سے کہیں زیادہ بہترین ہیں تو دوسرے لباس اور کپڑوں کا کیا حال ہوگا؟ تاہم یہ حدیث مبارکہ اگلی حدیث پاک سے منسوخ ہے۔

☆ حضور علیہ السلام نے دو سبز چادریں زیب تن فرمائیں۔ (۵۳۲۱)

☆ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا نظریہ یہ تھا کہ اگر تصویر کپڑے پہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (۵۳۵۲)

حالانکہ حضور علیہ السلام نے تصویر والے کپڑے کو دیکھا تو چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا' کپڑے کو پھاڑ ڈالا اور فرمایا: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ بے شک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں یعنی اللہ کی مخلوق کی تصاویر

Scanned with CamScanner

بناتے ہیں۔ (ظاہر ہے کپڑے پر بُت وغیرہ تو نہیں بنے ہوئے تھے) (۵۳۵۹)

مسک سے بہتر پسینہ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھال پر آرام فرما ہوئے' جب آپ کو پسینہ آیا تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اٹھیں اور آپ کے پسینہ کو جمع کر کے ایک شیشی میں بھرا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا: ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کا پسینہ اپنی خوشبو میں ملاؤں گا۔ یہ سن کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔ (۵۳۷۳)

ے' آپ سلطان مدینہ — نور سے معمور سینہ
مسک سے بہتر پسینہ — یا شہنشاہ مدینہ
یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوٰۃ اللہ علیک

دولت کے آنے پہ آنسو بہانا

جناب حضرت سمرہ بن سہم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضرت ابوہاشم بن عتبہ کے پاس حاضر خدمت ہوا اور آپ بیماری میں مبتلا تھے' اسی دوران حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کو دیکھنے کے لئے آئے' حضرت ابوہاشم رونے لگے! تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ روتے کیوں ہیں؟ کوئی تکلیف ہے یا دنیا کے لئے روتے ہو؟ وہ تو تمہاری بہت اچھی گزری۔ آپ نے جواب دیا: ایسی تو کوئی بات نہیں' سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک نصیحت فرمائی تھی۔ میں اس کی پیروی کرنا چاہتا ہوں' حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مال غنیمت کو لوگوں کے درمیان تقسیم ہوتے دیکھو تو تمہیں خدمت اور ضرورت کے لئے ایک خادم اور ایک سواری فی سبیل اللہ کافی ہے مگر جب مجھے مال ملا اور میں نے اسے جمع کیا۔

(یعنی میں نے ضرورت سے زیادہ مال اکٹھا کیا' اس لئے روتا ہوں۔ ایک حدیث شریف، کے مطابق دنیا اس قدر کافی ہے کہ سکونت کے لئے ایک مکان ہو' خدمت کے لئے خادم ہو اور ضرورت کے لئے ایک سواری ہوتا کہ خدا کی راہ میں جہاد کیا جا سکے' تاہم! جب مجھے مال و دولت ملا تو میں نے اسے جمع کیا) (۵۳۷۴)

دنیا کی محبت کو جو رخصت نہ کریں گے
ہم پر وہ کبھی چشم عنایت نہ کریں گے
اللہ کا یہ دین ہے اللہ کی امانت
جو لوگ امیں ہیں وہ خیانت نہ کریں گے

کِتَابُ آدَابِ الْقُضَاۃِ (قاضیوں کے آداب کا بیان)

☆ عدل و انصاف کرنے والے (حاکم) اللہ تعالیٰ کے ہاں نور کے منبروں پہ خدا کی دائیں جانب ہوں گے۔ (۵۳۸۱)

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس روز سات شخصوں کو اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے کے سوا کوئی دوسرا سایہ نہ ہوگا۔ ایک تو امام عادل اور دوسرا وہ نوجوان جو اللہ رب العزت کی عبادت میں بڑھتا چلا جائے۔ تیسرا وہ شخص جس نے علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں میں سے آنسو چھلک پڑے۔ چوتھا وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہے۔ پانچویں وہ دو (۲) شخص جو محض اللہ کے لئے آپس میں دوست ہیں۔ چھٹا وہ شخص جسے صاحب جمال اور رتبے والی عورت بلائے اور وہ خدا سے ڈر کر اس سے باز رہے۔ ساتواں وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور ایسے چھپا کر دیا کہ بائیں ہاتھ کو علم نہ ہوا کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔

(۵۳۸۲)

Scanned with CamScanner

نور کے منبروں پہ بیٹھنے والے سات اشخاص

مندرجہ بالا حدیث میں جن سات اشخاص کا ذکر ہوا اس بارے میں ایک وضاحت بھی ذہن میں رہے۔

(۱) وہ شخص جس کی آنکھوں میں سے آنسو چھلک پڑے' خدا کو یاد کر کے یا اپنے گناہوں کو یا اللہ کے خوف سے۔

(۲) وہ شخص جس کا دل مسجد کی طرف لگا ہوا ہے کہ کب اور کس وقت نماز کا وقت ہوتا ہے اور میں جا کر نماز پڑھوں۔ حضور انور کا ایک اور ارشاد گرامی ہے: مسلمان مسجد میں اس طرح ہے جیسے مچھلی پانی میں اور منافق مسجد میں اس طرح ہے جیسے پرندہ پنجرے میں قید ہو۔

(۳) دو (۲) شخص جو اللہ کے لئے دوست ہیں یعنی ان میں کوئی دنیوی لالچ' خواہش اور غرض نہیں۔

(۴) چھٹا وہ شخص جس کو رتبے والی عورت اپنے ساتھ برابر کرنے کو بلائے اور وہ بدنامی یا عزت و جان کی بجائے صرف اللہ کے خوف سے باز رہے۔

(۵) بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلا کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا یعنی کسی شخص کو خدا کے سوا فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی خبر اور اطلاع نہ ملی۔

حدیث شریف میں مندرجہ امور کو اس وقت تک نہیں بجا لایا جا سکتا جب تک دل میں پکا اور سچا اعتماد اور ایمان نہ ہو۔ حدیث ہذا سے معلوم ہوا: جو شخص خدا کو نہ مانے اس سے عدل و انصاف بھی نہیں ہو سکتا جب کبھی موقع ملا وہ چوری' خیانت اور رشوت و ظلم و ستم سے بے جا زیادتی کرے گا اسی لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ راس الحکمۃ مخافۃ اللہ یعنی دانائی کا سرچشمہ اللہ کا خوف ہے یا خدا ترسی سب نیکیوں کی اصل اور جڑ ہے اور اسی لیے بے دین سے کبھی بھی بھلائی کی توقع نہیں رکھنی چاہیے نیز یہ کہ بدعقیدہ اور گمراہ لوگ قابل اعتماد نہیں ہوتے۔

کسی ایسے شرر سے پھونک اپنے خرمنِ دل کو
کہ خورشیدِ قیامت بھی ہو ترے خوشہ چینوں میں

درست فیصلہ کرنے والے کو دوہرا ثواب

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی منصف سوچ سمجھ کر فیصلہ کرے اور پھر وہ فیصلہ درست ہو تو اس کو دگنا ثواب ہے' اور جو شخص غور و فکر کرے لیکن وہ ٹھیک نہ فیصلہ کر سکے تو اسے اکہرا ثواب ہے۔ (۵۳۸۳)

یہ اس لئے ہے کہ اس شخص نے اپنا فرض ادا کیا اور ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ جس چیز کو صداقت اور سچائی سے درست اور ٹھیک سمجھے' اسے اختیار کرے۔ اگر اس کی سمجھ میں کوئی غلطی ہوئی تو اس پر کوئی گناہ نہیں باز پرس اس شخص سے ہو گی جو ایک بات کو اپنی قوت ایمانی سے غلط سمجھے' پھر دنیاداری کے خیال یا مال وغیرہ کے لالچ اور منصب و عہدہ وغیرہ کے لئے اس میں تأمل کرے۔ ایسے شخص کی زندگی قابل افسوس ہے جو چند روزہ زندگی کیلئے اپنی حقیقی اور دائمی خوشی اور فرحت بھول جائے اور دنیا کی گھڑی بھر کے لطف اور مزے کے لئے اپنی زندگی کی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تلخ بنا لے۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ میں حق کو ناحق اور ناحق کو حق کہہ کر دنیا اور دولت کی ہمیشہ ہمیشہ کی خوشی میں رہوں گا وہ کوتاہ اندیش اور بے وقوف ہے۔ خوشی در حقیقت وہ ہے جو ہمیشہ قائم رہے اور وہ خوشی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک انسان اپنی قوت ایمانی سے حق کو حق نہ کہے اور غلط کو غلط نہ کہے۔ اب جو خوشی دل میں پیدا ہوتی ہے کہ میں نے اچھا کام کیا میرا خدا مجھ سے خوش ہے۔ یہی حقیقی اور اصلی خوشی ہے جو نہ کبھی مٹتی ہے اور نہ ہی کم ہوتی ہے۔

یونہی پتھر نہیں ہوتا کسی قطرے کا مزاج
وہی جانے ہے کیا سیپ کے اندر گذری

Scanned with CamScanner

☆ قرآن وسنت میں اگر کسی بات کا حکم نہ ملے تو نیک لوگوں کے فیصلوں کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔ (حضرت ابن مسعودؓ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)
(۵۳۹۹-۵۴۰۰)

کِتَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

(اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کا باب)

☆ صحابہ کرام علیہم الرضوان احترام کی وجہ سے حضور علیہ السلام کی سواری پہ سوار نہ ہوتے تھے۔ جب حضور علیہ السلام نے پوچھا: اے عقبہ سوار کیوں نہیں ہوتے ہو؟ تو عرض کیا: اَنْ اَرْکَبَ مَرْکَبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بھلا میں حضور کی سواری پہ کس طرح سوار ہو جاؤں۔ (۵۴۳۹)

حضور کی سواری کا اتنا احترام کرنے والے خود حضور علیہ السلام کا کس قدر احترام کرتے ہوں گے

نرالے رنگ رکھتا ہے — نبی کے در کا رستہ ہے
لکھو جب نعت لگتا ہے — ہمارا گھر مہکتا ہے
ثنائے سرورِ عالم — عجب جھونکا ہوا کا ہے
ستارہ بھی سرِ مژگاں — مقدر سے چمکتا ہے
نہ پوچھو جو کرم مجھ پر — محمد مصطفیٰ کا ہے
بلانے والے ہیں آقا — مجھے تو ایسا لگتا ہے
مجھے بھی ناز ہے اس پر — مدینہ میں نے دیکھا ہے
یہ جتنے بھی اجالے ہیں — کرم اس نقش پا کا ہے
مری مسرور یہ قسمت — کہ میرے سر پہ سایہ ہے

کن کن چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی جائے

کتاب الاستعاذہ میں مندرجہ ذیل چیزوں سے پناہ مانگنے کے ابواب کا ذکر بھی ہے۔ اس دل سے جس میں خوف خدا نہ ہو، سینے کے فتنے سے، کان اور آنکھ کے فتنے سے، نامردی اور بزدلی سے، بخل سے، رنج سے، غم سے، جرمانے اور گناہ سے، سستی سے، عجز سے، ذلت سے، غربت سے، قبر کے فتنے سے، سیر نہ ہونے والے نفس سے، بھوک سے، خیانت سے، دشمنی نفاق اور برے اخلاق سے، قرض سے، امارت کے فتنے سے، دنیا کے فتنے سے، ذکر کی برائی سے، کفر کی برائی سے، گمراہی سے، دشمن کے غلبے اور اس کی ملامت سے، بڑھاپے سے، بری قضا سے، بدبختی اور جنون سے، جنوں کی نظر سے، فخر وغرور کی برائی سے، بری عمر سے، نفع کے بعد نقصان سے، مظلوم کی بددعا سے، سفر سے واپسی پر اللہ کی پناہ طلب کرنا، برے پڑوسی سے، لوگوں کے بلوے سے، فتنۂ دجال سے، عذاب جہنم سے، انسانی شیطان سے، زندگی کے فتنے سے، موت کے فتنے سے، جو کام ابھی نہیں کیا اس کی برائی سے، زمین میں دھنس جانے سے، گر پڑنے سے، مکان کے نیچے دب جانے سے، خدا کے غضب سے، قیامت کے دن جگہ کی تنگی سے، وہ دعا جو قبول نہ ہوا اس سے۔

کِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

(شراب اور دیگر پی جانیوالی چیزوں کا بیان)

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دعا پہ شراب کے متعلق واضح حکم (سورۃ مائدہ کی آیت میں) نازل ہوا۔ (۵۵۴۲)

☆ شراب کی حرمت کا حکم سن کر اہل اسلام نے شراب کے برتن الٹا دیئے۔
(۵۵۴۳)

Scanned with CamScanner

اس کتاب میں کئی اشیاء کو ملا کر نبیذ (ایسا پانی بنانا کہ جس میں جوش اور تیزی آ جائے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے) سے منع فرمایا گیا مثلاً گدر اور خشک کھجور کی نبیذ (خلیطین) سے' پکی اور کچی کھجور' کچی اور تر کھجور' کچی اور گدر کھجور' گدر اور تر کھجور' گدر اور خشک کھجور' کھجور اور انگور' تر کھجور اور انگور' گدر کھجور اور انگور کی نبیذ سے منع کیا گیا اور اس کی وجہ بھی بیان فرما دی گئی۔ وَهِيَ لِيَقْوٰى اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ کہ ایک سے دوسری شئ میں طاقت آ جاتی ہے یعنی نشہ۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ احتیاط کے پیش نظر اس کھجور کو ایک طرف سے کاٹ دیتے تھے جو آدھی کچی اور آدھی پکی ہوتی تھی۔ (۶۷-۵۵۶۶)

☆ صرف انگور یا صرف کھجور بگو کر نبیذ بنانے کی اجازت ہے۔ (جبکہ اس میں نشہ نہ آئے) (۳-۷۳-۵۵۷۲)

☆ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو وما اتکم الرسول فخذوہ...... اور وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا...... کی روشنی میں دیکھا کرتے تھے۔ (۴۷-۵۶۴۶)

☆ پہلے تین چیزوں سے منع فرمایا گیا۔ پھر اجازت دے دی۔ (۱) زیارت قبور سے (۲) قربانی کا گوشت تین دن سے زائد رکھنا (۳) نبیذ بنانے سے۔ (۵۶۵۴)

☆ کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر شراب پئیں گے۔ غیبی خبر (۵۶۶۱)

☆ شرابی کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (۵۶۶۷)

شراب تمام برائیوں کی جڑ (ام الخبائث) ہے

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب سے بچو کیونکہ وہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ پہلے زمانے میں ایک عابد شخص تھا' اسے ایک بدکارہ عورت نے اپنے دام فریب میں گرفتار کرنا چاہا اور ایک

لونڈی کو اس شخص کے پاس اس بہانہ سے بھیجا کہ میں تجھے گواہی دینے کے لئے بلا رہی ہوں (گواہی دینے جانا ضروری ہے) وہ شخص اس لونڈی کے ساتھ چلا آیا۔ اس لونڈی نے جب مکان کے ہر دروازے کو بند کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ وہ ایک عورت کے پاس پہنچا جو نہایت حسین وجمیل تھی اور اس عورت کے پاس ایک لڑکا تھا اور شراب کا ایک برتن تھا اس عورت نے کہا: خدا کی قسم! میں نے تجھ کو گواہی کے لئے نہیں بلایا بلکہ اس لئے بلایا ہے تاکہ تو مجھ سے صحبت کر لے یا اس شراب میں سے ایک گلاس پئے یا اس لڑکے کو قتل کر ڈالے۔ وہ شخص بولا: مجھے اس شراب کا ایک گلاس پلا دو! اس عورت نے ایک گلاس اسے پلا دیا' جب اسے لطف آیا تو وہ بولا اور دو۔ اور وہ پھر وہاں سے نہ ہٹا جب تک کہ اس عورت سے صحبت نہ کر لی اور اس لڑکے کا ناحق خون نہیں کیا۔ تو تم شراب سے بچو کیونکہ اللہ کی قسم شراب اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ ایک دوسرے کو نکال دیتا ہے۔ (۵۶۶۹)

یعنی اگر ایمان غالب ہوا تو شراب چھوٹ جائے گی اور اگر شراب نہ چھوٹی تو ایمان ندارد (معاذ اللہ)

صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت ایمانی

پتھر مجھے کہتا ہے میرا چاہنے والا
میں موم ہوں اس نے مجھے چھو کر نہیں دیکھا

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت سعد کے باغ میں انگور کی بہت زیادہ بیلیں اور انگور تھے اور آپ کی جانب سے باغ میں ایک شخص داروغہ مقرر تھا۔ ایک دفعہ جب انگور بہت زیادہ لگے تو داروغے نے حضرت سعد کو لکھا: مجھے انگوروں کے تلف ہونے کا خدشہ ہے' اگر آپ اجازت دیں تو میں ان کا شیرہ نکال لوں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف لکھا: جب ہی تمہیں میرا یہ خط پہنچے تو باغ چھوڑ دو' خدا کی قسم! آج کے بعد میں تمہاری کسی بات کا یقین نہیں کروں

گا۔ پھر آپ نے اس کو باغ کی ملازمت سے معزول کر دیا۔ (۵۷۱۶)

یہ اس لئے تھا کہ لوگ عبرت حاصل کریں نیز شیرہ نکالنا شراب تیار کرنے کا ذریعہ ہے۔

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کا تقویٰ

مجھ سے مت پوچھ تیرے عشق میں کیا رکھا ہے
میں نے اس درد میں دنیا کو بھلا رکھا ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے انواع و اقسام کے مشروب ایجاد کر رکھے ہیں لیکن میں نے بیس یا چالیس برس سے پانی اور ستو کے سوا کچھ نہیں پیا اور انہوں نے نبیذ کا ذکر بھی نہ فرمایا (۵۷۵۸) حالانکہ نبیذ جس میں تیزی نہ آئی ہو اور نشہ کا خدشہ نہ ہو وہ شربت کی طرح شیریں اور لذیذ ہونے کے ساتھ حلال بھی ہے اور اس کے پینے میں کوئی حرج بھی نہیں لیکن یہ آپ کا تقویٰ تھا کہ آپ اس سے بھی بچا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت شبرمہ فرماتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اہل کوفہ نبیذ کے متعلق آزمائش میں مبتلا ہو گئے جس میں چھوٹا بڑا ہوتا ہے اور بڑا ضعیف العمر ہوتا ہے یعنی سب لوگ اس فتنے میں مبتلا ہو گئے۔ حضرت شبرمہ کہتے ہیں: جب کوئی شادی ہوتی تو حضرت طلحہ اور زید رضی اللہ عنہما لوگوں کو دودھ اور شہد پلایا کرتے تھے۔ کسی نے حضرت طلحہ سے پوچھا: آپ لوگوں کو نبیذ کیوں نہیں پلاتے؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات ناگوار گزرتی ہے کہ میری وجہ سے کسی مسلمان کو نشہ آئے۔ (۵۷۶۰) حضرت جریر فرماتے ہیں: حضرت شبرمہ (اسی وجہ سے) صرف پانی اور دودھ ہی پیا کرتے تھے۔ (۵۷۶۱)

ان حضرات کے دل میں ایک ہی آرزو ہوتی تھی کہ کہیں سرکار کے حکم کی خلاف ورزی نہ ہو جائے تاکہ ہمارا دل جلوہ گاہِ یار رہے

مجھ کو بھی ہے حضور! خزانے کی آرزو — دل کو دیارِ شوق بنانے کی آرزو
نعت نبی کے پھول کھلانے کی آرزو — اللہ رے! یہ موج میں آنے کی آرزو
نامِ نبی پہ جان لٹانے کی آرزو — دل میں وہی ہے خود کو مٹانے کی آرزو
ہر آرزو ہے اپنی جگہ خوب تر مگر — قدموں میں آ کے اشک بہانے کی آرزو
رہتا ہوں فرشِ خاک پہ لیکن حضور میں — رکھتا ہوں دل کو عرش بنانے کی آرزو
مشتاق دید سارا زمانہ ہے اے حضور — پوری ہو کاش سارے زمانے کی آرزو
میرے حضور آپ کے قدموں کے سامنے — کس کو نہیں نصیب جگانے کی آرزو
پھر سوچتا ہوں بار نہ گزرے مزاج پر — ورنہ ہے دل میں نعت سنانے کی آرزو

مسرور کیا بتاؤں کسی کو جو دل میں ہے
شہر نبی میں جھوم کے جانے کی آرزو

اٰخر كتاب الاشربة وهو اخر كتاب المجتبىٰ من النسائي والحمد لله رب العالمين و صلى الله على سيدنا محمد خاتم النبيين و على اله الطيبين الطاهرين و رضي الله عن كل الصحابة اجمعين و عن التابعين لهم باحسان الى يوم الدين۔ نسائی شریف کی منتخب احادیث یہاں پہ مکمل ہوئیں اس کے بعد ابن ماجہ شریف کی منتخب احادیث کا آغاز ہوگا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

Scanned with CamScanner

سنن ابن ماجہ
کی منتخب احادیث

امام ابن ماجہ کے حالاتِ زندگی

فن حدیث کے آئمہ ستہ میں امام ابن ماجہ کا نام سب سے آخر میں آتا ہے' دوسرے آئمہ حدیث کی طرح امام ابن ماجہ نے بھی خدمت حدیث میں بڑا نام کمایا اور اپنے بے شمار مداحین پیدا کیے۔ امام ابوالقاسم تاریخ قزوین میں لکھتے ہیں کہ ابن ماجہ آئمہ مسلمین کے ایک عظیم امام ثقہ شخصیت کے مالک اور اہل علم میں بے حد مقبول تھے۔ محدث خلیلی کہتے ہیں: وہ تفسیر' حدیث اور تاریخ کے بہت بڑے عالم تھے' خصوصاً علم حدیث میں تو وہ بڑے ماہر اور حافظ گردانے جاتے تھے اور ان کے اقوال لوگوں کے لئے سند کا درجہ رکھتے تھے۔ علامہ یاقوت حموی معجم البلدان میں لکھتے ہیں کہ ابن ماجہ کا قزوین کے ممتاز آئمہ میں شمار ہوتا تھا۔ اسی طرح شمس الدین ذہبی' شہاب الدین' ابن حجر عسقلانی' ابن خلکان' ابن ناصر الدین اور دیگر مورخین اور ناقدین فن نے امام ابن ماجہ کی علم حدیث میں امام' رفعت شان' وسعت نظر' حفظ حدیث اور ثقاہت کا اعتراف و اقرار کیا ہے' ان کی علمی اور فنی خدمات کو سراہا ہے اور شاندار طریقہ سے ان کے فضائل اور مناقب بیان کیے ہیں۔

نام ونسب

امام ابن ماجہ کا پورا نام اس طرح ہے: حافظ ابوعبداللہ بن یزید الربعی ابن ماجہ لقب ہے۔[1] ...... ابوعبداللہ کنیت' محمد نام' یزید آپ کے والد کا نام ہے اور ربیعہ بن نزار کی طرف نسبت ہے۔ قبیلہ ربیعہ سے نسبت ولاء کی بنا پر ان کو ربعی کہا جاتا ہے

۱ ...... حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب جلد ۹' ص ۵۳۱

جس طرح امام بخاری کو ولاء کی وجہ سے جعفی کہتے ہیں اور قزوینی قزوین کی طرف نسبت ہے جو عراق و عجم کا مشہور شہر ہے' یہ ایران کے صوبہ آذربائیجان میں واقع ہے اور امام ابن ماجہ کا وطن ہے۔

ابن ماجہ میں ماجہ فارسی لفظ ہے اور غالباً یہ لفظ ماہچہ کا معرب ہے۔ ماجہ کے مصداق میں مورخین کا اختلاف ہے اور ان کی عبارات اس باب میں کافی مضطرب ہیں۔ شاہ عبدالعزیز نے ''بستان المحدثین'' میں لکھا کہ ماجہ آپ کی والدہ کا نام تھا اور عجالہ نافعہ میں لکھا ہے کہ یہ آپ کے والد کا لقب ہے۔ بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ آپ کے دادا کا نام ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ ماجہ آپ کے والد یزید کا لقب ہے اور یہی اکثر علماء اور قزوین کے مؤرخین کا مختار ہے اس لیے قواعد املاء کے مطابق اس لفظ کو اثبات الف کے ساتھ لکھنا چاہیے۔ یعنی یوں محمد بن یزید ابن ماجہ تاکہ معلوم ہو کہ ابن ماجہ محمد کی صفت ہے اور یزید کی صفت نہیں ہے۔ اس لفظ کی املاء میں ملا علی قاری سے ایک تسامح واقع ہوا ہے کیونکہ انہوں نے ابن ماجہ کو یزید کا لقب اور محمد کی صفت قرار دینے کے باوجود یہ کہا ہے کہ اس لفظ کو بغیر الف کے لکھنا چاہیے حالانکہ اس صورت میں ابن کو الف کے ساتھ ہی لکھنا چاہیے۔

ملا علی قاری کہتے ہیں:

وابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ باثبات الف ابن خطاء فانہ بدل من ابن یزید ففی القاموس ماجہ لقب والد محمد بن یزید صاحب السنن لاجدہ۔[1]

اور ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ کو اثبات الف کے ساتھ ابن ماجہ لکھنا خطا ہے کیونکہ یہ ابن یزید سے بدل ہے (یعنی محمد کی صفت ہے) قاموس میں ہے کہ ''ماجہ'' محمد بن یزید صاحب سنن کے والد کا لقب ہے نہ کہ دادا کا۔

۱ ...... ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ مرقاۃ المفاتیح' جلد ۱' ص ۶۸

Scanned with CamScanner

امام نووی نے لفظ ابن لکھنے کا قاعدہ یہ بیان کیا ہے کہ اگر دو متناسل ناموں کے درمیان ابن آئے تو بغیر الف کے لکھا جاتا ہے۔ جیسے عبداللہ بن عمر یا عبداللہ بن عباس اور اگر ابن دو متناسل ناموں کے درمیان نہ ہو بلکہ پہلے نام کی صفت ہو تو الف کے ساتھ لکھا جاتا ہے جیسے عبداللہ بن عمرو ابن ام مکتوم میں ابن ام مکتوم یا عبداللہ بن ابی ابن سلول میں ابن سلول کیونکہ پہلی مثال میں ام مکتوم' عبداللہ بن عمرو کی اور دوسری مثال میں سلول' عبداللہ بن ابی کی والدہ کا نام ہے اور ابن ام مکتوم' عبداللہ بن عمرو کی اور ابن سلول' عبداللہ بن ابی کی صفت ہے۔[1]

ولادت اور حالات زندگی

امام ابن ماجہ ۲۰۹ھ کو عراق عجم کے مشہور شہر قزوین میں پیدا ہوئے۔[2] ......
عام دستور کے مطابق ابتدائی تعلیم کی تکمیل کے بعد علم حدیث کی طرف رجوع کیا۔ وطن اور بیرون وطن ہر جگہ روایت حدیث کو تلاش کیا اور دور دراز علاقوں میں جا کر علم حدیث حاصل کیا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے خراسان' عراق' حجاز' مصر اور شام کے متعدد شہروں کا سفر کیا۔ جن میں مکہ معظمہ' مدینہ طیبہ' کوفہ' بصرہ' بغداد اور طہران کے نام قابل ذکر ہیں۔ امام ابن ماجہ کے اساتذہ اور شیوخ کے اوطان پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے ان اساتذہ سے حصول علم کی خاطر اور شہروں کا بھی سفر کیا ہوگا جن میں اصفہان' رہواز' ایلہ' بلخ' بیت المقدس' حران' دمشق' فلسطین' عسقلان' مرو اور نیشاپور کا نام خاص طور پر لیا جاتا ہے۔

اساتذہ

امام ابن ماجہ کے اساتذہ کی بھی ایک کثیر تعداد ہے جن میں چند حضرات کے اسماء یہ ہیں: محمد بن عبداللہ بن نمیر' جبارہ بن المغلس' ابراہیم بن المنذر الخزامی'

ا ...... امام ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۸ھ شرح مسلم علی حاشیہ' مسلم جلد ا' ص ۶۸
۲ ...... امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ تذکرہ' جلد ۲' ص ۳۰

عبداللہ بن معاویہ' ہشام بن عمار' محمد بن رمح اور داؤد رشید[1]' ان کے علاوہ ابوبکر بن ابی شیبہ' نصر بن علی الجہضمی' ابومروان محمد بن عثمان' محمد بن یحییٰ نیشاپوری' احمد بن ثابت الجحدری' ابوبکر بن خلاد باہلی' محمد بن بشار' علی بن منذر' محمد بن عباد بن آدم' عباس بن عبدالعظیم احمد بن عبدہ، عبداللہ بن عامر بن زرارۃ' ابوخیثمہ زہیر بن حرب' عثمان بن ابی شیبہ' عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان دمشقی اسماعیل بن بشر بن مصور اور یحییٰ بن حکیم بھی ابن ماجہ کے مشہور اساتذہ میں شامل ہیں۔

تلامذہ

امام ابن ماجہ سے فیض حاصل کرنے والے اور ان سے احادیث کی روایت کرنے والوں کی بھی ایک طویل فہرست ہے۔ چند حضرات کے اسماء یہ ہیں۔ علی بن سعید بن عبداللہ الغلانی' ابراہیم بن دینار الجرشی الصمدانی' احمد بن ابراہیم القزوینی' ابوالطیب احمد بن روح الشعرانی' اسحاق بن محمد القزوینی' جعفر بن ادریس حسین بن علی بن براینا' سلیمان بن یزید القزوینی' محمد بن عیسیٰ الصفار' حافظ ابوالحسن علی بن ابراہیم بن سلمہ قزوینی ابوعمرو احمد بن محمد' حکیم المدنی الاصبہانی۔[2]

تصانیف

امام ابن ماجہ سے تین کتابیں یادگار ہیں۔ (۱) سنن ابن ماجہ اس کا تعارف بالتفصیل آتا ہے۔ (۲) تفسیر ابن ماجہ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: ولابن ماجہ تفسیر حافل اور امام سیوطی نے بھی الاتقان میں تیسرے طبقہ کی تفسیروں میں ابن ماجہ کی تفسیر کا شمار کیا ہے۔[3] ...... لیکن اب یہ کتاب نایاب ہو چکی ہے۔ (۳) التاریخ یہ صحابہ سے لے کر مصنف کے عہد تک کی تاریخ ہے۔ حافظ ابن طاہر مقدسی متوفی

ا ...... امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ تذکرہ' جلد ۲' ص ۶۳۰
۲ ...... حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ' تہذیب التہذیب' جلد ۹' ص ۵۳۱
۳ ...... حافظ جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ' الاتقان' جلد ۲' ص ۱۹۰

Scanned with CamScanner

۵۰۷ھ فرماتے ہیں: میں نے قزوین میں اس کا ایک نسخہ دیکھا تھا لیکن اب یہ کتاب ناپید ہو چکی ہے۔

وصال

چونسٹھ سال زندگی گزار کر ۲۲ رمضان المبارک ۲۷۳ھ پیر کے دن ابن ماجہ کا انتقال ہو گیا اور منگل کے دن آپ کو دفن کیا گیا۔[1] ...... حافظ ابوالفضل مقدسی شروط الائمہ الستہ میں لکھتے ہیں کہ آپ کے بھائی ابوبکر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کے صاحبزادے عبداللہ اور دو بھائیوں نے مل کر آپ کو قبر میں اتارا۔

متعدد شعراء نے آپکی وفات پر دردناک مرثیے لکھے۔ محمد بن الاسود قزوینی کے مرثیہ کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

لقد اوهی دعائم علم   وضعضع رکنه فضوا ابن ماجه

ابن ماجہ کے وصال نے سریرِ علم کے ارکان اور ستون توڑ ڈالے ہیں۔

الا لله ما جنت البنایا   علینا من تحفظها ابن ماجه

موت نے ابن ماجہ کو ہم سے چھین کر جو زیادتی کی ہے اس کی فریاد بس اللہ ہی سے ہے۔

فمن یرجی لعلم او لحفظ   بشرح بین مثل ابن ماجه

اب علم اور حفظ کے باب میں کس سے توقع کی جائے کہ وہ ابن ماجہ کی سی شرح کر سکے۔

ابا عبد الله مضیت فردا   وما خلفت مثلك یا ابن ماجه[2]

اے ابوعبداللہ! تم اپنے دور میں یگانہ اور منفرد تھے اور تم نے اپنے بعد اپنی نظیر نہیں چھوڑی۔

---

[1] ...... شاہ عبدالعزیز دہلوی، متوفی ۱۲۲۹ھ، بستان المحدثین، ص ۲۹۹

[2] ...... شیخ علی بن سلیمان، نور مصباح الرجاجہ علی سنن ابن ماجہ، ص ۳

بعض مرثیوں کے اشعار حافظ ابن حجر نے بھی تہذیب التہذیب میں نقل فرمائے ہیں۔ بہرحال ان اشعار سے پتہ چلتا ہے کہ امام ابن ماجہ اپنے دور کی محبوب اور ہر دلعزیز شخصیت تھے اور قزوین میں ان کے لئے بے حد خلوص اور احترام پایا جاتا تھا۔

سنن ابن ماجہ

کتب صحاح ستہ میں جس کتاب کو سب سے آخر میں شمار کیا جاتا ہے وہ سنن ابن ماجہ ہے۔ اس کتاب کو پانچویں صدی کے اخیر میں صحاح ستہ میں شمار کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ہر دور میں یہ کتاب اپنی اہمیت منواتی گئی۔ صحت اور قوت کے لحاظ سے صحیح ابن حبان، سنن دارمی، دارقطنی اور دوسری کئی کتب ابن ماجہ سے برتر تھیں لیکن ان کتب کو وہ قبول عام اور فروغ حاصل نہ ہو سکا جو سنن ابن ماجہ کو نصیب ہوا۔ سنن نسائی کو قوت اور صحت اسناد کے لحاظ سے بعض مغاربہ نے بخاری و مسلم پر بھی ترجیح دی لیکن اس کے باوجود سنن نسائی پر حواشی اور شروحات کے سلسلہ میں اس قدر کام نہیں ہوا جس قدر کام سنن ابن ماجہ کے حواشی اور شروحات کے سلسلہ میں ہوا ہے۔

سنن ابن ماجہ کی افادیت اور مقبولیت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ جب امام ابن ماجہ نے یہ کتاب تصنیف کر کے حافظ ابوزرعہ کی خدمت میں پیش کی تو وہ اس کو دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھے کہ اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تو اس دور کی اکثر جوامع اور مصنفات بیکار اور معطل ہو کر رہ جائیں گی۔[1] ...... حافظ ابوزرعہ کا یہ قول حرف بحرف صادق ہوا اور سنن ابن ماجہ کے فروغ کے سامنے متعدد جوامع اور مصنفات کے چراغ دھندلا گئے۔

اسلوب

سنن ابن ماجہ کو جس چیز نے عوام و خواص میں پذیرائی اور قبولیت عطا کی وہ

لہ — امام عبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۶۳۶

اس کا شاندار اسلوب اور روایت کا حسن انتخاب ہے۔ ابواب کی فقہی رعایت سے ترتیب احادیث سے مسائل کے واضح استنباط اور تراجم ابواب کی احادیث سے بغیر کسی پیچیدگی اور الجھن کی مطابقت نے بھی سنن ابن ماجہ کے حسن کو نکھارا ہے۔ ذیل کی سطور میں ہم سنن ابن ماجہ کے اسلوب کی چند خوبیاں اور خصوصیات پیش کر رہے ہیں۔

(۱) امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں زیادہ تر ان احادیث کو روایت کیا ہے جو کتب خمسہ میں موجود نہیں ہیں۔ علامہ ابوالحسن سندھی لکھتے ہیں: امام ابن ماجہ اپنے اس اسلوب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے تابع ہیں کیونکہ وہ بھی انہی احادیث کی روایت کرتے تھے جو دوسرے صحابہ کے پاس نہیں ہوتی تھیں اور جس طرح حضرت معاذ کا یہ طریقہ کثرت افادہ کے لئے تھا اسی طرح امام ابن ماجہ نے بھی زیادتی افادہ کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا اور اپنے اس اسلوب کو قائم رکھنے کے لئے انہوں نے اسانید کی صحت اور قوت کی طرف بھی چنداں التفات نہیں کیا یہی وجہ ہے کہ سنن ابن ماجہ میں ضعیف الاسناد روایات بکثرت موجود ہیں۔

(۲) سنن ابن ماجہ کی ایک اہم انفرادیت اور خصوصیت یہ ہے کہ امام ابن ماجہ اپنی سنن میں کوئی حدیث مکرر نہیں لائے اور یہ وہ خوبی ہے جو بقیہ کتب اصول میں سے کسی کتاب میں موجود نہیں۔

(۳) سنن ابن ماجہ میں باقی کتب سنن کی بنسبت بہت زیادہ اختصار سے کام کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود یہ کتاب تمام ضروری مسائل اور احکام کی جامع ہے۔

(۴) زیادہ تر اس کتاب میں مسائل اور احکام کے متعلق احادیث ہیں یعنی فضائل اور مناقب سے متعلق احادیث اس کتاب میں نہیں لائی گئیں۔

(اس کے باوجود آپ اس فقیر (غلام حسن قادری) کے مجموعہ احادیث ابن ماجہ کا مطالعہ فرمائیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ انہی احادیث سے فضائل کا ٹھاٹھیں مارتا

ہوا ایک سمندر بہہ رہا ہے)

(۵) بعض مقامات پر امام ابن ماجہ حدیث کی فنی حیثیت پر بھی گفتگو کرتے ہیں۔ مثلاً وہ ایک روایت ذکر کرتے ہیں: حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ثنا ابن ابی غنیة عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمه عن عبدالله انه سئل اکان النبی صلی الله علیه وسلم یخطب قائما او قاعدا قال اوما تقرأ وترکوك قائما: اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد ابن ماجہ لکھتے ہیں: ابوعبداللہ غریب لا یحدث به الا ابن ابی شیبه وحده۔[1]

(۶) اگر کسی حدیث کے بارے میں لوگوں میں تشویش اور اضطراب رہا ہو تو امام ابن ماجہ اس حدیث کے ثبوت ملنے کا بھی ذکر کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی ایک واقعہ کا انہوں نے اس روایت کے بعد ذکر کیا ہے۔ حدثنا محمد بن یحیی ثنی ابراهیم بن موسٰی انبأنا عباد بن العوام عن عمرو بن ابراهیم عن قاده عن الحسن عن الاحنف بن قیس عن العباس بن عبدالمطلب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تزال امتی علی الفطرة مالم یؤخروا المغرب حتی تشتبك النجوم۔ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد امام ابن ماجہ لکھتے ہیں: قال ابوعبداللہ ابن ماجه سمعت محمد بن یحیی یقول اضطر بوا الناس فی هذا الحدیث ببغداد فذهبت انا و ابوبکر الاعین الی العوام بن عباد بن العوام اخرج الینا اصل ابیه فاذا الحدیث فیه۔[2] ......خلاصہ یہ ہے کہ میں نے محمد یحییٰ سے سنا' وہ فرماتے تھے کہ بغداد کے لوگوں میں اس حدیث کے بارے میں کچھ اضطراب تھا۔ پس میں اور ابوبکر اعین دونوں اس حدیث کی تحقیق کی خاطر عباد بن عوام کے صاحبزادے عوام کے پاس گئے' انہوں نے

۱ ......امام ابوعبداللہ ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ' سنن ابن ماجہ' ص ۷۷

۲ ......امام ابوعبداللہ ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ' سنن ابن ماجہ' ص ۵۰

ہمیں اپنے والد عباد بن عوام کا اصل نسخہ لا کر دکھایا تو اس میں یہ حدیث موجود تھی۔

(۷) بعض روایات بعض شہروں کے محدثین کے ساتھ خاص ہوتی تھیں اور دوسرے شہروں میں اس کے راوی نہیں ہوتے تھے۔ امام ابن ماجہ جب اس قسم کی روایات ذکر کرتے ہیں تو بتلا دیتے ہیں کہ یہ فلاں شہر والوں کی روایت ہے۔ مثلاً ایک روایت ذکر کرتے ہیں: حدثنا ابوعمیر عیسٰی بن محمد النحاس وعیسی بن یونس والحسین بن ابی اسری العسقلانی قالوا ثنا حمزه بن ربیعة عن ابن شوذب عن ثابت البنانی عن انس بن مالك قال اتی رجل یقاتل ولیه الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الحدیث بطوله[1] ...... اس کے بعد ابن ماجہ لکھتے ہیں: هذا حدیث الرملیین لیس الا عنده۔ یعنی یہ حدیث سوا اہل فلسطین کے اور کسی کے پاس موجود نہیں ہے۔

ثلاثیات ابن ماجہ

کتب صحاح ستہ کے مصنفین میں سے صرف چار کو اپنی اپنی تصانیف میں ثلاثیات روایت کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں مع مکررات کے بائیس ثلاثیات روایت کی ہیں۔ امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے اپنی اپنی سنن میں صرف ایک ایک ثلاثی حدیث کو روایت کیا ہے اور امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں پانچ ثلاثیات کو روایت کیا ہے اور یہ پانچوں روایات سند واحد سے مروی ہیں اور وہ سند یہ ہے: حدثنا جبادة بن المغلس ثنا کثیر بن سلیم عن انس بن مالك۔ اس سند کے ایک راوی جبارة بن مغلس ہیں جو امام ابن ماجہ کے شیخ ہیں۔ حافظ ابوزرعہ' ابن معین ابن سعد اور بزاز وغیرہ محدثین نے ان کی سخت تضعیف کی ہے اور ان کی روایات کو منکر اور مضطرب قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل کے سامنے جب ان کے صاحبزادے نے جبارہ کی روایات کو پڑھا تو انہوں نے بعض

۱ ......امام ابوعبداللہ ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ' سنن ابن ماجہ' ص ۱۹۳

Scanned with CamScanner

روایت کو موضوع اور بعض کو کذب قرار دیا۔ تاہم بعض محدثین نے ان کی تعدیل اور تقویت بھی کی ہے۔ ابن نمیر کہتے ہیں: وہ صدوق تھے اور انہوں نے عمداً کسی روایت میں جھوٹ نہیں بولا۔ ابن عدی بھی کہتے ہیں: وہ عمداً روایات میں دروغ بیانی نہیں کرتے تھے۔ البتہ وہ روایات میں غفلت سے کام لیتے تھے۔ عثمان بن ابی شیبہ نے کہا کہ وہ احفظ تھے اور روایت حدیث میں ہمیں سب سے زیادہ مطلوب تھے۔ وہ مزید کہتے ہیں: اثرم نے ہمیں ان سے احادیث لکھنے کا امر کیا تھا۔[1]

اور دوسرے راوی ہیں کثیر بن سلیم یہ جبارہ کے شیخ ہیں اور افسوس یہ ہے کہ یہ ضعف میں ان سے بھی بڑھ کر ہیں۔ جبارہ کی تو بعض حضرات نے تعدیل اور تقویت بھی کی ہے لیکن کثیر کی روایت کو کسی کا سہارا نہیں ملا۔ عبداللہ بن علی بن مدینی کہتے ہیں: کثیر بن سلیم جو صاحب انس ہیں' انتہائی ضعیف راوی ہیں۔ اس نے حضرت انس سے پانچ حدیثیں روایت کی تھیں جو بعد میں نو بن گئیں۔ یحییٰ بن معین ان کی احادیث لکھنے سے منع کرتے تھے۔ نسائی اور ازدی نے انہیں متروک الحدیث' ابوزرعہ نے واہی الحدیث اور ابوحاتم نے انہیں ضعیف اور منکر الحدیث قرار دیا۔ ابن حبان نے کہا کہ کثیر حضرت انس کی طرف نسبت کر کے احادیث وضع کیا کرتے تھے۔ اسی طرح ابن عدی اور امام بخاری وغیرہ۔ دیگر محدثین نے بھی ان پر سخت جرح کی ہے اور ان کی تائید اور تقویت میں سب خاموش ہیں۔[2]

بہرحال امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں پانچ ثلاثیات روایت کر کے اپنی اہمیت تو منوائی ہے مگر افسوس یہ ہے کہ یہ روایات جبارہ اور کثیر کے ضعف کا شکار ہو گئیں اور یوں ان ثلاثیات کا کچھ وزن باقی نہیں رہا۔

---

۱ ...... حافظ ابن حجر عسقلانی' متوفی ۸۵۲ھ' تہذیب التہذیب' ص ۵۸ تا ص ۵۹

۲ ...... حافظ ابن حجر عسقلانی' متوفی ۸۵۲ھ' تہذیب التہذیب' جلد ۸' ص ۳۱۶ تا ص ۳۱۷

شرائط

امام ابن ماجہ رواۃ کے انتخاب میں وسیع المشرب ہیں اور ہر قسم کے راویوں کی روایت قبول کر لیتے ہیں اور اس کی وجہ غالباً یہی ہے کہ وہ اپنی سنن میں ایسی روایات لانا چاہتے تھے جو دوسری کتب اصول میں موجود نہیں ہیں۔ اسی شوق کی خاطر انہوں نے راویوں کے شدید ضعف کو بھی برداشت کر لیا ہے۔

روایات ابن ماجہ کی فنی حیثیت

سنن ابن ماجہ میں بکثرت ضعیف احادیث ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔ ففیہ احادیث کثیرۃ منکرۃ۔[1]

اس کتاب میں منکر روایات بکثرت ہیں اور حافظ شمس الدین ذہبی لکھتے ہیں: سنن ابن ماجہ عمدہ اور صاف کتاب تھی' کاش اس کو چند ضعیف احادیث مکدر اور خراب نہ کرتیں اور جن ضعیف احادیث نے ابن ماجہ کی صفائی کو مکدر کر دیا ہے ان کی تعداد کے بارے میں حافظ شمس الدین ذہبی نے حافظ ابوزرعہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ شاید اس پوری کتاب میں تیس حدیثیں بھی ایسی نہیں ہوں گی جن کی اسناد میں ضعف ہو۔[2]

...... حافظ ذہبی سیر النبلاء میں حافظ ابوزرعہ کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اور ابوزرعہ کا یہ بیان کہ اس میں پوری تیس حدیثیں بھی شاید ضعیف الاسناد نہ ہوں' اگر صحیح ہو تو ان تیس حدیثوں سے ان کی مراد انتہائی کمزور اور ساقط روایتیں ہیں ورنہ ابن ماجہ کی جو احادیث قابل استدلال نہیں ہیں ان کی تعداد ایک ہزار کے قریب ہے۔[3]

یہ صحیح ہے کہ ابن ماجہ میں ایک ہزار کے قریب ضعیف روایتیں موجود ہیں لیکن

---

۱ ...... حافظ ابن حجر عسقلانی' متوفی ۸۵۲ھ' تہذیب التہذیب' جلد ۹' ص ۵۳۱

۲ ...... امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ' تذکرۃ الحفاظ جلد ۲' ص ۶۳۶

۳ ...... علامہ محمد بن اسماعیل امیر یمانی' توضیح الافکار' جلد ۱' ص ۲۳۳

سنن ابن ماجہ میں صحیح روایات بھی بکثرت موجود ہیں بلکہ ناقدین فن نے تو سنن ابن ماجہ کی بعض روایات کو صحیح بخاری کی بعض روایات سے بھی راجح قرار دیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری کے باب میں ہم تفصیل کے ساتھ ذکر کر چکے ہیں کہ امام بخاری نے باب ما جاء اذا قیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ کے تحت شعبہ کی اسناد سے ایک روایت ذکر کی ہے جس میں دو غلطیاں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس میں یہ روایت مالک سے بیان کی ہے حالانکہ یہ روایت عبداللہ بن مالک سے ہے۔ دوسرے یہ کہ اس روایت کی سند میں بحسینہ کو مالک کی والدہ قرار دیا ہے حالانکہ وہ عبداللہ کی والدہ ہیں، مالک کی نہیں اور ابن ماجہ نے جس اسناد کے ساتھ یہ روایت بیان کی ہے اس میں یہ غلطیاں نہیں ہیں۔ اسی طرح صحیح بخاری میں روایت ہے کہ حضرت ابوسفیان کی موت کی خبر شام سے آئی حالانکہ ان کا انتقال مکہ میں ہوا تھا۔ اس کے برخلاف سنن ابن ماجہ میں اس مضمون کی کسی روایت میں یہ بات نہیں ہے۔ نیز صحیح بخاری میں ولید بن عقبہ پر شراب کی حد لگانے میں اسی کوڑوں کا ذکر ہے جبکہ فی الواقع ان کو چالیس کوڑے لگائے گئے تھے۔ اس کے برعکس ابن ماجہ پر یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا کیونکہ ان کی روایات میں کوڑوں کی تعداد کا ذکر نہیں ہے۔ اس طرح کی اور مثالیں بھی ہیں جن پر تمام تفصیلی گفتگو صحیح بخاری کے باب میں کی جا چکی ہے۔

تعداد مرویات

حافظ شمس الدین ذہبی لکھتے ہیں کہ سنن ابن ماجہ میں بتیس کتب ہیں اور ابوالحسن القطان بیان کرتے ہیں کہ سنن ابن ماجہ میں ایک ہزار پانچ سو ابواب ہیں اور کل احادیث کی تعداد چار ہزار ہے۔[1]

محمد بن طاہر مقدسی متوفی ۵۰۷ھ نے اپنی کتاب شروط الائمۃ الستۃ میں ابن ماجہ کی شروط سے بھی بحث کی اور اس کو بھی بنیادی کتابوں کے ساتھ لاحق کر کے صحاح

[1] ...... ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ' تذکرۃ الحفاظ' جلد ۲' ص ۶۳۶

کی اصل چھ کتابوں کو قرار دیا۔ اس دور میں حافظ ابن طاہر کے معاصر محدث رزین بن معاویہ مالکی متوفی ۵۲۵ھ نے اپنی کتاب التجرید للصحاح والسنن میں کتب خمسہ کے ساتھ سنن ابن ماجہ کی جگہ موطا امام مالک کو لاحق کر دیا۔ اس کے بعد سے یہ اختلاف رہا کہ صحاح ستہ کی چھٹی کتاب موطا امام مالک ہے یا سنن ابن ماجہ' عام مغاربہ موطاء کو ترجیح دیتے تھے اور مشارقہ سنن ابن ماجہ کو فوقیت دیتے تھے لیکن متاخرین نے بہرحال سنن ابن ماجہ کے حق میں اتفاق کر لیا اور اب غالب اکثریت اسی طرف ہے۔ صحاح ستہ کی چھٹی کتاب سنن ابن ماجہ ہی ہے۔ علامہ ابوالحسن سندھی مقدمہ شرح ابن ماجہ میں لکھتے ہیں: وغالب المتاخرین علی انه سادس الستة۔

آٹھویں صدی ہجری میں یہ آواز بھی سنائی دی کہ صحاح ستہ میں سنن ابن ماجہ کی جگہ سنن دارمی کا اعتبار ہونا چاہیے۔ چنانچہ حافظ صلاح الدین خلیل متوفی ۷۶۱ھ فرماتے ہیں۔ سنن ابن ماجہ کی جگہ سنن دارمی کو رکھنا زیادہ مناسب ہے کیونکہ اس کتاب میں سنن ابن ماجہ کی بنسبت ضعیف' منکر اور خراب روایتیں کم ہیں اور مجموعی طور پر یہ کتاب سنن ابن ماجہ سے بہتر ہے۔[1] ...... لیکن جمہور نے اس ترمیم میں ان کا ساتھ نہیں دیا اور آج مشرق و مغرب میں ہر جگہ اصول ستہ میں سنن ابن ماجہ ہی کا اعتبار کیا جاتا ہے۔

شروح وحواشی

سنن ابن ماجہ کی شروح وحواشی کے سلسلہ میں کافی قابل قدر کام ہوا ہے جس سے اس کتاب کی افادیت' شہرت اور مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ذیل کی سطور میں ہم چند شروح وحواشی کا ذکر کر رہے ہیں:

(۱) شرح سنن ابن ماجہ: یہ سنن ابن ماجہ کے ایک حصہ کی شرح ہے جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کو حافظ علاؤ الدین مغلطای حنفی متوفی ۷۶۲ھ نے تالیف

[1] ...... شمس الدین بخاری' فتح المغیث' جلد ۱' ص ۳

کیا ہے۔

(۲) ماتمس الیہ الحاجۃ علی سنن ابن ماجہ: شیخ سراج الدین عمر بن علی متوفی ۸۰۴ھ کی شرح ہے جو آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے اس میں صرف ان احادیث کی شرح کی گئی ہے جو کتب خمسہ پر زائد ہیں۔

(۳) الدیباجہ علی سنن ابن ماجہ: یہ شرح شیخ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری متوفی ۸۰۸ھ کی تالیف ہے۔ مصنف اس کتاب کی تحریر اور تمییض سے پہلے ہی وصال کر گئے تھے۔

(۴) شرح ابن ماجہ: یہ کتاب حافظ برہان الدین حلبی متوفی ۸۴۱ھ کی تالیف ہے۔

(۵) مصباح الزجاجۃ: یہ حافظ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ کا سنن ابن ماجہ پر ایک مختصر حاشیہ ہے۔[1]

(۶) شرح سنن ابن ماجہ: یہ شرح حافظ ابوالحسن محمد بن عبدالہادی سندھی حنفی متوفی ۱۱۳۸ھ کی تالیف ہے۔

(۷) انجاح الحاجۃ: یہ شرح عبدالغنی بن ابی سعید حنفی دہلوی متوفی ۱۲۹۵ھ کی تالیف ہے۔

سنن ابن ماجہ کے رواۃ: حافظ عسقلانی نے سنن ابن ماجہ کے چھ راوی بیان کیے ہیں۔ (۱) ابوالحسن بن القطان (۲) سلیمان بن یزید (۳) ابوجعفر محمد بن عیسیٰ (۴) ابوبکر حامد الابہری (۵) سعدون (۶) ابراہیم بن دینار۔[2]

(ماخوذ از تذکرۃ المحدثین)

---

[1] حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ کشف الظنون جلد ۲ ص ۱۰۰۳

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب جلد ۹ ص ۵۳۶

کِتَابُ السُّنَّةِ (سنّت رسول ﷺ کا بیان)

☆ ابوبکر بن ابی شیبہ، شریک، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

جس کام کا میں تمہیں حکم دوں، اسے لازم پکڑو اور جس کام سے میں تمہیں منع کروں، اس سے رک جاؤ۔ (حدیث ۱)

فرمایا: جب تک میں تمہیں کسی امر کے بارے میں چھوڑے رکھوں تم مجھے چھوڑے رکھو یعنی مجھ سے سوال نہ کیا کرو کیونکہ تم سے پہلی امتیں اپنے نبیوں پہ کثرت سوال اور اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئیں لہٰذا جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو اسے کر گزرو جہاں تک تم میں طاقت ہو اور جب تمہیں کسی کام سے روکوں تو باز آ جاؤ۔ (حدیث ۲)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: مَنْ اَطَاعَنِىْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِىْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ ۔ جس نے میرا حکم مانا، اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ (حدیث ۳) پہلی دو احادیث میں سورۂ حشر کی آیت وما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا (آیت ۷) اور تیسری حدیث میں سورۂ نساء کی آیت کی طرف اشارہ ہے جو یہ ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (آیت ۸۰) چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں آتا ہے کہ جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سن لیتے لَمْ يَعْدُهٗ وَلَمْ يَقْصُرْ دُوْنَهٗ نہ اس میں کچھ بڑھاتے اور نہ کچھ گھٹاتے۔ (حدیث ۴)

Scanned with CamScanner

غیبی خبر، جو سو فیصد درست ہوئی

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم فقیری کے موضوع پہ گفتگو کر رہے تھے اور اس سے خوف زدہ تھے۔ آپ نے فرمایا:

اَلْفَقْرَ تَخَافُوْنَ ؟ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ......

غریبی سے خوفزدہ ہو؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم پر دنیا اس طرح بہا دی جائے گی کہ دنیا کی طرف کسی کا دل ذرا بھی متوجہ نہ ہوگا۔ خدا کی قسم، میں تمہیں اس حال میں چھوڑ کر جاؤں گا جس کے شب و روز سفیدی میں برابر ہوں گے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

صَدَقَ وَاللّٰہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکَنَا وَاللّٰہِ عَلٰی مِثْلِ الْبَیْضَاءِ لَیْلُهَا وَنَهَارُهَا سَوَاءٌ

خدا کی قسم! حضور علیہ السلام نے سچ فرمایا: خدا کی قسم! آپ ہمیں اس حال میں چھوڑ کر گئے جس کی سفیدی (مالداری) میں شب و روز برابر ہیں۔ (حدیث ۵)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ بھی غیبی خبر ارشاد فرمائی:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِیْنَ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ (حدیث ٦)

میری امت میں ایک جماعت قیامت تک غالب رہے گی اسے کوئی ذلیل کرنے والا نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ (اس سے اگلی چند احادیث کے اندر بھی یہی موضوع بیان ہوا ہے)

یعنی حضور علیہ السلام کی نگاہ کرم اور آپ کی توجہات ولطف وشفقت سے ایک جماعت حق پر ہمیشہ غالب رہی ہے اور رہے گی۔

آپ کے لطف و کرم کو دیکھ کر — غمزدہ ہوں گے نہ غم کو دیکھ کر
بخش دے گا داور محشر ہمیں — آپ کے قدموں میں ہم کو دیکھ کر
کیسے کیسے رنگ سمٹے آنکھ میں — آپ کے نقش قدم کو دیکھ کر
عاصیوں کی جان میں جاں آ گئی — ان کے دامانِ کرم کو دیکھ کر
احتراماً میری آنکھیں جھک گئیں — خواب میں آقا کو یکدم دیکھ کر
اللہ اللہ آپ کا حسن و جمال — ہم نے دیکھا ہے حرم کو دیکھ کر
آپ کی رحمت کا اندازہ کیا — ہم نے اپنی چشم نم کو دیکھ کر
چاہتے ہیں آپ کو کس درجہ ہم — آپ بھی خوش ہوں گے ہم کو دیکھ کر
نعت جب مسرور لکھ لیتا ہوں میں — ناز کرتا ہوں قلم کو دیکھ کر

حضور علیہ السلام کا حرام فرمایا ہوا......

☆ حضور علیہ السلام کا حرام فرمایا ہوا ایسا ہی ہے جیسے اللہ کا حرام فرمایا ہوا اور یہ آپ کا اپنا فرمایا ہوا ہے: اَلَا وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ (حدیث ١٢) اس حدیث کے پہلے حصے میں بھی غیبی خبر ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہت جلد ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ ایک بندہ اپنے تخت پہ تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور اس کے سامنے میری حدیث بیان کی جائے گی تو وہ کہے گا ہم تو صرف اللہ کی کتاب کو مانیں گے جو اس میں حلال پائیں گے اس کو حلال سمجھیں گے اور جو اس میں حرام پائیں گے اسے حرام جانیں گے۔ حدیث ١٣ کا بھی یہی مفہوم ہے۔

حضور علیہ السلام کے انہی اختیارات کے پیش نظر مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو — اللہ کو معلوم ہے کیا جانیے کیا ہو
یہ کیوں کہوں مجھ کو یہ عطا ہو یہ عطا ہو — وہ دو کہ ہمیشہ مرے گھر بھر کا بھلا ہو

جس بات میں مشہورِ جہاں ہے لبِ عیسیٰ — اے جانِ جہاں وہ تری ٹھوکر سے ادا ہو
یوں جھک کے ملے ہم سے کمینوں سے وہ جسکو — اللہ نے اپنے ہی لیے خاص کیا ہو
مٹی نہ ہو برباد پسِ مرگ، الٰہی — جب خاک اڑے میری مدینہ کی ہوا ہو
منگتا تو ہے منگتا کوئی شاہوں میں دکھادے — جس کو مرے سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو
اللہ یوں ہی عمر گزر جائے گدا کی — سرخم ہو درِ پاک پر اور ہاتھ اُٹھا ہو
شاباش حسنؔ اور چمکتی سی غزل پڑھ
دِل کھول کہ آئینۂ ایمان کی جلا ہو

جو چیز دین میں نہیں اس کو دین سمجھنا ''مردود'' ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ

جو ہمارے اس امر (دین) میں نئی بات پیدا کرے جو کہ اس میں نہیں ہے تو وہ بات مردود ہے۔ (۱۴)

بدعت سے نفرت دلاتے ہوئے سنت کی پیروی کی ترغیب دیتے ہوئے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے فرزند جو چیز کل کام آنے والی ہے وہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے۔ باقی احوال و کیفیات اور علوم و معارف و اشارات اگر اسی پیروی کے ساتھ ہوں تو خیر اور خوب ورنہ سوائے خرابی اور استدراج کے کچھ نہیں۔ ہر فضیلت سنت کی پیروی میں ہے اور ہر کمال آپ کی شریعت کے اتباع سے وابستہ ہے۔ مثلاً سنت نبوی کے اتباع کے طور پر دو پہر کا سونا کروڑوں رات جاگنے سے بہتر اور افضل ہے جبکہ یہ شب بیداری سنت کے مطابق نہ ہو۔ (مکتوبات شریف)

حدیث پہ عمل نہ کرنیوالے بھتیجے سے صحابی نے ہمیشہ کے لئے بول چال بند کر دیا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ان کا بھتیجا بیٹھا ہوا تھا جو کہ کنکریاں پھینک رہا تھا۔ آپ نے اس کو حضور علیہ السلام کا فرمان سنایا کہ حضور علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا ہے کیونکہ نہ اس سے شکار کیا جا سکتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جا سکتا ہے۔ ہاں اس سے کسی راہ چلتے کی آنکھ ضائع ہو سکتی ہے یا دانت ٹوٹ سکتا ہے اور جب اس نے دوبارہ یہی حرکت کی تو حضرت عبداللہ نے فرمایا:

اُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا ثُمَّ عُدْتَ تَخْذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا (۱۷)

میں نے تجھے حضور علیہ السلام کا فرمان سنایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے تو نے پھر وہی کام شروع کر دیا ہے۔ آئندہ میں تجھ سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔

معلوم ہوا! صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہی دین تھا اور رشتہ داریاں بعد میں تھیں اور صرف زبانی کلامی ''غلامیِ رسول میں موت بھی قبول ہے'' کی بات نہ تھی بلکہ اس پر عمل بھی کر کے دکھاتے تھے۔ ان کے دین و ایمان اور رشتے ناطے کا مدار ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تھی۔

لب حرف مدحت ہے لطف و کرم ہے رحمت ہے
وہ صاحب عظمت ہے آپ سے جس کو نسبت ہے
آپ کے دَر کا ذرّۂ خاک دل والوں کی دولت ہے
لوگوں کو معلوم نہیں اشکوں کی کیا قیمت ہے
جب چاہوں دیدار کروں مجھ کو اس کی سہولت ہے
ٹھنڈک، خوشبو رنگ ہوا اور کہیں یہ راحت ہے؟

Scanned with CamScanner

نام و نمود عز و شرف سب کچھ ان کی بدولت ہے
کون سنے گا کس سے کہوں دل میں کیا کیا حسرت ہے
پہلے تو مسرور نہ تھی چاہت میں جو شدت ہے

حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے؟

حضرت عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقیب تھے وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ روم کی جنگ میں شریک ہوئے تو وہاں لوگوں کو دیکھا کہ وہ سونے کے بدلے اشرفیوں اور چاندی کے بدلے درہموں کا لین دین کر رہے تھے۔ عبادہ نے فرمایا: اے لوگو! تم تو سود کھا رہے ہو' میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر' نہ تو اس میں کوئی زیادتی ہو اور نہ قرض ہو۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو بغیر قرض کے اس میں کوئی سود نہیں سمجھتا۔ عبادہ نے فرمایا: میں آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم اپنی رائے بیان کر رہے ہو۔ خدا کی قسم! میں جب اس جنگ سے واپس لوٹوں گا تو اس زمین پر ہرگز نہ رہوں گا جہاں آپ کی حکومت ہو جب واپس آئے تو مدینہ تشریف لے گئے۔ حضرت عمر نے دریافت کیا: اے ابوالولید! تم واپس کیوں آ گئے؟ عبادہ نے ان سے تمام قصہ بیان کیا اور یہ بات بھی بتائی کہ میں نے وہاں نہ رہنے کی قسم کھائی ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: اے ابوالولید! تم وہاں واپس جاؤ کیونکہ جس زمین میں تم یا تمہارے مانند آدمی نہ ہوں گے' اللہ تعالیٰ اس میں مصیبت نازل فرما دے گا اور امیر معاویہ کو تحریر فرمایا: عبادہ کو تم کوئی حکم نہ دو گے اور جو کچھ عبادہ نے کہا ہے لوگوں سے اسی کی پیروی کراؤ کیونکہ یہی حکم ہے۔ (حدیث ۱۸)

نہ منزل نہ رستے کا مجھ کو پتہ ہے — مگر ایک خوشبو میری رہنما ملے
یہ کیسا کرشمہ یہ کیسی ادا ہے — دیا اک جگہ روشنی جا بجا ہے

محبت کا بیمار یہ جانتا ہے — مدینہ دوا ہے مدینہ دعا ہے
جہاں سے بھی گزرے تھے سرکار میرے — مہکتا مہکتا ہوا راستہ ہے

حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت ابن مسعود کی حالت غیر ہوگئی

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں عمرو بن میمون کہتے ہیں: میں ان کی خدمت میں جمعرات کی شام کو جایا کرتا تھا اور میں نے کبھی انہیں یہ کہتے ہوئے نہ سنا کہ کسی کام کے بارے میں کہیں: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایک شام انہوں نے یوں کہا: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے بعد انہوں نے سر جھکا لیا۔ (میں نے دیکھا تو) ان کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے' آنکھیں پھٹی ہوئیں اور رگیں پھولی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا: اَوْ دُوْنَ ذٰلِكَ اَوْ فَوْقَ ذٰلِكَ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ اَوْ شَبِيْهًا بِذٰلِكَ۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہی ارشاد فرمایا یا کم و بیش یا اس کے قریب یا اس کی طرح (حدیث ۲۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتے تو گھبرا جاتے اور فرماتے: اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲۴)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے حدیث بیان کرنے کو کہا تو انہوں نے فرمایا: كَبِرْنَا وَنَسِيْنَا وَالْحَدِيْثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيْدٌ۔ ہم بوڑھے ہو گئے اور بھولنے لگے جبکہ حضور علیہ السلام کی طرف سے حدیث بیان کرنا بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ (۲۵)

حضرت شعبہ فرماتے ہیں: میں پورا ایک سال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بیٹھتا رہا میں انہیں کبھی بھی حضور علیہ السلام کی طرف نسبت کر کے حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔ (۲۶)

Scanned with CamScanner

آپ کی شان ہے کیا شانِ رسول عربی

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کو احادیث کم بیان کرنے کی نصیحت فرماتے۔ (۲۸) اس کی وجہ اگلے باب میں بیان ہو رہی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔ (۳۰ تا ۳۷) کائنات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کی یہ شان نہیں کہ اس کی طرف غلط بات منسوب کرنے سے اس قدر وبال ہو اور یہ صرف آپ ہی کی شان کیوں نہ ہو کہ

؎ آپ کی شان ہے کیا شان رسول عربی
آپ پر جان ہے قربان رسول عربی
کس نے یہ مرتبہ پایا یہ ہوا کس کو عروج
ہوئے اللہ کے مہمان رسول عربی
ہے وہی حکم خداوند تعالیٰ بے شک
جو ہوا آپ کا فرمان رسول عربی
آپ کا رتبہ ہوا ایسا کہ جناب جبرئیل
آپ کے در کے ہیں دربان رسول عربی

(داغ دہلوی)

☆ خلفاء راشدین مہدیین کی پیروی کا حکم اور حضور علیہ السلام کا رقت انگیز خطبہ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ...... (۴۳-۴۲)

☆ خطبہ ارشاد فرماتے وقت حضور علیہ السلام کی چشمان مقدس سرخ ہو جاتیں' آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا۔ (۴۵)

ایک جامع ترین نصیحت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: یہی دو باتیں ہیں' کلام اور ہدایت۔ تو سب سے عمدہ کلام اللہ کا کلام ہے اور سب سے عمدہ ہدایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔ خبردار! تم بدعتوں سے احتراز کرنا کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ دیکھو تم لوگوں میں لمبی عمروں کا خیال پیدا نہ ہو جائے ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ جو چیز آنے والی ہے (موت) اسے بہت قریب سمجھو اور جو گزر گئی اسے بہت دور سمجھو۔ بدنصیب تو وہ ہے جو ماں کے پیٹ سے ہی بدنصیب ہوا اور خوش بخت وہ ہے جو دوسروں کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرے۔ خبردار! مومن سے لڑنا کفر اور اسے گالی دینا گناہ ہے اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلق منقطع کرے۔ جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ سے نہ تو کوئی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے اور نہ کوئی بات دور ہو سکتی ہے اور کسی کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بچے سے وعدہ کرے اور اسے پورا نہ کرے کیونکہ جھوٹ فسق و فجور تک لے جاتا ہے اور فسق و فجور دوزخ تک۔ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف۔ سچ بولنے والے سے کہا جائے گا تو نے سچ کہا اور نیک کام کیا اور جھوٹے سے یہی کہا جائے گا تو نے جھوٹ بولا اور فسق و فجور کیا۔ خبردار! بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (۴۶)

؎ آنکھیں جو خدا دے تو ہو دیدار محمد
ہوں کان تو سنتے رہیں گفتار محمد
اے کاش' میری قسمت خفتہ کبھی جاگے
اے کاش ملے خواب میں دیدار محمد
سودائے محبت کی جنہیں ملتی ہے دولت
سر بیچ کے ہوتے ہیں خریدار محمد

Scanned with CamScanner

قید وہ ہے جو عشق محمد سے ہے آزاد
آزاد وہ ہے جو ہے گرفتار محمد

حافظ کی دعا تجھ سے ہے اے شافی مطلق
جیتا رہوں جب تک رہوں بیمار محمد (ﷺ)

(حافظ پیلی بھیتی)

ایک عظیم الشان سند والی حدیث

ائمہ اہل بیت میں سے حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا' اپنے باپ (موسیٰ الرضا) سے وہ جعفر بن محمد سے وہ علی بن الحسین (امام زین العابدین) سے وہ حضرت امام حسین سے' امام حسین مولائے کائنات علی شیر خدا سے اور حضرت علی المرتضیٰ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں:

اَلْاِیْمَانُ مَعْرِفَۃٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ

ایمان دل کی پہچان (تصدیق بالقلب) زبان کے قول (اقرار باللسان) اور اعضاء سے عمل کرنے کا نام ہے۔

ابوالصلت ہروی (اس حدیث کے راوی) فرماتے ہیں (کہ یہ سند اتنی بابرکت ہے کہ) لَوْ قُرِئَ ھٰذَا الْاِسْنَادُ عَلٰی مَجْنُوْنٍ لَبَرَاَ۔ اگر یہ سند کسی پاگل و دیوانے پہ پڑھی جائے تو وہ تندرست ہو جائے۔ (۶۵) جب حضور علیہ السلام کی اولاد کے ناموں میں یہ برکت ہے تو سرکار کی بارگاہ عالی کے مرتبے و مقام کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔

آتے تھے یوں ملائکہ حضرت کے سامنے
جیسے فقیر صاحب دولت کے سامنے

چاہیں جسے وہ دولت کونین بخش دیں
یہ بات کیا ہے ان کی سخاوت کے سامنے

ہو سامنا اجل کا تو یثرب میں یاخدا
مرقد بنے تو شاہ کی تربت کے سامنے

اندھا کیا ہے شوق نے دریا ہو یا کنواں
کچھ سوجھتا نہیں ہے محبت کے سامنے

(امیر مینائی)

طاقتور مومن کمزور مومن سے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ (۷۹) طاقتور مومن زیادہ بہتر اور اللہ کو محبوب ہے' کمزور مومن سے اور ہر ایک میں بھلائی ہے۔ تجھے ہر اچھے کام میں حریص ہونا چاہیے تاکہ تجھے فائدہ پہنچے۔ خدا سے مدد طلب کرتا رہ اور معذور نہ بن۔ اگر کسی کام میں تجھے صدمہ پہنچے تو یہ نہ کہہ کہ اگر میں یہ کام ایسے کرتا تو ایسا نہ ہوتا بلکہ یہ کہا کر کہ خدا نے ایسے ہی مقدار کر دیا تھا وہ جو چاہے کرتا ہے ورنہ تجھ پہ شیطان کا عمل کھل جائے گا یعنی شیطان کا اثر ہو جائے گا۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو تقدیر پہ بحث مباحثہ کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرما دیا۔ (۸۵)

☆ اس امت کے آتش پرست وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلاتے ہیں۔ اگر بیمار ہو جائیں تو ان کی بیمار پرسی نہ کرو' اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شریک نہ ہو اور اگر ان سے تمہاری ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو۔ (۹۲)

اَبْوَابُ فَضَائِلِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

(حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام کے فضائل کا بیان)

میں اور میرا سارا مال حضور ہی کا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں دیا جتنا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال نے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ بات سن کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا:

یارسول اللہ: هَلْ اَنَا وَمَالِیْ اِلَّا لَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (۹٤)

میرے آقا! میں بھی آپ کا اور میرا مال بھی آپ کا اور صدیق کیلئے ہے خدا کا رسول بس

آدمیت کی علامت ہے ولائے مصطفیٰ
مصطفیٰ دل کے لئے ہے دل برائے مصطفیٰ

ہے رضائے مصطفیٰ میں رب کعبہ کی رضا
رب کعبہ کی رضا میں ہے رضائے مصطفیٰ

کچھ نہیں معلوم کیا ہے قصۂ ذات و صفات
تجھ پہ ہم ایمان لائے اے خدائے مصطفیٰ
شکل انسانی میں قرآنِ مجسم آپ ہیں
شرح فرمان خدا ہے ہر ادائے مصطفیٰ

آرزو دل میں یہ رکھتا ہوں خدا پوری کرے
جب مروں کوثر زباں پر ہو ثنائے مصطفیٰ (ﷺ)

(کوثر نیازی)

☆ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جنت میں تمام بزرگوں کے سردار ہوں گے۔ (۱۰۰-۹۵)

ابوبکر و عمر عثمان و علی
ان کی لاثانی خلافت کو سلام

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خصوصی چار فضائل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ لَقَدِ اسْتَبْشَرَ اَهْلُ السَّمَآءِ بِاِسْلَامِ عُمَرَ

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو آسمان والوں نے خوب خوشیاں منائیں۔ (۱۰۳)

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَوَّلُ مَنْ یُّصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ وَاَوَّلُ مَنْ یُّسَلِّمُ عَلَیْهِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّاْخُذُ بِیَدِهٖ فَیُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ (۱۰۴)

سب سے پہلے حق تعالیٰ حضرت عمر سے مصافحہ فرمائے گا (اپنی شان کے مطابق) (۳) حضرت عمر کو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ سلام فرمائے گا (اپنی شان کے مطابق) (۴) سب سے پہلے اللہ تعالیٰ حضرت عمر کا ہاتھ پکڑ کر ان کو جنت میں داخل فرمائے گا (اپنی شان کے مطابق)

یہ شان ہے خدمتگاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا؟

اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان کے ساتھ حضرت اُمّ کلثوم کا نکاح کیا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کے دروازے پر ملاقات کی اور انہیں

Scanned with CamScanner

فرمایا:

یَا عُثْمَانُ هٰذَا جِبْرِیْلُ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ زَوَّجَكَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَیَّةَ عَلٰی مِثْلِ صُحْبَتِهَا (۱۱۱)

اے عثمان! یہ جبریل ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (میری بیٹی) ام کلثوم کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا ہے اور حق مہر وہ ہوگا جو (میری مرحومہ بیٹی حضرت) رقیہ کا تھا' اسی طرح اس کے ساتھ بھی زندگی گزارنی ہے جس طرح کہ رقیہ کے ساتھ (حسن سلوک کی زندگی گزاری ہے)

کاش! گستاخانِ صحابہ کرام بھی حضور علیہ السلام کے یہ فرمان پڑھیں اور نبی علیہ السلام کے ان یاروں اور خدا کے پیاروں کے بارے میں زبان طعن دراز کرنے سے باز آ جائیں۔

آنکھوں میں رہا دل میں اتر کر نہیں دیکھا
کشتی کے مسافر نے سمندر نہیں دیکھا

جس کا میں مولا' اس کا علی مولا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم راستے میں ایک جگہ اترے اور لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا (جب لوگ جمع ہو گئے تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اعلان فرمایا:

کیا میں اہل ایمان کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک نہیں ہوں؟۔ سب نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: فَهٰذَا وَلِیُّ مَنْ اَنَا مَوْلَاهُ۔ تو جس کا میں مولا (محبوب' ولی) اس کا علی مولیٰ۔ اے اللہ! اس سے محبت کر جو علی سے محبت رکھے اور اس سے بغض رکھ' جو علی سے بغض رکھے۔ (۱۱۷)

باب فضل علی کی پہلی حدیث جو کہ حضرت علی سے ہی روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے مجھ سے عہد فرمایا: تم سے مومن کے علاوہ کوئی محبت نہ کرے گا اور منافق کے علاوہ کوئی عداوت نہ رکھے گا۔ (۱۱۴)

☆ اسی باب کی آخری حدیث میں وہ مشہور الفاظ ہیں: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ۔ (۱۲۱)

علی امام من است و منم غلامِ علی
ہزار جان گرامی فدا بنامِ علی

(کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم)

حضور علیہ السلام کی دعا کی برکت سے حضرت علی المرتضیٰ کو نہ سردی لگتی نہ گرمی

حضرت ابولیلیٰ کہتے ہیں: وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ (سردی گرمی میں) سفر کرتے رہے۔ حضرت علی موسم گرما کے کپڑے موسم سرما میں اور موسم سرما کے کپڑے گرمیوں میں پہنتے تھے۔ ہم نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس آدمی بھیجا اور خیبر کے روز مجھے آشوب چشم کی شکایت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں میں لعاب مبارک لگایا اور فرمایا: اے اللہ! اس سے گرمی اور سردی کو دور فرما دے' تو اس روز سے میں گرمی اور سردی محسوس نہیں کرتا اور فرمایا: میں ایسے آدمی کو (فاتح خیبر بنا کر) بھیجوں گا جو اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہیں اور وہ فرار ہونے والا نہیں ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے پاس آدمی بھیجا اور انہیں علم عطا فرمایا۔ (۱۱۷)

آنکھوں میں نور دل میں بصیرت ہے آپ سے
میں خود تو کچھ نہیں میری نسبت ہے آپ سے

(صلی اللہ علیہ وسلم)

Scanned with CamScanner

زمین پہ چلتا پھرتا شہید

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر ارشاد فرمایا:

شَهِيْدٌ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ

یہ ایک شہید ہے جو زمین پہ چل رہا ہے۔ (۱۲۵)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

لَوْ كُنْتُ مُسْتَخْلِفًا اَحَدًا عَنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاسْتَخْلَفْتُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ

اگر میں کسی کو بغیر مشورہ کے نائب بناتا تو ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔ (۱۳۷)

انہی کو ارشاد فرمایا: اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَاَنْ تَسْمَعَ سِوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ ۔ تمہیں (میرے پاس آنے کی) ہر وقت اجازت ہے۔ تم میری راز کی باتیں بھی سن سکتے ہو جب تک میں خود تجھے منع نہ کردوں (۱۳۹)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے فضائل کے ضمن میں ارشاد فرمایا: وَاللّٰهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّهُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّيْ۔ اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک وہ ان (اہل بیت) سے میری قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے۔

(۱۴۰)

نورِ عینِ مصطفیٰ شاہِ حسن

؎ نورِ عینِ مصطفیٰ شاہِ حسن
مظہر انوار وحدت کو سلام

☆ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام نے اپنے سینے کے ساتھ چمٹا کر فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ

اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر اور اس کے ساتھ محبت کرنے والے کو بھی اپنا محبوب بنا۔ (۱۴۲)

اگلی حدیث میں امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں کے لئے فرمایا: جس نے ان سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے دشمنی کی، اس نے مجھ سے دشمنی کی۔ (۱۴۳)

جس قدر اصحاب و اہل بیت ہیں
ان کی شوکت اور فضیلت کو سلام

حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کی دعوت پر گئے۔ گلی میں حضرت امام حسین کھیل رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے آگے بڑھ گئے اور اپنے ہاتھ آگے کی طرف پھیلا دیئے۔ لڑکا (امام حسین) ادھر ادھر بھاگنے لگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے ہنساتے رہے حتیٰ کہ اسے پکڑ لیا۔ اپنا ایک ہاتھ اس کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا اس کے سر کے اوپر رکھ لیا۔ پھر اسے چوم کر فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔ جس نے حسین سے محبت کی، اس نے اللہ سے محبت کی، حسین نواسوں میں سے ایک نواسا ہے۔ (۱۴۴)

خیرالبشر کی آنکھ کا تارا حسین ہے — زہرا کا دلارام و دلارا حسین ہے
اس کے لہو کی روشنی پھیلی افق افق — دنیا میں روشنی کا ستارہ حسین ہے
مظلومیت کو شان انا اس نے بخش دی — مظلوم آدمی کا سہارا حسین ہے

Scanned with CamScanner

ہیبت سے ہر یزید کا چہرہ اتر گیا / جب بھی جہاں بھی کوئی پکارا حسین ہے

☆ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مُلِئَ عَمَّارٌ اِیْمَانًا اِلٰی مُشَاشِہٖ ۔ عمار ایسا برتن ہے جو کہ حلق تک ایمان سے بھرپور ہے۔ (۱۴۷)

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے چار محبوبوں کے ساتھ حضور علیہ السلام کو محبت کرنے کا حکم دیا۔ حضرت علی، ابوذر، سلمان اور مقداد رضی اللہ عنہ (۱۴۹)

رسول اللہ کا بلال بہترین بلال ہے

☆ کافروں کا صحابہ کرام پہ ظلم وستم اور حضرت بلال کا مکہ شریف کی گھاٹیوں میں احد احد کے نعرے بلند کرنا (۱۵۰) ایک دن کسی شاعر نے حضرت بلال کی تعریف کرتے ہوئے کہا: بلال بن عبداللہ بہترین بلال ہیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو فرمایا: کَذَبْتَ لَا بَلْ بِلَالُ رَسُوْلِ اللّٰہِ خَیْرُ بِلَالٍ ۔ تم جھوٹ بولتے ہو بلکہ یوں کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلال بہترین بلال ہیں۔ (۱۵۲)

آنکھ سے گرتے ہی انمول گہر ہوتا ہے
غم نصیبوں کے لئے موج ظفر ہوتا ہے
عشق میں ان کے مچلتا ہے جو آنسو خالد
اس سے آباد محبت کا نگر ہوتا ہے

☆ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی فرماتے ہیں: میں جب سے مسلمان ہوا ہوں، حضور علیہ السلام نے میری طرف جب بھی دیکھا تبسم فرمایا۔ (۱۵۹)

☆ بدر والے صحابہ کی طرح بدر میں اترنے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں سے افضل ہیں۔ (۱۶۰)

☆ اَلْخَوَارِجُ کِلَابُ النَّارِ ۔ خارجی دوزخ کے کتے ہیں (۱۷۳) ان کی نشانیوں میں خاص طور پر قرآن پڑھنا اور سر منڈانا بیان فرمایا۔ (۱۷۵)

دیدار خداوندی

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: للذین احسنوا الحسنٰی وزیادۃ۔ بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے مع اضافہ اور فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک آواز دینے والا آواز دے گا۔ اے اہل جنت! اللہ کے یہاں تمہارے لیے ایک وعدہ ہے جسے اب وہ پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہتا ہے۔ اہل جنت کہیں گے: وہ کیا ہے؟ کیا اللہ نے ہمارے پلڑوں کو بھاری نہیں فرمایا؟ کیا ہمارے چہروں کو منور نہیں فرمایا؟ کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور دوزخ سے نجات نہیں عطا فرمائی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا اور اہل جنت اسے دیکھیں گے۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے انہیں نہ تو اس سے زیادہ محبوب کوئی شے عطا کی ہوگی اور نہ اس سے زیادہ کسی شے میں آنکھوں کی فرحت ہوگی۔ (۱۸۷)

اے خدائے جمال و زیبائی / خوب ہے تیری عالم آرائی
تو کہاں ہے کہاں نہیں ہے تو / محو حیرت ہے تاب گویائی
سب میں موجود اور سب سے جدا / کون سمجھے یہ راز تنہائی
پارہ پارہ قبائے استدلال / ریزہ ریزہ ہے دام جویائی
کیا نظر آئے ماسوا کا جہاں / دیکھ کر تیری شان یکتائی
یاس میں غم میں اور مشکل میں / تیری رحمت ہی سب کے کام آئی
اعظم اس نام سے ہے گلشن میں / زندگی، تازگی و رعنائی

حضرت جابر کے والد حضرت عبداللہ سے اللہ تعالیٰ کی ملاقات

حضرت جابر بن عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب (میرے والد) حضرت عبداللہ احد کے دن شہید کیے گئے تو میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: اے جابر! کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ نے

Scanned with CamScanner

تمہارے والد سے فرمائی۔ یحییٰ اپنی روایت میں کہتے ہیں، آپ نے فرمایا: اے جابر! میں تمہیں مغموم اور رنجیدہ پاتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد شہید ہوگئے۔ انہوں نے بہت سے عیال اور کافی سارا قرض چھوڑا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ کس صورت میں اللہ نے تمہارے والد سے ملاقات کی ہے؟ حضرت جابر نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بغیر حجاب کے کبھی کسی سے گفتگو نہیں کی لیکن تمہارے باپ سے بغیر حجاب کے کلام کیا اور فرمایا: اے میرے بندے! تجھے کس شے کی آرزو ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے دوبارہ زندہ کردے تاکہ تیری راہ میں دوبارہ قتل ہو جاؤں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا: یہ تو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ لوگوں کو دنیا کی جانب دوبارہ لوٹایا نہ جائے گا۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ! تو پھر دنیا والوں کو پیغام پہنچا دے۔ فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ہیں، انہیں مردے شمار نہ کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور رزق دیے جاتے ہیں۔ (القرآن ۳:۱۶۹) (الحدیث ۱۹۰)

اشک کو ارمغاں سمجھتے ہیں — آپ میری زباں سمجھتے ہیں
بے قراری کو بے قراری کیا — ہم تو آرامِ جاں سمجھتے ہیں
میرے جذبوں کو تم نہ سمجھو گے — شافع عاصیاں سمجھتے ہیں

قاتل و مقتول دونوں جنت میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دو شخصوں کی طرف دیکھ کر (اپنی شان کے مطابق) ضحک فرماتا (ہنستا) ہے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا اور دونوں جنت میں داخل ہوئے۔ (وہ اس طرح کہ) ایک اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا تھا کہ شہید ہوگیا۔ پھر اس کے قاتل نے توبہ کرلی اور وہ بھی اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے شہید ہوگیا۔ (تو اس طرح قاتل و

مقتول دونوں جنت میں چلے گئے) (۱۹۱)

☆ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو لپیٹ کر اپنے داہنے ہاتھ میں لے لے گا (اپنی شان کے مطابق) اور فرمائے گا: اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ۔ میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔ (۱۹۲)

شانِ خدا بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اللہ تعالیٰ کی شان میں) پانچ باتیں ارشاد فرمائیں۔

(۱) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِىْ لَهٗ اَنْ يَّنَامَ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے اور نہ ہی سونا اس کی شان کے لائق ہے۔

(۲) يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهٗ۔ میزان کو پست و بلند فرماتا ہے۔

(۳) يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ وَعَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ

دن میں ہونے والے اعمال رات سے پہلے اور رات میں ہونے والے اعمال دن سے پہلے اس کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔

(۴) حِجَابُهُ النُّوْرُ۔ اس کا پردہ نور ہے۔

(۵) لَوْ كَشَفَهٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ۔ اگر وہ اس پردے کو اٹھادے تو اپنے سامنے کی تمام اشیاء کو جلا دے جہاں تک بھی مخلوق پر اس کی نگاہ پہنچے۔ (۱۹۵)

اگلی روایت میں ہے کہ پھر حضرت ابوعبیدہ (اس حدیث کے ایک راوی) نے یہ آیت تلاوت کی: ان بورك من فی النار ومن حولها و سبحن الله رب العالمین۔ برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے اور جو اس کے اردگرد

ہیں پاکی ہے اس کو جو ربّ ہے سارے جہانوں کا۔ (القرآن ۲۷-۸) الحدیث ۱۹۶

لائق حمد تری ذات کہ محمود ہے تو — لائق سجدہ تری ذات کہ مسجود ہے تو
انکساری مرا مقسوم کہ بندہ ہوں میں — خودنمائی ترا دستور کہ معبود ہے تو
بعد اتنا کہ کبھی آنکھ نے دیکھا نہ تجھے — قرب اتنا کہ مری جاں میں موجود ہے تو
ہے وراءِ تعین سے تری ذات قدیم — کون کہتا ہے کسی سمت میں محدود ہے تو
حسن پردے میں بھی بے پردہ نظر آتا ہے — اتنا چھپنے پہ بھی منظور ہے مشہود ہے تو
میری کیا بود کہ معدوم تھا معدوم ہوں میں — تیری کیا شان کہ موجود تھا موجود ہے تو
اک اعظم ہی نہیں عاشق ناچیز ترا — سب کا مطلوب ہے محبوب ہے مقصود ہے تو

کہاں ہیں جبارین ومتکبرین؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پہ تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زمینوں اور آسمانوں کو قیامت کے دن اپنے دست اقدس میں لے کر (اپنی شان کے مطابق) ہاتھ کو بلند کرے گا' پھیلائے گا اور فرمائے گا:

اَنَا الْجَبَّارُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ

میں ہوں جبار' کہاں ہیں (دنیا کے) جبار و متکبر۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں بائیں ملاحظہ فرماتے جاتے جبکہ منبر مبارک ہل رہا تھا اور مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ منبر حضور علیہ السلام سمیت الٹ نہ جائے۔ (۱۹۹)

☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کل یوم ھو فی شان کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایک شان یہ ہے۔ اَنْ یَّغْفِرَ ذَنْبًا وَّیُفَرِّجَ کَرْبًا وَّیَرْفَعَ قَوْمًا وَّیَخْفِضَ اٰخَرِیْنَ ۔ کہ وہ گناہ معاف کرتا ہے' مصیبت کو دور فرماتا ہے' ایک قوم کو بلند اور دوسری کو پست فرماتا ہے۔ (۲۰۲)

☆ جو اسلام میں اچھا طریقہ رائج کرے اور لوگ اس پہ عمل کریں تو اس کے لئے اس کا اپنا بھی اجر ہوگا اور جتنے لوگ اس پہ عمل کریں گے ان کا اجر بھی ہوگا۔ بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں کمی کی جائے۔ ایسے ہی جو برا طریقہ رائج کرے گا اور لوگ اس پہ عمل کریں گے تو اس کا اپنا گناہ بھی اس کے سر ہوگا اور جتنے لوگ اس پہ عمل کریں گے ان کا گناہ بھی اس کے سر ہوگا۔ بغیر اس کے کہ ان کے گناہ میں کمی کی جائے (۲۰۴ تا ۲۰۷) اسی طرح جس نے کسی مردہ سنت کو زندہ کیا یا بدعت کو ایجاد کیا' اس کے بارے میں بھی یہی فرمایا گیا۔ (۲۱۰-۲۰۹)

قرآن والے ہی اللہ والے ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے کچھ لوگ اللہ والے ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: ھُمْ اَھْلُ الْقُرْاٰنِ اَھْلُ اللّٰہِ وَخَاصَّتُہٗ۔ قرآن والے ہی اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں۔ (۲۱۵)

☆ حضرت عمر کے دور میں ایک غلام کو قرآن زیادہ جاننے کی بنا پر افسر مقرر کر دیا گیا جو کہ کتاب اللہ کا قاری' فرائض کا عالم اور اچھا فیصلہ کرنے والا تھا۔ (۲۱۸)

☆ حضور علیہ السلام نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوذر! صبح کے وقت کتاب اللہ کی ایک آیت کا سیکھنا تمہارے سو رکعات (نوافل) پڑھنے سے بہتر ہے اور صبح کے وقت علم کا کوئی باب سیکھ کر خواہ اس پہ عمل کر سکو یا نہ کر سکو تو تمہارے لیے ایک ہزار رکعات (نوافل) پڑھنے سے بہتر ہے۔ (۲۱۹)

اس قدر کون محبت کا صلہ دیتا ہے — اسکا بندہ ہوں جو بندے کو خدا دیتا ہے
جب اترتی ہے مری روح میں عظمت اسکی — مجھ کو مسجود ملائک کا بنا دیتا ہے
رہنمائی کے یہ تیور ہیں کہ مجھ میں بس کر — وہ مجھے میرے ہی جوہر کا پتا دیتا ہے
اسکے ارشاد سے مجھ پہ مرے اسرار کھلے — کہ وہ ہر لفظ میں آئینہ دکھا دیتا ہے

Scanned with CamScanner

ظلمت دہر میں جب بھی میں پکاروں اسکو — وہ میرے قلب کی قندیل جلا دیتا ہے
وہی نمٹے گا مری فکر کے سناٹوں سے — بت کدوں کو جواذانوں سے بسا دیتا ہے
وہی سرسبز کرے گا مرے ویرانوں کو — آندھیوں کو بھی جو کردار صبا دیتا ہے
قصروایواں سے گزر جاتا ہے چپ چاپ ندیم — درِ محمد ﷺ کا جب آئے تو صدا دیتا ہے

(احمد ندیم قاسمی)

ایک حدیث کے لئے مدینہ سے دمشق تک کا سفر

حضرت کثیر بن قیس کہتے ہیں: میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا: اے ابوالدرداء! میں آپ کے پاس مدینۃ الرسول سے ایک حدیث کے لئے آیا ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اسے بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابوالدرداء نے دریافت فرمایا: کسی کاروبار کی غرض سے تو نہیں آئے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ ابوالدرداء نے سوال کیا: شائد کوئی اور غرض ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ حضرت ابوالدرداء نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو علم کی تلاش میں راستہ طے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور فرشتے طالب علم سے خوش ہو کر اپنے پروں کو بچھاتے ہیں۔ زمین اور آسمان میں جتنی چیزیں ہیں اس کے لئے استغفار کرتی ہیں حتیٰ کہ پانی میں مچھلی بھی اور عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسے ستاروں پر چاند کو حاصل ہے۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں، انبیاء ورثہ میں نہ دینار چھوڑتے ہیں نہ درہم وہ ورثہ میں علم چھوڑتے ہیں جس نے اسے لیا اس نے ایک بڑا حصہ حاصل کر لیا۔ (۲۲۳)

☆ مسجد میں دو حلقے لگے ہوئے تھے۔ ایک تلاوت و دعا میں مصروف تھا اور دوسرا تعلیم وتعلم میں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو بھلائی پر قرار دیا لیکن خود اس حلقہ میں تشریف فرما ہو گئے جو تعلیم وتعلم میں مصروف تھا اور فرمایا: اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا۔

مجھے بھی معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (۲۲۹)

معلم خدائی کے جوبن کے آئے — جھکے جن کے آگے سب اپنے پرائے

دین کی بات (حدیث) دوسروں تک پہنچانے والے کو حضور علیہ السلام کی دعا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَبَلَّغَهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَیْرِ فَقِیْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰی مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ

اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جو میری ایک بات سنے اور دوسرے تک پہنچائے کیونکہ بہت سے فقہ کی معلومات رکھنے والے خود فقیہ نہیں ہوتے اور بہت دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیان کرنے والا اتنا سمجھدار نہیں ہوتا جتنا کہ وہ جس کے سامنے بیان کیا جا رہا ہے۔

علی بن محمد راوی نے اس روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ تین باتوں میں کسی مسلمان کو خیانت نہیں کرنی چاہیے۔

(۱) خلوص کے ساتھ نیک عمل کرنا۔

(۲) حکام کو نصیحت کرنا۔

(۳) مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا۔ (۲۳۰)

اس حدیث کی بعض روایات میں یہ لفظ بھی ہے۔ ترو تازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو جس نے میری بات کو سنا فوعاھا اور اس کو یاد رکھا۔ ثُمَّ بَلَّغَهَا عَنِّیْ۔ پھر میری طرف سے آگے پہنچایا۔ (۲۳۶) بعض روایات میں ہے: لِیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَاِنَّهُ رُبَّ مُبَلَّغٍ یُبَلِّغُهُ اَوْعٰی لَهُ مِنْ سَامِعٍ۔ حاضر کو چاہیے کہ وہ غائب کو یہ باتیں پہنچا دے کیونکہ بہت سارے لوگوں کے پاس احادیث پہنچائی جاتی ہیں اور وہ سننے والوں سے زیادہ محفوظ رکھتے ہیں۔ (۲۳۳) بعض میں اوعیٰ کی بجائے

Scanned with CamScanner

احفظ من سامع کے الفاظ ہیں۔ (۲۳۲)

خیر والے اور شر والے لوگ

☆ بھلائی کو پھیلانے والے کے لئے حضور علیہ السلام کی دعا اور برائی کو پھیلانے والے کیخلاف حضور علیہ السلام کی دعا۔

اِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ مَغَالِيقَ لِلشَّرِّ وَاِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ مَغَالِيقَ لِلْخَيْرِ فَطُوبٰى لِمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ مَفَاتِيحَ الْخَيْرِ عَلٰى يَدَيْهِ وَوَيْلٌ لِّمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ مَفَاتِيحَ الشَّرِّ عَلٰى يَدَيْهِ (۲۳۷)

بے شک لوگوں میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو بھلائی کی چابیاں' برائی کے تالے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو برائی کو پھیلانے والے اور بھلائی کو بند کرنے والے ہیں۔ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس کے ہاتھ پہ اللہ تعالیٰ نے خیر کے دروازے کھولے ہیں اور اس شخص کے لئے بربادی ہو جس کے ہاتھ پہ شر کے دروازے کھولے گئے ہیں۔

سات قسم کی نیکیاں موت کے بعد بھی کام آئیں گی

یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور وہ سات نیکیاں مندرجہ ذیل ہیں کہ جن کے بارے میں فرمایا: يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ

(۱) علم جس کی تعلیم دیتا رہا اور پھیلاتا رہا (۲) نیک لڑکا جسے وہ چھوڑ کر مرا (۳) قرآن پاک جس کا اس نے کسی کو وارث بنایا (۴) مسجد جو تعمیر کر گیا (۵) مکان جو اس نے مسافروں کے لئے بنایا (۶) نہر جو اس نے جاری کی (۷) صدقہ جو اس نے صحت کی حالت میں دیا ہو۔ (۲۴۲)

☆ سب سے بہترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان علم کی بات سیکھ کر دوسرے مسلمان کو سکھائے۔ (۲۴۳)

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ يَّتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں کا چلنا آپ کو ناگوار گزرتا چنانچہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جائے تاکہ وہ لوگ آگے نکل جائیں اور آپ کے دل میں فخر پیدا نہ ہو۔ (۲۴۵) یہ [illegible] ہے کہ حضور علیہ السلام کی اجازت وحکم اور آپ کی رضا کے حصول کے لیے صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ کے آگے آگے چلتے جبکہ فرشتے آپ کے پیچھے چلتے تھے چنانچہ حضرت جابر [illegible] عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: كَانَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰى مَشٰى اَصْحَابُهُ اَمَامَهُ وَتَرَكُوْا ظَهْرَهُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ صحابہ کرام آپ کے آگے چلتے اور پچھلا حصہ فرشتوں کے لئے چھوڑ دیتے۔ (۲۴۶)

اشرف الانبیاء ہے ہمارا نبی — وہ نبی کون امت کا پیارا نبی
بلبلوں نے جو دیکھی ملاحت ترِی — گل کو صدقے میں تجھ پر اتارا نبی
تم ہو وہ حسن والے کہ اللہ نے — اپنا محبوب کہہ کر پکارا نبی
اور نبیوں کو مخصوص تھی امتیں — ہر دو عالم کا ہادی ہمارا نبی
آج یوسف بھی ان کی غلامی میں ہے — تم نے دیکھا زلیخا ہمارا نبی
ہے شفاعت کے سہرے کی سر پہ پھبن — آج دولہا بنا ہے ہمارا نبی
بحرِ عصیاں کے گرداب میں ناؤ ہے — ڈوبا ڈوبا مجھے دو سہارا نبی
کوچ اکبر کا جس وقت دنیا سے ہو — لب پہ جاری ہو کلمہ تمہارا نبی
(صلی اللہ علیہ وسلم)

علم کے بارے میں حضور علیہ السلام کی دو دعائیں

☆ حضور علیہ السلام نے اپنی دعا میں چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی۔

(۱) اس علم سے جو نفع نہ دے (۲) اس دعا سے جو قبول نہ ہو (۳) اس دل

سے جو نہ ڈرے (۴) اس نفس سے جو سیر نہ ہو (۲۵۰) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں اپنے رب سے یوں بھی عرض کرتے: اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ۔ اے اللہ! جو تو نے مجھے علم دیا اس کو میرے لیے نافع بنا اور مجھے وہ علم دے جو مجھے نفع پہنچائے اور میرے علم میں اضافہ فرمایا۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے۔ (۲۵۱)

☆ جو دنیوی مقاصد کے لئے علم حاصل کرے گا یعنی اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود نہ ہوگی تو قیامت کے دن وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔ (۲۵۲)

☆ جو جہلاء سے لڑنے' علماء پہ فخر کرنے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے علم سیکھے وہ دوزخی ہے۔ (۲۵۳)

☆ ریاکار قراء جب الحزن میں جائیں گے جس سے جہنم روزانہ چار سو بار پناہ مانگتی ہے۔ قراء سے مراد وہ ہیں جو امراء کے پاس جاتے ہیں اور امراء سے مراد ظالم ہیں۔ (۲۵۶) فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ دین حاصل کریں گے' قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے: ہم امیروں کے پاس اس لیے جاتے ہیں تاکہ ان سے دنیا حاصل کریں اور اپنے دین کو ان سے جدا رکھتے ہیں حالانکہ یہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ کانٹے دار درخت سے پھل توڑیں گے تو کانٹے ضرور چبھیں گے۔ (۲۵۵)

اہل علم کے لئے حضور علیہ السلام کا فرمان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر علماء علم حاصل کر کے اسے محفوظ رکھتے اور اسے اہل لوگوں پر ہی پیش کرتے تو اہل زمانہ کے سردار بن جاتے لیکن انہوں نے دنیا حاصل کرنے کے لئے اسے دنیاداروں پر پیش کیا اس لیے ذلیل ہو گئے۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

مَنْ جَعَلَ الْھُمُوْمَ ھَمًّا وَّاحِدًا ھَمَّ اٰخِرَتِہٖ کَفَاہُ اللّٰہُ ھَمَّ دُنْیَاہُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِہِ الْھُمُوْمُ فِیْ اَحْوَالِ الدُّنْیَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ فِیْ اَیِّ اَوْدِیَتِھَا

ھَلَکَ.

جس کو صرف آخرت کی فکر ہو تو اللہ تعالیٰ دنیا کے غم سے اس کو نجات دے دیتا ہے اور جو دنیوی غموں میں پریشان ہوتا رہے' اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں چاہے وہ کسی بھی وادی میں مر جائے۔ (۲۵۷)

☆ علم کو چھپانے والے کے منہ میں آگ کی لگام ہوگی۔ (۲۶۱ تا ۲۶۶)

اَبْوَابُ الطَّھَارَۃِ وَسُنَنِھَا

(طہارت اور اسکی سنتوں کا بیان)

☆ حضور علیہ السلام ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور ایک صاع سے غسل' کسی نے حضرت عقیل بن ابی طالب سے کہا: ہمیں تو اتنا پانی کافی نہیں ہوتا تو انہوں نے جواب دیا: قَدْ کَانَ یُجْزِئُ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنْکَ وَاَکْثَرُ شَعْرًا یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ ان کو تو کافی ہوتا تھا جو تم سے افضل و اعلیٰ بھی تھے اور ان کے بال مبارک بھی (تم سے) زیادہ تھے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم (۲۶۹)

حضرت عقیل نے سائل کو کس خوبصورتی سے مسئلہ بھی بتا دیا اور اپنے آقا علیہ السلام کی عظمت و شان کا تذکرہ بھی کر دیا آج بھی آقا علیہ السلام کے غلاموں کا یہی طریقہ ہے کہ موضوع کوئی بھی ہو جب تک عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بیان کر لیں ان کا موضوع مکمل ہی نہیں ہوتا۔

رات ہوئی تو چمکا ہے آخر کس کا جلوہ ہے
شہروں شہروں گھوما ہوں شہر مدینہ اچھا ہے

نعت نہ لکھوں تو دل بھی سونا سونا لگتا ہے
ایک بلال اور ایک اویس اپنا اپنا رتبہ ہے

مانگ انہی سے جا کر مانگ جن کی گلی کا منگتا ہے
اسم محمد لکھ لکھ کر تم نے بھی کیا چوما ہے
تم کو کیا معلوم کہ کام رونے ہی سے بنتا ہے
مجھ کو تو بس اک خطہ جنت جیسا لگتا ہے
دل میں کیا مسرور ترے شہر نبی کا نقشہ ہے

☆ وَلَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ۔ ایماندار ہی وضو کی پابندی کرتا ہے۔ یعنی ہمیشہ باوضو رہتا ہے۔(۲۷۹)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جو شخص تجھ سے یہ کہے: حضور علیہ السلام نے (ایک دفعہ مجبوری کے علاوہ) کبھی کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا' اس کو سچ نہ جاننا کیونکہ میں آپ کو ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے دیکھا ہے۔(۳۰۷)

☆ حضرت عمر کو حضور علیہ السلام نے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا: یَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا۔ اے عمر! کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرنا' اس کے بعد حضرت عمر نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا۔(۳۰۸)

شرم وحیائے عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کا فرمان صداقت نشان ہے۔

مَا تَغَنَّیْتُ وَلَا تَمَنَّیْتُ وَلَا مَسِسْتُ ذَکَرِیْ بِیَمِیْنِیْ مُنْذُ بَایَعْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (۳۱۱)

نہ میں نے کبھی گانا گایا اور نہ جھوٹ بولا (من الامنیة بمعنی الکذب کما فی قوله تعالیٰ و منهم امیون لا یعلمون الکتاب الا امانی وقد اخطامن فسره بخلافه فی الحدیث۔ انجاح۔ ابن ماجہ' ص ۲۷' ج ۴ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی) اور جب سے میں نے حضور علیہ السلام کی بیعت کی ہے۔ اپنا دایاں ہاتھ کبھی آلۂ تناسل کو نہیں لگایا۔ عاشقان اوز خوباں خوب تر

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کے لئے جانے کا ارادہ فرمایا تو درختوں کو پیغام بھیجا (تاکہ پردے کا اہتمام ہو جائے) درخت حکم سنتے ہی آپس میں جمع ہوئے۔ پھر دوڑتے ہوئے حاضر خدمت ہو گئے اور قضائے حاجت کے بعد لوٹ جانے کا حکم سن کر واپس اپنی اپنی جگہ پہ لوٹ گئے۔(۳۳۹)

☆ اچھی طرح وضو کر کے اشھد ان لا الٰه الا اللّٰه واشھد ان محمدا عبده ورسوله پڑھنے والے کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں' جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔(۴۱۹)

☆ جاری نہر کے کنارے پہ ہو' تب بھی وضو میں زیادہ پانی استعمال کرنا فضول خرچی ہے۔(۴۲۴)

گناہ ختم کرنے اور نیکیاں بڑھانے والا کام

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یُکَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَزِیْدُ بِهٖ فِی الْحَسَنَاتِ

کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرماتا ہے اور نیکیاں بڑھاتا ہے؟ ہم نے عرض کیا: حضور! ضرور ارشاد فرمائیں۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِهِ وَکَثْرَةُ الْخُطٰی اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ۔ تکلیف کی حالت میں پورا وضو کرنا۔ مسجد کی طرف کثرت سے جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظار کرنا۔(۴۲۷)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہوئے دونوں رخساروں کو آہستہ آہستہ ملتے اور داڑھی مبارک کا نیچے کی طرف سے خلال فرماتے۔(۴۳۲)

☆ اللہ کے حکم کے مطابق وضو کرنے والے کی نمازیں درمیانی عرصہ میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔(۴۵۹)

Scanned with CamScanner

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرما کر اپنے زیب تن کیے ہوئے جبّے کو پلٹ کر چہرۂ اقدس کو پونچھا (۴۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ''لاجوابی''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کی طرف سے فرمایا: آگ پہ پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کیا کرو تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا گرم پانی سے وضو کرلیا کریں؟ تو حضرت ابو ہریرہ نے (لاجواب ہو کر) فرمایا: اے بھتیجے! جب حضور علیہ السلام کی حدیث سنو تو اس کے سامنے مثالیں نہ دیا کرو۔ (۴۸۵) اگلا پورا باب حضرت ابن عباس کے موقف کی تائید میں ہے۔

☆ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو اور دودھ پی کر کلی کرنے کا حکم (کیونکہ اس کا گوشت سخت ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کھانے کے دوران مسوڑھوں سے خون نکل آیا ہو اور دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے) اور بکری کا گوشت کھانے سے وضو کی ضرورت نہیں نہ ہی اس کا دودھ پینے سے کلی کی ضرورت ہے۔ (۴۹۷)

☆ حضور علیہ السلام نے فتح مکہ کے دن ایک ہی وضو سے تمام نمازیں پڑھائیں۔ (۵۰۹)

☆ وضو ہوتے ہوئے وضو کر لینے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (۵۱۲)

☆ ناپاک چیز پانی کا مزہ، خوشبو یا رنگ بدل دے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ (۵۲۱)

تیرے خُلق کو رب نے عظیم کہا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ کہنے لگا: اے اللہ! میری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت فرما اور دوسرے کسی کی مغفرت نہ کر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے اور فرمایا: تو نے ایک کشادہ شے کو تنگ کر دیا ہے۔ پھر وہ واپس چلا

گیا اور مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھ کر پیشاب کرنے لگا۔ اس اعرابی نے بات سمجھنے کے بعد کہا: (یعنی لوگ اس کو مارنے کے لئے جھپٹے تو آپ نے فرمایا: اس کو پیشاب کر لینے دو) میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوں نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ڈانٹا اور نہ برا بھلا کہا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد پیشاب کے لئے نہیں بنائی جاتی بلکہ اللہ کے ذکر اور نماز کے لئے بنائی جاتی ہے۔ پھر آپ نے پانی کا ایک ڈول منگوا کر بذاتِ خود اس کے پیشاب پر بہا دیا۔
(۵۲۸،۵۳۰)

عشق میں ان کے آنکھ پرنم رکھنا
ان کی نسبت کو محترم رکھنا
یہ انہیں کے کرم کا شیوا ہے
ہر گناہگار کا بھرم رکھنا

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے اوپر اور نیچے بھی مسح فرمایا۔ (۵۵۰)

☆ اگر سائل درخواست کرتا تو حضور علیہ السلام موزوں پہ مسح کی مدت کو تین دن کی بجائے پانچ دن کر دیتے۔ (۵۵۳) چنانچہ ایک سائل کے لئے سات دن کی مدت مقرر کر دی اور ساتھ فرمایا: وَمَا بَدَالَكَ جب تک تیرا دل چاہے۔ (۵۵۷)

اَبْوَابُ التَّيَمُّمِ (تیمّم کا بیان)

☆ تیمم کی آیت اترنے پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: مَا عَلِمْتُ اِنَّكِ لَمُبَارَكَةٌ میں نہیں جانتا تھا کہ تو اتنی بابرکت ہے۔ (۵۶۵) اور حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عائشہ! جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مَخْرَجًا وَّجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةً (۵۶۸)

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے' خدا کی قسم! جب بھی تم پر کسی قسم کی سختی نازل ہوئی' اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس سے نجات کا راستہ پیدا فرما دیا اور مسلمانوں کے لئے اس میں برکت پیدا فرما دی۔

نہ پوچھو کہ کیا رنگ لائے ہوئے ہیں — یہ آنسو جو آنکھوں میں آئے ہوئے ہیں
جن آنکھوں کو خالی سمجھتے ہو ان میں — مدینے کے منظر سمائے ہوئے ہیں

☆ تیمم میں دو ضربوں کا ذکر (۵۷۱) جبکہ ایک ضرب کے ساتھ تیمم کا الگ باب موجود ہے۔

☆ غسل کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ محترمہ کے ساتھ لیٹ جائے تاکہ گرمائش حاصل کر لیں۔ حالانکہ زوجہ محترمہ نے ابھی غسل جنابت نہ کیا ہوتا تھا۔ (۵۸۰)

☆ غسل جنابت کے بغیر سو جانے کی اجازت ہے۔ (۵۸۲) وضو کر کے سونا بہتر ہے۔ (۵۵۴ تا ۵۵۸) ایک سے زائد بیویوں کے ساتھ جماع کر کے آخر میں غسل کرنا (۸۹-۵۸۸) جنابت کی حالت میں وضو کر کے یا صرف ہاتھ دھو کر کھانا کھانے کی اجازت ہے۔ (۹۳-۵۹۲)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ازواج مطہرات احتلام سے محفوظ تھیں (تبھی تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ بلکہ اس سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام کی زوجیت میں آنے والی عورت زوجیت میں آنے سے پہلے بھی احتلام سے محفوظ تھی چاہے وہ پہلے کسی کے نکاح میں ہی رہی ہو۔ جیسا کہ خود حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ پہلے ابوسلمہ کے نکاح میں تھیں پھر بھی سوال کر رہی ہیں) (۶۰۰)

اٹھی جدھر نگاہ رسالت مآب کی — ذروں کو مل گئی ضیاء آفتاب کی
اجمل ترین حسن ہے اکمل ترین وصف — ہر بات لاجواب ہے اس لاجواب کی

محبوبۂ محبوبِ ربّ العالمین (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حالت حیض میں ہوتی' ہڈی چوستی تو جہاں منہ رکھ کر چوستی' وہیں پہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منہ رکھتے اور اس ہڈی کو چوستے اور پانی پیتی تو جہاں میں نے منہ لگا کر پانی پیا ہوتا اس برتن کی اسی جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی منہ رکھ کر پانی پیتے۔ (۶۴۳)

اس حدیث سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ حائضہ عورت کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے اور اس کا جوٹھا ناپاک نہیں ہے وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کمال محبت بھی معلوم ہوتی ہے اسی لیے حضرت عائشہ کو محبوبۂ محبوب رب العالمین کہا گیا ہے۔

ہر ہر ادا ہے سورۂ قرآں لیے ہوئے
کیا بات ہے جناب رسالت مآب کی
دل بھی دیا تو میں نے خدا کے حبیب کو
تقدیر جاگ اٹھی میرے انتخاب کی

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب' پاخانہ روک کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا (یہ حدیث مجموعہ صحاح ستہ میں نہیں ہے بلکہ پورا باب ہی نہیں جس میں چار احادیث ہیں۔ اصل ابن ماجہ کے ص ۴۸ پہ یہ حدیث ہے۔ باب ماجاء فی النہی للحاقن ان یصلی)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن کو اپنے کندھوں پہ اٹھائے ہوئے تھے جبکہ حضرت حسن کا لعاب حضور علیہ السلام کے کپڑوں پہ بہہ رہا تھا۔ (۶۵۸)

لعاب دہن میں کستوری سے بڑھ کر خوشبو

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں پانی کا ایک ڈول لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کلی فرمائی: فَمَجَّ فِيهِ

Scanned with CamScanner

مِسْکًا اَوْ اَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ۔ تو اس سے کستوری یا کستوری سے بھی بڑھ کر خوشبو آنے لگی۔ (۶۵۹)

ابن ماجہ ص ۴۸ حاشیہ ۷ پہ اس حدیث کے تحت ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بعض ایسے کنوؤں میں کلی فرمائی جن کا پانی کھارا (نمکین) تھا۔ فعذب ماء ھا بعد ان کان مالحا۔ تو پانی میٹھا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں۔ لان فیه ایذاء للمسلمین۔ کیونکہ اس میں مسلمانوں کے لئے تکلیف ہے۔ بوجہ اس کے کہ طبعًا یہ چیز لوگ پسند نہیں کرتے اور اگر کوئی بزرگ ایسا کرے کہ جس سے لوگ تبرک و شفا حاصل کرتے ہیں اور اس کے ایسا کرنے میں حرج نہیں سمجھتے۔ فلا باس لعدم علة النهی۔ تو اس میں حرج نہیں کیونکہ نہی کی علت اس میں نہیں پائی گئی۔

☆ وضو میں ناخن کے برابر بھی جگہ خشک رہ جانے پر وضو و نماز لوٹانے کا حکم دیا گیا۔ (۶۶۶)

کِتَابُ الصَّلٰوةِ (نماز کا بیان)

نمازوں کے اوقات کا مسئلہ پوچھنے والے کو دو دن انتظار کرایا گیا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: دو دن نماز ہمارے ساتھ پڑھو۔ جب زوال (یعنی نماز کا وقت ہوا) ہوا تو آپ نے حضرت بلال کو اذان کا حکم دیا' پھر تکبیر کا حکم دیا نماز ظہر پڑھی' پھر عصر کے لئے کھڑے ہوئے تو سورج بلندی پر تھا' سفید اور صاف تھا۔ مغرب سورج غروب ہوتے ہی پڑھائی اور عشاء اس وقت جب شفق غائب ہو گئی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب اس وقت جب صبح صادق ہوئی۔ دوسرے روز ظہر کی نماز

خوب ٹھنڈے وقت پر پڑھائی۔ عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جبکہ سورج اگرچہ اونچا تھا لیکن پہلے روز کے مقابلے میں ڈھل چکا تھا۔ مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھائی۔ عشاء کی نماز تہائی رات گزر جانے کے بعد اور صبح کی نماز جب روشنی پھیل گئی۔ پھر فرمایا: سائل کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس طرح تم نے دیکھا نمازوں کا وقت اس کے درمیان ہے۔ (۶۶۷)

یقیناً سائل یہ کہتا ہوا واپس گیا ہوگا کہ

نقش قدم پاک پہ سجدوں کی بدولت
انوار سے معمور جبیں لے کے چلا ہوں
ہر چند گنہگار ہوں اے رحمت عالم
پر تیری شفاعت کا یقیں لے کے چلا ہوں

(عبدالعزیز شرقی)

☆ نماز فجر کو خوب روشنی میں (لیکن طلوع آفتاب سے پہلے پہلے) پڑھنا اجر کو زیادہ کرتا ہے۔ (۶۷۲)

☆ (گرمیوں میں) نماز ظہر کو خوب ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کے دھکائے جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ (۶۸۰)

☆ صلوٰۃ الوسطیٰ عصر کی نماز ہے۔ (۶۶۴-۸۶)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کو موخر کرنا پسند فرماتے اور اس سے پہلے سونے کو اور بعد میں باتیں کرنے کو معیوب سمجھتے تھے۔ (۷۰۱)

Scanned with CamScanner

اَبْوَابُ الْاَذَانِ وَالسُّنَّةِ فِيْهَا

(اذان اور اس میں سنت کا بیان)

☆ سب سے پہلی اذان حضرت بلال نے پڑھی۔ اپنی بلند آوازی کی وجہ سے۔ حضرت عبداللہ بن زید کو جو اذان خواب میں بتائی گئی اس میں ترجیع نہیں ہے۔

جب عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اس معاملہ میں حضرت عمر پہ سبقت لے گئے تو اس واقعہ کے متعلق انہوں نے یہ اشعار کہے۔

اَحْمَدُ اللّٰهَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْ	رَامِ حَمْدًا عَلَى الْاَذَانِ كَثِيْرًا
اِذْ اَتَانِيْ بِهِ الْبَشِيْرُ مِنَ اللّٰ	هِ فَاَكْرِمْ بِهٖ لَدَيَّ بَشِيْرًا
فِيْ لَيَالٍ وَّالٰى بِهِنَّ ثَلٰثٍ	كُلَّمَا جَآءَ زَادَنِيْ تَوْقِيْرًا
ترجمہ: مجھ کو اذان سکھائی میرے ذوالجلال نے	احسان ہوا خاص رب قدیر کا
بھیجا سکھانے اپنے فرشتے کو تین رات	رتبہ خدا بڑھائے اس اپنے بشیر کا
وہ تین رات آ کے سکھاتا رہا مجھے	اعزاز یوں بڑھاتا رہا اس فقیر کا

☆ حضرت بلال نے صبح کی اذان میں الصلوۃ خیرٌ من النوم کا اضافہ کیا تو حضور علیہ السلام نے اسے قائم رکھا۔ (۷۰۷)

لہٰذا شیعہ حضرات کا یہ کہنا کہ یہ اضافہ حضرت عمر نے اذان میں کیا' غلط بات ہے حضرت عمر کو جب حضرت بلال نے یہ الفاظ بول کر اُٹھایا تو انہوں نے فرمایا: اجعلها فی الاذان۔ یہ الفاظ اذان میں ہے رہنے دے۔

☆ اذان کی نقلیں اتارنے والے (ابو محذورہ) موذن مقرر کر دیئے گئے اور ان کے دل میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نفرت تھی' وہ محبت میں تبدیل ہو گئی۔ (۷۰۸)

☆ اذان میں کانوں کے اندر انگلیاں ڈالنے کا حکم کہ اس سے آواز بلند ہو جاتی ہے۔ (۷۱۰)

☆ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ۔ جو اذان دے وہی اقامت بھی کہے (الا یہ کہ وہ خود کسی اور کو اجازت دے' صراحتاً یا کنایۃً کہ دوسرے کے اقامت کہنے پہ ناراض نہ ہو) (۷۱۶)

گناہ معاف' شفاعت حلال

☆ اذان سننے کے ساتھ یہ الفاظ کہنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهدان محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا و بالاسلام دنيا و بمحمد نبيا (۷۲۱) اور اذان کی دعا پڑھنے سے قیامت کے دن شفاعت حلال ہو جاتی ہے۔ (۷۲۲)

☆ موذن (کے ایمان) کی گواہی انسان' جن اور شجر و حجر دیں گے' جس نے بھی اذان کی آواز سنی۔ (۷۲۳)

☆ بہترین لوگ اذان پڑھیں اور قاری امامت کروائیں۔ (۷۲۶)

☆ ہر اذان پہ ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت پہ تیس نیکیاں (۷۶۸)

☆ اذان ہو جانے کے بعد بلا ضرورت (واپس نہ آنے کے ارادے سے) مسجد سے نکلنے والا منافق ہے۔ (۷۳۷)

اَبْوَابُ الْمَسَاجِدِ وَالْجَمَاعَاتِ

(مسجدوں اور نماز باجماعت کا بیان)

☆ جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی مثل جنت میں گھر بنائے گا۔ (۷۳۶-۷۳۵)

☆ جو مسجد سے غلاظت کو دور کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔(۷۵۷)

☆ سب سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے مسجد میں چراغ روشن کیا۔(۷۶۰)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔اور جب مسجد سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ (۷۷۱) ایک روایت میں داخل ہوتے وقت حضور علیہ السلام پہ سلام بھیج کر یہ دعا پڑھنے کا حکم ہے: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (۷۷۲) اور ایک روایت میں نکلتے ہوئے اس دعا کا ذکر ہے۔ اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ فرما۔
(۷۷۳)

ستر ہزار فرشتوں کی دعائے مغفرت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلے (ہر قدم پہ اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک برائی مٹادی جاتی ہے۔۷۷۷) اور یہ دعا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَاَسْاَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا فَاِنِّيْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَاَسْاَلُكَ اَنْ تُعِيْذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے

دعائے مغفرت کرتے ہیں۔(۷۷۸)

☆ اندھیرے میں مسجد کی طرف جانے والے خدا کی رحمت میں غوطہ زن ہونے اور ان کو قیامت کے دن نور کامل کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔(۸۱-۸۰-۷۷۹)

☆ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ سے مراد ان نمازیوں کے قدموں کا ثواب ہے جو دور سے مسجدوں کی طرف آتے ہیں۔(۷۸۴)

☆ جو اذان کی آواز سنے اور بغیر عذر کے مسجد میں حاضر ہو کر باجماعت نماز نہ پڑھے اس کی نماز قبول نہیں۔(۷۹۳)

☆ اگر لوگ جان لیں کہ صبح اور عشاء کی نمازوں میں کتنا ثواب ہے تو ضرور (نماز باجماعت میں) شامل ہوں اگرچہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کر اور یہ دو نمازیں منافقوں پر بھاری ہیں۔(۹۷-۷۹۶)

☆ چالیس روز تک ہر نماز جماعت سے پڑھنے والا کہ اس کی عشاء کی نماز کی پہلی رکعت جماعت سے نہ چھوٹے۔اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے نجات لکھ دیتا ہے۔(۷۹۸)

اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر ومباہات فرماتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مغرب کی نماز ادا کی' جو حضرات بیٹھنے والے تھے وہ بیٹھے رہے اور جو جانے والے تھے وہ چلے گئے۔حضور علیہ السلام اس قدر تیزی سے تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سانس مبارک پھولی ہوئی تھی پھر آپ نے اپنے بابرکت گھٹنوں کے بل بیٹھ کر (بیٹھنے والوں سے) ارشاد فرمایا:

اَبْشِرُوْا هٰذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ السَّمَآءِ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ يَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ قَدْ قَضَوْا فَرِيْضَةً وَّهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ اُخْرٰى

Scanned with CamScanner

خوش ہو جاؤ تمہارے رب نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تمہارا ذکر کر کے فخریہ فرما رہا ہے! دیکھو میرے ان بندوں کی طرف جو ایک فرض ادا کر کے دوسرے کی انتظار میں بیٹھے ہیں۔(۸۰۱)

☆ مسجدوں کو آباد کرنے سے مراد ان میں حاضری کی عادت ڈالنا ہے۔ (۸۰۲)

اَبْوَابُ اِقَامَةِ الصَّلٰوٰتِ وَالسُّنَّةِ فِيْهَا

(نمازوں کو قائم کرنا اور ان میں سنتوں کا بیان)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرماتے۔ اسی طرح حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی (۸۱۳)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات تک پڑھتے تھے۔(۸۱۸) اور فجر وظہر میں پہلی رکعت کو لمبا اور دوسری کو مختصر فرماتے۔(۸۱۹)

☆ نماز باجماعت کے دوران صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک کی طرف دیکھتے (۸۲۶) داڑھی کی حرکت کو وہی بیان کر سکتا ہے جو دیکھ رہا ہو۔

گویا عبادت خدا کی ہو رہی تھی اور زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض لوگوں کی نماز تو نبی علیہ السلام کا خیال آنے سے خراب ہو جاتی ہے ان کو چاہیے کہ صحابہ کرام کے اس عمل سے روشنی حاصل کریں۔

ذرا جالیوں کے قریں دیکھتے — تو آنکھوں سے عرش بریں دیکھتے
وہ جلوہ ہے کتنا حسیں دیکھتے — کبھی ہم بھی مہر مبین دیکھتے
نوازش کی اُٹھتی ہے جب بھی نظر — وہ اپنے پرائے نہیں دیکھتے
مدینے میں سجدے ادا کر کے تم — کبھی آئینے میں جبیں دیکھتے
زمیں پر کبھی پاؤں ٹکتے نہیں — مدینے کی کیسے زمیں دیکھتے

مکاں دیکھ کر آج دل شاد ہے — اگر ہم مکاں کے مکیں دیکھتے
انہیں رنگ و بو کا احساس کیا — جو خواب مدینہ نہیں دیکھتے
عجب رنگ تھے بکھرے بکھرے ہوئے — کہیں سے گزرتے کہیں دیکھتے
کبھی کاش مسرور روتے ہوئے — مجھے رحمتِ عالمیں دیکھتے

☆ تعلیم امت کے لئے ظہر وعصر کی نماز میں کوئی آیت بلند آواز سے پڑھی جاسکتی ہے۔(۸۲۹-۳۰)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت و آواز سب سے اچھی تھی۔(۸۳۵)

نماز میں امام کے پیچھے قرأت کا مسئلہ

اگر امام کے پیچھے ہو تو دل میں فاتحہ پڑھا کرو' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ لہٰذا زبان سے پڑھنے کی اجازت نہ ہوئی۔(۸۳۸)

☆ فرضوں کی آخری دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔(۸۴۳)

☆ جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا (۸۴۶-۴۷)

☆ مَنْ کَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ۔

جس کا امام ہو تو امام کی قرأت ہی مقتدیوں کی قرأت ہے۔(۸۵۰)

☆ جس کی امین فرشتوں کی آمین سے مل جائے اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے۔(۸۵۲) دو سجدوں اور ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کرنے کا ذکر (۸۶۴-۶۵) ان روایات پہ غیر مقلدین بھی عمل نہیں کرتے حالانکہ دونوں احادیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی مروی ہیں۔ مزید یہ کہ رفع یدین میں ہاتھ کانوں تک اٹھانے چاہیں نہ کہ کندھوں تک۔(۸۶۸)

☆ جو رکوع وسجدے میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہ رکھے اس کی نماز مکمل نہیں۔(۸۷۰) (یہ تعدیل ارکان کے وجوب کی دلیل ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم رکوع

Scanned with CamScanner

میں اپنی پشت کو اتنا سیدھا رکھتے کہ اگر پانی ڈالا جاتا تو وہیں رک جاتا۔(۸۷۲) اور سجدے میں بازو اس قدر پھیلاتے کہ اگر بکری کا بچہ گزرنا چاہتا تو گزر جاتا (۸۸۰) (لہٰذا سجدے میں بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھا جائے) اور سجدہ سے اٹھتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھاتے (۸۸۲)

☆ حضور علیہ السلام رکوع وسجدہ میں تین تین بار تسبیح کہتے (۸۸۸) وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ. یہ کم ازکم مقدار ہے البتہ اس سے سجدہ مکمل ہو جاتا ہے۔(۸۹۰)

☆ فرمایا: جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔
(مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ (۹۰۸)

دو کاموں کو عادت بنانے سے جنت میں داخلہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو عادتوں کو اگر بندہ اپنا لے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔ وہ دونوں آسان بھی ہیں اور بلحاظ عمل قلیل بھی ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمدللہ اور دس بار اللہ اکبر۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں انگلیوں پہ گنتے دیکھا ہے اور فرمایا: یہ پڑھنے میں ایک سو پچاس ہیں اور میزان میں ایک ہزار پانسو اور جب بستر پر لیٹے تو سو مرتبہ سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر کہے تو یہ زبان پر سو بار ہوگا اور میزان میں ایک ہزار بار۔ تم میں سے کون ایسا ہے جو دن میں روزانہ دو ہزار پانسو برائیاں کرتا ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: انہیں کیسے گنا جا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی نماز میں ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے فلاں فلاں بات یاد کر اور نماز بھلا دیتا ہے۔ اسی طرح جب سونے کے لئے لیٹتا ہے تو شیطان یہ عمل اسے بھلا دیتا ہے اور وہ سو جاتا ہے۔(۹۲۶)

☆ نماز کے بعد امام کو دائیں اور بائیں جانب منہ پھیر کر بیٹھنے کی اجازت۔
(۹۳۱)

☆ اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ۔ سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔(۹۵۲)

☆ امام سے پہلے (رکوع، سجدے سے) سر اٹھانے والا کے لئے ڈر ہے کہ کہیں اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح نہ بنا دیا جائے۔(۹۶۱)

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تین شخص ایسے ہیں جن کی نماز سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی (یعنی بالکل قبول نہیں ہوتی)

(۱) رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ۔ وہ بندہ جو قوم کی امامت کرائے اور قوم (کسی شرعی عیب کی وجہ سے اسے) ناپسند کرتی ہو۔

(۲) وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ. وہ عورت جو اس حال میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو۔

(۳) وَاِخْوَانِ مُتَصَارِمَانِ. دو بھائی (مسلمان) جو باہم ناراض ہوں۔
(۹۷۱)

☆ امام کے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو عاقل بالغ (اہل علم وتقویٰ) ہوں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار کو اپنے قریب رکھتے تاکہ لوگ ان سے دین اخذ کریں۔(۹۷۶-۷۷-۷۸)

☆ امام اچھا (یعنی اچھی طرح نماز پڑھانے والا) ہوگا تو اس کو بھی ثواب ہوگا اور مقتدیوں کو بھی ورنہ دونوں کے لئے وبال ہے۔(۹۸۱)

لوگوں پہ یہ زمانہ آچکا

حضرت خرشہ کی بہن حضرت سلامہ بنت حر بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میں نے خود سنا۔

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْمُوْنَ سَاعَةً لَا يَجِدُوْنَ اِمَامًا يُصَلِّيْ بِهِمْ.
لوگوں پر ایسا زمانہ آئیگا کہ انتظار کے باوجود بھی انہیں کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا کہ جو

Scanned with CamScanner

انہیں نماز پڑھا سکے۔ (۹۸۲) چنانچہ یہ دور آ چکا ہے کہ مسجد بھری ہوئی ہو اور مقرر امام موجود نہ ہو تو بھری مسجد میں سے کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں ہوتا جو مصلے پہ کھڑا ہو کر لوگوں کی امامت کر سکے۔

☆ ایک صحابی (حضرت عثمان بن ابی العاص) کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری بات فرمائی وہ یہ تھی: اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمْ. جب تو قوم کی امامت کرائے تو نماز مختصر پڑھانا۔ (۹۸۸)

☆ بچوں کے رونے کی آواز سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو مختصر فرما دیتے (کیونکہ ان کی مائیں حضور علیہ السلام کے پیچھے نماز ادا کر رہی ہوتی تھیں)
(۹۸۹-۹۰-۹۱)

فرشتے خدا کے سامنے کس طرح صفیں بناتے ہیں

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا

تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے سامنے صفیں بناتے ہیں؟ عرض کیا گیا: فرشتے کس طرح رب کے سامنے صفیں بناتے ہیں۔ فرمایا: پہلی صف کو مکمل کرنے کے بعد دوسری صف بناتے ہیں اور درمیان میں فاصلہ نہیں چھوڑتے۔ (۹۹۲)

حضور علیہ السلام نے صفوں کو سیدھا کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا:

سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ.

صفوں کو سیدھا کرنا نماز کے مکمل ہونے سے شامل ہے۔ (۹۹۳)

مزید فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَّفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کو

ملانے والوں پہ رحمت بھیجتے ہیں اور جو جگہ کو پُر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرما دیتا ہے۔ (۹۹۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ بخشش کی دعا کی۔ (۹۹۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ بخشش کی دعا کی۔ (۹۹۶)

فرمایا: اگر پہلی صف والوں کو معلوم ہو جائے (کہ اس میں کتنا ثواب ہے) تو اس کے لئے قرعہ اندازی کریں۔ (۹۹۸) فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف میں دائیں طرف کھڑے ہونے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ (۱۰۰۵)

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خواہش پہ مقام ابراہیم پہ نماز پڑھنے کا حکم نازل ہوا۔ (۱۰۰۹)

قبلہ بنتا ہے اس طرف ہی ریاض

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ بعد میں قبلہ بیت اللہ سے تبدیل کر دیا گیا اور یہ اس وقت کا واقعہ ہے جبکہ حضور علیہ السلام کو مدینہ میں داخل ہوئے دو ماہ ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت المقدس کی جانب نماز پڑھتے تھے تو اپنا چہرہ آسمان کی جانب اٹھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ آپ کی خواہش کعبہ ہے۔ ایک بار جبرائیل علیہ السلام آسمان سے آئے اور آپ کی نگاہ اُدھر لگی ہوئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: قد نری تقلب وجهك في السماء۔ ہمارے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا: قبلہ کعبہ سے بدل گیا ہے اور ہم دو رکعت بیت المقدس کی جانب پڑھ چکے تھے اور رکوع میں تھے۔ ہم گھوم گئے اور نماز کعبہ کی جانب پوری کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے فرمایا:

Scanned with CamScanner

ہماری ان نمازوں کا کیا ہوگا جو ہم نے بیت المقدس کی جانب پڑھی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وما کان اللہ لیضیع ایمانکم (۱۰۱۰)

قبلہ بنتا ہے اس طرف ہی ریاض
جس طرح رُخ وہ موڑ دیتے ہیں
جس طرف وہ نظر نہیں آتے
ہم وہ رستہ ہی چھوڑ دیتے ہیں

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نعلین مبارک اور موزے پہن کر بھی نماز ادا فرمائی اور ننگے پاؤں بھی (۳۹-۱۰۳۸)

☆ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بال گوندھ کر نماز پڑھتے ہوئے حضور علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع نے دیکھا تو ان کے بالوں کو کھول دیا اور عرض کیا: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَاقِصٌ شَعْرَهٗ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو بال گوندھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (۱۰۴۳)

ہماری نماز اور حضور علیہ السلام کی نماز

ہمیں فرمایا گیا کہ نماز میں اپنی نگاہوں کو آسمان کی طرف نہ اٹھاؤ ورنہ اندھے کر دیئے جاؤ گے۔ لَا تَرْفَعُوْا اَبْصَارَكُمْ اِلَى السَّمَآءِ اَنْ تَلْتَمِعَ (۱۰۴۴)

مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ۔ (حتی اشتد قوله فی ذلك) لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَيَخْطَفَنَّ اللّٰهُ اَبْصَارَهُمْ ۔ (۱۰۴۴)

لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَّرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ اَوْ لَا تَرْجِعُ اَبْصَارُهُمْ (۱۰۴۵)

اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں اپنا چہرۂ انور آسمان کی طرف کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد نری تقلب وجهك فی السماء۔ اے پیارے ہم تیرے چہرے کا آسمان کی طرف اٹھنا تکتے رہتے ہیں۔ چہ نسبت خاک را بعالم پاک

آنکھ گلابی مست نظر ہے   اللہ ہی جانے کون بشر ہے
گیسوئے مشکیں، روح مزمل   رخ پہ طلوع نور سحر ہے
ماتھے پہ ہے روشن سہرا   جلوہ رنگین حسن قمر ہے
ابروئے عالی آیۂ قرآں   سینۂ اقدس کان گہر ہے
مہر نبوت پشت پناہی   مسند یزداں آپ کا گھر ہے
حورو ملائک حاضر خدمت   عرش معلیٰ راہگذر ہے
چاند ستارے نقش کف پا   منزل ہستی گرد سفر ہے
غار حرا تھی اس کی کمائی   ساری خدائی جس کا ثمر ہے
نام محمد جگ اجیالا   لوگ کہیں جسے کملی والا

(ساغر صدیقی)

☆ نمازیوں کے حسین وجمیل عورت کو (رکوع کرتے وقت بغلوں کے نیچے سے) دیکھنے پہ یہ آیت نازل ہوئی۔ ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المتاخرین۔ اور ہم تمہارے اگلوں کو بھی جانتے ہیں اور پچھلوں کو بھی۔ (۱۰۴۶)

☆ حضور علیہ السلام کے ایک کپڑے میں لپیٹ کر نماز ادا فرمائی۔ (۱۰۵۱)

ملتا ہے کیا نماز میں سجدے میں جا کے دیکھ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا قَرَاَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُوْلُ يَا وَيْلَهٗ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ (۱۰۵۲)

جب بندہ آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا

Scanned with CamScanner

ایک طرف ہو جاتا ہے اور کہتا ہے افسوس ابن ادم کو سجدہ کا حکم دیا گیا اس نے سجدہ کیا تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا میں نے انکار کیا تو میرے لیے دوزخ ہے۔

☆ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سب سے پہلا جمعہ ادا کیا (جبکہ ابھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پاک تشریف نہیں لائے تھے) اور تا زندگی جب بھی جمعہ کی اذان سنتے تو حضرت اسعد بن زرراہ کے لئے دعا کرتے۔(۱۰۸۲)

☆ جمعہ کا مقام و مرتبہ اللہ کے ہاں عید اور بقر عید سے بھی بڑھ کر ہے۔ (۱۰۸۳)

☆ اللہ تعالیٰ نے زمین پہ نبیوں کے جسموں کو کھانا حرام قرار دیا ہے۔ (۱۰۸۵)

☆ جمعہ کے لئے غسل کر کے مسجد میں جلدی آ کر امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سننے والا اور کوئی بے ہودہ حرکت نہ کرنے والے کے لئے ایک سال کے روزوں اور رات کے نفلوں کا ثواب ہے۔(۱۰۸۷)

☆ قیامت کے دن جمعہ میں آمد کے مطابق لوگ اللہ کے قریب بیٹھیں گے۔ سب سے قریب وہ جو جمعہ کے لئے پہلے آیا پھر دوسرا پھر تیسرا۔(۱۰۹۴)

☆ صحابہ کرام جمعہ کے بعد قیلولہ کیا کرتے۔(۱۱۰۲)

☆ حضور علیہ السلام نے سیاہ عمامہ شریف باندھ کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (۱۱۰۴)

☆ منبر پہ چڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم کہا کرتے۔(۱۱۰۹)

☆ جس نے دن میں بارہ رکعات (سنت موکدہ) پڑھیں اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔(۱۱۴۲)

ایک حدیث کے معاوضہ میں مسجد بھر سونا

عاصم بن ضمرہ سلولی کہتے ہیں: ہم نے حضرت علی سے دریافت کیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم دن میں کتنے نفل پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہم نے عرض کیا: آپ بتا دیجئے جتنی طاقت ہوگی ہم پڑھ لیں گے۔ حضرت علی نے فرمایا: نبی کریم علیہ السلام جب صبح کی نماز پڑھتے تو جب سورج اتنا بلند ہو جاتا جتنا شام کو عصر کے بعد مغرب سے قبل ہوتا ہے تو دو رکعت پڑھتے پھر جب سورج خوب بلند ہو جاتا تو چار رکعت پڑھتے پھر زوال کے بعد ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے۔ دو ظہر کے بعد اور چار عصر سے پہلے دو سلاموں کے ساتھ کہ جن میں ملائکہ انبیاء اور مومنین پر سلام بھیجتے۔ یہ سولہ رکعتیں ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دن میں پڑھتے لیکن ان پر آپ نے مداومت بہت کم فرمائی ہے۔ وکیع کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد اس میں اتنا اضافہ کرتے کہ حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں میں نے ابواسحاق سے کہا کاش اس حدیث کے معاوضہ میں میرے پاس اس مسجد بھر سونا ہوتا تو میں آپ کو پیش کرتا۔(۱۱۶۱)

☆ مغرب کے بعد چھ رکعات بارہ سال کی عبادت کے برابر متصور ہوں گی۔(۱۱۶۸)

☆ حضور علیہ السلام نے وتر پڑھنے کا حکم دیا تو ایک اعرابی نے کہا یہ حضور کیا فرما رہے ہیں تو ایک صحابی نے اس کو فرمایا: لَيْسَ لَكَ وَلَا لِأَصْحَابِكَ۔ یہ تیرے لیے اور تیرے ساتھیوں کے لئے نہیں ہے۔(۱۱۷۰)

☆ وتر کی تین رکعتوں میں تین سورتوں کو پڑھنے کا ذکر۔(۱۱۷۱-۷۲-۷۳)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد والے نفل بیٹھ کر ادا فرمائے۔ (۱۱۹۵)

نمازِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)' اللہ اکبر

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور اس میں کمی یا زیادتی فرما دی (یہ شبہ ابراہیم راوی کی طرف سے ہے) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کیا گیا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ۔ کیا نماز میں کچھ اضافہ کر دیا گیا ہے؟ فرمایا: میں بھی ایک انسان ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو مجھ سے بھی بھول ہو سکتی ہے جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے (سہو کے) کرے۔ پھر (اتنی گفتگو کے بعد) حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھوم گئے اور دو سجدے فرمائے۔ (١٢٠٣) کیا ہماری نماز بھی اس بات کی متحمل ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ قائم ہو جائے اور نماز بھی نہ ٹوٹے اور پھر دو سجدے کر کے نماز کی تکمیل کر لی جائے۔

☆ پہلا التحیات پڑھ کر کھڑا ہونے کے قریب ہو گیا تو واپس نہ آئے اور سجدہ سہو کر لے۔ (١٢٠٨)

☆ سہو کے سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلودہ کرنے کے لئے ہیں۔ (١٢١٠)

☆ کوئی شخص نماز میں بے وضو ہو جائے (ہوا خارج ہونے کی وجہ سے) تو ناک پکڑ کر جماعت سے علیحدہ ہو جائے (١٢٢٢) تا کہ اس کی عزت نفس بھی محفوظ رہے۔

☆ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں۔ (١٢٥٠)

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں آپ کی خدمت میں ایک ایسی قوم کی

طرف سے آیا ہوں جس کے چرواہوں کو کھانے کے لئے کچھ نہیں ملتا۔ حتیٰ کہ ان کے دلوں میں اونٹوں (جیسی دولت) کا خیال تک باقی نہیں رہا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) منبر پر جلوہ افروز ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد یہ دعا کی۔ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا طَبَقًا مَّرِيْعًا غَدَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ۔ پھر منبر سے نیچے تشریف لے آئے ازاں بعد جو قوم بھی (باہر سے) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آئی اس نے یہی کہا: قَدْ اُحْيِيْنَا ہم پر خوب بارش ہوئی۔ (١٢٧٠) جناب ابوطالب نے کیا خوب کہا:

وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

کس قدر حسین و جمیل ذات ہے کہ جس کی وجہ سے بارش طلب کی جاتی ہے اور جو یتیموں کا ٹھکانہ اور بیواؤں کی پناہ گاہ ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بسا اوقات میرے سامنے شاعر کا قول بیان کیا جاتا اور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کو منبر پہ دیکھتا رہتا' آپ منبر سے اترتے اور مدینہ کے پرنالے بہنے لگتے تو مجھے جناب ابوطالب کا مندرجہ بالا شعر یاد آ جاتا۔ (١٢٧٢) اس پس منظر میں اعلیٰ حضرت نے سرکار کی بارگاہ میں عرض کیا:

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظ کا اثر کہ عورتوں نے اپنے زیور اتار کر پیش کر دیئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیئے جو کہ چندہ اکٹھا کرنے پر متعین تھے۔ (١٢٧٣)

☆ عیدین کے خطبے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے تکبیریں پڑھتے تھے۔ (١٢٨٨)

Scanned with CamScanner

تیری خلق کو رب نے جمیل کیا

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب مدینہ شریف میں ورود مسعود ہوا تو لوگ آپ کے پاس گئے' میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لئے گیا چنانچہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں۔ آپ نے سب سے پہلے یہ کلام فرمایا: اے لوگو ہر ایک کو سلام کیا کرو' کھانا کھلایا کرو' رات کو جب لوگ سوتے ہوں نمازیں پڑھا کرو تو جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔ (۱۳۳۴)

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ زباں ہے جس کا بیاں نہیں

قرآن عمدہ آواز سے پڑھو اور رو رو کر پڑھو

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن سائب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بھتیجے تجھے مبارک ہو تو قرآن مجید اچھی آواز سے پڑھتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: یہ قرآن غم کے ساتھ نازل ہوا تھا' جب تم اسے پڑھو تو رو دو۔ اگر رو نہ سکو تو رونے کی شکل بنا لو اور اسے اچھی آواز سے پڑھو۔ فَمَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا۔ جو قرآن کو اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔
(۱۳۳۷)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام کے دور اقدس میں ایک دفعہ میں دیر سے گھر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: اتنی دیر کہاں رہی؟ میں نے عرض کی: آپ کے ایک صحابی کی قرأت سن رہی تھی' اس جیسی قرأت میں نے آج تک نہ سنی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ تلاوت سننے کے لئے چلے پھر مجھ سے فرمایا: سَالِمٌ مَّوْلٰى اَبِىْ حُذَيْفَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ فِىْ اُمَّتِىْ مِثْلَ هٰذَا ۔ یہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ ہے۔ اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت

میں اس جیسے لوگ پیدا فرمائے ہیں۔ (۱۳۳۸)

☆ قرآن کو اچھی آواز سے پڑھنے والا وہ ہے کہ جب تم اس کا قرآن سنو تو یہ خیال کرو کہ اللہ کے خوف سے لرز رہا ہے۔ (۱۳۳۹)

☆ گانے کے شوقین کو گانے والی کے گانے کی طرف اتنی توجہ نہیں ہوتی جتنی کہ خدا تعالیٰ بلند آوازی اور حسن صورت کے ساتھ قرآن پڑھنے والے کی طرف توجہ فرماتا ہے۔ (۱۳۴۰)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: لَقَدْ اُوْتِىَ هٰذَا مِنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ ۔ انہیں ال داود کے لہجوں میں سے ایک لہجہ عطا کیا گیا ہے۔ (۱۳۴۱)

☆ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ ۔ قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔
(۱۳۴۲)

☆ سونے کی وجہ سے رات کا وظیفہ رہ گیا تو صبح اور ظہر کے درمیان پڑھ لینے سے رات کو ہی پڑھنا قرار دیا جائے گا۔ (۱۳۴۳)

سو جانے پر بھی صدقہ کا ثواب

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کا ارشاد نقل فرمایا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَتٰى فِرَاشَهٗ وَهُوَ يَنْوِىْ اَنْ يَّقُوْمَ فَيُصَلِّىَ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهٗ حَتّٰى يُصْبِحَ كُتِبَ لَهٗ مَا نَوٰى وَكَانَ نَوْمُهٗ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ ۔

(۱۳۴۴)

جو رات کو اٹھنے کے ارادے سے سویا مگر صبح تک اس کی آنکھ نہ کھلی تو اس کی نیت کے مطابق اس کو اجر و ثواب بھی ملے گا اور اس کی نیند اس پر اس کے رب کی طرف سے صدقہ ہوگی۔

Scanned with CamScanner

سونا ہی بن گئے ہیں نہ سونے سے اہل دل
سوتا ہوں اس لیے میں اک نوحہ گر کے پاس

☆ حضور علیہ السلام ساری رات ایک ہی آیت کی تلاوت کرتے رہے۔
اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ...... (۱۳۵۰)

کسی کام میں وسعت ملنے پہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے

حضرت غُضیف بن حارث کہتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ اَوْ يُخَافِتُ بِهٖ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اونچی آواز سے قرآن مجید پڑھتے تھے یا آہستہ آواز سے؟ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا خَافَتَ

انہوں نے فرمایا: کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونچی آواز سے تلاوت فرماتے تھے اور کبھی آہستہ آواز سے قُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ فِىْ هٰذَا الْاَمْرِ سَعَةً ۔ میں نے کہا: اللہ کا شکر ہے جس نے اس کام میں ہمارے لیے آسانی رکھی ہے۔ (۱۳۵۴)

☆ مغرب وعشاء کے درمیان بیس رکعات پڑھنے والے کے لئے جنت میں محل (۱۳۷۳)

اور چھ رکعات پڑھنے والے کو بارہ سال کی عبادت کا ثواب (۱۳۷۴)

☆ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِىْ بَيْتِهٖ نُوْرٌ فَنَوِّرُوْا بُيُوْتَكُمْ ۔
بندے کی گھر میں نماز (سنن ونوافل) نور ہے تو اپنے گھروں کو روشن رکھو۔

☆ لَا تَتَّخِذُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا ۔ اپنے گھروں کو (نفلی نماز سے محروم رکھ کر) قبرستان نہ بناؤ۔ (۱۳۷۷)

☆ چاشت کی بارہ رکعات پڑھنے والے کے لئے جنت میں سونے کا محل۔ (۱۳۸۰)

اور دو رکعات پہ مداومت کرنے والے کے گناہ معاف اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (۱۳۸۲)

☆ نماز استخارہ، صلوٰۃ الحاجت اور صلوٰۃ التسبیح کا ذکر۔ (۱۳۸۳-۸۴)

حضور علیہ السلام کے وسیلے سے دعا کرنا

حضرت عثمان بن حنیف نے فرمایا: ایک شخص جس کی نگاہ کمزور تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے خیر و عافیت کی دعا فرمائیے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لیے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو ترے لیے دعا کروں۔ اس نے عرض کیا: دعا فرما دیجئے' چنانچہ آپ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ دعا کرنا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِىِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّىْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّىْ فِىْ حَاجَتِىْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِىَّ ۔ ابواسحاق کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ (۱۳۸۵)

لہٰذا دعا میں اگر اعلیٰ حضرت کا یہ شعر پڑھ لیا جائے تو یہ اس حدیث کی رو سے جائز ہے۔

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یارسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

☆ شب برات کے فضائل کی احادیث مبارکہ (۹۰-۱۳۸۹)

☆ ابوجہل کے سر (قتل) کی خبر سننے پر حضور علیہ السلام نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ (۱۳۹۱)

☆ کسی بھی خوشی کی خبر پہ بطور شکر حضور علیہ السلام سجدہ کرتے۔ (۱۳۹۴)

Scanned with CamScanner

گناہ ہو جائے تو اس کو معاف کروانے کا طریقہ

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھے کوئی حدیث ارشاد فرماتے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے نفع عطا فرماتا اور اگر کوئی اور مجھے حدیث بیان کرے تو میں اس سے قسم لیتا ہوں اور مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور انہوں نے سچ کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ مِسْعَرٌ ثُمَّ يُصَلِّي وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ.

کوئی بندہ جب گناہ کرتا ہے پھر اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت ادا کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ (۱۳۹۵)

☆ ایک شخص نے حضور علیہ السلام کے بارے میں پوچھا تو صحابہ کرام نے کہا: هٰذَا الرَّجُلُ الْاَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ۔ یہ ہیں گورے رنگ کے جو تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔ اس کے بعد اس کا سختی کے ساتھ سوال کرنا اور حضور علیہ السلام کا اس کو نرمی سے جواب دینا ملاحظہ ہو۔ حدیث (۱۴۰۲)

غم کا مداوا دیکھ لیا　　ہم نے سایہ دیکھ لیا
سارے غم وہ بھول گیا　　جس نے سراپا دیکھ لیا
ہم نے ایک مدینے میں　　جانے کیا کیا دیکھ لیا
اور کہیں اب کیا دیکھوں　　گنبد خضریٰ دیکھ لیا
اور وہ کیا دیکھے جس نے　　نقش کفِ پا دیکھ لیا
آپ کو جس نے یاد کیا　　نور کا دریا دیکھ لیا
جس نے نعت کہی اس نے　　اپنا رتبہ دیکھ لیا
وجد میں آنکھیں بند جو کیں　　آپ کو آقا دیکھ لیا
آنکھ ذرا مسرور لگی　　ان کا جلوہ دیکھ لیا

جیسے میری سرکار ہیں ویسا نہیں کوئی

اس حدیث کے تحت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے غلام میسرہ نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت و نگرانی میں تجارتی قافلہ کے ساتھ سفر کیا اور واپس آ کر حضرت خدیجہ کے سامنے حضور علیہ السلام کے اوصاف بیان کیے ان کا ذکر کر دینا نہایت مناسب ہے۔

میسرہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت و دیانت، شرافت اور عالی نسب کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو مشورہ دیا کہ اس مرتبہ تجارتی قافلہ کا نگران حضرت محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بنا کر بھیجا جائے...... اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیانتدار تاجر کی حیثیت سے مشہور تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا اور سرپرست ابوطالب کے مشورہ سے حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی اس پیشکش کو قبول کرتے ہوئے ان کے غلام میسرہ کے ہمراہ تجارتی قافلہ کو لے کر شام کے سفر پر روانہ ہو گئے...... دو ماہ بعد جب تجارتی قافلہ واپس آیا تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے غلام میسرہ نے حضرت خدیجہ کو ان الفاظ میں شام کے تجارتی قافلہ اور سفر کے حالات و واقعات بیان کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی کہ میں کافی عرصہ سے آپ کی خدمت میں ہوں، اس دوران ہر طرح کے لوگوں کے ساتھ میرا واسطہ پڑا لیکن محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رفاقت میں جو کچھ میں نے دیکھا وہ عجیب تر ہے۔ میں نے محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مشکلات میں بلند حوصلہ، مصائب میں پُرسکون ہجوم میں باوقار اور خرید و فروخت میں انتہائی ذہین و فہیم اور دوراندیش دیکھا ہے، وہ بردبار اور متحمل مزاج نوجوان ہیں۔ ان کی خاموشی میں وقار اور گفتگو میں دلکشی ہے۔ ان کے منہ سے کوئی فضول بات نہیں نکلتی۔ لوگ اگر ان کو صادق و امین کہتے ہیں تو حقیقت کا برملا اعتراف کرتے ہیں ان کے موتی جیسے دانتوں سے نور کی شعاعیں نکلتی ہیں۔ پسینہ انتہائی

Scanned with CamScanner

خوشبودار ہے وہ دن کی روشنی میں حسین اور رات کی روشنی میں حسین تر نظر آتے ہیں۔ ان کی سوچ بہت وسیع اور کردار میں تنہا و یکتا و لاکھوں میں ایک اور اپنی مثال آپ ہیں۔ میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ تجارت ان کے سپرد کر دیں بس کاروبار چمک اٹھے گا...... غلام میسرہ نے مزید کہا کہ جب دوران سفر ''بصریٰ'' کے مقام پر پہنچے اور ایک درخت کے سائے میں ٹھہرے تو اس خانقاہ کے راہب ''نسطورا'' نے مجھے بلایا اور حضور علیہ السلام کی طرف اشارہ کرکے مجھ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ میں نے جواب میں کہا: یہ بنو ہاشم کے گھرانے کا ایک پاکباز نوجوان ہے تو نسطورا نے کہا کہ اس درخت کے نیچے نبی کے سوا کوئی نہیں ٹھہرتا۔ پھر اس نے مجھ سے محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں سرخی کے بارے میں دریافت کیا اور جب میں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں سرخ ڈورے ہر وقت موجود رہتے ہیں تو نسطورا بولا کہ وہ یقیناً نبی آخر الزماں ہیں...... (ماخوذ)

آنکھوں میں ترا عکس حسیں لے کے چلا ہوں ۔ دل درد سے معمور و حزیں لے کے چلا ہوں
تشنہ تھے مرے قلب و نظر آنے سے پہلے ۔ سیراب مئے ذوق یقیں لے کے چلا ہوں
چھائے ہیں مرے فکر و نظر پر ترے جلوے ۔ اور دل میں تجھے صدر نشیں لے کے چلا ہوں
دنیا بھی ترا صدقہ ہے دیں بھی تری نعمت ۔ قدموں سے ترے دنیا و دیں لے کے چلا ہوں
خالی نہیں لوٹا ہوں مصلائے نبی سے ۔ پیشانی میں، میں نور مبیں لے کے چلا ہوں

☆ جس نے بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) کے چراغوں کے لئے تیل بھیج دیا گویا اس نے وہاں نماز ادا کی۔ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَهُوَ كَمَنْ اَتَاهُ (۱۴۰۷)

استن حنانہ از ہجر رسول صلی اللہ علیہ وسلم

استوانہ حنانہ (حضور علیہ السلام کی جدائی میں) رو رو کر درمیان سے شق ہو گیا' جب مسجد شہید کی گئی تو یہ ستون حضرت ابی بن کعب نے لے لیا اور انہی کے گھر رہا حتیٰ کہ اسے دیمک نے کھا لیا اور مٹی ہو گیا۔ (۱۴۱۴) صحابہ کہتے ہیں: اگر حضور صلی

اللہ علیہ وسلم اسے چپ نہ کراتے تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔ (۱۴۱۵)

☆ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اتنی بات کو بھی حضور علیہ السلام کی بارگاہ کے ادب کے خلاف سمجھتے تھے کہ وہ حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہوں اور نماز لمبی ہونے کی وجہ سے بیٹھ جائیں اور حضور علیہ السلام کھڑے رہیں۔ (۱۴۱۸)

آقا تیری محفل کا ہے رنگ جداگانہ ۔ ہم نے تو جسے دیکھا دیکھا ترا دیوانہ
نظروں سے ملا نظریں بھر دے مرا پیمانہ ۔ آباد خدا رکھے ساقی تیرا میخانہ
آتے ہیں شہنشاہ بھی کشکول لئے در پر ۔ کس شان کا ہے ترا دربار کریمانہ
جی چاہتا ہے میں انکے قدموں سے لپٹ جاؤں ۔ وہ دیکھ کے فرمائیں دیوانہ ہے دیوانہ
دنیا کے ولی ہم نے یوں در پہ کھڑے پائے ۔ ہونٹوں پہ ہیں فریادیں حالت ہے فقیرانہ
عظمت ہو بیاں کیسے دربار رسالت کی ۔ جبریل بھی آتے ہیں جس در پہ غلامانہ
سرکار نیازی کا دامان طلب بھر دو ۔ حسین کے صدقے سے مایوس نہ لوٹانہ

ملتا ہے کیا نماز میں سجدے میں جا کے دیکھ

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی (ابو فاطمہ) کو (جب انہوں نے عرض کیا مجھے کوئی ایسا کام بتا دیں جس پر میں عمل کرتا رہوں) فرمایا: عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ بِهَا عَنْكَ خَطِيْئَةً ۔ سجدوں کو اپنے اوپر لازم پکڑ لو۔ ہر سجدے پہ تیرا ایک درجہ اللہ تعالیٰ بلند فرمائے گا اور ایک گناہ معاف کرے۔ (۱۴۲۲)

☆ تمام اعمال میں فرضوں کی کمی و بیشی کو نفلی عبادت سے پورا کیا جائے گا۔ (۲۶-۱۴۲۵)

☆ فرض کی جگہ سے ہٹ کر نوافل ادا کیے جائیں۔ (۲۸-۱۴۲۷)

☆ مسجد میں نماز کی خاطر اپنے لئے کوئی خاص جگہ متعین نہ کی جائے۔ (۱۴۲۹)

اَبْوَابُ مَاجَآءَ فِی الْجَنَائِزِ

(بیماری' موت اور تجہیز و تکفین کا بیان)

☆ مریض کی عیادت تین دن بعد کرنا اور اس کی درازیٔ عمر کی دعا کرنا۔ اگر چہ اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا لیکن اس کی طبیعت بہل جائے گی۔ (۱۴۳۷-۳۸) مریض (قریب المرت) جو مانگے اسے دے دو جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض کی خواہش پر اس کو گندم کی روٹی دی۔ (۱۴۴۰) مریض سے دعا کراؤ۔ فَاِنَّ دُعَاءَہٗ کَدُعَاءِ الْمَلَائِکَۃِ۔ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے (۱۴۴۱)

☆ مریض کی عیادت کے لئے جانے والا جنت کے باغ میں چلتا ہے' جب بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ اگر یہ صبح کا وقت ہو تو ستر ہزار فرشتے اس پر شام تک رحمت بھیجتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ (۱۴۴۲) مریض کی عیادت کرنے والے کے لئے ایک منادی آسمان سے آواز دیتا ہے۔ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاکَ وَ تَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّۃِ مَنْزِلًا۔ تو خوش ہو جا' تیرا چلنا مبارک ہو تو نے جنت میں اپنے لیے مکان تیار کر لیا۔ (۱۴۴۳)

زندوں کا مرنے والے کے ذریعے فوت شدہ کو سلام بھیجنا

حضرت کعب کی وفات کا وقت قریب آیا تو ام بشر بنت براء بن معرور ان کے پاس گئیں اور کہنے لگیں اے ابوعبدالرحمان (مرنے کے بعد) اگر تم فلاں (فوت شدہ) سے ملو تو میرا سلام کہنا۔ انہوں نے کہا: اے ام بشر! خدا تیری مغفرت کرے۔ ان سے میں کس طرح مل سکوں گا؟ تو ام بشر نے کہا: کیا حضور علیہ السلام کا یہ فرمان آپ نے نہیں سنا کہ مومنین کی ارواح جنت کے درختوں میں سبز پرندوں کی شکل میں لٹکی ہوں گی؟ حضرت کعب نے جواباً کہا ہاں سنا ہے تو ام بشر نے کہا: فَھُوَ ذَاکَ۔

اس کا یہی تو مطلب ہے۔ (۱۴۴۹)

حضرت محمد بن منکدر کہتے ہیں: میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس ان کی وفات کے وقت گیا اور انہیں عرض کیا: اِقْرَأْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں میرا سلام عرض کرنا۔ (۱۴۵۰) اس سے معلوم ہوا: صحابہ کرام علیہ الرضوان کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد اور ملاقات کی آرزو کی تمنا مچلتی رہتی تھی۔

؎ آرزو کس کی کروں ان کی تمنا چھوڑ کر
کس کے در پہ جا پڑوں در مصطفیٰ کا چھوڑ کر
جب مداوائے غم عصیاں ہے ذکر مصطفیٰ
کیوں کسی کا رخ کروں ایسا مسیحا چھوڑ کر
پا نہیں سکتا کوئی محشر کی گرمی سے اماں
رحمت کونین کے دامن کا سایہ چھوڑ کر
تشنہ لب سیراب ہو سکتے نہیں محشر کے دن
سرور کونین کی رحمت کا دریا چھوڑ کر
وہ ملے تو مل گئیں دونوں جہاں کی نعمتیں
ہم نہ جائیں گے کہیں بھی ان کا کوچہ چھوڑ کر
ہم جو مر جاتے مدینے میں تو ہوتے خوش نصیب
ہائے ہم کیوں آ گئے یارب مدینہ چھوڑ کر
کاش بر آئے الٰہی آرزوئے دل میری
ان سے وابستہ رہوں میں ساری دنیا چھوڑ کر
جب گوارا ان کو میرا دکھ نہیں ہے اے ریاض
کیوں پکاروں پھر کسی کو ایسا آقا چھوڑ کر

Scanned with CamScanner

☆ ملک الموت کو دیکھتے ہی مرنے والا لوگوں کو پہچاننا چھوڑ دیتا ہے۔
(۱۴۵۳)

☆ مرنے والے کی آنکھیں روح قبض ہونے کے بعد اس کا تعاقب کرتی ہیں اس لیے اس کی آنکھیں بند کر دینے کا حکم دیا۔ مرنے والے کے پاس کلمات خیر کہے جائیں۔ فَاِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ تُؤَمِّنُ عَلٰی مَاقَالَ اَھْلُ الْبَیْتِ۔ فرشتے گھر والوں کے قول پہ آمین کہتے ہیں۔ (۱۴۵۵)

مجھے یاد ہے سب ذرا ذرا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کی پیشانی پہ بوسہ دیا۔ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی دُمُوْعِہٖ تَسِیْلُ اِلٰی خَدَّیْہِ۔ گویا اب بھی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخساروں پہ آنسو بہتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ (۱۴۵۶) اسی کو اہل طریقت تصور شیخ کہتے ہیں: جلوۂ یار ہر وقت نگاہوں کے سامنے رہے اور تصور ہی تصور میں اس کی زیارت ہوتی رہے۔ اس موضوع پہ ہم نے بہت ساری احادیث اپنی کتاب ''بخاری پڑھو لیکن ساری پڑھو'' میں درج کر دی ہیں۔ یہاں اتنا سمجھ لو کہ جس نے ایک بار سرکار کے روضۂ اقدس کی زیارت کر لی وہ ساری زندگی اپنے تصور سے روضۂ پاک کا منظر نہیں ہٹا سکتا تو جنہوں نے خود روضے والے کو دیکھا ان کی نگاہ تصور سے سرکار کا جلوہ کس طرح اوجھل ہو سکتا ہے۔ کسی نے اس پر کیا خوب کہا ہے۔

اک سلسلۂ نور و ضیاء دیکھ رہا ہے ۔۔۔ جو روضۂ شاہ دوسرا دیکھ رہا ہے
عشاق یہاں سانس بھی لیتے ہیں ادب سے ۔۔۔ اس جذبہ طاعت کو خدا دیکھ رہا ہے
محبوب خدا اس کی طرف دیکھ رہے ہیں ۔۔۔ اک زائر دربار یہ کیا دیکھ رہا ہے
آنکھیں ہیں تقاضائے عقیدت سے خمیدہ ۔۔۔ دل گنبد خضریٰ کی فضا دیکھ رہا ہے
اس طرز نوازش پہ فدا نعمت دارین ۔۔۔ ہر فرد کرم خود پہ سوا دیکھ رہا ہے

وہ محرم جاں، قاسم الطاف الٰہی ۔۔۔ رنگِ طلب شاہ و گدا دیکھ رہا ہے
کس پیار سے ملتے ہیں فقیر اہل مدینہ ۔۔۔ ''سرکار کا روضہ'' وفا دیکھ رہا ہے

مردہ کی وجہ سے زندہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا وَّکَفَّنَہٗ وَحَنَّطَہٗ وَحَمَلَہٗ وَصَلّٰی عَلَیْہِ وَلَمْ یُفْشِ عَلَیْہِ مَا رَاٰی خَرَجَ مِنْ خَطِیْئَتِہٖ مِثْلَ یَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ (۱۴۶۲)

جس نے میت کو غسل و کفن دیا، کاندھا دیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اس کے عیب ظاہر نہ کیے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گیا گویا کہ آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہے۔ (تو پھر یہ کہنا کہ مردہ کسی کو کیا دے سکتا ہے؟ دینے والا تو خدا ہی ہے نہ کوئی زندہ کسی کو کچھ دے سکتا ہے نہ مردہ۔ کم از کم یہ تو مانو کہ مردوں کی وجہ سے خدا بہت کچھ دیتا ہے)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا جانے لگا تو اندر سے (غیبی) آواز آئی: لَا تَنْزِعُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَمِیْصَہٗ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص نہ اتارنا۔ (۱۴۶۶)

☆ غسل کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے فضلہ نکالنا چاہا مگر نہ نکلا تو حضرت علی المرتضیٰ نے کہا: بِاَبِی الطَّیِّبُ طِبْتَ حَیًّا وَّطِبْتَ مَیِّتًا۔ میرا باپ آپ پہ قربان: آپ زندگی و موت دونوں میں پاک رہے۔ (۱۴۶۷)

☆ جنازے کے ساتھ سوار ہو کر جانے والوں کو فرمایا: اَلَا تَسْتَحْیُوْنَ اَنَّ مَلٰئِکَۃَ اللّٰہِ یَمْشُوْنَ عَلٰی اَقْدَامِھِمْ وَاَنْتُمْ رُکْبَانٌ۔ تمہیں شرم نہیں آتی کہ اللہ کے فرشتے تو پیدل چل رہے ہیں اور تم سوار ہو کر جا رہے ہو۔ (۱۴۸۰)

Scanned with CamScanner

جنازہ تب ہے جب حاضر ہو نہ کہ غائبانہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادگرامی ہے:

لَا تُؤَخِّرُوْا الْجَنَازَةَ اِذَا حَضَرَتْ ۔ جنازہ جب حاضر ہو جائے تو پھر اس کو موخر نہ کرو۔ (۱۴۸۶) غائبانہ جنازہ کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں کا اس فرمان عالی شان نے جنازہ نکال دیا۔ کسی حدیث میں اِذَا حَضَرَتْ کی جگہ اذا غابت کے الفاظ دکھا دیں۔

☆ سو آدمی، چالیس آدمی یا جس جنازہ میں تین صفیں ہوں اس کے لئے بخشش و شفاعت و جنت کا وعدہ (۹۰-۸۹-۱۴۸۸) نماز جنازہ کے بعد دعا کرنے کی حدیث (۱۴۹۷)

حضور علیہ السلام نے نماز جنازہ میں ایسی دعا کی کہ حضرت عوف کہتے ہیں: مجھے آرزو ہوئی کہ کاش اس مرنے والے کی جگہ میں ہوتا (۱۵۰۰) چار تکبیر نماز جنازہ کی احادیث (۳۸-۳۴-۲۸-۴-۳-۱۵۰۲)

☆ اگر نبوت جاری ہوتی تو (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت) ابراہیم زندہ رہتے اور اللہ کے نبی ہوتے وَلٰكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ (۱۵۱۰-۱۱)

حضور علیہ السلام کی دعا میں اتنا اثر ہے کہ فوت شدہ کی آواز سنوا سکتے ہیں

حضرت امام حسین بن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت قاسم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: حضور! قاسم کا دودھ بہت اتر آیا ہے اگر رضاعت کی مدت گزار کر فوت ہوتا تو اچھا ہوتا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اس کی رضاعت جنت میں پوری ہو رہی ہے۔ عرض کیا: اگر میں اس بات کو جان لیتی تو یہ کام مجھ پہ آسان ہو جاتا۔

آپ نے فرمایا:

اِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاَسْمَعَكِ صَوْتَهٗ

اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کروں پس اللہ تعالیٰ تجھے اس کی آواز سنا دے۔

عرض کیا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُصَدِّقُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ اے اللہ کے رسول! میں (بغیر آواز سنے) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتی ہوں۔ (۱۵۱۲)

☆ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ لَهٗ شَيْءٌ۔ جس نے مسجد میں جنازہ پڑھا اس کے لئے کچھ (ثواب) نہیں ہے۔ (۱۵۱۷)

☆ حضور علیہ السلام نے ایک شخص کو رات مین قبر کے اندر داخل کیا اور قبر کے اندر چراغ جلایا۔ (۱۵۲۰) لہٰذا جب ضرورت کی بنا پہ قبر کے اندر چراغ جلایا جا سکتا ہے تو باہر جلانے میں کیا حرج ہے۔

☆ سوائے مجبوری کے رات کو دفن نہ کرو (۱۵۲۱) اپنے مردوں پہ رات دن جب چاہو نماز پڑھو۔ (۱۵۲۲)

☆ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ حضور علیہ السلام نے تادیباً نہیں پڑھی۔ (۱۵۲۵)

یہودیوں کی مخالفت کرنے کا حکم

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے ساتھ جاتے تو قبر میں رکھے جانے تک نہ بیٹھتے۔ ایک یہودی عالم نے کہا: هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ (صلى الله عليه وسلم) اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ۔ حضور علیہ السلام اسی وقت بیٹھ گئے اور فرمایا: ان کی مخالفت کیا کرو۔ (۱۵۴۵)

☆ حضرت سعد کو حضور علیہ السلام نے پائتی کی جانب سے قبر میں اتارا اور

ان کی قبر پہ پانی چھڑکا۔(۱۵۵۱)

☆ حضور علیہ السلام کی قبر انور کھودنے کے لئے لحد اور سیدھی قبر کھودنے والے دونوں کی طرف بندہ بھیجا گیا کہ جو بھی پہلے آ گیا۔ چنانچہ لحد والا پہلے آ گیا اور اس عمل کو صحابہ کرام نے استخارہ کا نام دیا۔ فَقَالُوْا نَسْتَخِيْرُ رَبَّنَا۔(۱۵۵۷)

☆ جس شخص کو صحابی نے ریا کار قرار دیا حضور علیہ السلام اس کو اللہ و رسول سے محبت کرنے والا قرار دیا۔(۱۵۵۹)

☆ آگ پہ بیٹھنا قبر پہ بیٹھنے سے بہتر ہے کیونکہ اس میں مسلمان بھائی کی توہین ہے۔(۱۵۶۶)

☆ اپنے بیٹے اور نواسے کی وفات پہ حضور علیہ السلام کا رونا۔(۸۹-۱۵۸۸)

☆ صدمہ اولیٰ کے وقت صبر کرنے والے کو اللہ فرماتا ہے: میں تیرے لیے جنت کے علاوہ کسی شئی پہ راضی نہ ہوں گا۔(۱۵۹۷)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ لوگ ابوبکر صدیق کے پیچھے نماز ادا کر رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ (۱۵۹۹)

☆ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اپنے اباجان کی وفات پہ آہ و بکا والی حدیث کو حضرت ثابت جب بھی بیان کرتے اتنا روتے کہ پسلیاں ایک دوسرے پر چڑھ جاتیں۔(۱۶۳۰)

مصیبت کا احوال اک اک سے کہنا
مصیبت سے ہے اک مصیبت زیادہ

اَبْوَابُ مَاجَاءَ فِي الصِّيَامِ (روزوں کے ابواب)

☆ ایک شخص (اعرابی) کی گواہی پہ روزہ رکھنے کا حکم دے دیا گیا۔(۱۶۵۲)

☆ ایک جماعت کی گواہی پہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا روزہ کھولنے کا حکم دیا اور اگلے روز عید منانے کا (شوال کا چاند بادل کی وجہ سے مدینہ شہر میں نظر نہ آیا)(۱۶۵۳)

☆ حضور علیہ السلام کے دور میں انتیس دنوں کے روزے تیس دنوں سے زیادہ رکھے گئے۔(۱۶۵۸)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کے سامنے یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کی اس طرح تعریف فرمائی: اَلْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ۔ یوم الفطر وہ ہے جس دن تم افطار کرتے ہو اور یوم الاضحیٰ وہ ہے جس دن تم قربانی کرتے ہو۔(۱۶۶۰)

اس کا مطلب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو مشکل اور باریک بحثوں میں نہیں ڈالتے تھے بلکہ جیسے ایک سادہ آدمی کو بات سمجھائی جاتی ہے اس انداز سے سمجھاتے تھے جیسے کہ مہینے کے بارے میں انگلیوں کو بند کر کے اور کھول کے انتیس اور تیس کا عدد بتایا (حالانکہ ان میں سے بہت سارے تسعا و عشرین اور ثلثین کے بارے میں تو جانتے ہی تھے)(۵۸-۵۷-۱۶۵۶)

ہائے میں اس دن روزہ نہ رکھتا اور حضور علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھا لیتا

علی بن محمد سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر نے ہم پر چڑھائی کی، میں اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آیا جبکہ آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: قریب آ جاؤ اور کھاؤ۔ میں نے عرض کیا: میں روزے سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ تم سے روزے کے احکام بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مسافر کو آدھی نماز معاف فرما دی ہے اور اسی طرح مسافر، حاملہ اور دودھ پلانے والی کو روزہ۔ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں باتیں فرمائی تھیں یا ایک یعنی مجھے یاد نہیں۔ ہائے افسوس میرا اس دن روزہ

Scanned with CamScanner

کیوں تھا ورنہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھالیتا۔ (۱۶۶۷)

☆ ماہ رمضان کا ایک روزہ بغیر عذر کے چھوڑنے والا اگر زندگی بھر روزے رکھتا رہے تو کافی نہ ہوں گے۔ (۱۶۷۲)

☆ جان بوجھ کر قے کرے تو اس پر روزے کی قضا ہے۔ (۱۶۷۶) (قصداً منہ بھر قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو مطلقاً روزہ جاتا رہا اور اس سے کم کی تو نہ گیا اور بلا اختیار قے ہوگئی تو منہ بھر ہے یا نہیں اور بہر تقدیر وہ لوٹ کر حلق میں چلی گئی یا اس نے خود لوٹائی یا نہ لوٹی نہ لوٹائی تو اگر منہ بھر نہ ہو تو روزہ نہ گیا اگرچہ لوٹ گئی یا اس نے خود لوٹائی تو اگر منہ بھر ہے اور اس نے لوٹائی اگرچہ اس میں سے صرف چنے برابر حلق سے اتری تو روزہ جاتا رہا ورنہ نہیں۔ بہار شریعت بحوالہ درمختار وغیرہ)

☆ روزے کی حالت میں بوڑھے کے لئے اپنی بیوی سے بوس و کنار جائز ہے۔ جوان کے لئے مکروہ۔ (۱۶۸۸)

☆ بہت سے روزہ داروں کو سوائے بھوک کے اور بہت سے نمازیوں کو سوائے جاگنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ (۱۶۹۰)

☆ سحری و نماز فجر کے درمیان پچاس آیات کی تلاوت کا وقفہ۔ (۱۶۹۴)

☆ حضرت نوح علیہ السلام نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے سوا پوری زندگی کے روزے رکھے۔ (۱۷۱۴)

☆ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَۃٌ۔ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔ (۱۷۲۰)

لہٰذا مغربی تعلیم سے متاثر لوگوں کا یہ کہنا کہ جس مذہب میں رہ کر بھی انسانیت کی خدمت کرتا رہے وہ جنتی ہے' غلط سوچ ہے۔

☆ صرف جمعہ اور صرف ہفتہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا گیا۔

(۱۷۲۴-۲۶)

ہڈیوں کا تسبیح پڑھنا اور فرشتوں کا استغفار کرنا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے حضرت بلال کو صبح کے کھانے کی دعوت دی تو انہوں نے عرض کیا: میں روزے سے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم تو اللہ کا دیا کھا رہے ہیں اور بلال کا حصہ جنت میں موجود ہے' اے بلال! تمہیں معلوم ہے جب روزہ دار کے سامنے کھایا جاتا ہے تو

تُسَبِّحُ عِظَامُہٗ وَتَسْتَغْفِرُ لَہُ الْمَلَائِکَۃُ مَا اُکِلَ عِنْدَہٗ

کھانا کھائے جانے تک اس کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی رہتی ہیں اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ (۱۷۴۹)

☆ کھانے پہ شکر کرنیوالا روزے پہ صبر کرنیوالے کی طرح ہے۔ (۱۷۶۴-۶۵)

☆ حضور علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے جو عیدین کی راتوں میں ثواب سمجھ کر عبادت کرے تو اس کا دل اس دن مردہ نہ ہوگا جس دن سب دل مردہ ہو جائیں گے۔ (۱۷۸۲)

اَبْوَابُ الزَّکٰوۃِ (زکوٰۃ کا بیان)

☆ جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو جو حق تجھ پر تھا تو نے ادا کر دیا۔ (۱۷۸۸) لَیْسَ فِی الْمَالِ حَقٌّ سِوَی الزَّکٰوۃِ۔ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ کوئی حق نہیں (جس کا ادا کرنا لازمی وضروری ہو مثل زکوٰۃ کے) (۱۷۸۹)

☆ جانوروں کی زکوٰۃ کے نصاب کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک خط (۱۸۰۰) اس کا آغاز بسم اللہ شریف سے ہوتا ہے اور اس کے بعد یہ الفاظ ہیں۔ ھٰذِہٖ فَرِیْضَۃُ الصَّدَقَۃِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یہ فرضی صدقہ (زکوٰۃ) کے وہ احکام ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض

فرمائے۔ معلوم ہوا: یوں کہا جا سکتا ہے کہ یہ چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت پہ فرض فرمائی۔ اسی طرح حضور علیہ السلام کو کوئی حکم ساقط کرنے کا بھی اختیار دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: میں نے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔ (١٨١٣)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کیے ہوئے مصدق (زکوٰۃ وصول کرنیوالے) کو جب زکوٰۃ کے طور پر عمدہ موٹی اونٹنی پیش کی گئی تو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا اور اس سے کم درجہ کی لے لی (کیونکہ عمدہ مال لینے سے منع کیا گیا ہے) اور فرمایا: اَیُّ اَرْضٍ تُقِلُّنِیْ وَاَیُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِیْ اِذَا اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذْتُ خِیَارَ اِبِلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ ۔کون سی زمین مجھے اٹھائے گی اور کون سا آسمان میرے اوپر سایہ کرے گا۔ اگر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مسلمان شخص کا عمدہ اونٹ زکوٰۃ کے طور پر لے کر حاضر ہوا۔

(١٨٠١)

☆ صدقہ فطر روزے کو لغو اور فضول باتوں سے پاک کرنے اور مسکینوں کو کھلانے کے لئے متعین کیا گیا۔ (لہٰذا وقت پہ ادا کیا جائے) جس نے بعد میں ادا کیا تو وہ صرف صدقہ ہی ہے۔ (١٨٢٧)

☆ حضرت قیس بن سعد فرماتے ہیں: زکوٰۃ کی فرضیت سے پہلے حضور علیہ السلام ہمیں صدقہ فطر کا حکم دیتے اور جب زکوٰۃ کا حکم آیا تو آپ (صدقہ فطر کا) نہ حکم دیتے نہ منع کرتے مگر ہم ادا کرتے۔ (١٨٢٨)

☆ رشتہ داروں کو صدقہ دینے پہ دو اجر ملتے ہیں، ایک صدقہ کا دوسرا قرابت کا

(١٨٣٣)

☆ جو کسی عمدہ شئی کا صدقہ کرے اگرچہ ایک کھجور ہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی اپنے ہاتھ میں اس طرح پرورش کرتا ہے جیسے تم اپنے بچے یا اونٹ کے بچے کی حتیٰ کہ وہ پہاڑ سے بھی بڑی ہو جاتی ہے۔ (١٨٤٢)

☆ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّتَّقِیَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْیَفْعَلْ۔ جو آگ سے بچنے کی طاقت رکھتا ہو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے وہ ضرور بچے۔ (١٨٤٣)

اَبْوَابُ النِّکَاحِ (نکاح کا بیان)

☆ اگر مرد عورت کو اس بات کا حکم دے کہ اس سرخ پہاڑ سے سیاہ پہاڑ تک اور سیاہ پہاڑ سے سرخ پہاڑ تک پتھر ڈھو کر لے جائے تو وہ تعمیل کرے۔ (١٨٥٢)

☆ عورت پالان پہ سوار ہو اور مرد اپنی خواہش کا اظہار کرے تو عورت انکار نہ کرے۔ (١٨٥٣)

اگر حضور کا حکم ہے تو سر آنکھوں پر

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے ایک عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا: جاؤ اسے دیکھ آؤ ہو سکتا ہے اس سے تم دونوں میں محبت پیدا ہو جائے چنانچہ میں جب گیا تو اس کے والدین نے اس بات کو اچھا نہ سمجھا لیکن لڑکی نے پردے کی اوٹ سے جواب دیا:

اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَکَ اَنْ تَنْظُرَ فَانْظُرْ وَاِلَّا فَاَنْشُدُکَ کَاَنَّھَا اَعْظَمَتْ ذٰلِکَ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْھَا فَتَزَوَّجْتُھَا فَذَکَرَ مِنْ مُّوَافَقَتِھَا (١٨٦٦)

اگر تو حضور علیہ السلام نے دیکھنے کا حکم دیا ہے تو دیکھ لے ورنہ میں تمہیں قسم دیتی ہوں، گویا اس نے یہ بات بہت ناگوار سمجھی۔ میں نے اسے دیکھا اور اس سے نکاح کیا۔ پھر حضرت مغیرہ نے اپنی باہمی موافقت کا ذکر کیا۔

☆ بخار کی وجہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بچپن میں سارے

Scanned with CamScanner

بال جھڑ گئے۔(۱۸۷۶)

☆ کوئی عورت اپنا نکاح خود نہ کرے۔ فَاِنَّ الزَّانِیَۃَ ھِیَ الَّتِیْ تَزَوَّجُ نَفْسَھَا کیونکہ زانیہ اپنا نکاح خود کرتی ہے۔(۱۸۸۲)

☆ ہر اچھا کام جو حمد خدا کے بغیر شروع کیا جائے وہ نامکمل اور بے برکت ہو جاتا ہے۔(۱۸۹۴)

☆ بنی نجار کی بچیوں نے دف بجا کر حضور علیہ السلام کی نعت پڑھی۔ جواباً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰہُ یَعْلَمُ اِنِّیْ لَاُحِبُّکُنَّ۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے بے شک میں تم سے محبت کرتا ہوں۔(۱۸۹۹)

☆ حضرت زینب کے ساتھ نکاح پر حضور علیہ السلام نے ولیمہ دھوم دھام سے کیا اور ایک بکری ذبح کی گئی۔(۱۹۰۸) حضرت صفیہ کے ساتھ نکاح فرمایا تو ستو اور کھجوروں سے ولیمہ کیا۔(۱۹۰۹)

☆ بیوی کے پاس جاؤ تو پردہ رکھو ایسے ہی گدھوں کی طرح نہ شروع ہو جاؤ۔ (۱۹۲۱)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی حضور علیہ السلام کی شرمگاہ نہ دیکھی۔ (۱۹۲۲)

☆ حضرت ثویبہ نے حضور علیہ السلام کو دودھ پلایا۔(۱۹۳۹)

☆ رجم اور رضاعت الکبیر کی آیات بکری کھا گئی والی روایت۔(۱۹۴۴)

☆ رضاعت تب تک ہے جب تک دودھ ہی غذا ہو۔(۱۹۴۵) جوان آدمی حضرت سالم کو اجازت دنیا انہی کے ساتھ خاص ہے۔(۱۹۴۳-۴۷)

اسامہ اگر لڑکی ہوتا......

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا چوکھٹ پہ پاؤں پھسل گیا اور وہ گر پڑے جس کی وجہ سے سر پہ چوٹ لگ گئی۔

حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا: اس کا فضلہ وغیرہ صاف کرو اور آپ نے خود ان کے زخم سے خون پونچھا۔ جب آپ خون پونچھ رہے تھے تو ساتھ ساتھ (ان کا دل بہلانے کے لئے) فرما رہے تھے:

لَوْ کَانَ اُسَامَۃُ جَارِیَۃً لَّحَلَّیْتُہٗ وَکَسَوْتُہٗ حَتّٰی اُنَفِّقَہٗ

اگر اسامہ لڑکی ہوتا تو میں اسے زیور و لباس پہناتا یہاں تک کہ اس کی شادی کرتا۔(۱۹۷۶)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ نے حضور علیہ السلام کے ساتھ دوڑ لگائی اور سبقت لے گئیں۔(۱۹۷۹)

☆ حضور علیہ السلام نے حضرت عائشہ کے پیچھے دوڑ لگائی' ان کو پکڑا اور گود میں اٹھا لیا۔(۱۹۸۰)

☆ حضرت عائشہ نے حضور علیہ السلام کی اجازت سے حضرت زینب کو ایسے جواب دیئے کہ ان کے گلے میں تھوک خشک ہو گیا اور حضور علیہ السلام کا چہرۂ انور کھل اٹھا۔(۱۹۸۱)

☆ حضور علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے نہ کبھی اپنی کسی بیوی کو مارا اور نہ ہی کسی خادم کو۔(۱۹۸۴)

☆ حضور علیہ السلام نے عورتوں کو مارنے سے منع کیا تو وہ مردوں پہ گستاخ ہو گئیں پھر مارنے کی اجازت دی تو بہت سی عورتیں (ایک رات میں ستر کے قریب) اپنے خاوندوں کی شکایت لے کر آ گئیں۔ تب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مردوں کو فرمایا: فَلَا تَجِدُوْنَ اُولٰٓئِكَ خِیَارَکُمْ۔ ایسے لوگوں کو (جو اپنی عورتوں کو مارتے ہیں) تم اچھا نہیں پاؤ گے۔(۱۹۸۵)

رونے سے کم نہ ہوں گی کبھی تیری مشکلیں
بگڑے ہوئے نصیب کو ہنس کر سنوار لے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا استدلال

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوندھنے والی، گوندھوانیوالی (جسم میں نشان لگانے لگوانے والی) منہ سے رونگھٹے نکالنے والی اور دانتوں میں سوراخ کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے۔ یہ خدا کی تخلیق میں فرق (تبدیلی) لانے والی ہیں۔ یہ خبر بنو اسد کی ایک عورت کو پہنچی جس کا نام ام یعقوب تھا۔ وہ عبداللہ کے پاس آئی اور کہنے لگی مجھے آپ سے فلاں فلاں بات پہنچی ہے۔ عبداللہ نے فرمایا جس پر حضور علیہ السلام نے لعنت فرمائی ہے میں اس پر کیسے لعنت نہ کروں۔ حالانکہ یہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ وہ بولی: میں کتاب اللہ پڑھتی ہوں میں نے اس میں یہ مسئلہ کہیں نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: اگر تم قرآن غور سے پڑھتیں تو تمہیں یہ مسئلہ مل جاتا کیا تم نے یہ نہیں پڑھا۔ وما اتکم الرسول فخذوہ۔ (الحشر)۔ اس نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ عبداللہ نے فرمایا: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ وہ بولی: مجھے معلوم ہوا ہے تمہاری بیوی بھی یہ کام کرتی ہے؟ عبداللہ نے فرمایا: جا کر دیکھ لو۔ وہ گھر گئی اور دیکھا تو اس میں یہ بات نظر نہ آئی۔ عبداللہ نے فرمایا: اگر یہ تمہاری بات سچی ہوتی تو ہم اکٹھے نہ رہتے۔ (۱۹۸۹)

☆ حضور علیہ السلام نے حضرت حفصہ کو طلاق دی پھر رجوع فرمالیا۔ (۲۰۱۶)

ایک ہی وقت میں دی گئیں تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں

عامر الشعبی کہتے ہیں: میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے ان کی طلاق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

طَلَّقَنِیْ زَوْجِیْ ثَلَاثًا وَّھُوَ خَارِجٌ اِلَی الْیَمَنِ فَاَجَازَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔ مجھے میرے خاوند نے تین طلاق دیں اور وہ یمن کی

طرف جا رہے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان اکٹھی دی ہوئیں تین طلاقوں کو) جائز قرار دیا یعنی نافذ فرما دیا۔ (۲۰۲۴ باب من طلق ثلاثا فی مجلس واحد)

☆ طلاق کے چند لمحوں کے بعد بچہ پیدا ہو گیا تو عدت پوری ہو گئی۔ (۲۰۲۶)

قرآن حکیم میں ہے: واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن۔ الطلاق

☆ جہاں خاوند کی مدت کی اطلاع ملی ہے وہیں عدت گزاری جائے۔ (۲۰۳۱)

عذر کی وجہ سے تبدیلی مکان کی اجازت ہے جیسا کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کو اجازت دی گئی۔ (۳۳-۲۰۳۲)

☆ حضرت فاطمہ بنت قیس کی تین طلاق کے بعد مکان و نفقہ نہ دینے کی روایات۔ (۳۶-۲۰۳۵)

☆ ایک عورت (عمرہ بنت الجون) سے حضور علیہ السلام نے نکاح کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب ہوئے تو اس نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ کے الفاظ کہے۔ آپ نے فرمایا: عُذْتِ بِعَظِیْمٍ اَلْحِقِیْ بِاَھْلِكِ۔ تو نے بڑی ذات کی پناہ طلب کی ہے جا اپنے گھر والوں میں چلی جا۔ (۲۰۵۰) ان کلمات سے طلاق واقع ہو جاتی ہے اسی لیے نسائی شریف میں باب مایقع بہ الطلاق کے تحت یہ روایت بیان ہوئی ہے۔

یزید بن رکانہ والی حدیث میں تین طلاق کا ذکر نہیں بلکہ ایک طلاق بائن کا ہے

یزید بن رکانہ کہتے ہیں (عن ابیہ عن جدہ) انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق البتہ (بائنہ) دی پھر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: حضور میرا ارادہ ایک طلاق دینے کا تھا، حضور علیہ السلام نے ان سے دو مرتبہ قسم لی اور اسے واپس کر دیا۔ (۲۰۵۱)

☆ شدید ضرورت کے بغیر طلاق کا سوال کرنے والی یہ جنت کی خوشبو بھی

Scanned with CamScanner

حرام ہے۔(۲۰۵۵)

☆ اِنَّمَا الطَّلَاقُ لِمَنْ اَخَذَ بِالسَّاقِ۔ طلاق کا اختیار اس کو ہے جو پنڈلی کو تھامے یعنی شوہر کو۔(۲۰۸۱)

☆ باپ کی ناپسندیدگی کی وجہ سے حضور علیہ السلام نے حضرت عبداللہ بن عمر کو حکم دیا کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور انہوں نے دے دی۔(۲۰۸۸)

اَبْوَابُ الْکَفَّارَاتِ (کفاروں کا بیان)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ سے قسم اٹھاتے وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔(۲۰۹۰) اور ان الفاظ سے لَا وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (۲۰۹۳)

☆ یہ کہنا کہ ''اگر ایسا ہوا تو میں یہودی ہوں'' اپنے لیے دوزخ واجب کرنا ہے۔(۲۰۹۹)

☆ یہ کہنا کہ ''میں اسلام سے بری ہوں'' سچا ہو یا جھوٹا نقصان ہی نقصان ہے۔(۲۱۰۰)

☆ قسم میں انشاء اللہ کہنے سے کفارہ ادا نہ ہوگا۔(۶-۵-۲۱۰۴)

☆ قسم کے کفارے میں آدھا صاع گندم (۲۱۱۲) یہ قسم کے کفارے والے آیت کے نزول سے پہلے کی بات ہے۔(۲۱۱۳)

حضور علیہ السلام نے اپنے چچا کی قسم کو ٹوٹنے سے بچا لیا

عبدالرحمٰن بن صفوان یا صفوان بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: میں فتح مکہ کے روز اپنے والد کو لے کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ''یارسول اللہ! میرے والد کے لئے بھی ہجرت سے کچھ حصہ مقرر فرمائیں'' آپ نے فرمایا: ''اب تو ہجرت نہیں ہے''۔ میں انہیں لے کر عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ میرے

والد نے کہا: ''کیا آپ نے مجھے پہچان لیا؟''۔ عباس نے کہا: ''ہاں''۔ عباس ایک قمیص میں چادر کے بغیر باہر نکلے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے فلاں کو پہچان لیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے اور ان کے درمیان کیا تعلق تھا' وہ اپنے باپ کو لے کر آیا ہے تاکہ آپ ہجرت پر بیعت کریں۔ آپ نے فرمایا: اب ہجرت نہیں۔ عباس بولے: میں آپ کو قسم دیتا ہوں' نبی کریم علیہ السلام نے ہاتھ بڑھا کر ان کا ہاتھ چھوا اور فرمایا: میں نے اپنے چچا کی قسم پوری کر دی لیکن اب ہجرت نہیں۔

ایک اور سند سے بھی یہ روایت مروی ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ یزید بن ابن زیاد کہتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ سے جہاں کے سب لوگ اسلام لے آئیں ہجرت کی ضرورت نہیں۔(۱۷-۲۱۱۶)

☆ ہوتا وہی ہے جو تقدیر میں لکھا ہے۔ نذر ماننے سے بخیل کے ہاتھوں سے مال نکل آتا ہے جو وہ نذر کے بغیر خرچ نہ کرتا۔(۲۳-۲۱۲۲)

☆ نذر مانی اور پوری نہ کی تو قسم کا سا کفارہ ادا کرے۔(۳۳-۲۸-۲۱۲۷)

اَبْوَابُ التِّجَارَاتِ (تجارتوں کا بیان)

☆ اَلتَّاجِرُ الْاَمِیْنُ الصَّدُوْقُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّھَدَآءِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ سچا' امانتدار مسلمان تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔(۲۱۳۹)

☆ تقویٰ کے ساتھ سرمایہ دار بھی ہو تو کوئی حرج نہیں تاہم متقی کے لئے سرمایہ داری سے صحت بہتر ہے اور دل کا خوش رہنا بھی ایک نعمت ہے۔(۲۱۴۱)

☆ سب سے زیادہ رنج اس مسلمان کو ہوتا ہے جسے دنیا کی فکر بھی ہو اور دین کی بھی۔ اَعْظَمُ النَّاسِ ھَمًّا اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَھُمُّ بِاَمْرِ دُنْیَاہُ وَاَمْرِ اٰخِرَتِہٖ (۲۱۴۲)

☆ بیع میں قسم اور فضول باتوں کے گناہ صدقہ سے دھل جاتے ہیں۔(۲۱۴۵)

☆ سب سے زیادہ جھوٹے رنگریز اور صراف ہوتے ہیں۔(۲۱۵۲)

☆ مال کو مہنگا بیچنے کے لئے روک لینے والا ملعون ہے۔ (٢١٥٣)

ایسا شخص خطا کار ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو جذام اور افلاس میں مبتلا فرمائے گا۔ (٢١٥٤-٥٥)

☆ دم پہ اجرت لینے اور تعلیم قرآن پہ نہ لینے کی روایات۔ (٢١٥٦-٥٧-٥٨)

☆ ممنوعہ کمائی سے گھاس خرید کر جانوروں کو کھلا دو۔ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم (٢١٦٦) اس سے بعض علماء نے سود وغیرہ کا پیسہ مسجد کی لٹیرینوں پہ استعمال کرنے کی اجازت دی کیونکہ حضور علیہ السلام نے حجام کی کمائی سے منع فرمایا اور پھر فرمایا: گھاس خرید کر جانوروں کو کھلا دو۔

☆ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا۔

بائع ومشتری کو جدا ہونے تک بیع واپس کرنے کا اختیار ہے۔ (٢١٨٣)

☆ اِنَّمَا الْبَیْعُ عَنْ تَرَاضٍ بیع باہم رضامندی سے ہے۔ (٢١٨٥)

☆ لَابَیْعَ مَالَیْسَ عِنْدَكَ۔

جو چیز تیرے پاس نہیں اس کی بیع نہیں ہو سکتی۔ (٢١٨٧)

☆ بیع نہ ہونے کی صورت میں بیعانہ ضبط کر لینا منع ہے۔ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْعُرْبَانِ اور عربان بعینہ یہی ہے کہ بیعانہ واپس نہ کیا جائے جیسا کہ اس حدیث کے تحت ابو عبداللہ سے نسائی کے متن میں ہے۔

☆ مسلمان کی بیع واپس کرنے پہ راضی ہونے والے کے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن گناہ معاف فرما دے گا۔ (٢١٩٩)

☆ خرید و فروخت میں ایک ہی بات کی جائے نہ یہ کہ بیچنے میں پہلے بہت قیمت لگائے پھر کم کرتا جائے اور خریدنے میں کم لگائے اور زیادہ کرتا جائے۔ (٢٢٠٤) (تاہم حضور علیہ السلام خود اس سے مستثنیٰ ہیں جیسا کہ اگلی حدیث میں ایسا

کر کے حضرت جابر کو نواز دیا)

اونٹ بھی واپس کر دیا اور رقم بھی دے دی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم یہ اپنا اونٹ ایک دینار میں فروخت کرتے ہو؟ اللہ تمہاری مغفرت کرے گا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ آپ ہی کا اونٹ ہے لیکن میں مدینہ پہنچ جاؤں۔ آپ نے فرمایا: اچھا دو دینار میں اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ اسی طرح حضور علیہ السلام ایک ایک دینار بڑھاتے گئے اور ہر دینار کے ساتھ فرماتے رہے اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ حتیٰ کہ آپ بیس دینار تک پہنچ گئے۔ جب میں مدینہ پہنچا تو اونٹ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: اے بلال! انہیں مال غنیمت میں سے بیس دینار دے دو اور فرمایا: یہ اونٹ بھی اپنے گھر واپس لے جاؤ۔ (٢٢٠٥)

بن مانگے دیا اور اتنا دیا ۔ دامن میں ہمارے سمایا نہیں

☆ طلوع آفتاب سے پہلے نرخ لگانا اور دودھ دینے والے جانور کو ذبح کرنا منع ہے۔ (٢٢٠٦)

☆ تجارت میں قسمیں کھانے سے بچو۔ اس سے مال تو بک جاتا ہے لیکن برکت بھی ساتھ ہی چلی جاتی ہے۔ (٢٢٠٩)

☆ پھل کو سرخ ہونے یعنی پک جانے، انگور کو سیاہ ہونے اور غلہ کو سخت ہونے سے قبل بیچنے کی ممانعت (٢٢١٧) جس نے پھل بیچا اور پھر پھلوں پہ آفت آ گئی تو بیچنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ نہ لے بلکہ لیا ہوا بھی واپس کر دے۔ (عَلٰی مَا یَاْخُذُ اَحَدُکُمْ مَالَ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ۔ اس صورت میں وہ اپنے مسلمان بھائی کا مال کس طرح لے سکتا ہے؟ (٢٢١٩)

☆ حضور علیہ السلام نے پاجامہ خریدا (مگر پہننے کا ذکر نہیں) (٢٢٢٠-٢١)

Scanned with CamScanner

☆ لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ۔ دھوکہ باز ہم میں سے نہیں ہے۔ (۲۲۲۴)

☆ قبضہ اور چیز منتقل کرنے سے پہلے بیچنے کی ممانعت۔ (۲۲۲۷-۲۹)

جو بازار میں داخل ہوا اور چوتھے کلمہ کے الفاظ پڑھے اس کو دس لاکھ نیکیاں ملتی ہیں اور دس لاکھ گناہ معاف ہوتے ہیں وَبَنٰی لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ. اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔ (۲۲۳۵)

(درسِ نظامی کے نصاب میں پڑھائے جانے والے عربی نسخہ کی پہلی جلد کا یہاں اختتام ہو رہا ہے اور دوسری جلد کی احادیث شروع ہو رہی ہیں)

صبح کا وقت بابرکت ہوتا ہے

حضرت صخر غامدی فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا۔ اے اللہ! میری امت کے لئے صبح کا وقت بابرکت بنا دے۔ حضور علیہ السلام جب بھی کوئی لشکر روانہ فرماتے تو صبح کے وقت ہی روانہ کرتے اور حضرت صخر خود ایک تاجر تھے۔ یہ اپنا مال صبح کے وقت تجارت کے لئے روانہ کرتے۔ فَاَثْرٰی وَکَثُرَ مَالُہٗ۔ جس کی وجہ سے یہ بہت مالدار ہو گئے۔ (۲۲۳۶)

☆ جس نے کوئی چیز بیچتے وقت اس کا عیب ظاہر نہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں مبتلا رہے گا اور فرشتے اس پہ ہمیشہ لعنت بھیجتے رہیں گے۔ (۲۲۴۷)

☆ ماں، بچے اور دو بھائیوں کے درمیان جدائی ڈالنے والا لعنتی ہے۔ (۲۲۵۰)

یعنی ماں، بیٹا یا دو بھائی غلام ہیں تو ایک کو بیچنا اور دوسرے کو نہ بیچنا۔

☆ حضور علیہ السلام نے غلام بیچا تو اس طرح تحریر لکھی۔ یہ تحریر خالد بن ہوذہ کو دی گئی ہے کہ اس نے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ایک غلام یا باندی کو خریدا جس میں کوئی عیب یا بیماری نہیں نہ وہ چوری کا مال ہے نہ حرام کا، یہ خرید وفروخت ایک مسلمان کی ایک مسلمان سے ہوئی ہے۔ (۲۲۵۱)

☆ ردی کھجوروں کو عمدہ کھجوروں کے بدلے بیچنا ناجائز ہے (بلکہ کھجوروں کو

پیسوں کے ساتھ بیچو اور ان پیسوں سے پھر عمدہ کھجوریں خرید لو) (۲۲۵۶)

☆ سونے کو چاندی کے بدلے نقد بیچنے میں حرج نہیں، ادھار بیچنا سود ہے۔ (۲۲۵۸-۶۰)

☆ ایک جانور کو دوسرے کے عوض ادھار فروخت کرنے کی ممانعت۔ (۲۲۷۰)

نقد کی اجازت ہے چاہے ایک کو دو کے عوض فروخت کرے۔ (۷۱)

سود خور کا حال

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے اور ان کے اندر سانپ نظر آ رہے تھے۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے ان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: ھٰٓؤُلَاءِ اَکَلَۃُ الرِّبَا۔ یہ سود کھانے والے ہیں۔ (۲۲۷۳) فرمایا: سود ستر گناہوں کا مجموعہ ہے جن میں سے چھوٹے سے چھوٹا گناہ یہ ہے۔ اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّہٗ۔ بندہ اپنی ماں سے نکاح (بدکاری) کرے۔ (۲۲۷۴) فرمایا: اَلرِّبَا ثَلَاثَۃٌ وَّسَبْعُوْنَ بَابًا۔ سود کے تہتر دروازے ہیں۔ (۲۲۷۵) فرمایا: سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کا گواہ بننے والے اور لکھنے والے پر لعنت۔ (۲۲۷۷)

فرمایا: لوگوں پہ ایسا زمانہ آئیگا کہ کوئی بھی سود سے نہ بچ سکے گا جو سود نہ کھائے گا اس کو بھی اس کا غبار ضرور پہنچے گا۔ (۲۲۷۸)

فرمایا: مَا اَحَدٌ اَکْثَرَ مِنَ الرِّبَا اِلَّا عَاقِبَۃُ اَمْرِہٖ اِلٰی قِلَّۃٍ.

سود کا مال آخر کار گھٹ جاتا ہے۔ (۲۲۷۹)

☆ حضرت سائب نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسول اللہ! کُنْتَ شَرِیْکِیْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَکُنْتَ خَیْرَ شَرِیْکٍ کُنْتَ لَاتُدَارِیْنِیْ وَلَا تُمَارِیْنِیْ۔ آپ زمانہ جاہلیت میں میرے شریک (ساتھی) تھے تو آپ بہترین شریک

Scanned with CamScanner

ثابت ہوئے نہ آپ نے کبھی مجھ سے مقابلہ کیا اور نہ کبھی جھگڑا کیا۔ (۲۲۸۷)

تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے

ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس مال بھی ہے اور اولاد بھی اور میرے والد میرا سارا مال ختم کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا: اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ۔ تو اور تیرا سارا مال تیرے باپ ہی کا ہے۔ (۲۲۹۱) ایک شخص نے عرض کیا: میرے باپ نے میری دولت ختم کر دی ہے تو آپ نے یہی فرمایا۔ مزید فرمایا: اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ اَمْوَالِكُمْ۔ تمہاری اولاد تمہاری پاکیزہ تر کمائی ہے پس تم اپنے مالوں سے کھاؤ۔ (۲۲۹۲)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غلام کی دعوت کو بھی شرف قبولیت بخشا کرتے تھے۔ (۲۲۹۶)

☆ حضور علیہ السلام کی تعلیمات کا اثر غلاموں پہ ایسا ہوا کہ ایک غلام نے عرض کیا: جب میرا مالک مجھے کوئی شئی دیتا ہے تو میں اوروں کو کھلا دیتا ہوں تو میرا مالک مجھے اس سے منع کرتا ہے اور یارسول اللہ! میں غرباء کو کھلائے بغیر رہ نہیں سکتا۔ فَقَالَ الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا۔ فرمایا: تم دونوں کو اجر ملے گا۔ (۲۹۹۷)

دل ان کو دے دیا میں نے　　سوچتا ہوں کیا کیا میں نے
زخم جو پڑے دل پر　　ان کو اشکوں سے سی لیا میں نے

غریبوں کا والی غلاموں کا مولیٰ

بنی غُبر قبیلے کے ایک شخص عباد بن شرجیل کا بیان ہے کہ ایک قحط والے سال میں مدینہ شریف گیا اور ایک باغ پر سے میرا گزر ہوا' میں نے انگوروں کا ایک گچھا توڑا اور اسے کھا لیا اور کچھ خوشے اپنی چادر میں رکھ لیے۔ اتنے میں باغ کا مالک آ گیا اور اس نے مجھے مارا بھی اور میرے کپڑے بھی چھین لئے۔ میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ماجرا پیش کیا تو آپ نے باغ کے مالک سے فرمایا:

مَا اَطْعَمْتَهٗ اِذْ كَانَ جَائِعًا اَوْ سَاغِبًا۔ وَلَا عَلَّمْتَهٗ اِذْ كَانَ جَاهِلًا۔ جب وہ بھوکا تھا تو تو نے اسے کھلایا کیوں نہیں اور جب وہ جانتا نہیں تھا تو تو نے اسے بتایا کیوں نہیں۔ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرد الیہ ثوبہ۔ فرمایا: اس کے کپڑے واپس کر دے اور ساتھ ہی حکم دیا کہ اس کو ایک وسق یا آدھا وسق غلہ دے دو۔ (یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ادائیگی فرمائی) ۲۲۹۸

اسی طرح کے ایک اور واقعہ میں ایک لڑکے کو فرمایا (درختوں پہ) پتھر نہ مارا کر اور جو نیچے پڑا ہو وہ کھا لیا کر پھر اس کے سر پہ شفقت کا ہاتھ پھیرا اور یوں دعا کی: اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهٗ۔ اے اللہ! اس کو شکم سیر کر دے۔ (۲۲۹۹)

نظر میں رنگ ٹھہرے ہیں تو ان کے گیت گانے سے
کھلے ہیں پھول جو دل میں تو وہ ان کے کھلانے سے
ضیاء جس کو سمجھتی ہے یہ دنیا چاند سورج کی
وہ ساری روشنی ہے نقش پا کے جگمگانے سے
کہاں ترتیب تھی کوئی کہاں کوئی سلیقہ تھا
یہ نظم دو جہاں قائم ہوا ہے ان کے آنے سے
توجہ مل گئی سرکار کے لطف و کرم کے ساتھ
بنے ہیں کام کیا کیا ایک دامن بھیگ جانے سے

آپ ہیں رحمت غفار رسولِ عربی

حضرت ابوسعید کا بیان ہے کہ (ایک موقع پہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی گلے پر تیرا گزر ہو تو چرواہے کو تین بار آواز دے لے پھر اگر وہ تیری آواز سن لے تو فبہا ورنہ دودھ پی لے (مجبوری ہے) اور ضرورت سے زیادہ پی کر خرابی نہ کرنا اسی طرح جب تیرا کسی باغ پر سے گزر ہو تو باغ والے کو تین مرتبہ آواز دے لے۔ اگر وہ سن لے تو بہتر ورنہ نقصان پہنچائے بغیر کھا لے (نقصان پہنچانا یہ ہے کہ

Scanned with CamScanner

کھانے کے علاوہ ساتھ بھی باندھ لے)(۲۳۰۱)

آپ ہیں رحمت غفار رسول عربی — ہم گناہگار و سیاہ کار رسول عربی
ہم ہیں رحمت کے طلبگار رسول عربی — آپ کے طالب دیدار رسول عربی
ناظم کون و مکاں آپ کو خالق نے کیا — آپ ہیں مالک و مختار رسول عربی
قافلہ ایک خدائی کا ازل سے ہے رواں — آپ ہیں قافلہ سالار رسول عربی
دہر کی بات کوئی آپ سے پوشیدہ نہیں — آپ ہیں محرم اسرار رسول عربی
آپ کے گنبد خضریٰ کی تجلی پہ نثار — کعبۃ اللہ کے انوار رسول عربی
قابل رشک ملی صحت ایمان اس کو — جو ہوا آپ کا بیمار رسول عربی
کسی قیمت پہ نہ دنیا کی مسرت لے گا — آپ کے غم کا خریدار رسول عربی
آپ کے عشق سے ہر عزم ہے پتھر کی لکیر — ورنہ اک ریت کی دیوار رسول عربی
بخدا آپ کے اذکار میں پاتا ہے سکوں — یہ عزیز از ہمہ افکار رسول عربی

(عزیز حاصل پوری)

بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اَلشَّاۃُ مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّۃِ۔ بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے(۲۳۰۶) اس لیے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کو فرمایا: اِتَّخِذِیْ غَنَمًا فَاِنَّ فِیْھَا بَرَکَۃً۔ بکریاں پالا کر، ان میں برکت ہوتی ہے۔(۲۳۰۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امیروں کو بکریاں پالنے کا اور غریبوں کو مرغیاں پالنے کا حکم دیا اور فرمایا: جب امیر لوگ مرغیاں پالنا شروع کردیں گے تو اللہ تعالیٰ اس گاؤں کی تباہی کا حکم صادر فرما دے گا۔
(۲۳۰۷)

(اگر یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہو تو ہو سکتا ہے امیر کے مرغی پالنے میں

غریب کی حق تلفی کی وجہ سے فرمایا ہو۔ دیکھیے حاشیہ نمبر۳، ص ۱۶۸)

بَابُ الْاَحْکَام (فیصلوں کا بیان)

☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یمن جانے سے پہلے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نوجوان ہوں اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے بارے میں نہیں جانتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور یہ دعا کی: اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَلْبَہٗ وَثَبِّتْ لِسَانَہٗ۔ اے اللہ! اس کے دل کو ہدایت عطا کر اور اس کی زبان کو ثابت قدم رکھ۔ حضرت علی فرماتے ہیں: فَمَا شَکَکْتُ بَعْدُ فِیْ قَضَاءٍ بَیْنَ اثْنَیْنِ۔ اس کے بعد مجھے دو شخصوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی دقت محسوس نہیں ہوئی۔(۲۳۱۰)

درِ کرم پہ ہوں حاضر نظر ذرا کیجے — مریضِ خستہ ہوں درماں کوئی برا کیجے
مرے دکھوں کا مداوا کوئی نہ کر پایا — بلا لیا جو آقا تو کچھ دوا کیجے
درِ قبول پہ جو باریاب ہو پل میں — مرے لیے میرے آقا وہی دعا کیجے
وفور درد سے رہتا ہے مضطرب الیاس — سکون قلب کی دولت اسے عطا کیجے

☆ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ۔ رشوت دینے والے اور لینے والے پہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔(۲۳۱۳)

☆ حق معلوم کر کے اس کے مطابق فیصلہ کرنے والا قاضی جنتی ہے اور نادانی میں یا ظلم کے ساتھ فیصلہ کرنے والا دوزخی ہے۔(۲۳۱۵)

☆ دوسرے مسلمان کا حق (اگرچہ پیلو کی مسواک جتنا ہی ہو) مارنے والے پر جنت کو حرام اور دوزخ کو واجب کر دیا جاتا ہے۔(۲۳۲۴)

☆ یہودی سے قسم لینی ہو تو یوں لی جائے کہ میں تجھے اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پہ تورات کو نازل فرمایا۔(۲۸-۲۳۲۷)

☆ حضرت حفصہ کا پیالا توڑنے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

Scanned with CamScanner

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پہ ناراض نہ ہوئے۔ (۲۳۴۳)

☆ حضرت علی المرتضیٰ سے ایک فیصلہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی نظر آنے لگیں۔ (۲۳۴۸)

☆ کاہنہ عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشان دیکھ کر بتا دیا کہ یہ شخص حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ مشابہ ہے۔ اس کے بیس برس بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا۔ (۲۳۵۰)

دعائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک بچے کے والدین، جن میں سے ایک کافر تھا دوسرا مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے ان میں سے ہر ایک بچہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو اختیار دیا کہ جس کے ساتھ چاہے، چلا جائے۔ چنانچہ بچہ کافر کی طرف جھکا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اَللّٰھُمَّ اھْدِہٖ۔ اے اللہ! اس کو ہدایت سے نواز دے۔ فَتَوَجَّہَ اِلَی الْمُسْلِمِ فَقَضٰی لَہٗ بِہٖ۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے) بچہ مسلمان کی طرف چلا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ (۲۳۵۲)

بہانہ ڈھونڈنے والے کی رحمت کا ٹھکانہ کیا
نہ جانے کب عطا کر دیں وہ کیا کیا کس بہانے سے
مرا تو تجربہ ہے آزما کر کوئی بھی دیکھے
بڑے ہی کام بنتے ہیں مدینے آنے جانے سے
کبھی وہ دل شکستہ جاں گرفتہ ہو نہیں سکتا
جسے مسرور نسبت ہے نبی کے آستانے سے

اَبْوَابُ الشَّهَادَاتِ (گواہیوں کا بیان)

☆ فرمایا: سب سے بہترین لوگ میرے زمانے والے ہیں پھر ان کے بعد والے، پھر ان کے بعد والے پھر ایسے لوگ آئیں گے۔ تَبْدُرُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ۔ جن کی قسم گواہی سے پہلے ہوگی اور گواہی قسم سے پہلے۔ (۲۳۶۲)

☆ حضرت عمر نے لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: قَامَ فِيْنَا مِثْلَ مَقَامِيْ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایسے ہی کھڑے ہوئے جس طرح کہ میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں۔ (۲۳۶۳)

☆ سب سے اچھے گواہ وہ ہیں جو طلب کرنے سے پہلے گواہی دیں۔ (۲۳۶۴)

☆ نہ تو خیانت کرنے والے مرد اور عورت کی گواہی جائز ہے نہ اس شخص کی جسے اسلام میں حد لگ چکی ہو اور نہ ہی اپنے بھائی سے حسد کرنے والے کی۔ (۲۳۶۶)

☆ حضرت خریم بن فاتک اسدی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد ان لفظوں سے خطبہ ارشاد فرمایا:

عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ

جھوٹی گواہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے برابر قرار دی گئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی: وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ۔ (الحج:۳۱) اور بچو جھوٹی بات سے ایک اللہ کے ہو کر کہ اس کا ساجھی کسی کو نہ کرو۔

☆ فرمایا: لَنْ تَزُوْلَ قَدَمَا شَاهِدِ الزُّوْرِ حَتّٰى يُوْجِبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ۔ جھوٹی گواہی دینے والا ہمیشہ جھوٹی گواہی دیتا رہے گا تا آنکہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے

Scanned with CamScanner

دوزخ کو واجب کردے گا۔ (۲۳۷۳)

☆ حضور علیہ السلام نے اہل کتاب کی ایک دوسرے پر گواہی جائز قرار دی۔ (۲۳۷۴)

اَبْوَابُ الْھِبَاتِ (ھبہ وغیرہ کا بیان)

☆ والدین اولاد کو کوئی چیز ہبہ کریں تو اس میں برابری کریں۔ (بلا وجہ ایک کو دینا اور باقیوں کو نہ دینا جائز نہیں ہے۔ (۲۳۵۷)

☆ کوئی چیز ہبہ کرکے لوٹانا باپ کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں ہے۔ (۲۳۷۷-۷۸)

☆ عمریٰ (عمر بھر کے لئے کسی کو کوئی چیز دے دینے) سے وہ شخص اس شئی کا مالک ہوگیا اور اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء کی ہوگی۔ (۲۳۸۱)

☆ رقبیٰ (کسی کو اس شرط پہ مثلاً مکان دینا کہ اگر تو پہلے مرگیا تو مکان میرا ہوگا اور اگر میں پہلے مرگیا تو مکان تیرا) جس کے لئے رقبیٰ کیا جائے گا وہ زندگی میں اور موت کے بعد اس کا ہو جائے گا۔ (۲۳۸۲)

☆ کوئی چیز کسی کو ہبہ کرکے لوٹانے کو کتے کی قے سے مثال دی گئی کہ جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ قے کرکے پھر چاٹنا شروع کر دیتا ہے۔

اَلْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ (۲۳۸۶)

☆ اَلرَّجُلُ اَحَقُّ بِھِبَتِہٖ مَالَمْ یُثَبْ مِنْھَا۔ آدمی اپنے ہبہ (کو واپس لینے) کا زیادہ حقدار ہے جب تک اس کا معاوضہ نہ لے۔ (۲۳۸۷)

☆ عورت کے لئے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال سے صدقہ کرنا جائز نہیں۔ اِذَا ھُوَ مَلَکَ عِصْمَتَھَا۔ کیونکہ وہ اس کی عصمت کا مالک ہے۔ (۲۳۸۸)

☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی زوجہ (خیرہ) حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کی خدمت اقدس میں اپنے زیورات لے کر آئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں انہیں صدقہ کرنا چاہتی ہوں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: عورت کے لئے خاوند کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنا جائز نہیں۔ کیا تم نے کعب سے اجازت لی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کعب کے پاس بھیجا کہ کیا تم نے خیرہ کو زیورات صدقہ کرنے کی اجازت دی ہے؟ کعب نے جواب دیا: جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیرہ کا صدقہ قبول فرمالیا۔ (۲۳۸۹)

اَبْوَابُ الصَّدَقَاتِ (صدقات کا بیان)

☆ کوئی چیز صدقہ کرکے نہ اس کو واپس لیا جائے اور نہ خریدا جائے۔ (۲۳۹۰-۹۲)

☆ والدین کو کوئی چیز دی تو ان کے انتقال کے بعد بطور میراث پھر بیٹے کے پاس آ گئی تو لے سکتا ہے۔ (۲۳۹۴-۹۵)

☆ امانت ضائع ہوگئی تو اس پر تاوان نہ آئیگا۔ (بشرطیکہ حفاظت میں کوتاہی نہ کرے) (۲۴۰۱)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے حضرت عروہ البارقی مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی انہیں نفع ہوتا۔ (۲۴۰۲) فکَانَ لَوِ اشْتَرَی التُّرَابَ لَرَبِحَ

ہوئے آپ جلوہ نما کملی والے — کھلے پھول کیا جا بجا کملی والے
زمانہ مجھے دیکھتا کملی والے — مچل کر اگر جھومتا کملی والے
نظارے تو کیا کیا نہ دیکھے جہاں نے — مگر آپ کا نقش پا کملی والے
سنا نام نامی تو دل نے تڑپ کر — پکارا ہے صل علیٰ کملی والے
بہشت بریں کا وہ حق دار ٹھہرا — مدینے میں جو مر گیا کملی والے

جہاں سے بھی آیا ہواؤں کا جھونکا — اسی سمت تکتا رہا کملی والے
کرم آپ کا جب بھی یاد آئے مجھ کو — ہمیشہ ہی میں رو پڑا کملی والے
مدینے کو جس نے محبت سے دیکھا — وہ پھر اور کیا دیکھتا کملی والے
نہ بھولا نہ بھولے گا مسرور کیفی — مدینے کی ٹھنڈی ہوا کملی والے

آتا ہے غریبوں سے انہیں پیار کچھ ایسا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص نے اپنے قرضدار کا پیچھا کیا جس کے ذمہ بیس دینار تھے۔ اس نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں جو میں تمہیں دوں۔ قرض خواہ نے کہا: خدا کی قسم! جب تک تو میرا قرض ادا نہ کرے گا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔ وہ اسے پکڑ کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں لے گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اسے کتنی مہلت دے سکتا ہے؟ اس نے کہا: ایک ماہ کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تو اس کو مہلت دے دے، میں اس کا ضامن ہوتا ہوں۔ جب ایک ماہ پورا ہوا تو مقروض خود قرضہ کی رقم لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ترے پاس یہ دولت کہاں سے آئی؟ اس نے کہا: مجھے ایک خزانہ میں سے ملے ہیں۔ آپ نے فرمایا: خزانہ میں بھلائی نہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہ کا قرض اپنے پاس سے ادا کیا۔ (٢۴٠٦)

آنسو میری آنکھوں میں نہیں آئے ہوئے ہیں
دریا تیری رحمت کے لہرائے ہوئے ہیں

☆ قرض اگر ناجائز کام کے لئے نہ لیا ہو تو قرض ادا کرنے تک اللہ تعالیٰ مقروض کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس حدیث کو سن کر حضرت عبداللہ بن جعفر اپنے خزانچی کو فرمایا کرتے: جاؤ میرے لیے قرض لے آؤ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ ایک رات بھی ایسی گزاروں کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ نہ ہو۔ (٢۴٠٩)

☆ تکبر، چوری اور قرض سے بری ہو کر مرنے والا جنت میں داخل ہوگا۔ (٢۴١٢)

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا: مَا عَمِلْتَ۔ تو نے کیا عمل کیا؟ اس نے عرض کیا: اِنِّیْ کُنْتُ اَتَجَوَّزُ فِی السِّکَّةِ وَالنَّقْدِ وَاُنْظِرُ الْمُعْسِرَ۔ میں لوگوں کو نقد مال دیتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا۔ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔ حضرت ابو مسعود فرماتے ہیں: اَنَا قَدْ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں نے خود یہ حدیث حضور علیہ السلام سے سنی ہے۔ (٢۴٢٠)

گالیاں دیتا ہے کوئی تو دعا دیتے ہیں

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جو اپنا حق یا قرض طلب کرتا تھا۔ اس نے آپ کے ساتھ سخت کلامی کی جس سے آپ کے صحابہ برانگیختہ ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض خواہ کو مقروض پر سختی کرنے کا اس وقت تک حق حاصل ہے جب تک وہ قرض ادا نہ کرے۔ (٢۴٢٥)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک اعرابی حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں اپنے قرضے کے تقاضے کے لئے آیا اور اس نے درشت کلامی کی اس نے آپ کو یہ بھی الفاظ کہے کہ اگر آپ نے میرا قرضہ نہ ادا کیا تو میں آپ کو بدنام کروں گا۔ یہ سن کر صحابہ نے اسے ڈانٹا اور کہا: کیا تو یہ نہیں جانتا کہ کس سے باتیں کر رہا ہے؟ اس نے کہا: میں اپنا حق مانگ رہا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قرضداروں کی طرفداری کیوں نہیں کرتے؟ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی خولہ بنت قیس کے پاس بھیجا کہ تمہارے پاس اگر کھجوریں

ہوں تو ہمیں دے دو جب ہمارے پاس آئیں گی تو ادا کر دیں گے۔ خولہ نے جواب دیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں کیوں نہ دوں گی' خولہ نے کھجوریں بھیجیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی کا قرضہ ادا فرمایا اور اسے کھانا کھلایا۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! آپ نے میرا پورا پورا حق ادا فرمایا۔ بہترین لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ وہ قوم کبھی پاک نہیں ہو سکتی جس کا کمزور شخص اپنا قرضہ نہ لے سکے۔ (۲۴۲۶)

ے دو عالم کا امداد گار آ گیا ہے — امیں آ گیا غمگسار آ گیا ہے
غریبوں کی جاں کو یتیموں کے دل کو — سکوں ہو گیا ہے قرار آ گیا ہے
اصول محبت ہے پیغام جس کا — وہ محبوب پروردگار آ گیا ہے
اب انساں کو انساں کا عرفان ہو گا — یقین ہو گیا' اعتبار آ گیا ہے
بجھے گا نہ جس کا چراغ محبت — وہ پیغمبر ذی وقار آ گیا ہے
زمانے کو اب اپنی منزل مبارک — رسولوں کا اب تاجدار آ گیا ہے

(احسان دانش)

قرض دینے کا ثواب صدقہ دینے سے زیادہ ہے' کیوں؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میں نے جنت کے دروازے پہ لکھا ہوا پایا کہ صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا اٹھارہ گنا۔ میں نے جبریل امین علیہ السلام سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا: لِاَنَّ السَّائِلَ يَسْاَلُ وَعِنْدَهُ وَالْمُسْتَقْرِضُ لَا يَسْتَقْرِضُ اِلَّا مِنْ حَاجَةٍ اس لیے کہ سائل کے پاس مال ہوتا ہے پھر بھی سوال کر بیٹھتا ہے اور قرض مانگنے والا حاجت کی بنا پر ہی قرضہ مانگتا ہے۔ (۲۴۳۱)

☆ جس کو قرضہ دیا ہے اس کا تحفہ وغیرہ قبول نہ کیا جائے اور نہ اس کی سواری پہ سوار ہو الا یہ کہ تحائف کا سلسلہ پہلے سے چل رہا ہو۔ (۲۴۳۲)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی وسعت کہ صحابی نے عرض کیا: ایک عورت نے میرے مرحوم بھائی پہ دو دینار قرض کا دعویٰ کیا ہے جبکہ اس عورت کے پاس گواہ نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَاَعْطِهَا فَاِنَّهَا مُحِقَّةٌ۔ اس کو دے دو کیونکہ وہ سچی ہے۔ (۲۴۳۳)

ے یہ علم غیب ہے کہ رسول کریم نے
خبریں وہ دیں کہ جن کی کسی کو خبر نہ تھی

مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ حضور تشریف لے آئے ہیں تو برکت ضرور ہو گی:

حضرت جابر بن عبداللہ عنہما فرماتے ہیں: جب ان کے والد (غزوۂ احد میں) شہید ہو گئے تو ان کے ذمے ایک یہودی کے تیس وسق (کھجوروں کے قرضہ) تھا۔ میں نے اس یہودی سے مہلت مانگی لیکن اس نے انکار کر دیا۔ حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں گفتگو کی تا کہ آپ سفارش کر دیں تو حضور علیہ السلام اس یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: تم اپنے قرضہ میں جابر کے باغ میں جو کھجوریں ہیں وہ لے لو' تو اس نے انکار کر دیا۔ آپ نے اس سے مہلت مانگی لیکن اس نے تب بھی انکار کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں تشریف لے گئے۔ اس میں گھومے پھرے اور فرمایا: اے جابر کھجوریں توڑ کر اس کا قرضہ ادا کر دو۔ جب کھجوریں کاٹی گئیں تو تیس وسق قرضہ ادا کرنے کے بعد بارہ وسق زیادہ نکلیں۔ جابر اس بات کی اطلاع دینے کے لئے حضور علیہ السلام کی خدمت میں آئے تو حضور علیہ السلام موجود نہ تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو حضرت جابر نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی کھجوریں پوری ہو گئیں اور اس کے علاوہ اتنا اتنا مال بچا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جا کر تم عمر کو بتا دو۔ حضرت جابر' حضرت عمر کے پاس گئے اور انہوں نے انہیں واقعہ کی خبر دی تو حضرت عمر نے فرمایا: میں تو اسی وقت سے جانتا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور

درختوں میں گھومے تھے کہ اللہ تعالیٰ اب ان میں برکت نازل فرمائے گا۔ (۲۴۳۴)

آمد ہے اس پیمبر عالی مقام کی	آنے لگیں صدائیں درودوسلام کی
ہر چیز ان کے واسطے تخلیق کی گئی	کیا شان ہے رسول علیہ السلام کی
جس نے نبی کی یاد کو دل میں بسالیا	اللہ نے اس پہ آتش دوزخ حرام کی
اللہ جانتا ہے محمد کا مرتبہ	انسان کو خبر کہاں ان کے مقام کی
سرکار اب مجھے بھی مدینے بلائیے	یہ عرض اب قبول ہو اپنے غلام کی
سرکار کی نظر سے بنے فخر کائنات	کیا شان پوچھتے ہو صحابہ کرام کی
عابد ہو بعد موت کے خاک رہ حجاز	واللہ اسے نمود کی خواہش نہ نام کی

(عابد نظامی)

اَبْوَابُ الرَّهُوْنِ (رہن کا بیان)

☆ حضور علیہ السلام کے وصال کے وقت آپ کی زرہ مبارک یہودی کے پاس گروی تھی جو آپ نے تیس صاع جو کے بدلے اس کے حوالے کی ہوئی تھی۔ (۲۴۳۹)

☆ اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُهٗ۔ مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دو۔ (۲۴۴۳)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی مسکینی کے دور کو یاد کر کے اللہ کا شکر ادا کرتے کہ اب ابوہریرہ کو اللہ نے پیشوا بنا دیا ہے۔ (۲۴۴۵)

☆ حضرت علی نے حضور علیہ السلام کی بھوک مٹانے کے لئے یہودی کے ہاں مزدوری کی (۲۴۴۶) اسی طرح ایک انصاری صحابی نے بھی کیا۔ (۲۴۴۸)

☆ حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے ہمیں پیداوار لینے کی صورت میں زمیں مزارعت پر دینے سے منع فرمایا ہے نہ کہ روپیہ لینے سے منع کیا۔ (۲۴۵۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ رافع کی

مغفرت فرمائے میں ان سے زیادہ اس حدیث سے واقف ہوں، ایک دن حضور علیہ السلام کے پاس دو شخص آئے جن کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہے جب تم آپس میں لڑتے ہو تو زمین کرائے پر نہ دیا کرو تو رافع نے صرف آخری الفاظ سن لیے۔ (۲۴۶۱) حضرت زید کا یہ بیان حدیث (۲۴۶۰) کے بارے میں ہے، جس میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: تم زمین دینا چاہو تو اپنے بھائی کو بلا نفع دے دو یا اسے چھوڑ دو۔ یعنی مفت میں دینا بہتر ہے جیسا کہ ابن عباس سے ہے۔ (۲۴۶۴)

☆ حضور علیہ السلام کے مشورے پہ عمل کرنا ضروری نہیں۔ جیسا کہ درختوں کو پیوند کاری کرنے کے عمل پر آپ نے فرمایا۔ (۲۴۷۰)

☆ کسی کو آگ و نمک دینا اتنا ثواب ہے کہ جو چیز بھی اس آگ اور نمک سے تیار ہوگی ہر اس چیز کو صدقہ کرنے کا۔ (۲۴۷۴)

اَبْوَابُ الشُّفْعَةِ (شفعہ کا بیان)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَتْ لَهٗ نَخْلٌ اَوْ اَرْضٌ فَاَرَادَ بَیْعَهَا فَلْیَعْرِضْهَا عَلٰی جَارِهٖ

جس کے پاس باغ یا زمین ہو اور وہ اس کو بیچنے کا ارادہ کرے تو ہمسائے کو بتائے بغیر نہ بیچے۔ (۲۴۹۳)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهٖ یَنْتَظِرُ بِهَا وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِیْقُهُمَا وَاحِدٌ (۲۴۹۴)

Scanned with CamScanner

پڑوسی اپنے پڑوسی کے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے اگر دونوں کا ایک راستہ ہو اور پڑوسی موجود نہ ہو تو اس کی انتظار کر لی جائے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمین میں شفعہ کا حق قرار دیا ہے، جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو اور جب حدود معین ہو جائیں تو پھر کوئی شفعہ نہیں ہے۔ (۲۴۹۷)

☆ اَلشُّفْعَةُ كَحَلِّ الْعِقَالِ۔ شفعہ اونٹ کی رسی کھول دینے کی طرح نا قابل اعتبار ہے۔ (۲۵۰۰)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَاشُفْعَةَ لِشَرِيْكٍ عَلٰى شَرِيْكٍ اِذَا سَبَقَهٗ بِالشِّرَاءِ وَلَا لِصَغِيْرٍ وَّلَا لِغَائِبٍ۔ جب شریک شفعہ خرید چکا ہو تو اب دوسرے شفعہ کا کوئی حق نہیں اور نہ بچے کا حق ہے اور نہ غائب کا۔ (۲۵۰۱)

اَبْوَابُ اللُّقْطَةِ

(گری پڑی یعنی گمشدہ چیز کے بیان میں)

☆ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ۔
مسلمان کی گمشدہ چیز دوزخ کی آگ ہے (لہٰذا اس کو ہڑپ کرنے کے لیے نہ اُٹھایا جائے) (۲۵۰۲)

☆ لَا يُؤْوِي الضَّالَّةَ اِلَّا ضَالٌّ۔ گمشدہ چیز کو وہی ٹھکانہ دے گا جو خود گمراہ ہوگا۔ (۲۵۰۳)

☆ گمشدہ چیز کا ایک سال تک اعلان کرتے رہنے کا حکم دیا گیا، اس کے بعد اگر مالک نہ ملے تو اپنے مال میں شامل کر لو۔ (پھر جب بھی مالک ملے اسے اپنے مال میں سے اتنا دے دو) (۲۵۰۴)

☆ گمشدہ چیز ملے تو اس پہ ایک یا دو عادل گواہ بنا لئے جائیں۔ (۲۵۰۵)

☆ ایک شخص کو سو اشرفیاں ملیں تو اس کو تین سال تک اعلان کرتے رہنے کا حکم دیا گیا۔ (۲۵۰۶)

☆ اعلان وغیرہ کے بعد وہ چیز استعمال کر لی پھر مالک آ جائے تو ادائیگی لازم ہے۔ ثُمَّ كُلْهَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ۔ (۲۵۰۷)

جو اللہ پہ بھروسہ کرے............

حضرت مقداد بن عمرو کہتے ہیں: وہ قضائے حاجت کے لئے ایک دن بقیع کی طرف گئے اور لوگ اس زمانہ میں دو دو تین تین روز بعد قضائے حاجت کے لئے جاتے تو وہ (فقر و فاقہ اور معمولی خوراک کھانے کی وجہ سے) اونٹ کی طرح مینگنیاں کرتے۔ میں ایک ویرانہ میں قضائے حاجت کے لئے بیٹھا تو ایک سوراخ میں سے ایک چوہا نکلا اور اس نے ایک اشرفی نکالی۔ پھر وہ اندر گیا اور دوسری نکال کر لایا حتیٰ کہ وہ سترہ ہو گئیں۔ اس کے بعد ایک سرخ رنگ کا کپڑا لے کر آیا۔ مقداد کہتے ہیں میں نے کپڑے کو اٹھایا تو اس میں ایک اور اشرفی تھی۔ میں انہیں لے کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کرتے ہوئے عرض کیا: اس کا صدقہ لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا: اسے لے کر واپس جاؤ اس کا کوئی صدقہ نہیں۔ اللہ تمہیں اس میں برکت دے۔ پھر آپ نے فرمایا: شائد تو نے سوراخ میں ہاتھ ڈالا تھا۔ میں نے عرض کیا: نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر عزت عطا فرمائی، جب مقداد کی وفات ہوئی تو ان میں سے ایک دینار تب بھی باقی تھا۔ (۲۵۰۸)

اللہ جس کو چاہے بغیر حساب کے رزق عطا فرمائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگلے زمانے میں ایک شخص نے دوسرے سے زمین خریدی تو اس میں سونے کا

ایک بھرا ہوا گھڑا برآمد ہوا۔ اس نے فروخت کرنے والے سے کہا: میں نے زمین خریدی ہے یہ گھڑا نہیں خریدا۔ اس نے جواب دیا: میں نے زمین اور اس کے اندر جو کچھ تھا سب فروخت کر دیا ہے لہٰذا یہ بھی تمہیں ہی لینا ہوگا۔ الغرض! دونوں میں جھگڑا ہوگیا تو یہ دونوں ایک شخص کے پاس فیصلہ لے گئے۔ اس نے پوچھا: کیا تم دونوں کی اولاد ہے؟ ایک نے جواب دیا: ہاں! میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے جواب دیا: میری ایک لڑکی ہے۔ اس نے کہا: اچھا اس لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور یہ دونوں کو دے دو کہ اس میں سے خرچ بھی کریں اور صدقہ بھی کریں۔ (۲۵۱۱)

اَبْوَابُ الْعِتْقِ (غلاموں کی آزادی کا بیان)

☆ مدبر (جس کو اس کے مالک نے کہہ دیا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے) کو فروخت کرنے کی روایات۔ (۱۳-۲۵۱۲) اَلْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ۔ مدبر میت کے تہائی مال سے آزاد ہوگا۔ (۲۵۱۴) قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ اَصْلٌ۔ امام ابن ماجہ فرماتے ہیں اس حدیث کی کوئی اصل نہیں یعنی صحیح نہیں (اس کے باوجود اس کو اپنی کتاب میں درج فرما رہے ہیں)

☆ اَیُّمَا رَجُلٍ وَلَدَتْ اَمَتُہٗ مِنْہُ فَھِیَ مُعْتَقَۃٌ عَنْ دُبُرٍ مِّنْہُ۔ جس لونڈی سے مالک کی اولاد پیدا ہوگئی وہ مالک کے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گی۔

(۲۵۱۵)

☆ حضرت ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں (حضرت ماریہ قبطیہ) کا ذکر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَعْتَقَھَا وَلَدُھَا۔ اس کے بیٹے (ابراہیم) نے اسے آزاد کر دیا۔ (۲۵۱۶)

☆ تین آدمیوں کی مدد اللہ کے ذمہ کرم پہ ہے (۱) جہاد کرنے والا (۲) مکاتب جو ادائیگی کا رادہ رکھتا ہو (۳) نکاح کرنے والا جو پاکدامنی کا ارادہ رکھتا

ہو۔ (۲۵۱۸)

☆ جو کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا تو وہ غلام اس کے لئے دوزخ کی آگ سے فدیہ ہوگا۔ اس کی ہر ہڈی آزاد کرنے والے کی ہڈیوں کا فدیہ ہوگی اور جو دو مسلمان عورتوں کو آزاد کرے گا تو وہ دونوں اس کے لئے دوزخ سے فدیہ ہوں گی، ان دونوں کی ہڈیاں اس کی ایک ایک ہڈی کا بدلہ ہوں گی۔ (۲۵۲۲)

☆ حضور علیہ السلام سے ولد الزنا غلام کی آزادی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: نَعْلَانِ اُجَاھِدُ فِیْھِمَا خَیْرٌ مِّنْ اَنْ اُعْتِقَ وَلَدَ الزِّنَا۔ جو جوتے پہن کر میں جہاد کے لئے جاتا ہوں وہ ولد الزنا کی آزادی سے بہتر ہیں۔ (۲۵۳۱)

وذلك فان النطفة الخبيثة لا يتولد الا خبيث ومع ذلك هو من باب التشديد وقيل في تاويله ايضا ان المراد به من يواظب على الزنا.

(حاشیہ نمبر ۱ ص ۱۸۵)

اَبْوَابُ الْحُدُوْدِ (شرعی سزاؤں کا بیان)

☆ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ۔ جو اپنا دین بدل دے اس کو قتل کر دو۔ (۲۵۳۵)

☆ اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے ایک حد قائم کرنا اللہ تعالیٰ کے شہروں میں چالیس راتوں کی (مفید) بارش سے بہتر ہے۔ (۲۵۳۷)

☆ مَنْ جَحَدَ اٰیَۃً مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ حَلَّ ضَرْبُ عُنُقِہٖ۔ جو قرآن مجید کی ایک آیت کا انکار کرے اس کی گردن ماردی جائے گی۔ (۲۵۳۹)

☆ بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے پہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی حد قائم نہیں فرمائی۔ (۲۵۵۲)

☆ یہودی اور یہودیہ کو بھی رجم کیا گیا۔ یہی سزا شادی شدہ بدکار کی تورات

Scanned with CamScanner

میں بھی ہے۔ (٥٧-٢٥٥٦)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک عورت کے انداز گفتگو، حالت اور آنا جانا دیکھ کر اس کو فاحشہ قرار دیا۔ (٢٥٦٠)

☆ قوم لوط کا عمل کرنے والے فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو۔ (٢٥٦١)

فرمایا: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ۔ مجھے اپنی امت پہ کسی بات کا اتنا خوف نہیں جتنا کہ لواطت کا خوف ہے۔ (٢٥٦٣)

☆ جو محرم سے بدکاری کرے اس کو قتل کر دو اور جو چوپائے سے بدکاری کرے تو اس کو اور چوپائے کو بھی قتل کر دو۔ (٢٥٦٤)

☆ کسی کو مخنث یا لوطی کہنے کی سزا بیس کوڑے۔ (٢٥٦٨)

☆ حضرت عثمان نے حضرت علی سے کہا کہ اپنے چچازاد (ولید بن عقبہ) پہ شراب کی حد قائم کرو جو آپ نے کر دی۔ (٢٥٧١)

☆ حضور علیہ السلام کے دور میں ایک کمزور بدکار کو سو شاخوں والی ٹہنی ماری گئی۔ (یہ اس کی سو کوڑے سزا ہو گئی) (٢٥٧٣)

☆ چور کا ہاتھ کاٹ کر گلے کے ساتھ لٹکا دیا گیا (تاکہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو) (٢٥٨٧)

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یا اس کیخلاف

عمرو بن سمرہ بن جندب حضور علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے فلاں شخص کا اونٹ چرالیا ہے مجھے (سزا دے کر) پاک کر دیجئے۔ حضور علیہ السلام نے ان لوگوں کے پاس آدمی بھیجا۔ انہوں نے کہا: ہاں ہمارا اونٹ گم ہوا ہے۔ حضور علیہ السلام نے عمرو کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو ان کا ہاتھ کاٹا گیا۔ ثعلبہ فرماتے ہیں: جب ان کا ہاتھ کٹ کر گرا تو میں انہیں دیکھ رہا تھا وہ فرما رہے تھے: خدا کا شکر ہے کہ اس نے تجھے مجھ سے پاک کر دیا تو تو چاہتا تھا

کہ میرے پورے بدن کو دوزخ میں لے جائے۔ (٢٥٨٨)

☆ حاکم کے پاس پہنچنے سے پہلے مجرم کو معاف کیا جا سکتا ہے، بات عدالت میں آئے گی تو سزا ملے گی۔ (٢٥٩٥) جیسا کہ حضرت صفوان بن امیہ مسجد میں سوئے اور اپنی چادر اپنے سر کے نیچے رکھ لی، ایک شخص نے ان کی چادر چرالی، حضرت صفوان اس کو پکڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے۔ جب حضور علیہ السلام نے چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو حضرت صفوان نے عرض کیا: میں یہ تو نہیں چاہتا تھا کہ اس کا ہاتھ کاٹا جاتا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِیْ بِهٖ۔ تم نے میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کیوں نہ کیا یعنی میرے پاس لانے سے پہلے ایسا ہو سکتا تھا اب نہیں۔ (٢٥٩٥)

چور کے لئے سزا کے بعد حضور علیہ السلام کی دعا

ابو امیہ نے حدیث بیان کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا تو اس نے اعتراف کیا لیکن اس کے پاس سامان نہ تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا خیال ہے تو نے چوری نہیں کی؟ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دوبارہ وہی بات فرمائی تو اس نے وہی جواب دیا تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا: کہہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ اس نے یہ الفاظ دہرائے تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! اس بندے کی توبہ قبول فرما۔ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔ دو مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا کی۔ (٢٥٩٧)

☆ زنا بالجبر میں حضور علیہ السلام نے عورت پہ حد جاری نہ فرمائی۔ (٢٥٩٨)

☆ دنیا میں جرم کی سزا مل گئی تو آخرت میں دوبارہ سزا دینے سے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور جس کے جرم پہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ ڈالا اور معاف کر دیا تو اس کا کرم اس سے بے نیاز ہے کہ جس کو معاف کر چکا پھر سزا دے۔ (٢٦٠٤)

Scanned with CamScanner

☆ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنی طبعی غیرت کی وجہ سے بارگاہ رسالت میں ذرا جرات سے بات کی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: اِسۡمَعُوۡا مَا يَقُوۡلُ سَيِّدُكُمۡ۔ (اے انصار) سن لو تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے۔ (۲۶۰۵)

☆ بیوی کے ساتھ تنہائی میں کسی شخص کو پایا تو اس پر جرم ثابت کرنے کے لئے چار گواہ ضروری ہیں تاکہ غیرت مند کے علاوہ مدہوش بھی ایسا نہ کرنے لگ جائیں (کہ کسی کو قتل کر کے کہہ دیں کہ میں نے اس کو اپنے گھر اسی حالت میں پایا ہے) (۲۶۰۶)

☆ (زمانہ جاہلیت میں لوگ باپ کے مرنے کے بعد اس کی بیوہ سے نکاح کر لیتے تھے) حضور علیہ السلام نے ایسے شخص کو قتل کر دینے کا اور اس کا مال لوٹ لینے کا حکم دیا۔ (۲۶۰۷-۸)

گانا گانے کی اجازت مانگنے پہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی

حضرت صفوان بن امیہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ عمرو بن قرہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ نے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا کہ میرے پاس سوائے دف بجا کر کمانے کے اور کوئی ذریعہ نہیں لہٰذا آپ مجھے گانے کی اجازت مرحمت فرمائیں اور میرا گانا فحش نہ ہوگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نہ میں تمہیں اجازت دوں گا اور نہ تجھے عزت دے کر تیری آنکھیں ٹھنڈی کروں گا۔ اے خدا کے دشمن! تو جھوٹ بولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے حلال روزی پسند فرمائی اور تو نے حلال روزی کی جگہ حرام روزی اختیار کی۔ اگر میں تجھے پہلے منع کر چکا ہوتا اور پھر تو مجھ سے اجازت لینے کے لئے آتا تو میں تجھے سزا دیتا اور تیرا سر مونڈ کر تیرا مثلہ کر دیتا (مثلہ کہتے ہیں ہاتھ، پیر اور ناک کان کاٹنے کو) اور تجھے تیری قوم سے نکال دیتا اور تیرا سامان دوسروں کے لئے حلال کر دیتا (یعنی وہ اسے لوٹ لیں) یہ سن کر عمرو وہاں

سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسے اتنی ذلت و رسوائی ہوئی کہ اس کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ جب وہ واپس جانے لگا تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: یہی نافرمان لوگ ہیں جو ان میں سے بغیر توبہ کے مر جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ایسے ہی مخنث اور ننگا اٹھائے گا جیسے وہ دنیا میں تھا اور دنیا کی طرح لوگوں سے وہ اپنا پردہ نہ چھپائے گا جب کھڑا ہوگا تو فوراً گر پڑے گا۔ (۲۶۱۳)

غضب سے ان کے خدا بچائے ــ عتاب باری حجاب میں ہے

اَبْوَابُ الدِّيَاتِ (دیتوں کا بیان)

☆ قیامت کے دن سب سے پہلے فیصلہ (حقوق العباد میں سے) خون کا ہوگا۔ (۲۶۱۵)

☆ کوئی بھی قتل ظلماً ایسا نہیں ہوتا کہ اس کا گناہ آدم علیہ السلام کے اس بیٹے پر نہ ہو جس نے سب سے پہلا قتل کیا۔ (۲۶۱۶)

☆ سو افراد کا قاتل نیکوں کی بستی کی طرف جانے کی وجہ سے بخشا گیا۔ (۲۶۲۱)

☆ قتل کسی نے کیا دیت حضور علیہ السلام نے ادا فرما دی۔ (۲۶۲۵-۲۷)

☆ تلوار کے علاوہ کسی چیز سے قصاص نہ لیا جائے۔ (۲۶۶۸)

☆ اِنَّ مِنۡ اَعَفِّ النَّاسِ قِتۡلَةً اَهۡلُ الۡاِيۡمَانِ۔ قاتلوں میں سے سب سے بہترین لوگ ایمان والے ہیں۔ (۲۶۸۱) کیونکہ وہ لوگوں کو بے فائدہ قتل نہیں کرتے بلکہ اس کو ہی قتل کرتے ہیں جس کا قتل کرنا ضروری ہوتا ہے یا پھر جہاد میں کفار کو قتل کرتے ہیں۔

☆ جو ذمی کو قتل کرے گا وہ جنت کی بو بھی نہ پا سکے گا۔ وَاِنَّ رِيۡحَهَا لَيُوۡجَدُ مِنۡ مَّسِيۡرَةِ سَبۡعِيۡنَ عَامًا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔ (۲۶۸۷)

Scanned with CamScanner

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بھی قصاص آتا تھا تو آپ بطور سفارش معافی کی تلقین فرماتے۔ (۲۶۹۲)

☆ حاملہ عورت کسی کو قتل کر دے تو وضع حمل تک بلکہ جب تک کوئی بچے کا کفیل نہ بن جائے بدلے میں اس کو قتل نہ کیا جائے اسی طرح اگر وہ بدکاری کی مرتکب ہو جائے اور بچہ پیدا ہو جائے۔ (۲۶۹۴)

اَبْوَابُ الْوَصَايَا (وصیتوں کا بیان)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جہاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم و عہد پاتے فَخَزَمَ اَنْفَهُ بِخِزَامِہ۔ تو تابعدار اونٹنی کی طرح اپنی ناک میں نکیل ڈال لیتے۔ یعنی اس سے ذرہ بھر بھی روگردانی نہ کرتے۔ (۲۶۹۶)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا: اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ نماز اور غلاموں کا خیال رکھنا۔ (۲۶۹۸)

وصیت کرنے میں عدل اور ظلم کی جزا وسزا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی نیک لوگوں کے عمل کے مطابق ستر سال تک عمل کرتا رہتا ہے، جب وصیت کرتا ہے تو وصیت میں ظلم کرتا ہے تو اس کا خاتمہ برائی پر ہوتا ہے اور ایک شخص برے لوگوں کے عمل کے مطابق ستر سال تک عمل کرتا رہتا ہے تو جب اس کا خاتمہ ہوتا ہے تو وہ عدل کے ساتھ وصیت کرتا ہے تو نیک عمل پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہوتا ہے۔ ابوہریرہ فرماتے ہیں: اگر تمہیں یقین نہ آئے تو یہ آیت پڑھ لو۔ تلك حدود الله فلا تعتدوها، عذاب مهين تک۔ (۲۷۰۴)

☆ موت کے وقت کتاب اللہ کے مطابق وصیت کرنے والا اگر زندگی میں زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تھا تو یہ وصیت اس کا کفارہ بن جائے گی۔ (۲۷۰۵)

☆ اللہ تعالیٰ بندے سے فرماتا ہے کہ تیری موت کے بعد جب میرے بندے تیرے لیے دعا کریں گے تو اس کا تجھے ثواب دوں گا۔ وَصَلٰوةُ عِبَادِيْ عَلَيْكَ بَعْدَ انْقِضَاءِ اَجَلِكَ (۲۷۰۹)

اَبْوَابُ الْفَرَائِضِ (وراثت کے حصوں کا بیان)

علم الفرائض ان قواعد و جزئیات کا علم ہے، جن کے ذریعہ ترکہ کو وارثوں کی طرف ان کے حق کے مطابق صرف کرنے کی کیفیت معلوم ہو، اس کا موضوع ترکہ اور وارث ہیں اس لئے کہ فرائض ترکہ اور اس کے مستحقین سے بحث کرتا ہے کہ میت کا ترکہ اس کے ورثائے مستحقین کو قواعد معینہ شرعیہ سے کس کو کتنا کتنا ملے گا؟

یہ علم بہت اہم علم ہے، یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نصف علم فرمایا: علمائے کرام کا اختلاف ہے کہ یہ نصف علم کس طرح ہے اور اس کے کیا معنی ہیں؟ تو ایک جماعت علماء کی اس طرف گئی ہے کہ ہم پر واجب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کی تعمیل ہے۔ ہم اس کے معنی سمجھیں یا نہ سمجھیں تو نصف علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرائض کو کیوں فرمایا؟ اس کے جاننے کی ہمیں ضرورت نہیں۔ اس ارشاد کے مطابق اس علم کو سیکھنا اور سکھانا چاہیے۔ ایک جماعت نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا: بے شک ہم پر اس کی تعمیل ضروری ہے مگر ساتھ ساتھ ہمیں اس کو سمجھنا بھی چاہیے کہ ارشاد مبارک معقول المعنیٰ ہے تو اس بارے میں اس جماعت علماء کے دس قول ہیں۔

علم الفرائض کا نصف علم ہونا

اول: امام بیہقی فرماتے ہیں: عموم بلویٰ کی وجہ سے نصف علم اس کو فرمایا۔

دوم: نہایہ میں ہے کہ انسان کی دو حالتیں ہیں۔ حالت حیات اور حالت موت۔ تو نصف علم کا تعلق حالت حیات سے ہے اور نصف علم کا تعلق بعد الموت سے

Scanned with CamScanner

اور وہ علم الفرائض ہے۔

سوم: ملک کے اسباب دو قسم کے ہیں۔

(الف) اختیاری: جیسے خرید و فروخت، قبول ہدیہ، وصیت وغیرہ۔

(ب) اضطراری: یہ ارث ہے، اس لئے کہ لینا چاہیے یا نہیں، مورث کے مرنے کے بعد کل ترکہ بعد ادائے حقوق سب وارثوں کا حسب سہام شرعی ہے اور یہ قول صاحب ضوء کا ہے۔

چہارم: ابتہاج میں کہا گیا کہ اس کی بڑائی اور تعظیم کے لئے اس کو نصف علم فرمایا۔

پنجم: صاحب اغاثۃ اللھاج کا قول ہے کہ چونکہ فرائض کے شعبے بہت ہیں اور اس میں حساب کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے نصف علم فرمایا۔

ششم: زیادتی مشقت کی وجہ سے اس کو نصف علم ارشاد فرمایا۔

ہفتم: صاحب ضوء نے فرمایا: اس علم کی دو قسمیں ہیں۔

ایک وہ علم ہے، جس کی وجہ سے اسباب ارث کی معرفت ہوتی ہے۔ دوسرا وہ علم ہے جس کی وجہ سے جو واجب ہوتا ہے، معلوم کیا جاتا ہے اور یہی علم فرائض ہے۔

ہشتم: نصف علم باعتبار ثواب فرمایا، اس لئے کہ انسان فقہ کے ایک مسئلہ سمجھنے پر دس نیکیوں کا مستحکم ہوتا ہے اور فرائض کے ایک مسئلہ پر سو نیکی کا حقدار ہوتا ہے تو اگر تمامی فرائض کو دس مسئلے اور تمامی فقہ کو سو مسئلے پر فرض کریں تو دونوں کی نیکیاں ہزار ہزار ہوں گی تو فرائض باعتبار ثواب پورے فقہ کے برابر ہوا۔

نہم: صاحب شرح سراجیہ فرماتے ہیں: نصف علم فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ اگر فرائض کے مسائل کو پھیلایا جائے، تو اس کے فروع و جزئیات تمام علوم کی جزئیات کے برابر ہوں گے۔

دہم: نصف علم اس لئے فرمایا: طلبہ کو اس علم کے سیکھنے کی ترغیب ہو۔ یہ دس قول صاحب کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون نے بیان فرمائے ہیں۔

علم الفرائض سب سے پہلے بھلایا جائے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَ عَلِّمُوْهَا فَاِنَّهٗ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ يُنْسٰى وَهُوَ اَوَّلُ شَيْءٍ يُنْزَعُ مِنْ اُمَّتِيْ۔ فرائض (وراثت کے مسائل کا علم) سیکھو اور سکھاؤ کیونکہ وہ آدھا علم ہے، یہ وہ علم ہے جو بھلا دیا جائے گا اور میری امت سے سب سے پہلے یہی اٹھایا جائے گا۔ (۲۷۱۹)

☆ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو نانی دادی کے حصے کے سلسلہ میں دشواری پیدا ہوئی۔ (۲۷۲۴)

☆ سورۂ نساء کی آخر آیت جس میں کلالہ کا ذکر ہے۔ اس کو آیۂ صیف (گرمیوں میں نازل ہونے والی آیت) فرمایا گیا۔ (۲۷۲۶) حضرت عمر فرماتے ہیں: اگر حضور علیہ السلام (وفات سے پہلے) تین امور کی وضاحت فرما دیتے تو مجھے تمام دنیا سے زیادہ پیاری ہوتی۔ کلالہ، سود، خلافت۔ (۲۷۲۸)

☆ اَلْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ...... جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں وارث ہوگا (جو اس کی جنایت کی دیت بھی ادا کرے گا اور اس کا وارث بھی ہوگا) (۲۷۳۸-۲۹)

اَبْوَابُ الْجِهَادِ (جہاد کا بیان)

☆ جو اللہ کی راہ میں مال بھیجے اور خود گھر بیٹھا رہے تو اس کے لئے ایک کے بدلے سات سو درہم اور جو جہاد میں جا کر خرچ کرے تو ایک کے بدلے سات لاکھ درہم۔ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ آیت تلاوت فرمائی: واللہ یضعف لمن یشآء۔ (۲۷۶۱)

☆ جو اللہ تعالیٰ سے بغیر علامت جہاد ملے گا نہ خود جہاد کیا نہ مجاہد کو سامان مہیا

Scanned with CamScanner

کیا اور نہ مجاہد کی عدم موجودگی میں اس کے گھر والوں کی خبر گیری کی۔ اس کو قیامت سے پہلے ہی مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے گا اور اس کے لئے نقصان ہی نقصان ہے۔ (۲۷۶۲-۶۳)

☆ جس نے اللہ کی راہ میں ایک مورچہ بندی کی تو اس کے لئے ایک ہزار روزوں کا اور ایک ہزار راتوں کے قیام کا ثواب ہے۔ (۲۷۶۶)

اگلی حدیث میں اس کا ثواب رمضان کے علاوہ سو سال کے روزوں کا ہے اور رمضان میں ایک رات مورچہ بند رہنے کا ثواب ایک ہزار سال کے روزوں کا اور اتنے ہی قیام کا بیان ہوا۔ اگر وہ صحیح سلامت گھر آ گیا تو ایک ہزار سال اس کی کوئی برائی نہ لکھی جائے گی بلکہ نیکیاں ہی لکھی جاتی رہیں گی اور قیامت تک اسے مورچہ بندی کا ثواب ملتا رہے گا۔ (۲۷۶۸) ایک حدیث میں ہے اللہ کی راہ میں ایک رات حفاظت کرنا گھر میں ایک ہزار سال کے قیام اور روزوں سے افضل ہے۔ سال تین سو ساٹھ دنوں کا اور دن ایک ہزار سال کا۔ (۲۷۷۰)

☆ حضرت انس فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام تمام لوگوں سے زیادہ حسین، سخی اور بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ گھبرا گئے اور جدھر سے آواز آتی تھی ادھر کو نکلے دیکھا تو حضور علیہ السلام وہاں پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پہ سوار تھے اور گلے میں ننگی تلوار لٹک رہی تھی اور فرما رہے تھے: اے لوگو! گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ پھر گھوڑے کے بارے میں فرمایا: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا۔ ہم نے اسے سمندر پایا۔ اس کے بعد یہ گھوڑا کبھی بھی دوڑ میں پیچھے نہ رہا۔ (۲۷۷۲)

آ ؤ کہ ذکر حسن شہہ بحر و بر کریں — جلوے بکھیر دیں شب غم سحر کریں
جو حسن میرے پیش نظر ہے اگر اسے — جلوے بھی دیکھ لیں تو طواف نظر کریں
وہ چاہیں تو صدف کو در بے بہا ملے — وہ چاہیں تو خزف کو حریف گہر کریں

فرمائیں تو طلوع ہو مغرب سے آفتاب — چاہیں تو اک اشارے سے شق قمر کریں
راہ نبی میں غیر پہ تکیہ حرام ہے — اے عشق آ کہ بے سروسامان سفر کریں
کونین وجد میں ہوں جنوں نغمہ بار ہو — یعنی جہان ہوش کو زیروزبر کریں
آنسو قبول ہوں در خیرالانام پر — نالے طواف روضہ خیرالبشر کریں
شعروادب بھی آہ وفغاں بھی ہے ان کا فیض — پیش حضور اپنی متاع ہنر کریں
اب کے جو قصد طیبہ کریں رہروان شوق — مظہر کو بھی ضرور شریک سفر کریں

(حافظ مظہر الدین)

گرد وغبار کستوری بن جائے گا

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان خوشبو نشان ہے۔

مَنْ رَّاحَ رَوْحَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ لَهٗ بِمِثْلِ مَا اَصَابَهٗ مِنَ الْغُبَارِ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

جو اللہ کی راہ میں چلا، اس کو جتنا غبار پہنچے گا وہ قیامت کے دن اس کے لئے کستوری ہوگا۔ (۲۷۷۵)

یہ انعام اس امت کو حضور کے نور کی خیرات کے طور پر عطا ہوئے

کس کے نور کا ہالہ ہے — دل میں آج اُجالا ہے
کوئی بتائے آخر یہ — کس نے رنگ اُچھالا ہے
میں نے جہان رنگ میں کیا — اپنا رنگ نکالا ہے
اللہ اللہ دیدۂ تر — کتنا پیارا حوالہ ہے
خلد میں گھومے اور اس کا — حرفِ نعت قبالہ ہے
لگتا ہے پھر دل میں مرے — پھول مہکنے والا ہے
سب سے اولیٰ اعلیٰ کا — در بھی کتنا اعلیٰ ہے

Scanned with CamScanner

میں نے خاک طیبہ کا آنکھ میں سرمہ ڈالا ہے
جب بھی میں مسرور گرا مجھ کو آ کے سنبھالا ہے

حضور علیہ السلام نے جیسے فرمایا بیسوں سال بعد ویسا ہی ہوا

حضرت ام حرام بنت ملحان فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے ہاں سوئے' جب آنکھ کھلی تو آپ علیہ السلام ہنس رہے تھے' میں نے ہنسنے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو دریا پر اس طرح سفر کر رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: میرے لیے بھی ان میں شمولیت کی دعا فرمایئے۔ آپ علیہ السلام نے ام حرام کے لئے دعا کی اور پھر دوبارہ سو گئے۔ جب آنکھ کھلی تو پھر ویسا ہی ہوا یعنی سوال جواب ہوئے ام حرام نے عرض کیا: میرے لیے بھی شرکت کی دعا کیجئے۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم پہلی جماعت میں ہو۔ انس فرماتے ہیں: وہ اپنے خاوند عبادۃ بن الصامت کے ساتھ پہلے بحری غزوہ میں جو حضرت امیر معاویہ کی ماتحتی میں ہوا تھا' تشریف لے گئیں۔ جب یہ لوگ غزوہ سے واپس لوٹ کر آئے تو شام میں اترتے وقت ان کا جانور بدک اٹھا جس سے گر کر وہ انتقال کر گئیں۔ (٢٧٧٦)

ایک روایت میں راوی سے یہ غلطی ہوئی کہ اس نے کہا واپسی پہ انتقال ہوا۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ کشتی سے اتر کر گھوڑے پر سوار ہونے لگیں کہ گریں اور انتقال فرما گئیں۔

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی
جو دن کو کہہ دیا شب ہے تو رات ہو کے رہی

ایسا شہید جس کی روح اللہ تعالیٰ خود اپنے دست قدرت سے قبض فرماتا ہے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بحری جہاد کا ایک شہید خشکی کے دو شہیدوں کے برابر ہے جس کا سر گھوم رہا ہو وہ

ایسا ہی ہے جیسے خشکی کے اندر اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔ ایک موج سے دوسری موج تک جانے والا ایسا ہی ہے جیسے خدا کی راہ میں پوری دنیا کا سفر کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ نے جانوں کے قبض کرنے پر عزرائیل علیہ السلام کو متعین کیا ہے مگر جو شخص دریا میں شہید ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جان خود اپنے دست قدرت سے نکالتا ہے۔ خشکی پر شہید ہونے والے کے قرض کے علاوہ تمام گناہ معاف ہوتے ہیں لیکن دریا میں شہید ہونے والے کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں حتیٰ کہ قرض بھی۔ (٢٧٧٨)

اہل محبت جانتے ہیں یہ عنایتیں کس کی وجہ سے ہو رہی ہیں

پھول میں ہے نہ صبا میں ہے — دل کشی ساری نقش پا میں ہے
راحت قلب و جاں کا ساماں — صرف دامانِ مصطفیٰ میں ہے
سو اداؤں سے چاہتا ہوں میں — جانے کیا رنگ کس ادا میں ہے
اے مدینہ ! جانتا ہوں میں — دلکشی کیا تیری ہوا میں ہے
آپ سُن لیں تو بات بن جائے — ورنہ تاثیر کس نوا میں ہے
یہ عطا یہ نوازشیں پیہم — کون سی بات اس گدا میں ہے
میری کوشش سے کچھ نہیں ہوتا — میرا ایمان تو عطا میں ہے
آج تک میری روح کا طائر — گنگناتی ہوئی فضا میں ہے
میرا مسرور نعت کہنا بھی — میری سرکار کی رضا میں ہے

شہید ستر افراد کی شفاعت کرے گا

شہید اپنے رشتہ داروں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا۔ (٢٧٩٩)

☆ شہید ہونے والے کو اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جتنی کہ چیونٹی کے کاٹنے کی۔ (٢٨٠٢)

☆ تیر بنانے والا' پکڑانے والا اور چلانے والا تینوں جنتی ہیں۔ (٢٨١١)

☆ جس نے تیراندازی سیکھ کر چھوڑ دی اس نے میری نافرمانی کی۔ (٢٨١٤)

☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو ہوازن کی جنگ میں حضرت ابوبکر نے حسین ترین لڑکی دی، حضرت سلمہ نے ابھی اس کو چھوا بھی نہ تھا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: یہ لڑکی مجھے دے دے تاکہ میں اس کے بدلے مسلمان قیدیوں کو چھڑاؤں تو حضرت سلمہ نے حضور علیہ السلام کے حوالے کر دی۔ (۲۸۴۶)

☆ صحابی نے حضور علیہ السلام کے ہاتھ پہ بیعت کی۔ اللہ کی عبادت کرنے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے، پانچ نمازیں پڑھنے، بات سننے اور اطاعت کرنے پر اور کسی سے کچھ نہ مانگنے پر۔ چنانچہ اس کے بعد ان کے ہاتھ سے کوڑا بھی گر جاتا تو خود پکڑتے اور دوسرے کو پکڑنے کا نہ کہتے۔ (۲۸۶۷)

اَبْوَابُ الْمَنَاسِكِ (مناسک حج کا بیان)

☆ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ۔ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے جو کھانا، پینا اور سونا ختم کر دیتا ہے، لہٰذا کام پورا ہو جائے تو فوراً گھر کو لوٹ آنا چاہیے۔ (۲۸۸۲)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے ایک سواری پہ حج کیا جس کی زین پرانی تھی اور آپ کے بدن پہ جو چادر تھی وہ چار درہم سے زیادہ کی نہ تھی اور آپ دعا کر رہے تھے: اَللّٰهُمَّ حِجَّةً لَّا رِيَاءَ فِيْهَا وَلَا سُمْعَةَ۔ اے اللہ! میں ایسا حج کر رہا ہوں جس میں نہ ریاکاری ہے نہ دکھاوا۔ (۲۸۹۰)

☆ حضور علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور یونس علیہ السلام کو حج کرتے ہوئے دیکھا۔ (۲۸۹۱)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمرہ کی اجازت طلب کی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اجازت دے کر فرمایا: يَا اُخَيَّ اَشْرِكْنَا فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا۔ اے میرے بھائی اپنی دعا میں ہمیں بھی یاد رکھنا، ہمیں کہیں بھول نہ جانا۔ (۲۸۹۴)

☆ غیر موجودگی میں دوسرے کے لئے دعا کی جائے تو اس کے سر پر ایک فرشتہ متعین رہتا ہے جو آمین کہتا رہتا ہے۔ (۲۸۹۵)

حاجی کون ہے اور حج کیا ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! حج کب لازم ہوتا ہے؟ فرمایا: جب زادراہ اور سواری ہو۔ اس نے پھر عرض کیا: حاجی کون ہوتا ہے؟۔ فرمایا: اَلشَّعِثُ التَّفِلُ۔ جس کے سر کے بال کھلے ہوں اور خوشبو نہ لگی ہو۔ پھر ایک اور شخص نے عرض کیا: حج کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: اَلْعَجُّ وَالثَّجُّ۔ لبیک کہنا اور قربانی کرنا۔ (۲۸۹۶)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو اونٹ گم کرنے پہ مارنا شروع کر دیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ۔ ذرا دیکھو تو یہ احرام کی حالت میں کیا کر رہا ہے۔ (۲۹۳۳)

یادِ مصطفیٰ ایسی بس گئی ہے سینے میں (صلی اللہ علیہ وسلم)

ہو تصور میں خیال ان کا گناہگار کیساتھ
رابطہ وقت نزع روضۂ سرکار کے ساتھ

بادشاہ گزرے ہیں لاکھوں ہی کسی کا لیکن
ہو نہیں سکتا تقابل شہِ ابرار کے ساتھ

شمع عشق ہوئی جن کے دلوں میں روشن
وہ نوازے گئے سرکار کے دیدار کے ساتھ

ہے مدینے کے ہر ذرّے سے رحمت کا ظہور
کیوں لپٹ جاؤں نہ اس کے در و دیوار کے ساتھ

ان گداؤں کو تو کرتے ہیں شہنشاہ سلام
واسطہ جن کا رہا شاہ کے دربار کے ساتھ

Scanned with CamScanner

جن کو محبوب ہے اللہ کا محبوب ریاضؔ
حشر میں اُٹھیں گے وہ احمد مختار کے ساتھ

حضرت ابن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما کے درمیان اختلاف ہوا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور مسور اس کا انکار کرتے تھے۔ عبداللہ بن حنین کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ کنوئیں کی دونوں لکڑیوں کے درمیان پردہ کئے ہوئے غسل کر رہے تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں عبداللہ بن حنین ہوں۔ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کے پاس یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں اپنا سر کیسے دھوتے تھے۔ حضرت ابوایوب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھ کر اسے نیچے جھکا لیا حتیٰ کہ ان کا سر نظر آنے لگا۔ پھر ایک شخص سے فرمایا: سر پر پانی ڈالو۔ اس نے آپ کے سر پر پانی ڈالا تو آپ نے اپنے ہاتھوں سے سر کو حرکت دی۔ انہیں آگے لائے اور پیچھے لے گئے اور فرمایا: میں نے حضور کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔ (۲۹۳۴)

تری ہر ادا پہ ہے جاں فدا مجھے ہر ادا نے مزہ دیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

یہ مقام آہ و بکا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس تشریف لائے اور اپنے لب اقدس اس پر رکھ کر بہت دیر تک روتے رہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ اٹھایا تو دیکھا کہ حضرت عمر بھی رو رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: یَا عُمَرُ هٰهُنَا تُسْكَبُ الْعَبَرَاتُ۔ اے عمر! اس مقام پہ آنسو بہانے چاہئیں۔ (۲۹۴۵)

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پہ طواف فرمایا تو چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا بوسہ لیا یعنی حجر اسود کو چھڑی لگاتے پھر اس چھڑی کو چوم لیتے۔ (۲۹۴۹)

☆ حضرت عمر نے فرمایا: اب دونوں جگہ (سعی وطواف) میں رمل کا اگرچہ کوئی فائدہ (بظاہر) نظر نہیں آتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو مضبوط کر دیا ہے اور کفر کو دور کر دیا ہے (اور رمل کا مطلب کافروں کو اپنی قوت دکھانا ہی تھا) لیکن وَايْمُ اللّٰهِ مَا نَدَعُ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اللہ کی قسم! ہم وہ کام کبھی نہ چھوڑیں گے جو حضور علیہ السلام کے دور میں کرتے تھے۔ (۲۹۵۲)

جہاں میں عشق والوں کا جہاں کچھ اور ہوتا ہے
نبی کی شان میں رنگِ بیاں کچھ اور ہوتا ہے
خیالِ مصطفیٰ آئے تو ناصرؔ جھوم اُٹھتا ہوں
پڑھوں جب نعت محفل میں سماں کچھ اور ہوتا ہے

☆ رکن یمانی پہ ستر فرشتے معین ہیں جو دعا کرنے والے کی دعا پہ آمین کہتے ہیں۔ دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۲۹۵۶)

☆ مکہ مکرمہ میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی اجازت (۲۹۵۸)

☆ حج وعمرہ کا تلبیہ پڑھنے والے کو اونٹ سے زیادہ احمق کہا گیا تو حضرت عمر نے ایسا کہنے والوں کو ملامت کی اور تلبیہ پڑھنے والے کو فرمایا: تو نے سنت کے مطابق کام کیا ہے۔ (۲۹۷۰)

حج تمتع کے بارے میں حضرت عمر کا ایک اجتہاد

☆ حج تمتع جائز ہونے کے باوجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے روک دیا اس کی وجہ یہ بیان کی کہ مجھے اچھا نہیں لگتا کہ لوگ درختوں کے نیچے اپنی بیویوں

سے صحبت کریں اور حج کو جائیں تو پانی کے قطرات ٹپک رہے ہوں۔ (۲۹۷۹)

حالانکہ حضور علیہ السلام سے جب پوچھا گیا کہ تمتع کیا اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ تو آپ نے فرمایا: لَابَلْ لِاَبَدِ الْاَبَدِ۔ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے (۲۹۸۰)

اس کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہ کوئی بھی معترض نہ ہوا۔ حضرت ابوذر کا موقف یہ تھا کہ کَانَتِ الْمُتْعَةُ فِی الْحَجِّ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً۔ تمتع حضور علیہ السلام کے صحابہ کے لئے خاص تھا۔ (۲۹۸۴)

حضور علیہ السلام کے اس فرمان کی وجہ سے کہ حضرت بلال بن حارث نے عرض کیا: حج کو عمرہ میں تبدیل کرنا کیا صرف ہمارے لیے مخصوص ہے یا سب کے لئے؟ فرمایا: بَلْ لَنَا خَاصَّةً۔ نہیں بلکہ ہمارے لیے خاص ہے۔ (۲۹۸۵)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے کہ میں نے حضور علیہ السلام کو صفا و مروہ کے درمیان چلتے بھی دیکھا ہے اور دوڑتے بھی (تو گویا ابن عمر کے ہاں میلین اخضرین میں سعی واجب نہ تھی اس لیے فرماتے ہیں) اگر میں دوڑوں تو بھی حرج نہیں کیونکہ میں نے حضور علیہ السلام کو دوڑتے بھی دیکھا ہے اور اگر چلوں تو حضور علیہ السلام کو چلتے بھی دیکھا ہے۔ وانا شیخ کبیر اور اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں (اس لیے دوڑ نہیں سکتا) (۲۹۸۸)

قبولیت دعائے سرکار اور شیطان کی چیخ و پکار

ذکر چھڑتا ہے جب شفاعت کا بات اتنی سمجھ میں آتی ہے
اپنی نسبت سے کوئی کچھ بھی نہیں ان کی نسبت ہی بخشوانی ہے

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ نے انہیں خبر دی اپنے باپ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی امت

کے واسطے مغفرت کی دعا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول کی گئی اور حکم ہوا کہ میں نے مظالم کے علاوہ ان کے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں لیکن ظالم سے میں مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استدعا کی اے خدا! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے دے اور ظالم کو معاف کر دے تو شام تک اس کی قبولیت نہ ہوئی۔ مزدلفہ کی صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں' خدا آپ کو ہنستا رکھے۔ اس مقام پر ہم نے کبھی آپ کو ہنستے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کے دشمن ابلیس کو جب یہ علم ہوا کہ خدا نے میری دعا قبول کی اور میری امت کی مغفرت کی تو وہ اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا اور چیخنے لگا چلانے لگا تو مجھے اس کے چیخنے چلانے نے ہنسا دیا۔ (۳۰۱۳)

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اس (عرفہ کے) دن جتنے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد فرماتا ہے اتنے کسی اور دن میں نہیں فرماتا اور اللہ تعالیٰ آج کے دن اپنے بندوں کی وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخر و مباہات فرماتے ہوئے انہیں پوچھتا ہے: مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ۔ آخر میرے بندے چاہتے کیا ہیں۔ (۳۰۱۴)

کیا کسی روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علاوہ کسی اور امت کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے ایسا فرمایا ہے اگر نہیں تو پھر ہم اپنے آقا علیہ السلام پہ قربان ہو کر کیوں نہ عرض کریں:

قربان تیرے نام پہ ہے جان قمر بھی ماں باپ فدا تجھ پہ مرے لخت جگر بھی
ہے محفل ہستی میں تیرے ذکر سے رونق آباد تیرے دم سے ہوئے بحر و بر بھی
شاہد ہے تیری عظمت تخلیق پہ قرآں قدسی ہیں ترے نعت سرا جن و بشر بھی
یہ لوح و قلم، کرسی و عرش اور یہ فردوس ہیں تیرے لیے حور و ملک جن و بشر بھی

ہے قلب ترا مہبط انوار الٰہی ۔۔۔ ما زاغ سے تاباں ہے ترا حُسن نظر بھی
اللہ غنی حُسن تکلم کا یہ انداز ۔۔۔ بول اُٹھے تیرے حکم سے پتھر بھی شجر بھی
منزل ہے تری سرحد ادراک سے آگے ۔۔۔ جلتے ہیں جہاں جانے سے جبریل کے پر بھی
دل مرکزِ انوارِ محبت ہو قمر کا ۔۔۔ ہو جائے تری نظر عنایت جو ادھر بھی
(قمر یزدانی)

☆ زمزم شریف کو بسم اللہ پڑھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے تین سانسوں میں پیٹ بھر کے پینا چاہیے۔(۳۰۶۱)

جن کو امت کا غم ہی ستاتا رہا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں سے تشریف لے گئے تو خوش خوش تھے اور جب تشریف لائے تو پریشان سے تھے۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

اِنِّیْ دَخَلْتُ الْکَعْبَۃَ وَوَدِدْتُّ اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ فَعَلْتُ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَکُوْنَ اَتْعَبْتُ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ (۳۰۶۴)

میں کعبہ معظمہ کے اندر گیا تھا اور بہتر تھا نہ ہی جاتا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ میرے اس عمل کی وجہ سے میری امت کو کہیں تکلیف نہ ہو۔
(کہ وہ اس کو سنت سمجھ کر ثواب حاصل کرنا چاہیں اور نہ کر سکیں)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں مفصل حدیث (۳۰۷۴)

☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں قربانی کے جانوروں کی حفاظت کروں اور قربانی کے بعد ان کی جھولیں اور کھالیں تقسیم کر دوں اور ان میں سے قصائی کو کچھ نہ دوں۔ وَنَحْنُ نُعْطِیْہِ۔(۳۰۹۹)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے دور تک مکہ

کے مکان کرائے پہ نہیں دیئے جاتے تھے۔(۳۱۰۷)

مکہ معظمہ کی سرزمین افضل ترین

حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء سے روایت ہے کہ میں نے مقام حزورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پہ سوار ہو کر (کعبہ معظمہ کو مخاطب کرتے ہوئے) یوں کہتے ہوئے دیکھا۔

وَاللّٰہِ اِنَّکِ لَخَیْرُ اَرْضِ اللّٰہِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰہِ اِلَیَّ وَاللّٰہِ لَوْلَا اَنِّیْ اُخْرِجْتُ مِنْکِ مَا خَرَجْتُ ۔ اللہ کی قسم! تو اللہ تعالیٰ کی سب سے بہترین زمین ہے سب سے زیادہ اللہ کو محبوب ہے۔ خدا کی قسم! اگر مجھے اس جگہ سے نہ نکالا جاتا تو میں کبھی نہ نکلتا۔(۳۱۰۸)

بندگی کا سرور ملتا ہے ۔۔۔ دیدۂ دل کو نور ملتا ہے
ذکر سرکار سے خدا کی قسم ۔۔۔ زندگی کا شعور ملتا ہے

اے مدینہ تیرا جواب نہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنِّیْ اَشْھَدُ لِمَنْ مَّاتَ بِھَا ۔

جو مدینہ شریف میں مرنے کی طاقت رکھتا ہو تو ایسا ہی کرے کیونکہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس (کے ایمان) کی گواہی دوں گا۔(۳۱۱۲)

آرزو کرے تو کرے آدمی مدینے کی ۔۔۔ ہو ہی جائیگی اک دن حاضری مدینے کی
مصطفیٰ کے تلووں کو چوما ہے تو جی بھر کر ۔۔۔ جھومتی ہے قسمت پہ ہر گلی مدینے کی
عاشقوں سے سنتے تھے خود ہی جا کے دیکھا ہے ۔۔۔ زندگی مدینے کی بندگی مدینے کی
شمس اور قمر دونوں دو جہاں کو دیتے ہیں ۔۔۔ روشنی مدینے کی چاندنی مدینے کی
آج بھی نوازے گی نسبت حرم تجھ کو ۔۔۔ کل بھی کام آئیگی دوستی مدینے کی
گلشن محبت کے پھول مسکرائیں گے ۔۔۔ دیکھنا ہوا جس دم چل پڑی مدینے کی

Scanned with CamScanner

دل رہا نہ قابو میں چشم تر ہو گئی   جب کسی دیوانے نے بات کی مدینے کی
بیٹھے تھے نیازی کبھی مصطفیٰ کی چوکھٹ پر   یاد آ رہی ہے مجھے وہ گھڑی مدینے کی
(عبدالستار نیازی)

☆ احد پہاڑ جنت کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر ہے۔ (۳۱۱۵)

☆ حضور علیہ السلام اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے مدینہ سے مکہ تک پیدل حج کیا۔ (۳۱۱۹)

اَبْوَابُ الْاَضَاحِیِّ (قربانیوں کا بیان)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو موٹے تازے سینگوں والے سیاہ رنگ کے دنبے خریدتے ایک کو اپنی امت کی طرف سے اور دوسرے کو اپنی اور اپنی آل کی طرف سے ذبح کرتے۔ (۳۱۲۲)

☆ فرمایا قربانی تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے اور جانور کے ایک ایک بال کے بدلے ایک ایک نیکی عطا کی جاتی ہے۔ (۳۱۲۷)

☆ اونٹ اور گائے میں قربانی کے سات سات حصے (۳۱۳۲)

☆ ایک صحابی نے عرض کیا حضور! میرے ذمے ایک اونٹ کی قربانی ہے اور اونٹ مل نہیں رہا، فرمایا: اَنْ یَّبْتَاعَ سَبْعَ شِیَاہٍ فَیَذْبَحَھُنَّ ۔اس کی جگہ سات بکریاں ذبح کر دے۔ (۳۱۳۶)

☆ نماز عید سے پہلے قربانی کرنے والے کو دوبارہ قربانی کا حکم دیا۔ (۳۱۵۱-۵۳)

☆ لوگوں کی تنگی کی بنا پر پہلے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ عرصہ رکھنے سے منع فرمایا گیا پھر فرمایا: فَکُلُوْا وَادَّخِرُوْا۔ اب کھاؤ بھی اور جمع بھی کر سکتے ہو۔ (۳۱۵۹-۶۰)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو زریق کی گلی میں قربانی فرمائی۔ (۳۱۵۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اَنَّہٗ کَانَ یَذْبَحُ بِالْمُصَلّٰی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) عیدگاہ میں قربانی کیا کرتے تھے۔ (۳۱۶۱)

اَبْوَابُ الذَّبَائِحِ (ذبیحوں کا بیان)

☆ بچے کا ساتویں دن عقیقہ کیا جائے (دو بکریوں سے اور بچی کا ایک بکری سے) اس کا سر مونڈا جائے اور نام رکھا جائے۔ (۳۱۲۶-۶۵)

☆ اللہ تعالیٰ نے ہر شئی پہ احسان کرنا لکھ دیا ہے۔ قتل بھی کرو تو اچھی طرح (وہ قتل جو جائز ہے) ذبح کرو تو اچھی طرح اور چھری تیز کر کے جانور کو آرام پہنچاؤ۔ (۳۱۷۰)

☆ بکری کو کان سے پکڑ کر کھینچنے کی بجائے گردن سے پکڑ کر کھینچو (۳۱۷۱)

☆ چھری کو جانور سے چھپا کر تیز کرو اور ذبح کرنے میں جلدی کرو۔ (۳۱۷۲)

☆ چھری نہ ہو تو دانت اور ناخن کے علاوہ کسی بھی تیز شئی سے ذبح کر لو۔ (۳۱۷۵تا۳۱۷۸)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو بکری کی کھال اتارنے کا طریقہ اس طرح سکھایا کہ اپنے ہاتھ کہنیوں تک کھال میں ڈال لیے اور فرمایا: ھٰکَذَا فَاسْلَخْ۔ اس طرح کھال اتار۔ (۳۱۷۹)

؎ تیری ہر ادا پہ ہے جاں فدا   مجھے ہر ادا نے مزہ دیا

☆ دودھ دینے والی بکری کو ذبح کرنے سے گریز کیا جائے۔ (۳۱۸۰-۸۱)

☆ حضور علیہ السلام کے دور میں ایک عورت نے پتھر کے ساتھ بکری کو ذبح کیا۔ فَلَمْ یَرَبِہٖ بَاْسًا۔ آپ نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔ (۳۱۸۲)

☆ بھڑکے ہوئے جانور کو تیر (وغیرہ جہاں بھی لگ جائے) سے ذبح کیا جا

Scanned with CamScanner

سکتا ہے، ہاں جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا۔ (۸۷-۳۱۸۳)

☆ نجاست خور جانور کا گوشت کھانے اور دودھ پینے سے منع فرمایا۔ (۳۱۸۹)

(مالم تحبس .... حاشیہ ص ۶، ص ۲۳۷ مرغی کو تین روز باندھ کر اور بکری کو دس دن باندھ کر کھا سکتے ہیں)

☆ گھوڑے کو ذبح کر کے اس کا گوشت کھانے کی دو روایات (۹۱-۳۱۹۰)

☆ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (۳۱۹۸)

☆ جانور کے پیٹ سے بچہ نکلے تو اس کا گوشت کھایا جا سکتا ہے اور اس کو بھی اسی طرح ذبح کیا جائے جیسے اس کی ماں کو ذبح کیا ہے۔ فَاِنَّ ذَكٰوتَهٗ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ (۳۱۹۹)

اَبْوَابُ الصَّيْدِ (شکار کا بیان)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا سوائے شکاری کتے کے اور وہ جو جانوروں کی حفاظت کے لئے رکھا گیا ہے۔ (۳۲۰۳) اسی طرح کھیتی کی حفاظت کے لئے کتا رکھنے کی اجازت عطا فرمائی۔ (۳۲۰۴)

علی بن منذر نے اٹھاون حج کیے جن میں سے اکثر پیدل تھے۔ (۳۲۰۸)

☆ قینچی کی نوک سے شکار کیا تو حلال ہے چوڑائی سے مرے تو مردار۔ (۳۲۱۴)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (حلال ہونے کے باوجود) ٹڈی نہ کھائی۔ (۳۲۱۹)

جبکہ امہات المومنین ایک دوسری کو طشتریوں میں رکھ کر پیش کرتیں۔ (۳۲۲۰)

☆ ٹڈی مچھلی کی چھینک سے پیدا ہوئی ہے۔ (۳۲۲۱)

☆ مولہ، مینڈک، چیونٹی، ھدھد اور شہد کی مکھی کو مارنے کی ممانعت (۲۴-۳۲۲۳)

شان سرکار سے آگہی چاہیے

جس شخص نے حدیث پہ عمل نہ کیا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا۔ میں تجھ سے کبھی بات نہ کروں گا۔ (۳۲۲۶)

تجھ سے یا رب مجھے بس یہی چاہیے	شان سرکار سے آگہی چاہیے
ان پہ قربان ہو جاؤں دیوانہ وار	اے خدا ایسی وارفتگی چاہیے
ذرۂ دردِ عشق بن کر عطا	خشک آنکھوں میں مجھ کو نمی چاہیے
عقل کے زور سے بات بنتی نہیں	راہِ الفت میں دیوانگی چاہیے
زندگی وہ نہیں جو ہے بے بندگی	زندگی کے لیے بندگی چاہیے
ان کے غم میں جو مر جاؤں جی جاؤں میں	جو نہ فانی ہو وہ زندگی چاہیے
میں یہ سمجھوں ملی دولت لازوال	کاسۂ دل میں دردِ نبی چاہیے
راہ حق سے نہ بھٹکوں گا میں پھر کبھی	مصطفیٰ کی مجھے رہبری چاہیے
میں نے سب کچھ لیا تجھ سے جب یہ کہا	اے خدا مجھ کو رحمت تیری چاہیے
ذکر نورِ محمد کرو اے ریاضؔ	قلب تاریک میں روشنی چاہیے

جانور بھی اگر کسی نبی کا گستاخ ہے تو اس کو زندہ نہ چھوڑا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سائبہ مولاۃ الفاکہ بن المغیرہ گئیں اور دیکھا کہ ام المومنین نے نیزہ رکھا ہوا ہے۔ سائبہ نے پوچھا: یہ نیزہ کس لیے ہے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا: ہم اس کے ساتھ گرگٹ کو مارتے ہیں کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَمَّا اُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ تَكُنْ فِي الْاَرْضِ دَابَّةٌ اِلَّا اَطْفَاتِ النَّارَ غَيْرَ الْوَزْغِ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَنْفُخُ عَلَيْهِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ

Scanned with CamScanner

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهٖ (۳۲۳۱)

جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو زمین کا ہر جانور آگ بجھانے پہ لگا ہوا تھا اور گرگٹ پھونک مارتا تھا تا کہ آگ بھڑکے اس لیے حضور علیہ السلام نے اس کو مارنے کا حکم دیا۔ بلکہ ایک ہی ضرب کے ساتھ مارنے پہ زیادہ ثواب بیان ہوا (۳۲۲۹) تو کیا خیال ہے اس مکلف انسان بلکہ نام نہاد مسلمان بلکہ بزعم خویش مسلمانوں کے پیشواؤں کے بارے میں جو آئے دن امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں کرتے ہیں، کیا ان کو زندہ رہنے کا حق ہے؟ جس آقا علیہ السلام کے تلوؤں کی شان اہل محبت کے ہاں یہ ہے کہ

آسماں گر تیرے تلوؤں کا نظارہ کرتا
روز اک چاند تصدق میں اتارا کرتا

☆ بجو کھانے کی روایت (۳۲۳۶) اگلی روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام سے بجو کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: وَمَنْ يَّاْكُلُ الضَّبُعَ۔ بجو بھلا کون کھاتا ہے؟ (۳۲۳۷) گوہ کھانے کی روایت اور حضور علیہ السلام کا اس سے احتراز (۳۲۳۸-۳۹-۴۰-۴۱)

☆ حضور علیہ السلام نے خرگوش کھانے سے پرہیز کیا اور وجہ یہ بیان فرمائی: مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کو حیض آتا ہے جبکہ دوسروں کو کھانے کی اجازت دی۔ (۳۲۴۳-۴۴-۴۵)

ایک حدیث میں آدھا علم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کا فرمان روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْبَحْرُ الطَّهُوْرُ مَاءُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ

دریا کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار (مچھلی بشرطیکہ مر کر پانی کے اوپر تیر نہ آتی

ہو۔ ۳۲۴۷) حلال ہے۔ (۳۲۴۶)

امام ابن ماجہ فرماتے ہیں: مجھے ابوعبیدہ الجواد کی طرف سے خبر پہنچی کہ انہوں نے کہا: یہ حدیث آدھا علم ہے کیونکہ دنیا دو حصوں پہ مشتمل ہے، خشکی اور تری تو اس حدیث سے تجھے تری کا حکم معلوم ہو گیا۔ (ایضاً)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: من یاکل الغراب۔ بھلا کوے کو کون کھا سکتا ہے؟ وَقَدْ سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسِقًا وَاللّٰهِ مَا هُوَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ۔ حالانکہ حضور علیہ السلام نے اس کا نام ہی فاسق (نافرمان) رکھا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ پاکیزہ اشیاء میں سے نہیں ہے (۳۲۴۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں دست بستہ عرض ہے کہ آپ کے دور میں تو اس کو کوئی بھی نہیں کھا سکتا تھا لیکن ہمارے دور میں کوے کے حلال ہونے کے فتوے جاری ہو چکے ہیں اور کوؤں کے گوشت کی دعوتیں اڑائی گئی ہیں۔ الخبیثٰت للخبیثین والخبیثون للخبیثٰت۔

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

اَبْوَابُ الْاَطْعِمَةِ (کھانوں کا بیان)

پیکر نور کی تنویر کے صدقے جاؤں

☆ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کو پہلی نظر سے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ۔ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا ہو ہی نہیں سکتا اور جب کلام سنا تو بدل و جان قربان ہو گئے، فرماتے ہیں: پہلا کلام حضور علیہ السلام نے (مدینہ شریف آمد پہ) یہ فرمایا:

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ

Scanned with CamScanner

وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

اے لوگو! ہر ایک کو سلام کرو (خواہ اس کو پہچانتے ہو یا نہیں پہچانتے۔

(٣٢٥٣)

لوگوں کو کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، رات کو جب لوگ سو جاتے ہیں تم نماز پڑھو اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (٣٢٥١)

پیکر نور کی تنویر کے صدقے جاؤں
اپنے خوابوں کی میں تعبیر کے صدقے جاؤں
آشکارا ہے تیرے حسن سے حق کی صورت
میرے آقا تیری ''تصویر'' کے صدقے جاؤں

میرے آقا علیہ السلام کا ایک اور فرمان جنت نشان ملاحظہ ہو۔

طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ (٣٢٥٤)

ایک کا کھانا دو کو، دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو کافی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کے علاوہ اس طرح کے تابدار موتی اور خوشبودار پھول ہمیں کہاں سے مل سکتے ہیں لہٰذا

جنس رحمت کا خریدار مدینے جائے
رب کی بخشش کا طلبگار مدینے جائے
اپنے پیارے کے توسل سے وہ بخشے گا ضرور
حکم ہے کہ گناہ کار مدینے جائے

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما. (النساء)

☆ گھر میں برکت کے لئے صبح کے کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کیا

جائے۔ (٣٢٦٠)

بسم اللہ شریف کی برکت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے دو لقموں میں سارا کھانا ختم کر دیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اَمَا اَنَّهُ لَوْ كَانَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ لَكَفَاكُمْ

اگر یہ بسم اللہ شریف پڑھ لیتا تو یہی کھانا سب کو کافی ہو جاتا۔ پھر فرمایا: کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ اگر کوئی بھول جائے تو (کھانا کھانے کے دوران) یوں کہہ لے۔ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ۔ (٣٢٦٤)

☆ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا، لیتا دیتا ہے۔ تم یہ تمام کام دائیں ہاتھ سے کیا کرو۔ (٣٢٦٦)

☆ ایک ہی طرح کا کھانا ہو تو اپنے آگے یعنی قریب سے کھایا کرو اور اگر مختلف قسم کا ہو تو جہاں سے چاہو کھا سکتے ہو۔ (٣٢٧٤)

☆ کھانے کو کناروں سے شروع کیا جائے نہ کہ درمیان سے۔ فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِيْ وَسَطِهٖ۔ کیونکہ برکت درمیان میں اترتی ہے۔ (٧٨-٣٢٧٧)

☆ حضرت جابر کہتے ہیں: حضور علیہ السلام کے دور میں اول تو کھانا ملتا ہی نہ تھا، مل جاتا تو ہمارے پاس ہاتھ پونچھنے کے لئے رومال وغیرہ نہ ہوتے تھے، ہم اپنے ہاتھوں کو پاؤں اور بازوؤں سے پونچھ لیتے اور بغیر نیا وضو کئے نماز ادا کر لیتے تھے۔

(٣٢٨٢)

کیا میں تم گنواروں کی وجہ سے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دوں

جنوں میں بھی عقیدت کا قرینہ چاہتا ہوں میں
نبی کی یاد میں مرمر کے جینا چاہتا ہوں میں

Scanned with CamScanner

سر محشر جو بانٹے جائیں صدقے ان کی رحمت کے
تو میرے دل سے یہ نکلے مدینہ چاہتا ہوں میں

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے ساتھ مل کے کھانا کھا رہے تھے کہ ہاتھ سے لقمہ گر گیا جس کے ساتھ مٹی لگ گئی۔ آپ نے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان برکت نشان اِذَا وَقَعَتِ اللُّقْمَةُ مِنْ يَدِ اَحَدِكُمْ فَلْيَمْسَحْ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا۔ (۳۲۷۹) صاف کیا اور کھا لیا۔ یہ دیکھ کر عجمی کسان جو وہاں موجود تھے آپس میں اشارہ بازی کرنے لگے اور (طنز کے طور پہ) بولے: اللہ تعالیٰ امیر کا بھلا کرے اس قدر کھانا سامنے ہوتے ہوئے لقمہ زمین سے اٹھا کر کھانے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ نے فرمایا: اِنِّىْ لَمْ اَكُنْ لِاَدَعَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهٰذِهِ الْاَعَاجِمِ۔ میں ان عجمیوں کی وجہ سے اپنے نبی علیہ السلام کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا' ہمیں اسی طرح ہی حکم دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس کو جھاڑ کر کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

(۳۲۷۸)

یاد مصطفیٰ ایسی بس گئی ہے سینے میں   جسم ہو کہیں اپنا دل تو ہے مدینے میں
میرے آقا مولا کا گھر تو ہے مدینے میں   ہاں مگر وہ رہتے ہیں عاشقوں کے سینے میں
کون سی زمین ان کے عاشقوں سے خالی ہے   ہر جگہ ہیں پروانے شمع ہے مدینے میں
تو نے پی کتابوں سے میں نے پی نگاہوں سے   فرق ہے بہت زاہد تیرے میرے پینے میں
راز وہ بلائیں گے یہ یقیں تو ہے لیکن   جانے کون سے سن میں جانے کس مہینے میں

کھانا کھا کر دعا کرنے سے گزشتہ گناہوں کی معافی

حضرت انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کھانا کھایا اور (مندرجہ ذیل) دعا پڑھی اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنِىْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّىْ وَلَا قُوَّةٍ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر مشقت مجھے رزق عطا کیا۔ (۳۲۸۵)

☆ مل کر کھانا کھانا باعث برکت ہے۔ فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ

(۳۲۸۷)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو کھانے اور پانی میں پھونک مارتے اور نہ ہی برتن میں سانس لیتے۔ (۳۲۸۸)

غریبوں کا والی غلاموں کا مولیٰ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا جَاءَ اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَلْيَاْكُلْ مَعَهٗ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ۔

جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لے کر آئے تو مالک کو چاہیے کہ خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلائے اگر یہ نہیں کر سکتا تو کم از کم اس کھانے میں سے اسے ضرور کچھ نہ کچھ دے دے (۳۲۸۹) فَاِنَّهٗ وَهُوَ الَّذِىْ وَلِىَ حَرَّهٗ وَدُخَانَهٗ۔ آخر اس بیچارے نے دھوئیں اور آگ کی تکلیف تو برداشت کی ہے۔

(۳۲۹۱)

جب گوارا ان کو میرا دکھ نہیں ہے اے ریاض
کیوں پکاروں پھر کسی کو ایسا آقا چھوڑ کر

☆ جب کوئی دسترخوان پہ کھانا کھائے تو بلا عذر نہ اٹھے جب تک کہ تمام لوگ فارغ نہ ہو جائیں۔ اس طرح ساتھ والا شرمندہ ہوگا اور ہو سکتا ہے ابھی اس کو کھانے کی حاجت ہو۔ (۳۲۹۵)

Scanned with CamScanner

ہائے میں نے ایسا کیوں کیا؟

نبی کے چاہنے والے تو گھر قربان کرتے ہیں
وہ سیم و زر جوانی جاں جگر قربان کرتے ہیں
نبی کے شہر میں ناصر جو بک جائیں گدا بن کر
وہ دل دیتے ہیں نذرانہ، عمر قربان کرتے ہیں

ایک صحابی حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھانا کھالو۔ انہوں نے عرض کیا: حضور میرا روزہ ہے۔ (پھر ساری زندگی حسرت سے کہتے رہے) فَيَالَهْفَ نَفْسِيْ هَلَّا كُنْتُ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ہائے افسوس! میں نے اپنے آقا علیہ السلام کے ساتھ کھانا کیوں نہ کھایا؟

☆ صحابہ کہتے ہیں، ہم حضور علیہ السلام کے دور میں مسجد کے اندر روٹی اور گوشت کھایا کرتے تھے۔ (بہ نیت اعتکاف) (٣٣٠٠)

☆ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم حضور علیہ السلام کے زمانہ میں (ممانعت سے پہلے) چلتے پھرتے کھالیتے تھے اور کھڑے کھڑے پی لیتے تھے۔ (٣٣٠١)

اہل دنیا اور اہل جنت کے کھانوں کا سردار کھانا کون سا ہے؟

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سَيِّدُ طَعَامِ اَهْلِ الدُّنْيَا وَاَهْلِ الْجَنَّةِ اللَّحْمُ

دنیا والوں اور جنت والوں کے کھانوں کا سردار کھانا، گوشت ہے۔ (٣٣٠٥)

یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مَا دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى لَحْمٍ قَطُّ اِلَّا اَجَابَ وَلَا اُهْدِيَ لَهُ لَحْمٌ قَطُّ اِلَّا قَبِلَهُ۔ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کی دعوت دی گئی تو آپ نے قبول

فرمائی اور جب بھی آپ کی خدمت میں گوشت کا ہدیہ بھیجا گیا۔ آپ نے قبول فرمایا۔ (٣٣٠٦)

کیونکہ گوشت دنیا والوں اور جنت والوں کے کھانوں کا سردار ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت کے سردار، اہل جنت کے سردار، سارے نبیوں کے سردار والطیبت للطیبین والطیبون للطیبت

؎ اس قدر اونچا ہے رتبہ شہ والا تیرا
سب جہاں والوں میں چلتا ہے حوالہ تیرا
حاکم خستہ پہ بھی لطف و عنایت کی نظر
ہو نہ مایوس کبھی چاہنے والا تیرا

☆ دستی کا گوشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا۔ (حضرت ابوہریرہ) لیکن آپ نے فرمایا: اَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ۔ سب سے اچھا اور پاکیزہ گوشت پشت کا ہے۔ (٣٣٠٧-٨)

☆ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے گوشت کھایا اور پھر چٹائی کے ساتھ ہاتھ پونچھ کر بغیر نیا وضو کیے نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ (٣٣١١)

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے گفتگو کی تو وہ (آپ کے مرتبہ و مقام اور گفتگو کے رعب سے) کانپنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو حوصلہ دیتے ہوئے اور اس کی ہمت بڑھاتے ہوئے) فرمایا:

هَوِّنْ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ لَسْتُ بِمَلِكٍ اِنَّمَا اَنَا ابْنُ امْرَاَةٍ تَاْكُلُ الْقَدِيْدَ۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں، میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں بلکہ میں تو ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو کہ سوکھا گوشت کھالیا کرتی تھی۔ (٣٣١٢) حالانکہ

Scanned with CamScanner

انبیاء میں عدیم النظیر آپ ہیں — زیست پیکر ہے اس کا ضمیر آپ ہیں
سرور کائنات آپ کی ذات ہے — بے نیازِ سیاہ و سریر آپ ہیں
آپ ہیں خیر و برکت کی بادِ خنک — جو دورِ رحمت کا ابرِ مطیر آپ ہیں
روشنی جبیں کی مدھم نہ ہوگی کبھی — وہ ہدایت کا مہرِ منیر آپ ہیں
یہ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ کی تفسیر ہے — مفلسوں، بیکسوں کے نصیر آپ ہیں
میں کسی بھیڑ میں بھی اکیلا نہیں — ہر قدم پر مرے دستگیر آپ ہیں
یہ عنایت بھی تائب کوئی کم نہیں — اس دکھی روح کے بھی ہم صفیر آپ ہیں

اللہ کی نعمتوں کی قدر اللہ کے محبوب سے پوچھو

☆ قربانی کے پائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ دن بعد تناول فرمائے۔ (٣٣١٣)

☆ نمک سالنوں کا سردار اور سرکہ بہترین سالن ہے (١٦-٣٣١٥) اور سرکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء کا بھی سالن رہا ہے۔ نیز فرمایا: جس گھر میں یہ ہو اس کو سالن کی ضرورت نہیں۔ (٣٣١٨)

☆ دودھ پینے کی دعا: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔ فرمایا: کھانے پینے والی اشیاء میں سے دودھ ہی ایسی چیز ہے جو کھانے کا بھی کام دیتا ہے اور پینے کا بھی۔ (٣٣٢٣)

☆ کھجور اور ککڑی ایک ساتھ کھانے سے موٹاپا ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کی والدہ نے (رخصتی سے پہلے) کھلائیں تاکہ کچھ جسم بنے اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں بھیجیں۔ (٣٣٢٤) حضور علیہ السلام نے خود بھی یہ دونوں چیزیں ایک ساتھ استعمال فرمائیں۔ (٣٣٢٥) اور تربوز کے ساتھ تر کھجور بھی استعمال فرمائی۔ (٣٣٢٦)

☆ جس گھر میں کھجور نہ ہو وہ گھر والے بھوکے ہیں، گویا اس گھر میں کھانا ہی

نہیں۔ (٢٨-٣٣٢٧)

پہلا میوہ اور امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی بابرکت دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب موسم کا پہلا میوہ لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا وَفِیْ مُدِّنَا وَفِیْ صَاعِنَا بَرَکَةً مَّعَ بَرَکَةٍ

اے اللہ! ہمارے مدینے میں برکت عطا فرما اور ہمارے پھلوں، مدّ اور صاع (پیمانوں) میں برکت نازل فرما ڈھیروں برکات۔ پھر اپنے پاس موجود بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو وہ میوہ عطا فرما دیتے۔ (٣٣٢٩)

☆ گدر کھجور کے ساتھ خشک اور نئی کھجور کے ساتھ پرانی کھجور ملا کر کھانے سے شیطان ناراض ہو کر کہتا ہے: بَقِیَ ابْنُ اٰدَمَ حَتّٰی اَکَلَ الْخَلَقَ بِالْجَدِیْدِ۔ جب تک انسان نئی کھجور کے ساتھ پرانی کھجور کھاتا رہے گا، زندہ وسلامت رہے گا۔ (٣٣٣٠)

☆ حضور علیہ السلام کے دور میں چھلنی (چھاننی) نہ ہوتی تھی، آٹا پیس کر پھونک مار کر اڑایا جاتا، بھوسا اڑ جاتا باقی کھا لیا جاتا۔ (٣٣٣٥) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو باریک چپاتی پیش کی گئی تو رونے لگے کہ حضور علیہ السلام نے ایسی روٹی ساری زندگی نہ دیکھی (٣٣٣٨) اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ حضور علیہ السلام نے کبھی وفات تک باریک روٹی یا پوری بھنی ہوئی بکری دیکھی ہو۔ (٣٣٣٩)

کھانا تو دیکھو جو کی روٹی ان چھنا آٹا روٹی موٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا صلی اللہ علیہ وسلم

Scanned with CamScanner

جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی: حضور آپ کی امت فالودہ کھائیگی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم نے فالودے کا نام تک نہ سنا تھا وہ تو ایک بار جبریل علیہ السلام نے حاضر دربار رسالت مآب ہو کر عرض کیا: حضور! آپ کی امت بہت سارے ملکوں کو فتح کرے گی اور فالودہ کھائے گی۔ سرکار نے پوچھا: فالودہ کیا ہوتا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: (اَلْفَالُوْذَجُ) يَخْلِطُوْنَ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ جَمِيْعًا۔ فالودہ گھی اور شہد سے بنایا جاتا ہے۔ فَشَهَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ شَهْقَةً۔ یہ سن کر حضور علیہ السلام بہت خوش ہوئے۔ (۳۳۴۰) جب ہمارے آقا علیہ السلام ہمیں نعمت ملنے پر اس قدر خوش ہوتے ہیں تو ہمیں بھی چاہیے کہ آقا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جو عظمت و شان ملے اس پہ خوش ہوں اور اس عظمت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے سامنے خوش ہو کر بیان کریں۔ اگر ہماری عزت حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عزت سمجھتے ہیں تو ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو اپنی عظمت سمجھنا چاہیے اور اس بارے میں بخل سے کام نہیں لینا چاہیے۔

جن کے لب پر رہا امتی امتی یاد ان کی نہ بھولو نیازی کبھی
وہ کہیں امتی تو بھی کہہ یا نبی میں ہوں حاضر تیری چاکری کے لئے

☆ حضور علیہ السلام نے شدید خواہش کا اظہار فرمایا: گندم کی روٹی گھی میں پکائی گئی ہو اور اسے دودھ میں ڈال کر کھائیں۔ جب ایک صحابی لیکر حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا: یہ گھی کس میں تھا؟ عرض کیا گیا گوہ کی کھال میں۔ تو آپ نے کھانے سے انکار فرما دیا۔ (۳۳۴۱)

☆ ایک بندے کا کھانا (حضور علیہ السلام کی برکت سے اسی افراد نے پیٹ بھر کر کھالیا (۳۳۴۲)

فاقہ کشی ومیانہ روی وبسیار خوری

☆ حضور علیہ السلام نے وفات تک کبھی متواتر تین دن تک پیٹ بھر کر گندم کی روٹی نہ کھائی۔ (۳۳۴۴)

☆ حضور علیہ السلام اپنی نعلین پاک خود گانٹھتے، موٹا کپڑا پہنتے اور جو کی سخت روٹی کھاتے جسے بغیر پانی کے نہ کھایا جا سکتا پھر بھی کئی کئی راتیں پے در پے فاقوں میں گزرتیں۔ (۳۳۴۷-۴۸)

☆ اگر زیادہ بھی کھانا ہو تو تہائی پیٹ کھانے سے اور تہائی پانی سے بھر لو اور تہائی سانس لینے کے لئے چھوڑ دو۔ (۳۳۴۹) دنیا میں سیر ہو کر کھانے والے قیامت کو بھوکے ہوں گے۔ (۳۳۵۵-۵۱) جس شئی کی نفس خواہش کرے، فضول خرچی میں داخل ہے۔ (۳۳۵۲) حضور علیہ السلام نے گرا پڑا روٹی کا ٹکڑا اٹھایا اور صاف کر کے کھالیا اور رزق کی عزت کرنے کی تلقین فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے رزق چھین لیتا ہے تو واپس نہیں کرتا۔ (۳۳۵۳) حضور علیہ السلام نے بھوک سے اور زیادہ پیٹ بھرنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی۔ (۳۳۵۴)

☆ رات کا کھانا نہ چھوڑو چاہے ایک میٹھی کھجور ہی کیوں نہ ہو اس سے آدمی ضعیف ہو جاتا ہے۔ (۳۳۵۵) جس گھر میں کھانا کھایا جائے اس میں بھلائی اونٹ کی کوہان پہ چھری چلنے سے بھی زیادہ تیز دوڑ کر آتی ہے۔ (۳۳۵۷)

☆ اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهٖ اِلٰى بَابِ الدَّارِ۔ مہمان کو گھر کے دروازے تک چھوڑ کر آنا سنت ہے۔ (۳۳۵۸)

☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کی دعوت کی تو حضور علیہ السلام نے ان کے گھر پردہ لٹکا ہوا دیکھا اور واپس تشریف لے گئے۔ فرمایا: لَيْسَ لِيْ اَنْ اَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا۔ میرے لیے یہ مناسب نہیں کہ آراستہ پیراستہ گھر میں

داخل ہو جاؤں (۳۳۶۰) ایک روایت میں ہے: فَرَاَی تَصَاوِیْرَ فَرَجَعَ۔ تصویریں دیکھیں اور واپس تشریف لے گئے۔ (۳۳۵۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کے گھر سے کھانا نہ کھایا' کیوں؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں ایک دن دستر خوان پر بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے ان کے لئے جگہ چھوڑی۔ انہوں نے وہاں بیٹھ کر کھانا تناول فرمانا شروع کیا تو ایک دو لقمے کھانے کے بعد فرمایا: مجھے کھانے میں ایسی چکنائی نظر آ رہی ہے جو گوشت کی چکنائی سے علیحدہ ہے۔ ابن عمر نے عرض کیا: امیر المومنین میں بازار میں موٹے گوشت کی تلاش میں گیا لیکن وہ بہت مہنگا تھا تو میں نے ایک درہم کا دبلا گوشت اور ایک درہم کا گھی خرید لیا تاکہ گھر والوں کو ایک ایک ہڈی تو میسر آ جائے۔ حضرت عمر نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو جب دونوں چیزیں جمع ہو جاتیں تو ایک کو تناول فرما لیتے اور دوسری کا صدقہ کر دیتے۔ ابن عمر نے عرض کیا: امیر المومنین اب تو کھا لیجئے میں آئندہ ایسا ہی کروں گا۔ حضرت عمر نے فرمایا: نہیں میں اب نہیں کھاؤں گا۔ (۳۳۶۱) سبحان اللہ! ایک طرف حقیقی بیٹے کا گھر ہے تو دوسری طرف طریقۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے لیکن بیٹے کے گھر کا کھانا چھوڑ دیا مگر دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں سے چھوڑنا گوارا نہیں۔

سر کٹے کنبہ مرے اور گھر لٹے
دامن احمد نہ ہاتھوں سے چھٹے

☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام نے طائف سے ہدیہ کے طور پر آئے ہوئے انگوروں کا خوشہ دیا اور فرمایا: اپنی والدہ کو دے دو۔ انہوں نے خود کھا لیا۔ چند دن بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: مَا فَعَلَ الْعُنْقُوْدَ هَلْ اَبْلَغْتَهٗ اُمَّكَ۔ کیا اپنی ماں کو انگور دے دیئے تھے؟ میں نے عرض کیا: نہیں (حضور

میں نے خود کھا لیے تھے) فَسَمَّانِیْ غُدَرَ۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام غدار رکھ دیا۔ (۳۳۶۸)

☆ بہی دانہ دل کو آرام پہنچاتا ہے۔ (۳۳۶۹)

اَبْوَابُ الْاَشْرِبَةِ (پی جانیوالی چیزوں کا بیان)

☆ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔ میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ شراب نہ پینا کیونکہ یہ ہر برائی کی چابی ہے۔ (۳۳۷۱)

☆ جس طرح (بیج سے) درخت پھیلتا ہے اس طرح شراب سے گناہ بڑھتے جاتے ہیں (۳۳۷۲)

☆ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَةُ وَالْعِنَبَةُ (اصطلاحی) شراب ان دو درختوں سے بنتی ہے کھجور اور انگور سے (۳۳۷۸) یہی امام اعظم علیہ الرحمۃ کا موقف ہے باقی جس چیز کو بھی خمر کہا گیا لغوی معنی کے اعتبار سے کہا گیا۔

☆ شراب کی وجہ سے دس افراد لعنتی: پینے والا' نچوڑنے والا' نچڑوانے والا' بیچنے والا' خریدنے والا' لے جانے والا' جس کے لئے لے جائی جا رہی ہے' قیمت کھانے والا اور پلانے والا۔ (۳۳۸۰)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات کو تین برتن ڈھانپ کر رکھتیں۔ ایک وضو کا' دوسرا مسواک کا اور تیسرا پینے کا۔ (۳۴۱۲)

☆ پانی پیتے وقت دو یا تین سانس لینا۔ (۳۴۱۶-۱۷)

☆ حضور علیہ السلام نے مشک کو منہ لگا کر یا الٹا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ ایک شخص نے ممانعت کے باوجود مشک کو منہ لگا کر پانی پیا تو مشک سے سانپ

Scanned with CamScanner

نکل آیا۔(۳۴۱۸-۱۹)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے کھڑے ہو کر زمزم پیا لیکن حضرت عکرمہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! حضور علیہ السلام نے کبھی ایسا نہیں کیا۔(۳۴۲۲)

جہاں حضور کا دہن اقدس لگا صحابیہ نے مشک کا وہ حصہ کاٹ کر بطور تبرک رکھ لیا

حضرت کبشہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور علیہ السلام تشریف لے گئے۔ ان کے پاس ایک مشک لٹکی ہوئی تھی۔ حضور علیہ السلام نے اس مشک کو منہ لگا کر کھڑے ہو کر (بوجہ عذر) پانی پیا۔ فَقَطَعَتْ فَمَ الْقِرْبَةِ تَبْتَغِيْ بَرَكَةَ مَوْضِعِ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ انہوں نے مشک کا وہ حصہ کاٹ لیا تاکہ حضور علیہ السلام کے دہن اقدس لگنے کی جگہ سے برکت حاصل کریں۔(۳۴۲۳)

صحابیہ نے اپنی رسائی کے مطابق اپنا ذوق پورا کر لیا' ہم نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے جذبات کی تسکین کر لیتے ہیں۔

نغمگی سی فضا میں چھائی ہے — نعت سرکار گنگنائی ہے
تم نے دیکھا غریب کھانے میں — کتنی رونق سمٹ کے آئی ہے
یہ مدینہ ہے اس کی مٹی میں — دلنشینی ہے دلربائی ہے
تجھ میں تو رنگ بھی ہے خوشبو بھی — اے ہوا تو کہاں سے آئی ہے
میری قسمت کو میرے آقا نے — جگمگایا ' تو جگمگائی ہے
ان کی رحمت گناہ گاروں کو — ڈھونڈتے ڈھونڈتے تو آئی ہے
وہ مقدر کا ہے دھنی جس کو — ان کے قدموں میں موت آئی ہے
صرف آنکھوں میں ہی نہیں جلوے — دل میں محفل الگ سجائی ہے
میں ہوں مسرور زندگی میری — نعت لکھنے میں کام آئی ہے

جس کو یہ آگ جلائے وہ امر ہوتا ہے

حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں دودھ لایا گیا تو آپ نے نوشِ جاں کیا اور بچا ہوا بائیں جانب بیٹھے ہوئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دینے کی بات کی جبکہ دائیں جانب ابن عباس رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے جو کہ کم عمر تھے چنانچہ ان سے آپ نے فرمایا: أَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ أَسْقِيَ خَالِدًا۔ کیا تم مجھے خالد کو دینے کی اجازت دیتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: مَا أُحِبُّ أَنْ أُوْثِرَ بِسُؤْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ أَحَدًا۔ میں تو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ حضور پاک کا تبرک خود نہ پیوں اور کسی دوسرے کو دے دوں۔ چنانچہ پہلے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پیا پھر حضرت خالد نے (۳۴۲۶) یہ بھی دین ہے بلکہ یہ ہی اصل دین ہے جس کے پیروکار رہتی دنیا تک باقی رہیں گے اور اس نظریے کے منکر اس طرزِ عمل پہ جلتے رہیں گے اور جل جل کے مرتے رہیں گے اور عشقِ مصطفیٰ کی آگ میں جلنے والا۔

آتش عشق سرکار میں جلنے والا
حق تعالیٰ کا بھی محبوب نظر ہوتا ہے
زندگی اس پہ سدا ناز کیا کرتی ہے
جس کو یہ آگ جلائے وہ امر ہوتا ہے

☆ حضور علیہ السلام پینے کی چیز میں پھونک نہیں مارتے تھے (حالانکہ آپ کے پھونک میں شفا ہی شفا تھی) اور آپ برتن میں سانس لینے اور پھونک مارنے سے منع فرماتے تھے۔(۳۴۲۸-۲۹-۳۰)

☆ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا۔ قوم کو پلانے والا خود آخر میں پیے گا۔
(۳۴۳۴)

☆ حضور علیہ السلام شیشے کے پیالے میں پانی پیا کرتے تھے۔(۳۴۳۵)

Scanned with CamScanner

اَبْوَابُ الطِّبِّ (طب کے بیان میں)

☆ بڑھاپے کے علاوہ ہر بیماری کی دوا ہے اور دوا بھی تقدیر الٰہی سے ہے۔ کوئی ایسی بیماری نہیں جس کی دوا نہ ہو۔ (۳۴۳۶-۳۷-۳۸)

☆ حضور علیہ السلام نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو کھجوریں کھانے سے روک دیا کیونکہ وہ بیماری کی وجہ سے کمزور تھے اور فرمایا: جو کی روٹی کھاؤ یہ تمہارے لیے مفید ہے۔ (۳۴۴۲)

☆ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی آنکھیں دکھتی تھیں، حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں آئے تو آپ کے پاس روٹی اور کھجوریں رکھی ہوئی تھیں۔ فرمایا: اے صہیب! کھجوریں کھا لو! انہوں نے کھانی شروع کر دیں تو آپ نے فرمایا: تَاْکُلُ تَمْرًا وَبِكَ رَمَدٌ۔ تیری تو آنکھ دکھتی ہے اور تو کھجوریں کھا رہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اِنِّیْ اَمْضَغُ مِنْ نَاحِيَةٍ اُخْرٰی۔ حضور جو آنکھ دکھتی ہے میں اس طرف تو نہیں کھا رہا بلکہ دوسری طرف سے کھا رہا ہوں۔ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ (۳۴۴۳)

☆ اپنے بیماروں کو کھانے پینے پہ مجبور نہ کیا کرو انہیں خدا کھلاتا پلاتا ہے۔ (۳۴۴۴)

☆ حریرہ (سیرہ، کہاں) دل کو قوت دیتا ہے اور بیماری کو ایسے دھوتا ہے جیسے پانی چہرے سے میل کو دھوتا ہے۔ (۳۴۴۵) حضور علیہ السلام کے گھر والوں سے کوئی بیمار ہوتا تو حریرہ کی ہانڈی چولہے پہ چڑھا دی جاتی اور تب اتاری جاتی جب بیمار تندرست ہو جاتا یا وفات پا جاتا۔ (۳۴۴۶)

☆ کلونجی میں موت کے علاوہ ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔ (۳۴۴۷-۴۸-۴۹)

☆ جو مہینے میں تین دن تک صبح کے وقت شہد چاٹے اس کو کوئی بڑی تکلیف

نہ پہنچے گی۔ فرمایا: دو شفا دینے والی چیزوں کو اپناؤ قرآن اور شہد (۳۴۵۰-۵۲)

☆ عجوہ کھجور جنت سے تعلق رکھتی ہے اور دیوانہ پن کو شفا دیتی ہے۔ (۳۴۵۵)

اور زہر کا اثر ختم کرتی ہے (۳۴۵۵) کھمبی مَن سے ہے جو بنی اسرائیل پہ نازل ہوا اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا ہے۔ (ایضاً)

ملتا ہے کیا نماز میں سجدے میں جا کے دیکھ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو میں نے بھی ہجرت کی، میں نماز پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا تو آپ نے فارسی میں مجھ سے پوچھا: اَشِکَمَتْ دَرْد۔ کیا تیرے پیٹ میں درد ہے۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شِفَاءٌ۔ اٹھ نماز پڑھ، نماز میں شفا ہے۔ (۳۴۵۸)

☆ سنّی (سنا مکی) میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے۔ (۳۴۶۱)

☆ عطائی ڈاکٹر اور نیم حکیم کے علاج سے کسی کو نقصان ہو گیا تو یہ لوگ ذمہ دار ہوں گے۔ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ (۳۴۶۶)

☆ بخار کو برا نہ کہو یہ گناہوں کو ایسے مٹاتا ہے جس طرح آگ لوہے کے میل کو۔ اللہ فرماتا ہے: بخار میری آگ ہے جس پر میں دنیا میں اس کو مسلط کر دیتا ہوں وہ قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے بَری ہو گا۔ (۳۴۶۹-۷۰)

☆ معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر جس فرشتے کے پاس سے ہوا اس نے یہی کہا: عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بِالْحَجَامَةِ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے اوپر پچھنے لگوانے لازم کر لو۔ (۳۴۷۷)

☆ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: دونوں

Scanned with CamScanner

کندھوں اور گردن کی رگ کے درمیان پچھنے لگوائیے۔ (۳۴۸۲)

☆ جو سر اور کندھوں کے درمیانی حصہ سے خون نکلوائے (پچھنے لگوائے) اس کو کسی بیماری سے ضرر نہ پہنچے گا چاہے کوئی اور دوا نہ کرے (۳۴۸۴)

☆ پچھنے لگوانے کے دن سترہ، انیس یا اکیس تاریخ ہے۔ ان دنوں خون جوش میں ہوتا ہے۔ ان دنوں کے علاوہ دنوں میں پچھنے لگوانے سے بندہ فوت بھی ہو سکتا ہے۔ (۳۴۸۶)

خبریں وہ دیں کہ جن کی کسی کو خبر نہ تھی

حضرت نافع فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے خون میں جوش پیدا ہو گیا ہے تم میرے لیے کسی نرم مزاج حجام کو تلاش کرو جو نہ بوڑھا ہو نہ بچہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہار منہ پچھنے لگوانے سے صحت اور برکت حاصل ہوتی ہے۔ عقل اور حافظ میں تیزی آتی ہے۔ بدھ، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو پچھنے نہ لگواؤ کیونکہ منگل کے دن اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو مرض اور مصیبت سے نجات عطا فرمائی اور بدھ کے دن وہ مصیبت میں مبتلا ہوئے اور جزام یا برص بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو ظاہر ہوتا ہے۔ (۳۳۴۸) کوئی بھی موضوع ہو، نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہماری رہنمائی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور یہ تمام فرمودات عالیہ و ماینطق عن الھوٰی ان ھو الاوحیٌ یوحٰی کی شان رکھتے ہیں۔ ان شاء اللہ زمانہ تا قیامت ان کلمات خیر سے روشنی حاصل کرتا رہے گا اور اپنے آقا علیہ السلام کے ان احسانات کا شکریہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کے ترانے پڑھ کر ادا کرتا رہے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بول صرف اس جہان میں نہیں قبر و حشر میں بھی ہمیں روشنی دیتے رہیں گے۔

کوئی گل باقی رہے گا نے چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ کا دین حسن رہ جائے گا

ہم صفیرو! باغ میں ہے کوئی دم چہچہا
بلبلیں اڑ جائیں گی سونا چمن رہ جائے گا

اطلس و کمخواب کی پوشاک پر نازاں نہ ہو
اس تن بے جان پر خاکی کفن رہ جائے گا

جو پڑھے گا صاحب لولاک کے اوپر درود
آگ سے محفوظ اس کا تن بدن رہ جائے گا

سب فنا ہو جائیں گے کافیؔ و لیکن حشر تک
نعت حضرت کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا

☆ حضور علیہ السلام ایک آنکھ میں سرمہ کی تین سلائیاں لگاتے تھے۔ (۳۴۹۹)

نیز فرمایا: جو طاق بار سرمہ لگائے تو اس نے اچھا کیا اور جو طاق بار نہ لگائے اس پر کوئی گناہ نہیں۔ (۳۴۹۸)

☆ خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْاٰنُ۔ سب سے بہترین دوا قرآن پاک ہے۔ (۳۵۰۱)

☆ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں زخم ہو جاتا یا کانٹا چبھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ مہندی لگایا کرتے۔ (۳۵۰۲)

حضور پاک نے مکھی کے پروں میں بیماری و شفا کے جراثیم دیکھ لیے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ شَرَابِکُمْ فَلْیَغْمِسْهُ فِیْهِ ثُمَّ لِیَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ دَآءً وَّفِی الْاٰخَرِ شِفَآءً

جب مکھی تمہارے پینے کی چیز میں گر جائے تو اس کو ڈبو کر نکالو اور پھینک دو کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے (جس کو ڈبوتی ہے) اور دوسرے میں شفا ہے

Scanned with CamScanner

(جس کو اوپر رکھتی ہے) ۵-٣۵٠۴

سائنس کو تو آج شفاء و بیماری والے جراثیم نظر آئے وہ بھی دوربین کے ذریعے لیکن ہمارے آقا علیہ السلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے۔ خبریں وہ دیں کہ جن کی کسی کو خبر نہ تھی۔ مگر ہائے افسوس جو خود کچھ نہیں جانتے وہ سرکار کے علم کی نفی کرتے ہیں۔ ؎ مگر بے خبر' بے خبر جانتے ہیں۔

☆ اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰہِ فَاِنَّ الْعَیْنَ حَقٌّ۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو کیونکہ نظر لگ جانا ایک حقیقت ہے۔ (٣۵٠٨)

☆ نظر کا علاج یہ ہے کہ جس کی نظر لگی ہے اس کے پردے کے مقام کو دھلائیں' وضو کرائیں اور وہ پانی جس کو نظر لگی ہے اس کے پیچھے ہو کر اس پر ڈالیں۔ (٣۵٠٩)

☆ معوذتین کے نزول پر حضور علیہ السلام نے باقی تمام دعاؤں کو چھوڑ کر انہیں ہی پڑھنا شروع کر دیا۔ (٣۵١١)

حضور علیہ السلام کے غسالے کی برکت سے آسیب کا اثر ختم ہو گیا

حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ علیہ السلام نے قربانی کے دن بطن وادی کی جانب سے جمرۃ العقبہ کی رمی کی۔ پھر آپ علیہ السلام واپس لوٹے تو آپ علیہ السلام کے پیچھے بنو خثعم کی ایک عورت ہولی جس کی گود میں ایک بچہ تھا۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے گھرانے میں ایک ہی بچہ رہ گیا ہے' اس پر بھی کچھ اثر ہے جس کی وجہ سے یہ بولتا نہیں۔ یہ سن کر حضور علیہ السلام نے فرمایا: تھوڑا سا پانی لاؤ۔ لوگوں نے پانی حاضر کیا۔ آپ علیہ السلام نے دونوں ہاتھوں کو دھویا اور منہ میں پانی لے کر کلی کی اور عورت سے فرمایا: یہ پانی اس بچہ کو پلا دیا کرو۔ ام جندب کہتی ہیں کہ میں نے اس عورت سے مل کر کہا تھوڑا سا پانی مجھے دے دو۔ اس نے کہا: یہ بچے کی صحت کے لئے

ہے اس لیے میں معذور ہوں۔ الغرض دوسرے سال میں نے جب اس عورت سے ملاقات کی تو میں نے اس سے اس بچے کا حال دریافت کیا تو اس نے کہا: وہ بچہ نہایت تندرست ہے اور بہت ذہین اور عقلمند ہو گیا ہے''۔ (٣۵٣٢)

؎ جہاں میں جب کوئی مشکل مقام آیا ہے
تو لطف شاہ عرب میرے کام آیا ہے

☆ (اگرچہ بیماری وغیرہ اللہ کے حکم کے بغیر نہیں لگ سکتی۔ تاہم لوگوں کے عقائد کو محفوظ کرنے کے لئے) فرمایا: لَا یُوْرَدُ الْمُمْرِضُ عَلَی الْمُصِحِّ۔ بیمار کو تندرست آدمی کے پاس نہ لے جایا جائے۔ (٣۵۴١)

☆ مجذوم کو حضور علیہ السلام نے اپنے ساتھ کھانا کھلایا' اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کُلْ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَی اللّٰہِ۔ اللہ پر بھروسہ کر کے کھا۔ (٣۵۴٢)

☆ مسلسل مجذوم کی طرف دیکھنے سے بھی منع فرمایا اور خود بھی مجذوم کو قریب نہ آنے دیا اور دور سے ہی پیغام بھیجا کہ ہم نے تمہیں بیعت کر لیا ہے۔ (۴۴-٣۵۴٣)

☆ حضور علیہ السلام پہ جادو کا واقعہ (٣۵۴۵)

☆ گھبراہٹ اور نیند اچاٹ ہونے کی دعا:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (٣۵۴٧)

دست اقدس سے گورنر کے وسوسوں کا علاج ہو گیا

حضرت عثمان بن ابوالعاص کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے طائف کا گورنر بنایا تو میرے دل میں اس قسم کے خیالات آنے لگے کہ مجھے یہ بھی یاد نہ رہتا کہ کتنی رکعت نماز پڑھی ہے۔ جب میں نے اپنی یہ حالت دیکھی تو سفر کر کے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: تو ابوالعاص کا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: کیوں آئے ہو؟ میں نے وجہ بیان کی تو سن کر فرمایا: آگے آؤ۔ میں ادب سے دو زانو سامنے بیٹھ گیا۔

Scanned with CamScanner

آپ نے میرے سینہ پر دست مبارک رکھا اور اپنا لب مبارک میرے منہ میں ڈالا اور تین بار فرمایا: اے اللہ کے دشمن نکل جا۔ اس کے بعد فرمایا: اے عثمان اپنے کام پر جاؤ۔ عثمان فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اس دن سے شیطان نے اس قسم کے وسوسے میرے دل میں کبھی پیدا نہیں کئے۔ (۳۵۴۸)

کِتَابُ اللِّبَاس (لباس کا بیان)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی چادر کو گرہیں دے کر اس میں نماز ادا فرمائی۔ (۳۵۵۲)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چادر کی ضرورت تھی لیکن صحابی نے مانگ لی تاکہ اس چادر میں انہیں کفن دیا جائے اور حضور علیہ السلام نے اس کو چادر عطا فرمادی۔ (۳۵۵۵)

☆ حضرت عمر کو حضور علیہ السلام نے فرمایا: اِلْبَسْ جَدِیْدًا وَّعِشْ حَمِیْدًا وَّمُتْ شَهِیْدًا۔ نیا لباس پہنو، عمدہ زندگی گزارو اور شہید ہو کر مرو۔ (۳۵۵۸)

☆ حضور علیہ السلام نے صرف ایک رومی جبہ میں نماز ادا فرمائی، اس کے علاوہ جسم اقدس پہ کوئی کپڑا نہ تھا۔ (۳۵۶۳)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک کمبل کا تہبند باندھے بکریوں کے کانوں کو داغ رہے تھے۔ (۳۵۶۵)

☆ سفید کپڑے بہترین لباس ہے، خود بھی پہنو اور اپنے مردوں کو بھی ان میں کفناؤ۔ (۳۵۶۶)

☆ چادر، کرتہ، عمامہ میں سے کوئی کپڑا بھی تکبر کے طور پر لٹکانا اللہ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ (۳۵۷۶) لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

☆ گرمی سردی میں حضور علیہ السلام کے کرتے کے بٹن کھلے رہتے تھے۔ (۳۵۷۸)

☆ حضرت عمر چار انگلیوں کے برابر ریشم پہننے کی اجازت دیتے تھے۔ (۳۵۹۳)

☆ مقدم (بہت سرخ رنگا ہوا کپڑا) پہننے سے منع فرمایا گیا۔ (۳۶۰۱)

☆ کھاؤ، پیو، صدقہ کرو، پہنو لیکن فضول خرچی اور تکبر سے بچو۔ (۳۶۰۵)

☆ کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا (جبکہ گرنے کا اندیشہ ہو) (۳۶۱۸-۱۹)

☆ سیاہ خضاب بہت عمدہ ہے کیونکہ اس میں تمہاری عورتوں (بیویوں) کی تمہاری طرف رغبت ہے اور جہاد میں کفار کے دل میں ہیبت بیٹھتی ہے۔ (۳۶۲۴)

☆ حضور علیہ السلام نے ایک صحابیہ کو کھجور کی تصویر بنانے سے بھی منع فرمایا۔ (۳۶۵۲)

(شاید فعل عبث ہونے کی وجہ سے یا زیب و زینت سے بچانے کے لئے ممانعت فرمائی ہو ورنہ بالاتفاق غیر ذی روح کی تصویر بنانے میں کوئی حرج نہیں)

اَبْوَابُ الْاَدَب (ادب و آداب کا بیان)

☆ سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ تیری بیٹی جو (بیوہ یا مطلقہ ہو کر) تیرے گھر واپس آ گئی اور تیرے علاوہ کوئی اس کا کمانے والا نہ ہو۔ (۳۶۶۷)

☆ جس نے تین یتیموں کو پالا وہ ایسے ہے جیسے رات بھر عبادت کرتا رہا ہو، دن میں روزے رکھتا رہا ہو اور صبح و شام تلوار لے کر جہاد کرتا رہا ہو اور جنت میں وہ شخص میرے ساتھ ایسے ہوگا جیسے ایک انگلی دوسری کے ساتھ، آپ نے درمیانی اور شہادت کی انگلی کو ملا کر فرمایا۔ (۳۶۸۰)

☆ ایک شخص نے راستے پہ پڑی ٹہنی ہٹا دی جو لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث بن رہی تھی اس پر اس کو جنت عطا کر دی گئی۔ (۳۶۸۲)

Scanned with CamScanner

یہ شان ہے خدمتگاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اہل جنت کی صف بندی ہوگی اور ایک دوزخی کا ادھر سے گزر ہوگا یہ ان لوگوں میں سے ایک شخص کو پہچان کر اس سے کہے گا: تمہیں یاد ہے یا نہیں میں نے تجھے فلاں وقت پانی کا ایک گھونٹ پلایا تھا حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: وہ شخص اس بات پر اس کی شفاعت کرے گا۔ دوسرا دوزخی گزرے گا اور ایک شخص سے کہے گا: تمہیں یاد ہے کہ نہیں ایک بار میں نے تمہیں وضو کرایا تھا تو وہ بھی اس کی شفاعت کرے گا۔ تیسرا گزرے گا تو کسی سے کہے گا تجھے یاد ہے کہ نہیں تم نے مجھے فلاں کام کے لئے بھیجا تھا جو میں نے پورا کیا تھا' وہ اس پر اس کی شفاعت کرے گا۔ (۳۶۸۵)

☆ نرمی سے ہدایت کی طرف بلانے پر بہ نسبت سختی سے بلانے کے زیادہ اجر وثواب ہے۔ (۳۶۸۸)

☆ ایک شخص کے سلام کا جواب حضور علیہ السلام نے علیک السلام سے دیا۔ (۳۶۹۵)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت جبریل علیہ السلام کے سلام کا جواب ان الفاظ کے ساتھ دیا' علیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ (۳۶۹۶)

☆ حضور علیہ السلام نے بچوں اور عورتوں کو سلام کہا۔ (۳۷۰۰-۱)

☆ جب مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (۳۷۰۳)

☆ صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں چومے' کچھ یہودی حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے بھی حضور علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں چومے۔ (۳۷۰۴)

مزاح کے ایک واقعہ پہ حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام ایک سال تک ہنستے رہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بصرہ کی طرف تجارت کے لئے گئے اور ان کے ساتھ نعیمان اور سویبط بن حرمد تھے جو بدری تھے۔ نعیمان زاد راہ پہ متعین ہوئے اور سویبط کی طبیعت میں مزاح تھا۔ انہوں نے نعیمان کو کہا: مجھے کھانا کھلاؤ۔ نعیمان نے جواب دیا: جب ابوبکر آ جائیں گے تب کھانا ملے گا۔ سویبط نے جواب دیا: تم نے مجھے کھانا نہیں دیا میں تمہیں پریشان کروں گا۔ تھوڑی دیر میں ان کا گزر ایک قوم پر ہوا۔ سویبط ان کے پاس گئے اور ان سے کہا: میرے پاس ایک غلام ہے کیا تم خریدنا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ سویبط کہنے لگے: وہ بولتا ہے اور وہ یہی کہتا رہے گا کہ میں آزاد ہوں تم اس کی باتوں میں آ کر اسے چھوڑ نہ دینا۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں بلکہ ہم تم سے اسے خریدنا چاہتے ہیں۔ الغرض ان لوگوں نے دس اونٹوں کے عوض خرید لیا۔ پھر وہ لوگ نعیمان کے پاس گئے اور ان کے گلے میں رسی ڈالی۔ نعیمان بولے: بھائی اس نے تم سے مذاق کیا ہے' میں تو آزاد ہوں۔ ان لوگوں نے کہا یہ تو تمہاری عادت ہمیں وہ (تیرا مالک) پہلے ہی بتا چکا ہے۔ وہ انہیں پکڑ کر لے گئے تو اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہیں اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ اس قوم کے پاس گئے اور اسے ان کے اونٹ دے کر نعیمان کو چھڑا لائے۔ جب یہ لوگ مدینہ واپس آئے تو حضور علیہ السلام سے یہ واقعہ بیان کیا گیا چنانچہ ایک سال تک حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام اس واقعہ پر ہنستے رہے۔ (۳۷۱۹)

☆ سفید بال مومن کا نور ہیں اس لیے ان کو اکھاڑنے سے منع فرمایا گیا۔ (۳۷۲۱)

☆ الٹا سونا دوزخیوں کا سونا ہے اور خدا کو ناپسند ہے۔ (۳۷۲۳-۲۴)

☆ جو منہ پر تعریف کرے اس کے منہ میں خاک ڈالو' منہ پر تعریف کرنا ذبح

Scanned with CamScanner

کرنا ہے اگر ضرور ہی تعریف کرنا پڑے تو یوں کہو: اَحْسِبُهٗ۔ میرا خیال ہے وہ ایسا ہے فَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا۔ میں اللہ کے ہاں کسی کو پاک نہیں کرسکتا۔
(۳۷۴۲-۴۳-۴۴)

☆ مشورہ دیانتداری سے دیا جائے۔ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔ جس سے مشورہ کیا جائے وہ امانتدار ہوتا ہے۔ جب کسی سے مشورہ لیا جائے تو وہ اچھا مشورہ دے۔
(۳۷۴۵-۴۶-۴۷)

☆ حضور علیہ السلام نے پردہ والی جگہ پر چونا استعمال فرمایا اور خود اپنے ہاتھ سے لگایا باقی جسم پہ ازواج لگاتیں۔ (۳۷۵۱-۵۲)

اچھے اشعار حضور علیہ السلام کو پسند تھے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ۔ سب سے سچا شعر وہ ہے جو لبید شاعر نے کہا:

؎ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر شئی فنا ہونے والی ہے۔ فرمایا: امیہ بن صلت بھی مسلمان ہونے کے قریب تھا (۳۷۵۷) جس کے سو اشعار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پہ سوار ہو کر اپنے ردیف سے سنے وہ ایک شعر پڑھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: "هِيْهِ" اور پڑھ اس طرح پورے سو اشعار سماعت فرمائے اور فرمایا: كَادَ اَنْ يُّسْلِمَ۔ وہ مسلمان ہونے کے قریب تھا۔ (۳۷۵۸)

یہ موضوع بڑی تفصیل سے ہم "بخاری پڑھو لیکن ساری پڑھو" میں بیان کر آئے ہیں۔ اس جگہ چند اچھے اشعار پر ہی بات کو ختم کیا جاتا ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے اچھے اشعار کو پسند فرمایا ہے تو یقیناً اچھے اشعار لکھنے سے حضور علیہ السلام خوش ہوں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف جن اشعار میں ہو ان سے بڑھ کر اچھے اشعار

کون سے ہو سکتے ہیں اور ان اشعار کا تعلق بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کائنات میں جلوہ گری کے ساتھ ہے اور یہ اشعار ہیں صوفی تبسم کے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

؎ آپ آئے تو محفل پہ شباب آیا ہے — بزم ہستی کا ہوا حسن نمایاں تجھ سے
سربلند اور ہوا دہر میں آدم کا وقار — ارجمند اور ہوئی عظمت انساں تجھ سے
وہ تگ و تاز کہ دی تیزیٔ دوراں کو شکست
وہ تب و تاب کہ سایہ تھا گریزاں تجھ سے
خفت عجز سے کفر اور نگوں سار ہوا
استوار اور ہوئی سطوت ایماں تجھ سے
تجھ سے تاریک فضاؤں کو ملی کسوت نور
عظمت شام بنی صبح درخشاں تجھ سے
شور اٹھا کہ غریبوں کے مددگار آئے
درد مندوں کو ملا درد کا درماں تجھ سے
اہل زر کو ہوا احساس فرومائیگی کا
ایسے پُر مایہ ہوا ہر تہی داماں تجھ سے
وسعت جودوسخا دیکھ کے تیرا سائل
تھا تنگ طرفیٔ دامن پہ پشیماں تجھ سے

اَبْوَابُ الذِّكْر (ذکر واذکار کا بیان)

☆ نماز میں تین آیات پڑھنا تین اونٹنیوں سے افضل ہے۔ (۳۷۸۲)

☆ لا الٰہ الا اللہ سے کوئی عمل آگے نہیں بڑھ سکتا اور نہ یہ کوئی گناہ چھوڑتا ہے۔
(۳۷۹۷)

☆ چار کلمے تمام کائنات سے بہتر ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (۳۸۱۱)

Scanned with CamScanner

☆ حضور علیہ السلام ایک مجلس میں سو بار یہ کلمات پڑھتے۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (٣٨١٤)

☆ بہت خوش نصیب ہے وہ بندہ جس کے نامۂ اعمال میں کثرت کے ساتھ استغفار ہو۔ (٣٨١٨)

☆ جس نے استغفار کو اپنے اوپر لازم کرلیا اللہ تعالیٰ اس کو ہر غم اور تکلیف سے نجات دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔ (٣٨١٩)

☆ آدمی کا ہر عمل دس سے سات گنا تک بڑھایا جاتا ہے سوائے روزہ کے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرماتا ہے: فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ. وہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔ (٣٨٢٣)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی (حازم بن حرملہ) سے فرمایا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں سے ہے۔ (٣٨٢٦)

اَبْوَابُ الدُّعَآءِ (دعاؤں کا بیان)

☆ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پہ غضبناک ہوجاتا ہے۔ (٣٨٢٧)

☆ اللہ تعالیٰ کو دعا سے زیادہ کوئی چیز معزز نہیں۔ (٣٨٢٩)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ایک سال بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا عَامَ الْاَوَّلِ ثُمَّ بَکٰی اَبُوْبَکْرٍ۔ پچھلے سال اس مقام پہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیام فرماتے تھے پھر حضرت ابوبکر نے رونا شروع کر دیا۔ (٣٨٤٩)

چشم تر کا اثر دیکھتے رہ گئے
ان کو پیش نظر دیکھتے رہ گئے

☆ بندہ جو بھی دعا مانگے اس دعا سے افضل نہیں ہوسکتی۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ (٣٨٥١)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: وَكَیْفَ یَعْجَلُ. بندہ جلدی کس طرح کرتا ہے؟ فرمایا: یَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَلَمْ یَسْتَجِبِ اللّٰهُ لِیْ. میں نے اللہ سے دعا کی تو اس نے قبول ہی نہیں کی۔ (٣٨٥٣)

☆ حضور علیہ السلام نے اسم اعظم کو ان دو آیات میں بیان فرمایا:

(١) والٰهکم اله واحد لا اله الا هو الرحمٰن الرحیم (البقرہ)

(٢) الم. اللّٰه لا اله الا هو الحی القیوم (ال عمران)

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کے جلوے

یہ دونوں صفات درحقیقت اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں اللہ کے سوا نہ کوئی حی ہو سکتا ہے نہ قیوم۔ لیکن ہر شے میں حی اور قیوم کا نور ہر وقت جلوہ گر ہے اور کائنات کی کوئی بھی شے اس سے خالی نہیں۔ ہر ذی روح اور وسیع و عریض کائنات کی ہر شے حی سے زندہ ہے اور قیوم سے قائم ہے۔ بلبل کی چہک میں، پھول کی ٹیک میں، کلی کی مہک میں، آگ کی دہک میں، سونے کی دمک میں، ہیرے کی چمک میں، سورج کی دھوپ میں، چاند کے روپ میں، بجلی کی کڑک میں، شعلے کی بھڑک میں، کوئل کی کو میں، خمرے کی ہو میں، چنبیلی کی کلی میں، عنبر کی ڈلی میں، ہواؤں کے زور میں، دریاؤں کے شور میں، صحرا کی ریت میں، کسان کے کھیت میں، دریا کے بہاؤ میں، ساگر کے ٹھہراؤ

میں، خرد کی خبر میں، عشق کی نظر میں، محبوب کے ناز میں، محبت کے نیاز میں، آنکھ کے نور میں، دل کے سرور میں، محبوب کے جمال میں، محب کے جلال میں، لا الہ کی ہستی میں، الا اللہ کی مستی میں، یا حی یا قیوم کا سرمدی نور جلوہ گر ہے۔ (مقالاتِ حکمت)

ہے ذکر تیرا گلشن گلشن سبحان اللہ سبحان اللہ
مصروف ثنا ہیں سرو و سمن سبحان اللہ سبحان اللہ
غنچوں کی چٹک شبنم کی ضیا، پھولوں کی مہک بلبل کی نوا
قائم ہے تجھی سے حسن چمن سبحان اللہ سبحان اللہ
کیا دیکھے کوئی وسعت تیری، ہو کیسے بیاں عظمت تیری
عاجز ہے نظر قاصر ہے دہن سبحان اللہ سبحان اللہ
مطلوب بھی تو مقصود بھی تو، مسجود بھی تو معبود بھی تو
تو روح صبا تو جان چمن سبحان اللہ سبحان اللہ
ہر نقش تیری قدرت کا نشاں، ہر نقش کے لب پر تیرا بیاں
ہر بزم میں تو موضوع سخن سبحان اللہ سبحان اللہ
میں نے جو کہا میں نے جو سنا، کچھ بھی نہ کہا کچھ بھی نہ سنا
ہے اس سے ورا تیرا مسکن سبحان اللہ سبحان اللہ
مٹی کو زباں دے کر اس کو اعجاز بیاں دینے والے
اعظم کو بھی دے توفیق سخن سبحان اللہ سبحان اللہ

تین دعائیں ہر حال میں قبول ہوتی ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَاشَكَّ فِيهِنَّ۔ تین دعائیں ضرور قبول ہو کر رہتی ہیں۔

(۱) دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ۔ مظلوم کی دعا (اور اللہ کی بارگاہ میں کوئی پردہ نہیں ادھر

اس کے منہ سے نکلتی ہے ادھر بارگاہ خداوندی میں قبول ہو جاتی ہے)

(۲) دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ۔ مسافر کی دعا (گھر واپس آنے تک)

(۳) دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ۔ باپ کی دعا بیٹے کے حق میں (۳۸۶۲)

مزید فرمایا: دُعَاءُ الْوَالِدِ يُفْضِيْ اِلَى الْحِجَابِ۔ باپ کی دعا (بیٹے کے حق میں) حجاب خداوندی تک جاتی ہے۔ (۳۸۶۴)

☆ دعا کرو تو اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر ہتھیلیوں سے کرو نہ کہ پشت سے اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھ کو منہ پہ مل لو۔ (۳۸۶۶)

☆ ایک دن دعا (بسم اللہ الذی لایضر مع اسمه شیء) نہ کی تو فالج کا حملہ ہو گیا تا کہ تقدیر الٰہی قائم ہو جائے۔ (۳۸۶۹)

اَبْوَابُ تَعْبِيْرِ الرُّؤْيَاءِ (خوابوں کی تعبیر کا بیان)

☆ مومن کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں (وفی روایۃ) سترّواں حصہ ہے۔ (۳۸۹۳-۹۷)

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا گویا اس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَتَمَثَّلَ بِيْ۔ شیطان میں جرات ہی نہیں کہ میری شکل میں آ سکے۔ (۵-۳۹۰۴)

☆ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) شیطانی جن سے وہ انسان کو ڈراتا ہے۔ (۲) خیالات جو دن کو پیش نظر رہتے ہیں وہی رات کو سامنے آ جاتے ہیں۔ (۳) وہ خواب جو نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔ (۳۹۰۷)

بُرا خواب نہ بیان کیا جائے کیونکہ خواب میں شیطان انسان سے کھیلتا ہے، اچھا خواب بھی اس سے بیان کرو جو صاحب عقل ہو اور اس کی تعبیر جانتا ہو۔ (۱۴-۳۹۱۲)

☆ حضرت ام فضل (حضور علیہ السلام کی چچی) نے خواب دیکھا کہ حضور علیہ السلام کے جسم اقدس کا ایک ٹکڑا میری گود میں آ گیا ہے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا:

Scanned with CamScanner

میری بیٹی فاطمہ کو اللہ تعالیٰ بیٹا عطا کرے گا جو تیری گود میں آئے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (۳۹۲۳)

☆ ایک سال پہلے شہید ہونے والے کو جنت جانے سے روک دیا گیا اور ایک سال بعد طبعی موت مرنے والا جنت میں داخل کر دیا گیا۔ صحابہ کے تعجب پہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: بعد والے نے ایک سال نمازیں پڑھیں، روزے رکھے اور دیگر نیک کام کئے۔ فما بینھما ابعد مما بین السماء والارض۔ اسی وجہ سے ان دونوں کے درمیان زمین و آسمان سے بھی زیادہ فاصلہ ہے۔ (۳۹۲۵)

☆ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اَکْرَهُ الْغِلَّ وَاُحِبُّ الْقَیْدَ، اَلْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ۔ میں (خواب میں) طوق دیکھنے کو برا سمجھتا ہوں اور بیڑیوں کو دیکھنا اچھا سمجھتا ہوں کیونکہ بیڑیوں سے مراد دین میں استقامت ہے۔ (۳۹۲۶)

اَبْوَابُ الْفِتَنِ (فتنوں کا بیان)

مردِ مومن کی حرمت کعبہ سے کہیں زیادہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا:

مَا اَطْیَبَكِ وَاَطْیَبَ رِیْحَكِ مَا اَعْظَمَكِ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالَّذِیْ
نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِّنْكِ
مَالِهٖ وَدَمِهٖ وَاَنْ نَظُنَّ بِهٖ اِلَّا خَیْرًا (۳۹۳۲)

(اے کعبہ) تو کتنا عمدہ ہے اور کتنی پیاری تیری خوشبو ہے تو کتنا عظیم المرتبت ہے اور کتنی بلند تیری شان ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے: مومن کے مال و جان کی حرمت اللہ کے نزدیک تجھ سے زیادہ ہے۔ اس لیے ہمیں مومن کے بارے اچھا گمان ہی رکھنا چاہیے۔

☆ دشمن کی بکریوں کو لوٹ مار کے ذریعے ذبح کر کے ہانڈیوں پہ چڑھا دیا گیا تو حضور علیہ السلام نے ہانڈیاں الٹ دینے کا حکم دیا اور فرمایا: اِنَّ النُّهْبَةَ لَا تَحِلُّ۔ لوٹ مار حلال نہیں ہے۔ (۳۹۳۸)

☆ جس بات کو حضور علیہ السلام کے دور میں منافقت شمار کیا جاتا اس کو بعد میں اپنا لیا گیا، وہ بات یہ کہ امراء کے پاس جا کر اور بات کرنا اور ان کے پاس سے واپس آئیں تو اور بات کرنا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: كُنَّا نَعُدُّ ذٰلِكَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النِّفَاقَ۔ (۳۹۷۵)

☆ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَّرَّتَیْنِ۔ مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا۔ (۳۹۸۳)

☆ بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ۔ اسلام غربت کی حالت میں شروع ہوا اور غربت ہی کی حالت میں لوٹ جائے گا تو غرباء کے لئے خوشخبری ہو۔ (۳۹۸۶) پوچھا گیا: حضور! غرباء کون ہیں؟ فرمایا: اَلنُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ جنہیں (اسلام قبول کرنے کی وجہ سے) قبیلے والوں نے اپنے سے جدا کر دیا ہو۔ (۳۹۸۸)

☆ تہتر فرقوں والی حدیث (۳۹۹۱-۹۲-۹۳)

☆ مال کی اطلاع ملنے پر فجر کے وقت مسجد میں نمازیوں کی کثرت ہوگئی تو حضور علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا: شاید تمہیں ابوعبیدہ کی بحرین سے مال لے کر آنے کی اطلاع ہوگئی ہے۔ (۳۹۹۷)

☆ فرمایا: میں اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں چھوڑ جاؤں گا۔ (۳۹۹۸)

☆ ہر صبح دو فرشتے آواز دیتے ہیں: وَیْلٌ لِّلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَوَیْلٌ لِّلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ۔ مردوں کے لئے عورتوں کی وجہ سے اور عورتوں کے لئے

Scanned with CamScanner

مردوں کی وجہ سے بربادی ہے۔(۳۹۹۹)

☆ اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے۔(۴۰۱۱)

پانچ گناہوں کی دنیا میں ہی پانچ سزائیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: اے مہاجرین جب تم پانچ باتوں میں مبتلا کر دیئے جاؤ اور میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان باتوں کو پاؤ۔ اول یہ کہ جب کسی قوم میں برائیاں علانیہ ہونے لگ جائیں تو ان میں طاعون اور وہ بیماریاں عام ہو جاتی ہیں جو پہلے کبھی ظاہر نہ ہوئی تھیں۔ دوم یہ کہ جب لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگ جاتے ہیں تو ان پر قحط اور مصیبتیں نازل ہوتی ہیں اور بادشاہ ان پر ظلم کرتے ہیں۔ سوم یہ کہ جب لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بارش کو روک دیتا ہے۔ اگر زمین پر چوپائے نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا۔ چہارم یہ کہ جب لوگ اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر دشمنوں کو مسلط کر دیتا ہے تو وہ ان کا مال وغیرہ سب کچھ چھین لیتے ہیں۔ اور پانچویں یہ کہ جب مسلمان حکمران اللہ کے قانون کو چھوڑ کر دوسرا قانون اور احکام خداوندی میں سے کچھ لیتے اور کچھ چھوڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان اختلاف پیدا فرما دیتا ہے۔(۴۰۱۹)

☆ شرابیوں اور گانے والیوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور انہیں بندر اور سور بنا دیا جائے گا۔(۴۰۲۰) يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ۔

☆ گناہوں کی وجہ سے انسان اپنے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ (۴۰۲۲)

بندے کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے

اگر دین میں سخت ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوگی اور اگر دین میں نرم ہے تو تکلیف بھی کم ہوگی۔ بندے پہ مصائب آتے رہتے ہیں (اور وہ ان پہ صبر کرتا رہتا ہے) تا آنکہ يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ۔ زمین پہ گناہوں سے پاک ہو کر چلتا ہے۔(۴۰۲۳)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو سخت بخار تھا۔ میں نے چادر کے اوپر آپ کے جسم پہ ہاتھ رکھا تو بخار کی گرمی محسوس کر لی۔ میں نے عرض کیا: بہت تیز بخار ہے؟ فرمایا: ہاں ہم پہ مصیبت بھی سخت آتی ہے اور ہمیں ثواب بھی دگنا ملتا ہے۔ میں نے عرض کیا: حضور! زیادہ سخت مصیبت کن لوگوں پہ آتی ہے۔ فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام پر۔ میں نے پوچھا: پھر کن پر؟ فرمایا: پھر نیک لوگوں پر اور فرمایا: اِنْ كَانَ اَحَدُهُمْ لَيُبْتَلٰى بِالْفَقْرِ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُهُمْ اِلَّا الْعَبَاءَةَ يُحَوِّيْهَا۔ بعض نیک لوگ ایسی تنگ دستی میں مبتلا کر دیئے جاتے ہیں کہ ایک کمبل کے سوا ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا جس کو اوڑھتے بچھاتے رہتے ہیں۔ وَاِنْ كَانَ اَحَدُهُمْ لَيَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِالرَّخَاءِ۔ ان میں سے بعض بندے مصیبت پہ اس طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح تم میں سے بعض آرام پر۔(۴۰۲۴)

معراج کی رات ایک قبر سے خوشبو آ رہی تھی

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے معراج کے موقع پر ایک خوشبو محسوس ہوئی تو میں نے جبرئیل سے دریافت کیا یہ کیسی خوشبو ہے؟ انہوں نے کہا: یہ ایک عورت کی خوشبو ہے جو فرعون کی بیٹی کو کنگھی کیا کرتی تھی اور اس کے دونوں بیٹوں اور شوہر کی قبریں ہیں اور ان کا قصہ اس طرح ہے کہ حضرت خضر بنو اسرائیل کے معزز گھرانے سے تھے' ان کا گزر ایک

Scanned with CamScanner

فقیر عابد کے عبادت خانے کے قریب سے ہوتا تو وہ عابد نکل کر انہیں اسلام کی تعلیم دیتا۔ آخرکار جب خضر جوان ہوئے تو ان کے والد نے ان کا ایک عورت سے نکاح کر دیا' انہوں نے اس عورت کو بھی اسلام کی تعلیم دی اور اس سے عہد لیا کہ اس بات کی کسی کو خبر نہ ہو' حضرت خضر عورتوں سے صحبت نہیں کیا کرتے تھے' کچھ دنوں بعد حضرت خضر نے اس عورت کو طلاق دے دی' ان کے باپ نے ان کا نکاح دوسری عورت سے کر دیا' خضر نے اس سے بھی عہد لے کر اسے دین کی تعلیم دی لیکن ان میں سے ایک عورت نے اس راز کو چھپا لیا اور دوسری نے فاش کر دیا۔ فرعون نے ان کی گرفتاری کا حکم دیا یہ سنتے ہی وہ فرار ہو کر سمندر کے ایک جزیرے میں چھپ گئے۔ وہاں دو شخص لکڑیاں کاٹنے کے لئے آئے تو انہوں نے خضر کو اس مقام پر دیکھا۔ ان میں سے ایک نے تو اس راز کو پوشیدہ رکھا اور دوسرے نے فاش کر دیا۔ لوگوں نے اس سے دیافت کیا تمہارے ساتھ اور کس نے دیکھا ہے؟ اس نے دوسرے کا نام لیا۔ جب اس سے دریافت کیا گیا تو اس نے انکار کیا اور راز کو چھپا لیا۔ حالانکہ فرعون کے قانون میں جھوٹ کی سزا قتل تھی۔ الغرض اس نے اس عورت سے نکاح کر لیا جس نے راز چھپایا تھا' یہ عورت فرعون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھی۔ ایک دن اس کے ہاتھ سے کنگھی گر پڑی تو اس کی زبان سے بے اختیار نکل گیا کہ فرعون تباہ ہو۔ یہ کلمہ فرعون کی بیٹی نے سن لیا اور باپ سے بیان کیا' فرعون نے اسے اس کے شوہر کو اور اس کے بیٹوں کو بلایا اور اپنے دین میں آنے کے لئے کہا۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ فرعون نے انہیں قتل کرنے کی دھمکی دی تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں لیکن ہم پر اتنا احسان کرنا کہ ہمیں ایک ہی قبر میں دفن کر دینا تو فرعون نے ایسا ہی کیا تو معراج کی رات جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو محسوس ہوئی وہ انہی لوگوں کی قبر کی تھی۔

(۴۰۳۰)

قیامت کی نشانیاں

حضور علیہ السلام کی وفات' بیت المقدس کا فتح ہونا۔ بیماری کا ظاہر ہونا جس میں عوف بن مالک اور ان کی اولاد شہید ہو جائے گی۔ مال کی کثرت' آپس کا فساد' اہل اسلام اور رومیوں میں صلح لیکن رومی دغا بازی کریں گے اور اسی جھنڈوں پہ مشتمل لشکر لے کر آ جائیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی (۴۰۴۲) تم اپنے امام کو خود قتل کر دو گے۔ باہم جنگ و جدال' بدترین لوگ دنیا کے مالک ہوں گے۔ (۴۰۴۳) لونڈی اپنے آقا کو جنے گی۔ ننگے پاؤں ننگے بدن لوگ حاکم بن جائیں گے۔ بکریاں چرانے والے عالیشان عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گے۔ (۴۰۴۴) علم اٹھ جائے گا۔ جہالت ظاہر ہو جائے گی۔ زنا شراب عام ہوگا۔ مرد کم اور عورتیں زیادہ ہوں گی۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا کفیل ایک مرد ہوگا۔ (۴۰۴۵) دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکلے گا جس پر لوگ باہم جنگ کریں گے اور دس میں سے نو آدمی قتل ہو جائیں گے۔ (۴۰۴۶) فتنہ اور قتل (ہرج) عام ہو جائے گا۔ (۴۰۴۷) کتاب اللہ غائب ہو جائے گی۔ کلمہ رسمی طور پر پڑھا جائے گا۔ لوگ نہ جانیں گے کہ نماز' روزہ' قربانی اور صدقہ کیا چیز ہے۔ (۴۰۴۹) لوگ بخیل ہو جائیں گے۔ (۴۰۵۲) امانت ختم ہو جائے گی (۴۰۵۳) سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ دجال نکلے گا۔ دھواں ظاہر ہوگا۔ دابۃ الارض' یاجوج و ماجوج' عیسیٰ علیہ السلام کی آمد' تین بار زمین میں دھنسنا ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں۔ عدن کے ایک گاؤں ابین سے آگ ظاہر ہوگی جو لوگوں کو محشر کی طرف لے جائے گی۔ (۴۰۵۵) خاص آفت اور عام آفت (۴۰۵۶) قیامت کی نشانیاں دو سو سال بعد ظاہر ہوں گی۔ (۴۰۵۷) امت پانچ طبقوں پہ مشتمل ہوگی۔ چالیس سال تو دیانتدار اور پرہیزگار لوگ ہوں گے پھر ان کے بعد ایک سو سال صلہ رحمی کرنے والے اور اپنوں سے تعلق رکھنے والے ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ایک سو ساٹھ سال

Scanned with CamScanner

تک وہ لوگ ہوں گے جو رشتہ ناطہ توڑ دیں گے اور لوگوں سے منہ پھریں گے پھر اس کے بعد قتل ہی قتل ہوگا۔ (۴۰۵۸) مسخ ہوگا (صورت تبدیل ہو جانا) قذف ہوگا (آسمان سے آگ برسنا) اور خسف (زمین میں دھنسنا) (۴۰۵۹) ایک لشکر خانہ کعبہ کو گرانے کے لئے چلے گا اور مقام بیداء (ذوالحلیفہ کے پاس) آئے گا تو اس کا درمیانی حصہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا...... (۴۰۶۳) حضرت امام مہدی کا ظہور (۴۰۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸) قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے جنگ نہیں کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی، چہرے گویا چپٹی ڈھالیں، ان کے پاس ڈھالیں ہوں گی۔ درختوں کی جڑوں سے گھوڑے باندھیں گے۔ (۴۰۹۹)

اَبْوَابُ الزُّهْدِ (دنیا سے بے رغبتی کا بیان)

☆ حلال کو اپنے اوپر حرام کر لینا زہد نہیں نہ ہی اپنا مال لٹا دینا زہد ہے بلکہ زہد یہ ہے کہ اپنے مال پر خدا کے مال سے زیادہ بھروسہ نہ کرے (یعنی یقین کامل ہو کہ خدا نے رزق کا جو وعدہ فرمایا ہے ضرور پورا ہوگا) آخرت کی مصیبت کے مقابلہ میں دنیا کی مصیبت پر خوش رہے (۴۱۰۰) دنیا سے بے رغبت بندے کے پاس بیٹھو کیونکہ اس پر حکمت کا نزول ہوتا ہے۔ (۴۱۰۱)

☆ دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈالے اور پھر دیکھے کتنی تری لگی ہوگی (یہ انگلی پہ تری کا لگنا دنیا ہے اور پورا سمندر آخرت ہے۔ یہ بھی صرف سمجھانے کے لئے ہے ورنہ سمندر تو پھر محدود ہے اور آخرت غیر محدود) (۴۱۰۸)

جنت کے بادشاہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا:

اَلَا اُخْبِرُكَ عَنْ مُلُوْكِ الْجَنَّةِ۔ کیا میں تجھے نہ بتاؤں کہ جنت کے بادشاہ کون لوگ ہیں؟ میں نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمائیں۔ فرمایا: رَجُلٌ ضَعِیْفٌ مُسْتَضْعَفٌ ذُوْ طِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَهُ لَهٗ لَوْاَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔ وہ کمزور و ناتواں جس کو لوگ کچھ نہ سمجھیں۔ پھٹے پرانے کپڑوں والا لیکن اللہ کے ہاں اتنا مقبول کہ اگر کسی کام پہ قسم کھا لے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا فرما دے۔ (۴۱۱۵)

☆ خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو اللہ یاد آ جائے۔ (۴۱۱۹)

☆ شان نزول آیت مبارکہ ولا تطرد الذین یدعون ربھم (۴۱۲۷)

☆ جس نے حضور علیہ السلام کے بھیجے ہوئے کو خالی لوٹا دیا حضور علیہ السلام نے اس کے لئے بھی ڈھیروں مال کی دعا کی اور جس نے اونٹنی پیش کر دی اس کے لئے ہر روز نئے رزق کی دعا کی۔ (۴۱۳۴)

☆ جس نے تندرستی کے ساتھ اپنے ٹھکانے میں صبح کی اور اس کے پاس دن بھر کا کھانا ہے تو جان لو کہ اس کے لئے دنیا کو جمع کر دیا گیا۔ (۴۱۴۱)

☆ اپنے سے نچلے لوگوں کو دیکھو نہ کہ اوپر والوں کو اس طرح اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے۔ (۴۱۴۲)

☆ بھوک کی وجہ سے حضور علیہ السلام کروٹیں بدلتے، پیٹ دباتے، ردی کھجوریں بھی نہ تھیں کہ جن سے پیٹ بھر لیتے۔ (۴۱۴۶)

☆ حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام پتے کھا کر بھی گزارا کرتے رہے جن کی وجہ سے مسوڑھے سوج جاتے۔ (۴۱۵۶)

حکمت کی بات سن کر چھپا لینے والے کی مثال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص حکمت کی بات سنے لیکن اپنے ساتھی سے بری بات کے علاوہ کچھ بیان

Scanned with CamScanner

نہ کرے اور حکمت کی بات کو چھپالے تو اس شخص کی مثال اس کی طرح ہے جو بکریاں چرانے والے کے پاس گیا اور اس سے کہا: مجھے ایک بکری دے دے۔ اس نے کہا جو پسند آئے: ریوڑ سے جا کر لے لو فَذَهَبَ فَاَخَذَ بِاُذُنِ كَلْبِ الْغَنَمِ۔ پس وہ گیا اور بکریوں (کی حفاظت کرنے والے) کتے کا کان پکڑ کر لے آیا۔ (۴۱۷۲)

☆ حضور علیہ السلام میں اس قدر عاجزی تھی کہ اگر کوئی لونڈی بھی آپ کا ہاتھ پکڑ کر لے جاتی تو آپ اپنا ہاتھ نہ چھڑاتے اور اس کا کام کر کے واپس تشریف لے آتے۔ (۴۱۷۷)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کی حدیث بیان کی اور ان پہ اتنا اثر ہوا کہ کہا: وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّىْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ۔ اللہ کی قسم! میں چاہتا ہوں کہ میں درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔ (۴۱۹۰)

حدیث یہ تھی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے' آسمان چر چرا رہا ہے کیونکہ اس پر ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہیں جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ سر بسجود نہ ہو' خدا کی قسم! اگر تم بھی وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو کم ہنسو اور زیادہ روؤ یہاں تک کہ اپنی عورتوں سے لذت حاصل کرنا بھی ترک کر دو۔

حضور علیہ السلام کے آنسوؤں سے قبر کی مٹی گیلی ہو گئی

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے کنارے پہ بیٹھ کر رونے لگے یہاں تک کہ آپ کے آنسوؤں سے قبر کی مٹی تر ہو گئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یَا اِخْوَانِیْ لِمِثْلِ هٰذَا فَاَعِدُّوْا

اے میرے بھائیو! اس (وقت یا مقام) کے لئے بھی تیاری کرو۔ (۴۱۹۵)

جس طرح ہمارے آقا علیہ السلام ہماری خاطر روتے رہے اور رو رو کر ہمارے گناہوں کے دفتر دھوتے رہے ہمیں بھی چاہیے کہ اس آقا علیہ السلام کی تعریف رو رو کر کرتے اور سنتے رہیں۔

پہلے اشکوں سے آنکھوں کو نم کیجے — پھر ثنائے شاہِ اُمم کیجے
دل کی دیوار ہے نہ در کوئی — آپ اپنا اسے حرم کیجے
فاصلے تو ضرور ہوں لیکن — فاصلوں کو ذرا سا کم کیجے
اس طرف بھی بچھا ہوا ہے دل — اس طرف بھی کبھی قدم کیجے
اک نقشہ عجیب بنتا ہے — رنگ' نکہت اگر بہم کیجے
مبتلائے عذاب ہے دنیا — اس پر پڑھ کر دعائیں دم کیجے
حق ثنا کا تو کیا ادا ہو گا — پھر کیجے قدم قدم کیجے
پھر غموں کے پہاڑ ٹوٹے ہیں — مجھ پہ سرکار پھر کرم کیجے
اب تو مسرور تا ابد پیہم — ذکرِ سرکارِ محترم کیجے

فرمایا: اُبْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا۔ رویا کرو اور اگر رونا نہ آئے تو بتکلف رویا کرو یعنی رونے کی شکل بنا لیا کرو۔ (۴۱۹۶)

☆ جلوت وخلوت میں عمدہ نماز پڑھنے والے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: هٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا۔ یہ ہے میرا سچا بندہ۔ (۴۲۰۰)

دکھاوے کی نماز پڑھنے والا

لوگوں کے سامنے دکھاوے کے لئے عمدہ نماز پڑھنے والے کے بارے میں فرمایا: یہ شرک خفی ہے اس پر حضور علیہ السلام نے دجال سے بھی زیادہ خطرہ محسوس فرمایا:

هُوَ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِیْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ (۴۲۰۴)

☆ حسد نیکوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو اور صدقہ برائیوں کو

ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ نماز مومن کا نور اور روزہ دوزخ سے ڈھال ہے۔ (۴۲۱۰)

☆ صاف دل (مخموم القلب) وہ ہے۔ هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا اِثْمَ فِيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ۔ پاکباز و پرہیزگار وہ ہے جس کے دل میں نہ کبھی گناہ کا خیال آیا ہو نہ بغاوت کا اور نہ کینہ وحسد کا۔ (۴۲۱۶)

☆ اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى۔ حسب مال کا نام ہے اور کرم تقویٰ ہے۔ (۴۲۱۹)

ایک آیت پہ عمل کرنا تمام لوگوں کو کافی ہو جائے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اس پہ عمل کر لیں تو تمام لوگوں کو کافی ہو جائے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: حضور وہ کون سی آیت ہے؟ فرمایا:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (الطلاق)

جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ نکال دے گا۔

☆ جس کام کو تمہارا پڑوسی اچھا کہے وہ اچھا ہے اور جس کو وہ برا کہے وہ برا ہے۔ (۴۲۲۲) فرمایا: جس کے کان اپنی تعریف سنتے سنتے بھر جائیں وہ جنتی ہے اور جس کے کان برائی سنتے سنتے بھر جائیں وہ دوزخی ہے۔ (۴۲۲۴)

☆ جس نیک عمل پر لوگ تعریف کریں (جبکہ وہ نیک عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا گیا ہو) ذٰلِكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ۔ یہ مومن کے لیکن دنیا میں ہی خوشخبری ہے (کہ تیرا عمل قبول ہو گیا ہے) ۴۲۲۵۔ ایک روایت میں ہے اگر کسی نیک کام پہ لوگ تعریف کریں اور وہ تعریف کام کرنے والے کو اچھی معلوم ہو (تو اس سے عمل ضائع نہ ہوگا بلکہ) دوہرے ثواب کا باعث ہوگا۔ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ۔ ایک پوشیدگی کا اجر دوسرا ظاہر کا۔ (۴۲۲۶)

اس امت کی مثال چار آدمیوں کی سی ہے

ابو کبشہ انماری بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کی مثال ان چار آدمیوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کو اللہ نے مال اور علم عطا کیا ہو اور وہ اپنے علم پر عمل کرتا ہو اور اپنے مال کو حق کے مطابق خرچ کرتا ہو۔ دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے علم دیا ہو اور مال نہ دیا ہو اور وہ یہ کہتا ہو کہ اگر میرے پاس بھی اسی طرح مال ہوتا (جس طرح فلاں کے پاس ہے) تو میں بھی اسے اسی طرح خرچ کرتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونوں ثواب میں برابر ہیں۔ تیسرا آدمی وہ ہے جسے اللہ نے مال تو دیا ہو لیکن علم نہ دیا ہو اور وہ اسے ناحق خرچ کرتا ہو اور چوتھا آدمی وہ ہے جسے اللہ نے نہ علم دیا نہ مال دیا ہو اور وہ یہ کہتا ہو کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی اسی طرح (عیاشی) میں خرچ کرتا (جیسے فلاں کرتا ہے) تو یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔ (۴۲۲۸)

☆ بندہ بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور اس کی دو چیزیں جوان ہوتی جاتی ہیں۔ ایک مال کا لالچ اور دوسرا زندگی کی محبت۔ یعنی کاش مال زیادہ آ جائے، کاش زندگی اور مل جائے۔ (۴۲۳۳-۳۴)

حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں صحابہ کرام کی قلبی کیفیت

حضرت حنظلہ کاتب تمیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے جنت اور دوزخ کا تذکرہ فرمایا (تو ہمیں ایسے لگا) گویا جنت اور دوزخ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں لیکن جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کر آیا تو گھر میں بیوی بچوں میں ہنسنے بولنے لگا۔ اس کے بعد مجھے اپنی اس حالت کا خیال آیا جو میری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھی۔ میں اسے یاد کر کے ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: میں تو منافق ہو گیا۔ ابوبکر نے پوچھا: کیوں کیا ہوا؟ میں نے ان سے اپنی دونوں حالتوں کا ذکر کیا تو

Scanned with CamScanner

ابوبکر سن کر بولے: میری بھی یہی حالت ہے۔ حضرت حنظلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے اور آپ سے تمام واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: اے حنظلہ اگر تم اسی حالت پر جو تمہاری میرے پاس ہوتی ہے قائم رہو تو تم سے فرشتے مصافحہ کرنے لگ جائیں تم بستروں پر ہو یا گلی کوچوں میں اے حنظلہ یہ حالت کبھی کبھی ہوتی ہے۔ (۴۲۳۹)

سبحان اللہ ! ہمارے آقا علیہ السلام کی غمگساری دیکھیے کہ کس طرح اپنے غلاموں کو تسلی دیتے ہیں۔ یہ اپنی امت کے گناہ گاروں کے ساتھ پیار کی حد نہیں تو اور کیا ہے؟

آپ سا غم گسار کیا کہنا — عاصیوں سے بھی پیار کیا کہنا
پھول پرتو نکھار ہوتا ہے — خار پر بھی نکھار کیا کہنا
کیسا پیارا نبی ہمیں بخشا — تیرا ' پروردگار کیا کہنا
یہ حرم رسول اکرم کا — اس کے نقش و نگار کیا کہنا
فرش سے عرش تک پہنچتی ہے — اُن کے در پر پکار کیا کہنا
دھو دیے داغ سارے عصیاں کے — رحمتوں کی پھوار کیا کہنا
روز جشن بہار رہتا ہے — روز جشن بہار کیا کہنا
اللہ اللہ یہ شان محبوبی — خود خدا کو ہے پیار کیا کہنا
نعت مسرور ہو گئی نازل — چشم تر کا خمار کیا کہنا

توبہ کرنے کی اہمیت

☆ بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پہ سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کرے تو صاف ہو جاتا ہے ورنہ بڑھتا جاتا ہے۔ (کلابل دان سے قرآن پاک میں یہی مراد ہے) (۴۲۴۴)

☆ قیامت کے دن بعض لوگوں کی نیکیاں پہاڑوں کے برابر ہوں گی مگر اڑا

دی جائیں گی کیونکہ یہ لوگ لوگوں کے سامنے عبادت کرتے مگر تنہائی میں برے کام کرتے تھے۔ (۴۲۴۵)

☆ تمہارے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں تو بھی توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں۔ (۴۲۴۸)

☆ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ (۴۲۵۰) تمام انسان خطاکار ہیں اور بہترین خطاکار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔ (۴۲۵۲) اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ۔ ندامت بھی توبہ ہے۔ (۴۲۵۳) سانس اکھڑنے تک توبہ قبول ہے۔ (۴۲۵۳)

☆ اجنبی عورت کا بوسہ لیا تو یہ گناہ نماز سے معاف ہو گیا۔ (۴۲۵۴)

☆ اللہ کے ڈر کی وجہ سے اپنے آپ کو مرنے کے بعد جلا کر راکھ سمندر و ہوا میں اڑا دینے کی وصیت کرنے والا بخش دیا گیا۔ (۴۲۵۵)

جب پہلے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اس قدر چھم چھم برستی رہی تو حضور علیہ السلام کی امت اللہ تعالیٰ کی بخشش و مغفرت کی کس قدر حقدار و سزاوار ہوگی مگر شرط یہ ہے کہ

عنایتیں ہم پہ سب کریں گے — کرم جو محبوبِ خدا کریں گے
وہی مدینے پہنچ سکے گا — حضور جس کو طلب کریں گے
جو کام کرتے ہیں اشک میرے — زباں کرے گی نہ لب کریں گے
ثنائے سرکار کے علاوہ — نہ کچھ کیا ہے نہ کچھ کریں گے
جلائے دوزخ کی آگ ہم کو — گوارہ سرکار کب کریں گے
وہ تم بھی دیکھو گے حشر کے دن — جو کام میرِ عرب کریں گے
درِ نبی کے گداؤں کا ہم — خلوصِ دل سے ادب کریں گے
صدائیں سنتے ہیں اپنے آقا — صدائیں تو روز و شب کریں گے
بنیں گے مسرور کام سارے — وہ خود ہی کوئی سبب کریں گے

Scanned with CamScanner

تیری شان جل جلالہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم سب کے سب گناہگار ہو ہاں جسے میں گناہ سے محفوظ رکھوں تو وہ گناہ سے محفوظ رہ سکتا ہے تم مجھ سے بخشش چاہو میں تمہیں بخش دوں گا جو شخص مجھ سے یہ سمجھ کر بخشش چاہتا ہے کہ مجھ میں بخشنے اور معاف کرنے کی طاقت ہے تو میں اسے اپنی قدرت سے بخش دیتا ہوں۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو لیکن جسے میں ہدایت بخشوں لہٰذا تم مجھ سے ہدایت طلب کرو تو تمہیں ہدایت بخشوں۔ تم سب کے سب محتاج ہو ہاں میں جسے مالدار کروں وہ مالدار ہے تم مجھ سے روزی طلب کرو میں تمہیں روزی عنایت کروں گا۔ اگر تمہارے زندہ اور مردہ اگلے اور پچھلے تری والے اور خشکی والے سب کے سب تقویٰ اور پرہیزگاری پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں ایک مچھر (یا اس کے پر) کے برابر بھی زیادتی نہیں ہو سکتی۔ اگر تمہارے زندہ اور مردہ اگلے اور پچھلے خشکی اور تری والے سب کے سب بدبختی پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں ایک مچھر (یا اس کے پر) کے برابر بھی کمی نہیں ہو سکتی۔ اگر تمہارے زندہ اور مردہ اگلے اور پچھلے خشکی اور تری والے سب کے سب اپنی تمام امیدیں جو ان کے خیال میں آ سکتی ہیں مجھ سے بیان کریں اور میں ہر ایک کو اس کی امید عطا کروں تو میرے ملک میں صرف اتنی سی کمی واقع ہو گی جیسے تم میں سے کوئی شخص سمندر پر سے گزرتے ہوئے اپنی سوئی سمندر میں ڈبوئے اور دیکھے کہ سمندر میں کتنی کمی ہوئی ہے تو جیسے اس سے سمندر کے پانی میں کمی واقع نہیں ہوتی ایسے ہی میرے خزانے میں بھی کمی نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں بخشش کرنے والا ہوں مجھے بخشش کے لئے کسی چیز کی حاجت نہیں۔ میں جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہوں تو کہتا ہوں ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ (۴۲۵۷)

افضل مومن اور بڑا عقلمند کون ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور علیہ السلام کے ساتھ تھا کہ ایک انصاری (صحابی) آپ کی خدمت اقدس میں آ کر سلام عرض کرتا ہے اور پھر پوچھتا ہے کون سا مومن افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔ جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اس نے عرض کیا: فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکْیَسُ؟ سب سے زیادہ عقلمند کون ہے؟ فرمایا: اَکْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِکْرًا وَّاَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهٗ اِسْتِعْدَادًا اُولٰٓئِكَ الْاَکْیَاسُ۔ جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہو اور اس کے لئے اچھی طرح تیاری کرتا ہو یہی لوگ زیادہ عقلمند ہیں۔ (۴۲۵۰) ایک حدیث میں فرمایا: اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا ثُمَّ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ۔ عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو اپنا تابعدار بنا لے اور موت کے بعد (آخرت) کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ ہے جو اپنی خواہشات پہ چلتا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ سے امیدیں بھی وابستہ کرے یعنی اللہ کی نافرمانی بھی کرے اور پھر چاہے کہ جیسے میں کہوں ویسے ہو جائے۔ (۴۲۶۰)

☆ موت کے وقت خوف و امید کا ہونا باعث نجات ہے۔ (۴۲۶۱)

☆ نیک و بد کی روح کا نکال کر فرشتوں کا آسمانوں پہ جانا نیک کی روح کا استقبال اور برے شخص کی روح کے لئے آسمان کا دروازہ نہ کھلنا اور پھر اس کو نیچے پھینک دیا جانا۔ (۴۲۶۲)

☆ جس جگہ کسی کی موت لکھ دی گئی ہو موت کے وقت اس جگہ کے ساتھ کوئی حاجت وابستہ کر دی جاتی ہے تاکہ مرنے والا وہاں چلا جائے۔ (۴۲۶۳)

☆ انسان کا سارا بدن سوائے ایک ہڈی (ریڑھ کی جس میں اجزائے اصلیہ ہوتے ہیں) کے مٹی ہو جاتا ہے اسی ہڈی سے اس کو دوبارہ تخلیق کیا جائے گا۔ (۴۲۶۶)

Scanned with CamScanner

حضرت عثمان غنی اور موت کی یاد

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پہ کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ ان سے پوچھا گیا کہ جب آپ کے سامنے جنت و دوزخ کا ذکر آتا ہے تو اس وقت آپ (اتنا) نہیں روتے قبر کو دیکھ کر اس قدر رونے کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس لیے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے: اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنَازِلِ الْاٰخِرَۃِ فَاِنْ نَجَا مِنْہُ فَمَا بَعْدَہٗ اَیْسَرُ مِنْہُ۔ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے جو اس سے نجات پا گیا اس کے لئے آگے بھی آسانی ہوگی اور جس نے اس میں آسانی نہ پائی تو اس کے لئے آئندہ بھی سختی ہوگی اور فرمایا: مَا رَاَیْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْہُ۔ قبر سے زیادہ ہولناک منظر میں نے نہیں دیکھا۔
(۴۲۶۷)

یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خوفِ خدا اور فکرِ آخرت کی وجہ سے حالت تھی جو دوہرے دامادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جن سے اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں، نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جن کا دل روشن اور جان خوشبودار تھی۔ جو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آ جائے گا اس کی آخرت ضرور روشن و منور ہوگی، اور پھر جب ایسوں کی قبر میں سرکار کی جلوہ گری بھی ہو جائے گی تو وہ منظر نور علیٰ نور کا ہوگا۔

جب نگاہ لطف مجھ پہ ہو گئی — دل منور جاں معطر ہو گئی
تیرگی میں روشنی ہی روشنی — آپ کی آمد سے گھر گھر ہو گئی
رات بھر اشکوں کی بارش کیا ہوئی — رحمتوں کی سر پہ چادر ہو گئی
مہر کی الطاف کی پیاری نظر — ہو گئی ہونا تھی جس پر ہو گئی
عاقبت کی فکر اب کیا کیجئے — اب تو اچھی نعت لکھ کر ہو گئی
آپ کا دربار عالی تھا حضور — میری جاں جس پر نچھاور ہو گئی

امت عاصی جہاں میں سرخرو — آپ سے محبوب داور ہو گئی
سوچتا ہوں روتے روتے میری آنکھ — کس قدر شفاف ڈھل کر ہو گئی
بے خودی میں جالیوں کو چھو لیا — یہ "خطا" مسرور اکثر ہو گئی

قبر کے حالات اور آخرت کے مناظر

☆ قبر میں سوال و جواب کی حدیث (۴۲۶۸)

☆ مومن کی روح پرندے کی شکل میں جنت کے اندر اڑتی رہتی ہے۔ (۴۲۷۱)

☆ مردہ قبر میں جاتا ہے تو اس کو سورج غروب ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ (اگر نمازی تھا تو) آنکھوں کو ملتا ہوا بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے دعونی اصل۔ ذرا ٹھہرو میں نماز پڑھ لوں۔ (۴۲۷۲)

☆ قیامت کے دن بعض لوگ نصف کانوں تک پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ (۴۲۷۸)

☆ قیامت کے دن اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی صفیں حضور علیہ السلام کی امت کی ہوں گی اور باقی چالیس صفیں تمام امتوں کی۔ (۴۲۸۹)

☆ اللہ نے رحمت کا ایک حصہ دنیا میں ظاہر فرمایا ہے اور ننانوے حصے قیامت کے دن ظاہر فرمائے گا۔ (۴۲۹۳)

☆ قیامت کے دن ایک شخص کے گناہوں کے ننانوے رجسٹر ہوں گے جن میں سے ہر ایک رجسٹر حد نگاہ تک پھیلا ہوا ہوگا وہ شخص مایوس ہو جائے گا پھر کاغذ کا ایک پرزہ نکالا جائے گا جس پر شہادتین کے الفاظ ہوں گے اور وہ ٹکڑا ننانوے رجسٹروں پہ بھاری ہو جائے گا اور اس کی بخشش ہو جائے گی۔ (۴۳۰۰)

☆ حوض کوثر اور شفاعت کی احادیث (۴۳۰۱ تا ۴۳۱۷)

Scanned with CamScanner

گھر اور گھر بھی عالی ہو　　در اور در بھی مثالی ہو
چاند ستارے کاہکشاں　　اور سنہری جالی ہو
ایسا بندہ کوئی نہ تھا　　جس کا دامن خالی ہو
ان کے ہیں ہم او بھلا　　اپنی کیا خوشحالی ہو
بنا مانگے بھی ملتا ہے　　دل سے کوئی سوالی ہو
ان کی عطا کا کیا کہنا　　جن کی شان نرالی ہو
روزِ ابد تک اشکوں سے　　میری آنکھ نہ خالی ہو
نعت لکھی تو ایسے لگا　　جیسے شمع جلا لی ہو
کیسے وہ مسرور نہ ہو　　جس نے چوکھٹ پا لی ہو

کیا ہی ذوق افزاء شفاعت ہے تمہاری واہ واہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ

میری شفاعت قیامت کے دن بڑے بڑے گناہ گاروں کے لئے بھی ہوگی۔ (۴۳۱۰)

فرمایا: مجھے اختیار دیا گیا کہ آدھی امت کو جنت میں داخل کروالوں یا شفاعت کا حق لے لوں تو میں نے شفاعت کا حق لے لیا۔ کیونکہ یہ عام ہے یعنی پوری امت کی شفاعت کرسکوں گا پھر کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ شفاعت پرہیزگاروں کے لئے ہوگی؟ نہیں۔ وَلٰکِنَّھَا لِلْمُذْنِبِیْنَ الْخَطَّائِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ۔ بلکہ بڑے بڑے گناہگاروں کے لئے ہوگی۔ (۴۳۱۱)

☆ حضور علیہ السلام کی امت کا ایک بندہ بنو تمیم کی آبادی کے لوگوں کی تعداد کے برابر لوگوں کی شفاعت کرے گا جو قبول ہوگی۔ (۴۳۱۶)

☆ دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے مقابلہ میں ستر واں حصہ گرم ہے اور یہ

آگ اللہ سے دعا کرتی ہے کہ اسے دوزخ میں نہ ڈالا جائے۔ (۴۳۱۸)

دوزخ کا حال

☆ دوزخ کا ایک غوطہ دنیا کی ساری نعمتیں بھلا دے گا اور جنت کا ایک غوطہ دنیا کے سارے غم ختم کر دے گا۔ (۴۳۲۱)

☆ دوزخی کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور جسم بھی اسی تناسب سے ہوگا۔ (۴۳۳۲)

☆ حضرت انس فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام نے فرمایا: دوزخیوں پہ رونا اتارا جائے گا تو وہ اتنا روئیں گے کہ آنسو ختم ہو جائیں گے، پھر خون روئیں گے اور ان کے چہروں پہ ایسی نالیاں بن جائیں گی کہ اگر ان میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو وہ بھی بہہ جائیں۔ (۴۳۲۴)

☆ اگر زقوم (دوزخیوں کی غذا) کا ایک قطرہ دنیا والوں پہ ڈالا جائے تو دنیا والوں کی زندگی وبال بن جائے تو جن لوگوں کو غذا ہی یہ دی جائے گی پھر ان کا کیا حال ہوگا؟ (۴۳۲۵) اللھم اجرنا من النار۔

☆ آگ انسان کے تمام جسم کو کھا جائے گی سوائے اعضائے سجدہ کے ان کو کھانا اللہ تعالیٰ نے دوزخ پہ حرام فرما دیا ہے۔ (۴۳۲۶)

☆ موت کو بھی قیامت کے دن مار دیا جائے گا۔ (۴۳۲۷) تاکہ جنت و دوزخ والے جان لیں کہ اب مرنا نہیں۔ جنت والے ہمیشہ جنت کی نعمتوں میں جزا پاتے رہیں گے اور دوزخ والے ہمیشہ دوزخ میں عذاب میں سزا پاتے رہیں گے۔

جنت کا حال

لَشِبْرٌ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔ جنت میں ایک بالشت جگہ (ایک روایت میں ہے کوڑا رکھنے کی جگہ) دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (۴۳۲۹-۳۰)

Scanned with CamScanner

☆ جنت کے سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں میں زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے۔ سب سے بلند درجہ جنت الفردوس ہے اس پہ عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَسْئَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ۔ جب بھی اللہ سے جنت کا سوال کرو تو جنت الفردوس مانگا کرو۔ (۴۳۳۲)

سبحان اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف ہمیں مانگنے کا طریقہ بتایا ہے بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو اعلیٰ ترین جنت (فردوس) مانگو' یقیناً اللہ تعالیٰ نے حضور پاک کو فرمایا ہوگا کہ اپنی امت سے کہو کہ مجھ سے جنت الفردوس کا سوال کیا کریں پھر اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے غلاموں کو یہ اعلیٰ جنت دینی نہیں تو مانگنے کا حکم کیوں دیا؟ اس پر بھی ہم تو حضور پاک کی عظمت کے ترانے گائیں گے کیونکہ مصنوع کی تعریف صانع ہی کی تعریف ہے۔

سوالی کو ہم بے صدا دیکھتے ہیں   مگر ان کا دامن بھرا دیکھتے ہیں
جہاں ان کے در کا گدا دیکھتے ہیں   محبت میں ڈوبا ہوا دیکھتے ہیں
نہ جانے انہیں کیسا لگتا ہے جب وہ   غلاموں کو مدحت سرا دیکھتے ہیں
مدینے کے شیدائی تو خواب میں بھی   مدینے کی آب و ہوا دیکھتے ہیں
عجب رنگ ہوتا ہے چہرے پہ اپنے   مدینے میں جب آئینہ دیکھتے ہیں
اسی سمت ہوتا ہے لطفِ خدا بھی   جدھر شاہِ ہردوسرا دیکھتے ہیں
کبھی ان کی ذاتِ گرامی کی عظمت   کبھی اپنا حرفِ ثنا دیکھتے ہیں
جو رکھتے ہیں دل میں سجا کر مدینہ   نبی کو وہ جلوہ نما دیکھتے ہیں
چمکتی ہی رہتی ہیں مسرور آنکھیں   نہ جانے تصور میں کیا دیکھتے ہیں

جنت کی بہاریں

جنت میں نہ پیشاب و پاخانہ ہوگا نہ تھوک اور نہ ناک صاف کرنے کی حاجت۔ وہاں کنگھیاں سونے کی ہوں گی' انگیٹھیاں عود کی' جنتیوں کی بیویاں موٹی آنکھوں والی

حوریں ہوں گی۔ ہر جنتی کا قد آدم علیہ السلام کے قد کے برابر ساٹھ ہاتھ ہوگا۔ (۴۳۳۳)

☆ جنت کی نہر کوثر کے کنارے سونے کے' پانی بہنے کی جگہ یاقوت و موتیوں سے جڑی ہوئی ہوگی' اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگی اور پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوگا۔ (۴۳۳۴)

☆ جنت کے درخت کا سایہ سو سال گھوڑے کی دوڑ سے زیادہ ہوگا' اگر چاہو تو قرآن پاک کی آیت پڑھ کر وظل ممدود (الواقعہ) (۴۳۳۵)

☆ جنت میں بازار بھی ہوگا اور خدا کا دیدار بھی ہوگا (طویل حدیث ۴۳۳۶)

☆ ہر جنتی کو بہتر بیویاں ملیں گی جن میں سے دو تو خوبصورت جنتی حوریں ہوں گی اور ستر اہل دوزخ کے ترکہ سے جنتی کو ملیں گیان عورتوں اور مردوں کی شرمگاہوں کی صفت بیان سے باہر ہے۔ (۴۳۳۷)

☆ اگر جنتی اولاد کی خواہش کرے گا تو ایک آن میں حمل' وضع حمل' رضاعت اور بلوغ ہو جائے گا۔ (۴۳۳۸)

☆ آخری جنتی کو دنیا کے دس گنا برابر جنت سے حصہ ملے گا۔ ھٰذَا اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلًا۔ یہ سب سے کم درجے کا جنتی ہوگا۔ (۴۳۳۹)

سبحان اللہ! جب کم درجے کے جنتی کا یہ حال ہے تو اعلیٰ درجے کے جنتی کا حال کیا ہوگا اور یہ خوش نصیب یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے امتی ہوں گے جو اپنے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا میلا لگائے رکھتے تھے' اس پر یوں عرض کیا جا سکتا ہے:

خزانہ جو اشکوں کا پایا ہے ہم نے   وہیں جا کے سارا لٹایا ہے ہم نے
محبت کا میلا لگایا ہے ہم نے   مدینے کو دل میں بسایا ہے ہم نے
سلامت رہے آپ کا نامِ نامی   اسی سے تو گھر جگمگایا ہے ہم نے

فضا، رنگ، خوشبو، محبت، اجالے — نگاہوں میں کیا کیا چھپایا ہے ہم نے
بہت ہے وہ اک شعر بھی جو ادب سے — درِ پاک پر گنگنایا ہے ہم نے
بڑے کام بنتے ہیں ذکر مبیں سے — کئی مرتبہ آزمایا ہے ہم نے
مدینے کے ذرّے کو ذرّہ نہ جانا — گہر جان کر ہی اُٹھایا ہے ہم نے
وہی مہر و الفت کا رکھیں گے مرہم — جنہیں زخم اپنا دکھایا ہے ہم نے
ملا تھا جو حسّان کو آپ ہی سے — خزانہ وہی ہے، جو پایا ہے ہم نے

جنت ودوزخ کا دُعا کرنا

جو اللہ تعالیٰ سے تین بار جنت کا سوال کرتا ہے جنت خود کہتی ہے اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرما اور جو دوزخ سے تین بار اللہ کی پناہ طلب کرتا ہے دوزخ خود دعا کرتی ہے: اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ۔ اے اللہ! اس کو آگ سے پناہ عطا فرما۔ (۴۳۴۰)

☆ ہر شخص کے دو مقام ہوتے ہیں ایک جنت میں دوسرا دوزخ میں۔ جب وہ مر کر دوزخ میں داخل ہوگا تو اہل جنت اس کے اس مقام کے وارث ہوں گے۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا اولٰئك هم الوارثون۔ وہی لوگ وارث ہونے والے ہیں۔ (۴۳۴۱)

آخری حدیث اور آخری نعت اس آخر الزمان رسول دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی جس کے صدقے اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو جنت کا وارث بنا دیا اور یہ بات اللہ تعالیٰ نے نہ صرف قرآن میں بیان فرمائی: تلك الجنة التي نورث من عبادنا من كان تقيا (مریم) بلکہ قرآن کی گواہی کے ساتھ زبور میں بھی لکھ دی: ولقد كتبنا في الزبور من بعد الذكر ان الارض يرثها عبادي الصالحون (الانبیاء)

دامن میں صد شوق جب پھیلاؤں گا — میں سمندر سے سمندر پاؤں گا
دیکھنا پھر موج میں جب آؤں گا — جام پر میں جام بھی چھلکاؤں گا

حشر کے دن اور کیا ہے دیکھنا — آپ کو بس دیکھتا رہ جاؤں گا
خلا میں ویسے تو جا سکتا کہاں — آپ کی انگلی پکڑ کر جاؤں گا
رنگ خوشبو کہکشاں یہ چاندنی — یہ نظارے پھر کہاں میں پاؤں گا
آپ کی مدحت کا حاصل ہے شرف — اس عطا پر تو ضرور اتراؤں گا
میری آنکھوں میں جو موتی ہیں وہ سب — آپ کے دربار میں برساؤں گا
جاگتے میں ہی نہیں میرے حضور — خواب میں بھی آپ کے گن گاؤں گا
آپ کا مسرورؔ کیفی ہوں حضور — آپ کے در سے نہ خالی جاؤں گا

وَھٰذا اٰخر سنن الامام ابی عبد اللّٰه محمد بن يزيد بن ماجه القزويني رحمه الله والحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيّدنا محمد رسول الله وخاتم النبيين وعلىٰ اٰلِهٖ وصحبهٖ اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين